کلینیکل میٹریا میڈیکا

پروفیسر آرنسٹ اے فیرنگٹن

ترجمہ و ترتیب

ہومیو ڈاکٹر ملک محمد مسعود یحییٰ

ڈی ایچ ایم ایس۔ آر ایچ ایم پی (پاکستان)

لیکچر نمبر ۲۰

اناکارڈیسیا (Turpine Producing Trees) کاجو

آج میں پودوں کے اس گروہ کی بابت بتاؤں گا جن کو اناکارڈیسیا کہا جاتا ہے یہ بہت قیمتی گروہ ہے اس گروہ سے ہم نے بہت مفید ادویات تیار کی ہیں۔ اناکارڈیم اوری اینٹل یہ پودا مشرق میں پیدا ہوتا ہے اناکارڈیم آکسی ڈینٹل جس کو مغربی انار کاڈیم یا (کاجو Cash Hew nut) کہا جاتا ہے کوموکلیڈ یا ڈینٹاٹا جو کہ عام رہس ہے اور امریکہ کے جنوبی حصوں میں پایا جاتا ہے اور کیوبا میں بھی پیدا ہوتا ہے سال کے ایک خاص موسم میں اس پر پھول آتے ہیں اور شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس چوستی ہیں جو افراد اس موسم کا شہد کھالیں تو ہو سکتا ہے کہ ان کو سرخ باد کی مانند دانے نکل آئیں۔

کوموکلیڈ یا ڈینٹاٹا رہس سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات میں دردوں میں حرکت سے کمی واقع ہوتی ہے دونوں کو سرخ بادہ میں استعمال کیا جاتا ہے دونوں جسم پر سرخی پیدا کرتی ہیں کھجلی اور جلن ہوتی ہے دونوں ادویات کمزوری سن پن اور بے آرامی پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات کی آنکھوں کی علامات مختلف ہیں۔

کوموکلیڈیا کا درد دائیں آنکھ میں ہوتا ہے جیسے کہ دائیں آنکھ بڑی ہو گئی ہے اور اس کو باہر کی جانب دھکیلا جا رہا ہے آنکھوں کی علامات میں چولہے کی گرمی سے اضافہ ہوتا ہے لیکن رہس ٹاکس کی علامات میں چولہے کی گرمی سے افاقہ ہوتا ہے ایپس کی آنکھوں کی علامات میں بھی چولہے کی گرمی سے اضافہ ہوتا ہے مرکیورس ارجنٹم نائٹریکم اور انٹی مونیم کروڈم کی آنکھوں کی سوز... لوچولہے کی گرمی سے اضافہ ہوتا ہے۔

جلد کی علامات میں کوموکلیڈیا یوپے ٹوریم آفشی نیرم سے مماثلت رکھتی ہے حتیٰ کہ جلد کی سرخ رنگ کی دھاریوں میں بھی دونوں مماثل ہیں رہس ٹاکس یا عشق پیچاں کی بابت

اگلے لیکچر میں توجہ کریں گے۔ رہس گلابر ایا عام سماق رہس کی اتنی زہریلی قسم نہیں ہے جتنی کہ دوسری اقسام ہیں رہس گلابر اگدی کے سر درد کو شفایاب کرتی ہے خاص طور پر بائیں نتھنے سے آنے والی نکسیر کو شفایاب کرتی ہے رہس ریڈی کین بھی رہس ٹاکس سے مماثل دوا ہے رہس ویناٹا شدید زہریلی قسم ہے اس کے پھول بڑے اور گہرے سرخی مائل بھورے رنگ کے ہوتے ہیں اس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے کبھی کبھار ۱۰ فٹ تک بلند اور ایلی اینتھس کے پودے سے مماثلت رکھتا ہے اس گروہ کے تمام پودے زہریلے اور خون پر اثرانداز ہوتے ہیں جلد پر ابھار پیدا کرتے ہیں جو ابتدا میں پھنسیاں اور بعد میں آبلے بن جاتے ہیں اور اگیزیما کی شکل اختیار کر جاتے ہیں ممکن ہے کہ سرخ بادہ بھی پیدا کردیں۔

بیان کردہ مماثلتوں کے باوجود ان سب کے عمل میں بہت سا فرق موجود ہے حقیقت میں یہ فرق اتنا بڑا ہے کہ ادویات کے اس گروہ کی ہر رکن ایک دوسرے کی مخالف ہو جاتی ہے

اناکارڈیم اور ری اینٹل

اناکارڈیم
|
رہس ٹاکس (دافع)
|
جگلنس (دافع)

دماغ
معدہ اور
انتڑیاں
جلد
ریڑھ
جوڑ
دل

لیکیس
نائٹرک ایسڈ
سٹرامونیم
بیلاڈونا
نکس وامیکا

سلفر
سیپیا

اناکارڈیم انسانی جسم پر دباؤ ڈالتی ہے اور افسردگی پیدا کرتی ہے یہ افسردگی نہ صرف

دماغی ہوتی ہے بلکہ جسمانی بھی ہوتی ہے یاداشت کی کمی پیدا کرتی ہے حاد امراض کے بعد یاداشت کم ہو جاتی ہے مثلاً شدید خسرہ یا چیچک... کے بعد یاداشت کم ہو جاتی ہے اناکارڈیم کے ابھار چیچک کی مانند ہوتے ہیں اس لئے ہمارے پاس معقول وجہ ہے کہ ہم اناکارڈیم کو چیچک کے بعد پیدا ہونے والی یاداشت کی کمزوری میں استعمال کر سکتے ہیں اناکارڈیم بوڑھے افراد کی یاداشت کی کمزوری میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جس کی وجہ دماغ کا نرم پڑ جانا ہوتا ہے اناکارڈیم کے عقل پر اثرات کے ہمراہ ہم دیکھتے ہیں کہ دماغ میں جزباتی ابتری بھی نظر آتی ہے اناکارڈیم کا مریض سمجھتا ہے کہ کوئی دور سے اس کے ساتھ ہم کلام ہے وہ دور کی آوازیں سنتا ہے یہاں پر اناکارڈیم سٹرامونیم سے مماثل ہے مریض سمجھتا ہے کہ اس کی دو روحیں ہیں ایک روح کچھ کہتی ہے تو دوسری اس سے منع کرتی ہے یہ علامت ٹائی فائڈ بخار کی ایک نمایاں علامت ہے جس میں مرض خون کو زہریلا بنا دیتا ہے اسی طرح اناکارڈیم بھی ایسا ہی کرتی ہے اس لئے بے حد فائدہ مند دوا ہے ایسا احساس کہ مریض کی دو روحیں ہیں دوسری کئی ادویات میں بھی موجود ہے لیکسیس ہی کو لیں۔ لیکسیس میں مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس پر کسی غیر مرئی شے نے قبضہ کر لیا ہے یہی علامت بیلاڈونا میں بھی موجود ہے اناکارڈیم ایک اور دماغی علامات بھی پیدا کرتی ہے وہ قسمیں کھانے کا شوق ہے اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ اناکارڈیم خدا کی بے ادبی کرنے والے مریضوں جن کا اپنا کردار خراب ہو اور خدا کی بے ادبی کرتے ہوں ان کو شفایاب کرتی ہے یہ تو اس سے بہت دور ہے تاہم جب مریض کسی دماغی مرض کی وجہ سے قسمیں کھانا شروع کر دے تو اناکارڈیم شفایاب کرتی ہے میں نے ایک وزیر کا علاج کیا تھا جس سے خدا کی بے ادبی ہو جاتی تھی خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرتا وہ اس سے رک نہ سکتا تھا اس تکلیف نے اس کو کچھ نہ کہا مگر بعد میں اس کو سر درد شروع ہو گیا سر درد میں یہ احساس ہوتا تھا کہ سر میں ایک ڈاٹ لگا ہوا ہے انارکارڈیم نے اس کو مکمل طور پر شفایاب کر دیا۔

ایک اور دوا جس کا مریض قسمیں کھاتا ہے وہ نائٹرک ایسڈ ہے لیکن میں نے نائٹرک ایسڈ کو ایسے مریضوں کو کوئی فائدہ پہنچاتے نہیں دیکھا جب تک کہ مریض نے پارہ استعمال نہ کیا

ہو۔میں آپ کو اس دوا کی ایک اور علامت کی جانب توجہ دلاؤں گا جس کا ذکر ڈاکٹر ٹال کاٹ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مریض میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود کو گولی مار لے ہوبہو یہ ہی علامت آپ کو انٹی مونیم کروڈم میں بھی ملے گی۔ دماغ کو زیادہ استعمال کرنے کے بعد پیدا ہونے والے مضر اثرات دور کرنے کے لئے بھی ہم اناکارڈیم استعمال کر سکتے ہیں دماغ پر بوجھ ڈالنے سے سر میں پھاڑنے والا سر درد شروع ہو جاتا ہے سر درد پیشانی اور سر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے ممکن ہے کسی مریض میں سر درد کسی اور جگہ ہو مریض سر درد کے ہمراہ سر میں ڈاٹ لگی ہونے کا احساس بتائے گا جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں اناکارڈیم کے سر درد کے ہمراہ زبردست دماغی چڑچڑاپن موجود ہوتا ہے لیکن اتنا چڑچڑاپن بھی نہیں کہ مریض خدا کی بے ادبی شروع کر دے اناکارڈیم کی نمایاں خصوصیت سوء ہضمی کی وجہ سے خیالات فاسدہ ہیں۔ مریض اپنے رویہ سے اول جلول اور سادہ لوح نظر آتا ہے اور بہت زیادہ افسردہ ہوتا ہے دو روحیں ہونے کا خیال' یہ خیال کہ اس کے ساتھ کوئی اجنبی موجود ہے دماغ کی یہ علامت دراصل شکم کی ابتری سے پیدا ہوتی ہے عورتوں میں یہ علامت بچہ کی پیدائش کے بعد پیدا ہو سکتی ہے مریضہ کو یہ خیال آتا ہے کہ بچہ اس کا نہیں اور اس کا خاوند کوئی اور ہے۔

اناکارڈیم کی شکم کی علامات درج ذیل ہیں آپ دیکھیں گے کہ مریض ہر وقت بھوکا نظر آتا ہے کھانے سے مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے مریض کو قبض ہوتا ہے اس کو بار بار پاخانہ کرنے کی حاجت ہوتی ہے لیکن جب پاخانہ کرنے کی کوشش کی جائے تو مقعد بالکل ناطاقت محسوس ہوتا ہے اور خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ مریض کو مقعد میں ڈاٹ لگی ہونے کا احساس ہوتا ہے یا مقعد میں کسی بیرونی شے کا احساس ہوتا ہے یہ علامت پاخانہ جمع ہونے کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ میکانکی علامت ہے آپ دیکھیں کہ ڈاٹ کا احساس عضو کے فطری اعمال میں رکاوٹ ہے یہ علامات جو میں بیان کر چکا ہوں ہماری سوچ سے بھی زیادہ عام ہیں جب یہ علامات پیدا ہو جائیں تو ہمیں نکس وامیکا۔ سلفر اور اگنیشیا کی بابت سوچنا چاہیے اور اناکارڈیم کو بھول جانا چاہیے۔

ہوں اناکارڈیم چہرے پر سرخ باد کی مانند دا کے پیدا تی ہے جو بائیں سے دائیں جانب آتے ہیں
یہ سب آزمائش میں موجود ہے آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے لیکچر ل میں یہ بتایا تھا کہ جب کسی دوا
کی آزمائش کی علامات ایک رخ سفر کرتی ہیں تو ہی دوا جس نے یہ علامات پیدا کی ہوں اس
مریض کو شفایاب کرتی ہے جس کی علامات دوا کے مخالف رخ جارہی ہوں رہس ٹاکس کی سرخ
بادہ کی سوزش دائیں سے بائیں سفر کرتی ہے پس رہس ٹاکس اس سوزش کو شفایاب کرے گی جو
سوزش بائیں جانب سے دائیں جانب آئے گی پس اناکارڈیم کی علامات بھی رہس ٹاکس جیسی ہیں
مگر ان کا رخ بدلا ہوا ہے اسلئے ہو سکتا ہے کہ اناکارڈیم رہس ٹاکس کی دافع اثر دوا ہو (اناکارڈیم
رہس ٹاکس کی دافع اثر دوا ہے) ڈاکٹر ملک محمد مسعود۔

اب ہم اناکارڈیم کا دل پر عمل دیکھیں گے اناکارڈیم بڑی عمر کے افراد کے اختلاج قلب میں مظہر دوا ہوتی ہے جب یہ اختلاج قلب نزلہ زکام جیسے معمولی امراض میں الجھاؤ پیدا کرتا ہو۔ اختلاج قلب کے ہمراہ یاداشت کی کمزوری بھی موجود ہوتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اناکارڈیم غلاف قلب کی گٹھیا کی سوزش میں مظہر دوا ہوتی ہے اس کی نمایاں علامت دل کے اردگرد چبھن دار درد ہیں یہ درد دہرے چبھن دار ہوتے ہیں ایک کے بعد دوسری چبھن ہوتی ہے اس کے بعد لمبا وقفہ ہوتا ہے اب میں اناکارڈیم کے ریڑھ کمر اور اعضا پر عمل کی بابت چند الفاظ کہوں گا۔ اناکارڈیم کو کمر اور ریڑھ کے امراض میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب یہ احساس ہو کہ جسم کے گرد پٹی بندھی ہوئی ہے یا یہ احساس کہ کمر میں ڈاٹ لگا ہوا ہے یوں جسم کی ہر حرکت کے ہمراہ درد ہوتا ہے جیسے کہ ڈاٹ اندر گھستا جارہا ہے کمر کے امراض میں خاص طور پر گھٹنے بہت کمزور ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گھٹنوں کو فالج ہوگیا ہے مریض چل ہی نہیں سکتا اسکے ہمراہ یہ اضافی احساس بھی ہوتا ہے کہ جیسے گھٹنوں پر کس کر پٹی باندھی گئی ہے اگر ڈاکٹر بوننگھاسن کے کام کو دیکھا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ اناکارڈیم گھٹنوں پر بھی عمل کرتی ہے۔

اناکارڈیم کی گھٹنوں کی سوجن مزمن ہوتی ہے اور اس کے ہمراہ جلد کے نیچے زخم

ہونے کا احساس ہوتا ہے آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ رہس ٹاکس اناکارڈیم کی دافع اثر دوا نہیں ہے اگرچہ چند وجوہات کے تحت رہس ٹاکس اناکارڈیم کی دافع اثر ہے لیکن اناکارڈیم کی دافع اثر دوا جگلنس ریجیا ہے یا پھر گرم گرم سیاہ کافی جس میں دودھ اور شکر نہ ملائی گئی ہو اناکارڈیم کے اثرات دفع کرتی ہے۔

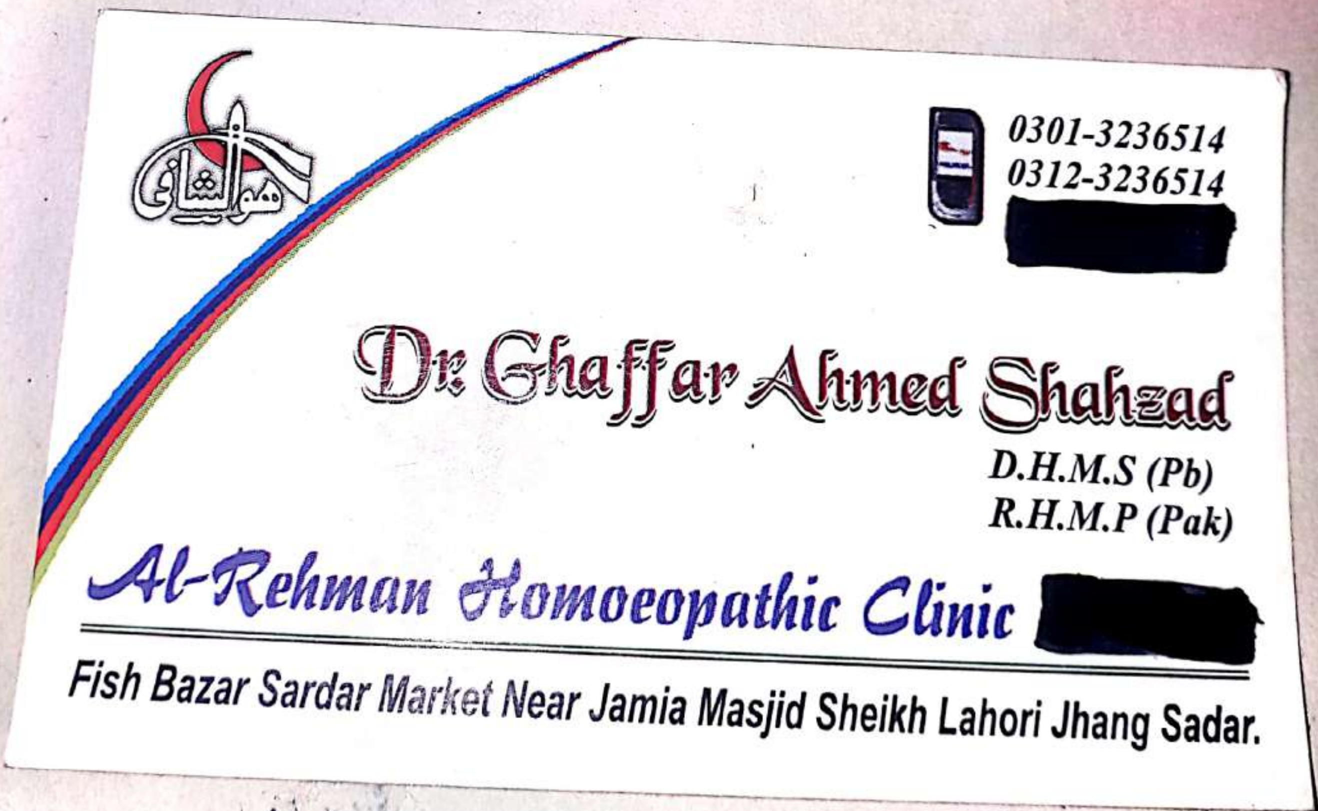
اب ہم رہس ٹاکس کی مختلف اقسام کی جانب آتے ہیں رہس ٹاکس کی بابت جیسے کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں مگر تفصیل اگلے لیکچر میں بیان کروں گا چند الفاظ رہس ریڈی کین اور دافع رہس ٹاکس علاج کی بابت کہوں گا۔

گدی کے سر درد میں رہس ریڈی کین کی سفارش کی جاتی ہے گدی کا سر درد جس کے ہمراہ گردن کی گٹھیاوی سختی بھی موجود ہو۔ رہس ٹاکس کی زہروں کے کئی تریاق تجویز کئے گئے ہیں لیکن سب سے اچھا تریاق کروٹن ٹگ ہے جب اس کو اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کیا جائے تو رہس ٹاکس کی مانند سرخ باد پیدا ہو جاتا ہے سب سے پہلے سرخی نمودار ہوتی ہے اس کے ہمراہ سوجن ہوتی ہے دبانے سے گڑھا بن جاتا ہے ایک دوسرے کے بالکل قریب چھوٹے چھوٹے آبلے بن جاتے ہیں ان میں شدید کھجلی اور جلن دار اور ڈنگ دار درد ہوتے ہیں ان آبلوں میں زرد آب بھر جاتا ہے جب آبلے ٹوٹ جائیں تو ان پر کھرنڈ آجاتے ہیں۔

امونیم کارب کو بھی رہس ٹاکس کا تریاق کہا جاتا ہے یہ اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے استعمال کی جاتی ہے یہ بھی باریک سرخ دانے پیدا کرتی ہے جن میں شدید جلن اور کھجلی ہوتی ہے رات کے وقت علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے مغربی معالج گرینڈیلیا روبسٹا بھی استعمال کرتے رہے ہیں مگر یہاں استعمال نہیں کی جاتی۔ آرسنک کا خیال اس وقت آنا چاہیے جب دانے آگ کے رنگ کے ہوں جلد میں جلن دار درد ہوں اور زبردست بے آرامی ہو۔

رہس ٹاکس کے مزمن زہر کی بہترین تریاق گریفائٹس ہے لیکن سلفر اور سیپیا خاص طور پر بہت کارآمد ادویات ہیں۔ گرینڈیلیا روبسٹا جس کی بابت میں نے مختصر بیان کیا ہے ریوی معدی عصب پر بہت عمل رکھتی ہے یہ ریوی معدی اعصاب کا فالج پیدا کرتی ہے جب مریض

سو جاتا ہے تو اس کا سانس بند ہو جاتا ہے اور مریض آکسیجن کی خواہش میں جاگ اٹھتا ہے آپ ملاحظہ کریں کہ گرینڈ یلیا روبستا یساں لیکیسس اور جلسی میم سے مماثات رکھتی ہے۔



لیکچر نمبر ۲۱

رہس ٹاکس (کینسر کی نسل)

آج ہم جس دوا کی بابت بات کریں گے وہ اناکارڈیسیا گروہ کی سب سے اہم رکن ہے اس کا نام رہس ٹاکسی ڈینڈران ہے۔ آپ یہ یاد رکھیں کہ رہس ٹاکس برائی اونیا کے عمل کی تکمیل کرتی ہے یہ علامت ہانیمن نے جنگوں کے دوران پیدا ہونے والے ٹائفس بخار سے حاصل کی انہوں نے بہت سارے مریضوں کا علاج کیا اور ان کے صرف دو مریض فوت ہوئے ان کی یہ کامیابی ہر طرف پھیل گئی یوں برائی اونیا اور رہس ٹاکس کو باری باری استعمال کر کے اب تک بہت ساری زندگیاں بچائی گئی ہیں دونوں ادویات کو ادل بدل کر دیں جب برائی اونیا کی علامات ظاہر ہوں تو برائی اونیا دیں جو نہی علامات رہس ٹاکس کی نشاندہی کریں رہس ٹاکس دیں دوبارہ اگر برائی اونیا کی علامات ظاہر ہوں تو پھر برائی اونیا دیں اگر رہس ٹاکس کی علامات نظر آئیں تو رہس ٹاکس دیں یہ قانونی ردوبدل ہے۔

ہمیں یہ حقائق یاد رکھنے چاہئیں اور ان کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں دوبارہ ذکر کر رہا ہوں کہ رہس ٹاکس اپیس میلی فیکا کی دشمن ہے اگرچہ ظاہری طور پر دونوں ادویات کی علامات میں مماثلت موجود ہے کوئی ایسی وجہ ہے جس کو میں بھی بیان کرنے سے قاصر ہوں یہ دونوں ادویات ایک دوسرے کے بعد نہیں دی جا سکتیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ رہس ٹاکس ادویات کے بڑے گروہ کا مرکزی حصہ شمار ہوتی ہے۔ اگر ہم باری باری ان ادویات کا مطالعہ شروع کریں تو اس کے لئے بہت وقت درکار ہو گا۔ مثال کے طور پر ٹائی فائڈ کا تعلق ہی لیں کئی ادویات سے ہے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ برائی اونیا رہس ٹاکس کے بہت ہی زیادہ قریب ہے اب ہم مختلف سمتوں سے ایک اور نصف قطر کی

جانب چلتے ہیں۔ آرسنک اس کے بعد میوراٹک ایسڈ فاسفورس اور کاربو وتج وغیرہ بیٹپیشیا اور چند اور ادویات بھی دیکھیں گے۔

سب سے پہلے ہم رہس ٹاکس کے دوران خون پر عمل کا مطالعہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ رہس ٹاکس فساد زدہ اکساہٹ پیدا کرتی ہے دوران خون میں اضافہ کر دیتی ہے یا دوسرے الفاظ میں خون میں جوش پیدا کرتی ہے دوران خون کے مرکزی عضو دل پر اثرانداز ہوتی ہے اس لئے رہس ٹاکس دل بڑھ جانے میں جبکہ یہ پیچیدہ بڑھوتری نہ ہو دل بڑھ گیا ہو مگر دل کی کواڑیاں زخمی نہ ہوں فائدہ مند دوا ہے وجہ کیا ہو گی بہت زیادہ ورزش کے اثرات پہلوان حضرات کھلاڑی حضرات یا میکینک حضرات جو بڑے اوزاروں سے کام کرتے ہیں۔

رہس ٹاکس — برائی اونیا

- ۱۔ خون: دل۔ نبض۔ / ٹائی فائڈ کی علامات
- ۲۔ بخار: باری کا بخار وغیرہ
- ۳۔ ریشہ دار بافتیں: جوڑ بند ھن Aponeurosis Tendons / جوف دار بافتوں کی سوزش Cellullitis / بہت زیادہ ورزش
- ۴۔ جلد: خارش۔ دانے۔ سرخ باد
- ۵۔ لعاب دار جھلیاں: انفلوئنزا۔ دست
- ۶۔ اعضا

موازنہ کریں

ادویات	علامات
آرنیکا۔ بردمیم۔ ایکونائٹ۔ کالمیا۔ پلساٹیلا۔ ایکٹیاریسی موسا۔ فائی ٹولیکا	امراض دل
فاسفورس۔ آرسنک۔ میوراٹک ایسڈ۔ کاربوویج۔ بپٹیشیا۔ آرنیکا۔ فاسفورک ایسڈ۔ برائی اونیا۔ ٹرکساکم۔۔	ٹائی فائڈ بخار
آرنیکا۔ آرسنک۔ سلفر۔ پٹرولیم۔ روٹا۔ سٹافی سیگریا کالی کارب۔ لیڈم۔ ویلیریانا۔ اناکارڈیم۔ کونیم۔ لائیکوپوڈیم۔ پلساٹیلا۔ فیرم۔ رہس ریڈی کین۔ کالمیا۔ کالچیکم۔ روڈوڈینڈران	جوڑوں کی تکلیف
لیکسیس۔ ایلی اینتھس۔ آرم ٹری فائلم۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا کارب میزیریم۔ نکس جگلنس۔	سرخ بخار اگزیما
سنکونا۔ سلفیورک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ سپائی جیلیا کاربواینی میلس	سر کی علامات
کلکیریا کارب۔ سیپیا۔ جلسی میم۔ کالمیا	آنکھوں کی علامات

ان حالات میں دوسری ادویات آرنیکا اور بردمیم ہیں جب ان کی علامات نمایاں ہوں تو ان ادویات کو دنوں بلکہ ہفتوں تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حتیٰ کہ دل کے پٹھوں کے فاضل ریشے مکمل طور پر جذب ہو جائیں۔ رہس ٹاکس دل کی دھڑکن کی زیادتی میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے دھڑکن جو ورزش کی زیادتی سے پیدا ہو جائے۔ جب دل کے امراض میں رہس ٹاکس دوا ہوگی تو آپ کو مریض کے بائیں بازو اور کندھے میں سن ہو جانے کا احساس بھی نظر آئے گا مریض کو سینہ میں کمزوری کا احساس ہوگا جیسے دل کے پٹھے تھک چکے ہوں اس

علامت میں ہر بار ورزش کرنے سے اضافہ ہوتا جائے گا۔ مریض اگر ساکن بیٹھا ہوا بھی ہو تب بھی دل کی دھڑکن میں ابتری ہوتی ہے۔

ایکونائٹ کے دل کے امراض میں مریض کی انگلیوں میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے جیسے کہ انگلیاں سو رہی ہوں پریشانی ضروری ہے کہ موجود ہو۔ کالمیا کے دل کے امراض میں بایاں بازو سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ کیکٹس کے دل کے امراض میں دل کے گرد لوہے کی پٹی بندھی ہونے کا احساس اور سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے۔

سنبل کے دل کے امراض میں بوجھل پن اور انگلیوں میں تیز تار مارنے کا سا درد ہوتا ہے۔ پلساٹیلا کے دل کے امراض میں کہنیاں سن ہوتی ہیں دل بڑھ جاتا ہے یا دل کا دایاں حصہ پھیل جاتا ہے۔ ایکٹیا ریسی موسا میں یہ احساس ہے کہ جیسے بازو کس کر جسم کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں تاہم فائٹولیکا جسم کی دائیں جانب اثرانداز ہوتی ہے دائیں بازو میں ایسا احساس ہوتا ہے جیسا کہ ایکونائٹ کالمیا اور رہس ٹاکس کا بائیں بازو میں موجود ہے۔

اب رہس ٹاکس کی نبض کی جانب آتے ہیں رہس جسمانی نظام پر دباؤ ڈالتی ہے یوں اس کی نبض بھرپور اور طاقتور نہیں ہوتی جس طرح کہ ایکونائٹ کی نبض ہے نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے مگر کمزور ہوتی ہے بسااوقات بے ترتیب حتیٰ کہ رک رک کر آتی ہے یہ ہی رہس ٹاکس کی نمایاں علامت ہے نبض کی مختلف اقسام اور بائیں بازو میں سن ہونے کا احساس جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔

اب رہس ٹاکس کی ٹائی فائڈ کی علامات کی جانب چلتے ہیں اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ رہس میں ٹائی فائڈ کی علامات موجود ہیں ایسی علامات جن میں قوت حیات کا ڈوبنا پایا جاتا ہے ان امراض مین جو پست حالت میں رہتی ہیں دوسری علامات ایک جیسی رہتی ہیں آپ رہس ٹاکس پر بھروسہ کر سکتے ہیں جبکہ عام حاد امراض ٹائی فائڈ جیسی شکل اختیار کرنے لگیں اسی طرح پیچش کی علامات بھی رہس طلب کرتی ہیں۔ اس طرح شکم کی سیرس جھلیوں کی سوزش، نمونیہ، سرخ بخار، خناق وغیرہ ایسے حالات میں جب کسی اور دوا کی مثبت علامات

موجود نہ ہوں تو رہس ٹاکس دیں۔

رہس ٹاکس خون پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کو زہریلا کر دیتی ہے جو علامات ٹائی فائڈ بخار میں رہس ٹاکس طلب کرتی ہیں۔ درج ذیل ہیں سب سے پہلے تو مزاج آپ کی مدد کرے گا مریض نرم مزاج رکھتا ہے ہذیان نرم ہوتا ہے شدت نہیں ہوتی یہ بھی درست ہے کہ کبھی کبھار مریض بستر سے کود کر بھاگ جانے کی کوشش کرتا ہے لیکن مریض جب ہوش میں ہو تو مریض تنک مزاج ہوتا ہے اور گستاخی کرتا ہے غصہ اور تنک مزاجی میں شدت نہیں ہوتی جو رہس ٹاکس کی خصوصیت ہے آپ دیکھیں گے کہ ہذیان کے ہمراہ بے آرامی ہوتی ہے یہ بے آرامی نہ صرف دماغی بلکہ جسمانی بھی ہوتی ہے مریض بستر پر مسلسل کروٹیں بدلتا ہے پہلے ایک کروٹ لیٹتا ہے پھر کروٹ بدل لیتا ہے کبھی اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کبھی لیٹ جاتا ہے آپ مریض کی مسلسل حرکت میں رہنے کی خواہش کا مشاہدہ کریں گے ممکن ہے مسلسل جگہ بدلنے سے مریض کو افاقہ ہوتا ہو مرض کی ابتدا میں بسا اوقات مریض خاموشی سے لیٹا ہوا ہوگا۔ یہ شدید کمزوری کی علامت ہے مریض کی ہمت ہار گئی ہوتی ہے اور یہ کمزوری کے احساس کی حقیقتاً پہلی علامت ہے اس کے بعد دوسری علامات اظہار کریں گی جن کا کوئی تناسب نہ ہوگا مریض ہر شے سے لاپرواہ ہوتا ہے کبھی کبھار مریض کو وہم ہوتا ہے یا اس کو خوف ہوتا ہے کہ اس کو زہر دے دیا جائے گا مریض نہ کھانا کھائے گا اور نہ دوا پیئے گا مریض محسوس کرتا ہے کہ اس کے تیمار دار اس کو زہر دے دیں گے جوں جوں بے ہوشی بڑھتی جائے گی مریض سوال کا جواب آہستگی سے دے گا یا تو بڑے آرام سے جواب دے گا یا تنک مزاجی سے جواب دے گا۔ اس کے ہمراہ سر کی جانب دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اچانک چہرے پر خون کی فراوانی ہو جاتی ہے نکسیر آجاتی ہے نکسیر آنے سے سر درد میں افاقہ ہو جاتا ہے نکسیر میں خارج ہونے والا خون سیاہی مائل ہوتا ہے مریض کی نیند بے آرام ہوتی ہے اور اس کو آوارہ پھرنے کے خواب آتے ہیں یا زبردست ورزش کرنے کے خواب آتے ہیں یا پہاڑ پر چڑھنے یا تیرنے کے خواب آتے ہیں ممکن ہے ٹائی فائڈ بخار پھیپھڑوں پر اثر

انداز ہو جائے اور نمونیہ پیدا کر دے جس کے ہمراہ کھانسی ہو سانس کی تنگی ہو اور زنگاری رنگ کی بلغم خارج ہو ان علامات کے علاوہ آپ کو مریض کی زبان کا رنگ بھورا نظر آئے گا زبان خشک اور پھٹی ہوئی ہو گی کبھی کبھار پھٹاؤ گہرے ہو جائیں گے تو ان میں سے خون نکلے گا بعض اوقات زبان اور منہ میں بھورے رنگ کی بلغم چپکی ہوئی نظر آئے گی بسا اوقات زبان پر دانتوں کے نشانات نظر آئیں گے (میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہاں مرکیورس نہ دیں وگرنہ آپ کا مریض خراب ہو گا مرکیورس کی ٹائی فائڈ بخار میں بہت کم ضرورت ہوتی ہے تاآنکہ فیصلہ کن علامات جو یرقان سے مشابہ ہوتی ہیں موجود نہ ہوں۔ رہس ٹاکس کی زبان کی نوک پر سرخ تکون بنی ہوتی ہے جو کہ مرکیورس کی ڈھیلی پلپلی زبان سے مختلف ہے مریض کے شکم اور انتڑیوں میں ابتری موجود ہوتی ہے دست آتے ہیں ۔ دستوں کا رنگ سبزی مائل بھورا ہوتا ہے اور ان میں سے مردار کی بو آتی ہے ممکن ہے پاخانہ نیند کے دوران بلاارادہ بھی خارج ہو جائے پیشاب بھی بلاارادہ خارج ہو جاتا ہے اور کپڑے پر سرخی مائل داغ دیتا ہے مریض تمام جسم میں دردوں کی شکایت کرتا ہے اور کمر میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے کبھی کبھار برائی اونیا کی مانند دن کے کاروبار کے خواب آتے ہیں (اورم۔ کاسٹیکم۔ اورم میور میں بھی رات کو اعضاء کی بے آرامی میں شدت آجاتی ہے) جلد گرم اور خشک ہوتی ہے اور اکثر جلد کا رنگ معمول سے زیادہ سرخ ہوتا ہے کبھی کبھار جلد پر سرخ دھبے نظر آتے ہیں اگر مریض کو پسینہ آئے تو کثیر مقدار آتا ہے پسینے میں سے کھٹی بو آتی ہے پسینہ کے ہمراہ باجرے کے دانوں کی مانند حمرہ بھی ہوتا ہے شکم میں ہوا بھری ہوتی ہے اور دو جگہ پر پرحسی ہوتی ہے دائیں جانب پسلیوں اور کولہے کے درمیان اور تلی کی جگہ پر حس ہوتی ہے تلی سوجی ہوئی ہوتی ہے آخر کار پاخانے کم مقدار اور ان کا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور مروڑ نہیں پڑتے۔ عورتوں میں رحمی جریان خون ہو سکتا ہے مرض میں الجھاؤ پیدا کر دے لیکن اس سے علامات میں کوئی افاقہ نہیں ہوتا پھیپھڑوں میں اجتماع خون کی علامات ظاہر ہوتی ہیں پورے سینہ میں بلغم کی کھڑکھڑ سنائی دیتی ہے ابتدا میں پھیپھڑوں کے نچلے حصے سے خشک کھانسی شروع ہوتی ہے بعد میں مسلسل ڈھیلی

کھانسی آنے لگتی ہے بلغم کے ہمراہ خون کی لکیر آتی ہے یہ نمایاں علامات ہیں جو آپ کی راہ نمائی کرتی ہیں کہ ٹائی فائڈ بخار میں آپ رہس ٹاکس استعمال کر سکتے ہیں۔ آیئے میں آپ کو مختصراً رہس ٹاکس کو اس کی مماثل ادویات سے الگ کرنے کا طریقہ بتاؤں سب سے پہلے میں ان ادویات کا ذکر کروں گا جو رہس ٹاکس کی پیروی کرتی ہیں اور رہس ٹاکس کا بقایا کام مکمل کرتی ہیں۔

نمونیہ میں فاسفورس رہس ٹاکس کا بقایا کام مکمل کرتی ہے جب کہ نمونیہ کی علامت رہس ٹاکس کے قابو سے باہر ہو جائیں اور دست جاری رہیں پاخانہ کا رنگ زرد اور اس کے ہمراہ خون کی لکیر ہوتی ہے کبھی کبھار گوشت کے دھوون کی مانند دست آتے ہیں۔

جب ٹائی فائڈ بخار فاسد شکل اختیار کر جائے تو آرسنک البم رہس ٹاکس کا بقایا کام مکمل کرتی ہے جب شدید کمزوری پیدا ہو گئی ہو۔ مریض زندگی کی آخری گھڑیوں میں بھی پریشان اور تنگ مزاج ہو کمزوری بڑھتی جائے اور منہ کا رنگ سیاہ اور دست جاری رہیں اور رہس ٹاکس مقابلہ نہ کر سکے اب میں آپ کو احتیاطی تدابیر بتاؤں نو آموز ہومیو پیتھ فوراً آرسنک دے ڈالتے ہیں یوں وہ مرض بڑھا دیتے ہیں۔

آرسنک بہت عمدہ دوا ہے مگر اس وقت جب اس کی نمایاں علامات موجود ہوں لیکن اگر اس کو بے جا استعمال کیا جائے تو خطرناک دوا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں کبھی آرسنک نہ استعمال کریں تا آنکہ اس کی نمایاں علامات موجود نہ ہوں رہس ٹاکس کی مانند آرسنک میں بھی بے آرامی، ضعف، نقاہت، اور ہمت ہار جانا موجود ہے۔ شکم کی نمایاں علامات پیاس کی زیادتی دردوں کا جلن دار ہونا گہرے بھورے رنگ کے پاخانے۔ پاخانے خونی اور بدبودار جو آدھی رات کے بعد زیادہ ہو جائیں۔ میوراٹک ایسڈ بھی فاسد حالات میں فائدہ مند ہوتی ہے اس کی بہت سی علامات رہس ٹاکس سے مماثلت رکھتی ہیں زبردست ضعف مریض اتنا کمزور ہوتا ہے کہ پائنتی کی جانب کھسک جاتا ہے پاخانہ اور پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔

ہائیو سائمس میں بھی زہر دیئے جانے کا خوف ہوتا ہے یہ خوف رہس ٹاکس سے زیادہ نمایاں ہوتا ہے اس کے علاوہ دونوں میں کوئی اور مماثلت نہیں ہے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ رہس ٹاکس سے اور بھی ادویات مماثلت رکھتی ہیں جب امراض سست رفتار ہوں سب سے پہلی دوا کاربووتج ہے رہس ٹاکس کا مریض اکثر کاربووتج کی حالت کی جانب جاتا ہے مریض بالکل سست الوجود ہو جاتا ہے رد عمل کی مکمل کمی ہوتی ہے اعضا سرد ہو جاتے ہیں سرد پسینے سے بھر جاتے ہیں خاص طور پر پاؤں سے لے کر گھٹنوں تک ٹانگیں سرد ہو جاتی ہیں اور ان پر سرد پسینہ آتا ہے نبض تیز مگر باریک ہوتی ہے اور پاخانہ زبردست بدبودار ہوتا ہے۔

دوسری مماثل دوا بپٹیشیا ہے یہ ٹب مظہر دوا ہوتی ہے جب زبان کا رنگ رہس ٹاکس کی علامت کی مانند ہو زبان پر بھوری یا سیاہی مائل پشم ہوتی ہے تیز بخار ہوتا ہے چہرے سے مریض ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے نشہ پی رکھا ہے پاخانے سیاہ پتلے اور زبردست بدبودار ہوتے ہیں مریض کاہل اور بے وقوف نظر آتا ہے سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے یا مریض بے آرام ہوتا ہے بستر پر بار بار کروٹیں بدلتا ہے مریض کو احساس ہوتا ہے کہ اس کے دو جسم ہیں یا مریض کے اعضا بکھرے ہوئے ہیں اور وہ اپنے اعضا کو اکٹھا کرتا رہتا ہے بستر سخت ہونے کی شکایت کرتا ہے زبان کٹی پھٹی اور اس پر زخم ہوتے ہیں۔

آرنیکا اور بپٹیشیا دونوں میں کاہلی اور بے وقوفی کی حالت موجود ہے مریض بستر سخت ہونے کی شکایت کرتا ہے سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے لیکن آرنیکا کی بے اعتنائی سرد مہری ہوتی ہے اور بستر پر پڑا رہنے سے پھوڑے نکل آتے ہیں اور جلد کے نیچے خون پھیل جاتا ہے آرنیکا کے مریض کا پاخانہ اور پیشاب بلاارادہ خارج ہو جاتے ہیں اگر پھیپھڑے متاثر ہوں تو بلغم خون آمیز ہوتا ہے۔

فاسفورک ایسڈ رہس ٹاکس کی پیروی کرتی ہے جب شدید ضعف اور مکمل بے اعتنائی ہو پاخانے خون آمیز اور کیچڑ کی مانند ہوں نکسیر آتی ہو مگر نکسیر آنے سے کوئی افاقہ نہ

ہو تا ہو۔

ٹرکساکم کو بھی دماغ میں رکھیں ڈاکٹر بوننگھاسن کا بیٹا ٹائی فائڈ بخار میں مبتلا ہوا تو اس کو باپ کے پاس لے جایا گیا اس کی بے آرامی کی علامات رہس ٹاکس کی تھیں مگر رہس نے کوئی فائدہ نہ کیا ڈاکٹر بوننگھاسن نے میٹریا میڈیکا میں دیکھا کہ ٹرکساکم میں بھی ویسی ہی بے آرامی موجود ہے ایک اور علامت جو بچے میں موجود تھی بچے کی زبان نقشہ کی مانند تھی ٹرکساکم دی گئی اچھے نتائج سامنے آئے۔ برائی اونیا کی ٹائی فائڈ کی علامات میں اگلے لیکچر تک موخر کرتا ہوں تاکہ جب برائی اونیا کی باری آئے تو اس پر مکمل لیکچر دوں۔

اب ہم رہس ٹاکس کا باری کے بخار میں دوران خون پر اثر ملاحظہ کریں گے باری کے بخار میں رہس اس وقت مظہر ہوتی ہے جب سردی ایک ٹانگ سے شروع ہو عموماً سردی ران سے لگنی شروع ہوتی ہے یا کندھوں کے درمیان سے یا ایک شانے سے شروع ہوتی ہے سردی کی علامت ہمیشہ اہمیت کی حامل رہی ہے مثلاً یوپے ٹوریم اور نیٹرم میور کی سردی چھوٹی کمر سے شروع ہوتی ہے۔ جلسی میم کی سردی ریڑھ سے اوپر کی جانب دوڑتی ہے رہس ٹاکس میں سردی کے دوران تنگ کرنے والی خشک کھانسی ہوتی ہے یہ ایسی علامت ہے جو آپ کو سباڈیلا، بیلاڈونا، سلفر اور برائی اونیا میں بھی ملے گی۔ بیرونی سردی کے ہمراہ اندرونی گرمی بھی ہوگی پیاس بالکل نہ ہوگی اکثر جلدی علامات بھی ہمراہ ہوں گی چھپاکی اور بخار کے آبلے۔ بخار کے آبلے منہ پر ہوں گے ماسوائے چہرے کے پسینہ عام علامت ہے۔

اب ہم رہس ٹاکس کے ریشہ دار بافتوں پر عمل کا مطالعہ کریں گے مجھے اجازت دیں کہ میں پٹھوں کے سروں جوڑوں کے بندھنوں چادر کی مانند پٹھوں اور جوڑنے والے ریشوں کو بھی اس میں شامل کر لوں۔ ریشہ دار بافتوں پر رہس ٹاکس سے زیادہ کوئی بھی دوا عمل نہیں کرتی سب سے پہلے میں پٹھوں کے ان عضلات پر رہس ٹاکس کے عمل کی بابت بات کروں گا جو پٹھوں کے سروں پر ہوتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جب یہ سرے سوجے ہوئے ہوں تو رہس ٹاکس مظہر دوا ہوتی ہے خواہ ورزش کی زیادتی کی وجہ سے ہوں یا بل پڑ جانے کی وجہ سے

جیسا کہ موچ آجانے سے ہو جاتا ہے ہم ورزش کی زیادتی سے پیدا ہونے والے دوسرے امراض میں بھی رہس ٹاکس استعمال کر سکتے ہیں مثلاً ایک ساز نواز جو بہت سالوں سے سانس سے ساز بجا رہا ہو اگر اس کو پھیپھڑوں سے خون آنے لگے تو رہس ٹاکس دوا ہو گی اگر شدید ورزش کے بعد فالج کا حملہ ہو جائے تب بھی رہس ٹاکس دوا ہو گی۔

موچ آجانے میں کلکیریا کارب رہس ٹاکس کی پیروی کرتی ہے جب رہس ٹاکس نے صرف افاقہ پیدا کیا ہو تو رہس ٹاکس کا بقایا کام کلکیریا کارب مکمل کرے گی مجھے اجازت دیں کہ میں چند اور ادویات کا ذکر کرتا چلوں جو زیادہ ورزش کرنے کے بعد پیدا ہونے والے امراض میں کام آتی ہیں آپ رہس ٹاکس کی علامات سے ان کو الگ کر سکتے ہیں آرنیکا بند ھنوں کی بجائے پٹھوں پر عمل کرتی ہے طویل ورزش کے بعد جب پٹھوں میں دکھن ہو تو آرنیکا مظہر دوا ہوتی ہے مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کو مارا پیٹا گیا ہو۔ یہ رہس ٹاکس کا موچ آنے والا احساس نہیں ہے جب کسی جوڑ میں موچ آجائے تو آرنیکا بہتر دوا نہیں ہوتی جب تک کہ بند ھنوں کے ہمراہ نرم حصے میں سوجن نمایاں نہ ہو آرسنک بھی شدید ورزش سے پیدا ہونے والی شکایات کی دوا ہے مگر جب یہ شکایت پہاڑ کی چڑھائی چڑھنے کے بعد پیدا ہوئی ہو۔ یہاں آپ دیکھیں کہ لطیف ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے اور پہاڑ پر چڑھنے کی محنت کی وجہ سے پیدا ہونے والی شکایت میں آرسنک استعمال کی جائے گی آرسنک اس دکھن کی دوا بھی ہے جو جوڑوں میں شدید جھٹکا لگنے سے پیدا ہو جاتی ہے جن کے سرے گول ہیں مثال کے طور پر جب ٹانگوں کی لمبی ہڈی فیمر (عظم الفخذ) اپنی ساکٹ میں سختی سے پھنس جائے اور حرکت نہ کر سکے۔

رہس ٹاکس کی نمایاں علامات جن سے آپ رہس ٹاکس کی پہچان کر سکتے ہیں۔ مریض کو مسلسل حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن حرکت شروع کرتے وقت اضافہ ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ریشہ دار بافتیں مسلسل حرکت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ایک مرض سے اس علامت کو نکال دیں وہ مرض ہے چک پڑ جانا یا کمر درد

اس کی ابتدا میں ہی رہس ٹاکس دوا ہوتی ہے لیکن اس مرض میں جو علامت رہس ٹاکس کو طلب کرتی ہے وہ ہے اٹھنے کی کوشش کرنے پر شدید درد ہوتا ہے۔ گردن کی سختی جس کی بنیاد نقرس ہو سردی میں بیٹھنے سے گردن سخت ہو جائے کندھوں کے درمیان درد ہو جس کو گرم ٹکور کرنے سے افاقہ ہو اور سردی سے اضافہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ درد پٹھوں کی عقبی جانب ہو، درد کو پچھلی جانب جھکنے سے افاقہ ہو۔ سلفر میں بھی گٹھیاوی درد موجود ہیں کمر سخت اور حرکت کرنے کی کوشش پر یکدم قوت کا ختم ہو جانا جب صبح بستر سے اٹھنے سے پہلے کمر میں شدید درد ہو تو پیٹرولیم اور روٹا مفید ادویات ہیں۔ سٹافی سیگریا کا کمر درد مریض کو صبح جلدی اٹھنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ کالی کارب کا کمر درد تیز اور صبح تین بجے ہوتا ہے اور مریض کو مجبور کر دیتا ہے کہ اٹھ کر چلے کمر درد چوتڑوں میں جاتا ہے۔

لیڈم پال میں بھی کمر درد موجود ہے جس کا موازنہ ایسے کیا جا سکتا ہے جیسے کہ ایک انسان بڑی دیر تک سائن بیٹھا رہے شام کے وقت چوتڑوں میں مروڑ دار درد ہوتا ہے صبح کے وقت پاؤں سخت ہوتے ہیں۔

(ویلرنا) **ویلرینا جو کچھ پیدا کرتی ہے اس** کو شفایاب بھی کرتی ہے اعضا میں اچانک شدید کھچاؤ تیر مارنے کے سے **جھٹکے دار درد ہوتا ہے حرکت** سے افاقہ ہوتا ہے مریض کو کمر میں موچ کا احساس ہوتا ہے پٹھا چڑھ جانے **کا احساس ہوتا ہے**

رہس وجع المفاصل میں مظہر دوا ہوتی ہے **لیکن سوزشی وجع المفاصل** میں نہیں وجع المفاصلی کمزوری میں **جب اس** کی نمایاں علامات اچانک **جھٹکے دار درد کھچاؤ** اور تیر مارنے کے سے درد موجود ہوں ان دردوں میں مرطوب موسم میں **اضافہ** ہو جاتا ہے یا مرطوب جگہوں میں رہنے سے اضافہ ہوتا ہو۔

رہس ٹاکس کی ایک اور نمایاں علامت ہڈیوں کے ابھاروں کی پر حسی ہے مثال کے طور پر گالوں کی ابھری ہوئی ہڈیاں چھونے سے پر حس ہوتی ہیں اس سے آپ کو احساس ہوگا **کہ رہس ٹاکس** ہڈیوں کی جھلی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اس کے بعد ایک اور نمایاں علامت یہ

بھی ہے کہ مریض معمولی سی سرد ہوا بھی برداشت نہیں کرتا۔

انسان ہو یا گھوڑا اگر سخت ورزش کے بعد پسینہ آیا ہوا ہو یا بارش میں بھیگ جائے اور پسینہ دب جائے تب بھی رہس ٹاکس استعمال کی جاسکتی ہے۔

ان مختلف وجع المفاصلی امراض میں میری خواہش ہے کہ چند ادویات سے موازنہ کیا جائے۔ سب سے پہلے اناکارڈیم جس میں گردن کا سخت ہو جانا موجود ہے گردن کی سختی اور حرکت شروع کرتے وقت اضافہ۔ کونیم میں بھی حرکت شروع کرتے وقت اضافہ لیکن مسلسل حرکت سے افاقہ ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم اور پلساٹیلا میں حرکت شروع کرتے وقت اضافہ مگر آہستہ روی سے افاقہ ہوتا ہے کیپسیکم کی بہت سی علامات کو حرکت سے افاقہ ہوتا ہے۔

رہس ریڈی کین۔ ٹانگوں میں کھچاؤ اور پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں سر کے پچھلے حصے میں گٹھیاوی درد ہوتا ہے پلوریسی کے چھوٹے دردوں کی فائدہ مند دوا ہے جب یہ درد کندھوں میں جاتے ہوں اس کی آزمائش ڈاکٹر جوسلین نے کی۔ رہس ریڈی کین میں کلائی کی نچلی ہڈی (زند اعلی Ulna) جو چھنگلیا کی جانب ہوتی ہے اس کے عصب میں درد ہوتا ہے۔

کالمیا لیٹی فولیا کے ٹانگوں کے درد پھاڑنے والے ہوتے ہیں کوئی سوجن نہیں ہوتی نہ بخار ہوتا ہے مگر کمزوری بہت ہوتی ہے آپ دیکھیں گے کہ یہاں کالمیا کالچیکم سے مماثلت رکھتی ہے۔

روڈوڈنڈران میں موسم کی تبدیلی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر گرم موسم کا بدل کر سرد ہو جانا فضا کی برقی تبدیلیاں بھی اثر انداز ہوتی ہیں ان تبدیلیوں سے پیدا ہونے والی علامات میں سن ہو جانا' چیونٹیاں رینگنے کا احساس' اعضا میں درد' خاص طور پر کلائی کی ہڈیوں اور ہاتھوں پاؤں میں درد۔ یہ درد رہس ٹاکس میں بھی موجود ہیں آرام کرنے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے کبھی کبھار مریض کمزوری اور فالجی کیفیت کی شکایت کرتا ہے ہوسکتا ہے کہ علامات گھنٹوں یا دنوں میں ختم ہوں۔ روڈوڈنڈران خاص طور پر چھوٹے جوڑوں کے مزمن

درد میں مفید دوا ہے یہ گٹھیاوی دردوں کی دوا ہے پاؤں کے سب سے بڑے جوڑ کی سوجن جس کو غلطی سے انگوٹھے کی سوجن سمجھ لیا جاتا ہے روڈوڈنڈران اس میں مفید ہے۔

لیڈم وجع المفاصل اور گنٹھیا کی بہت اہم دوا ہے گنٹھیا جو چھوٹے جوڑوں پر اثر انداز ہو نمایاں علامت دردوں کا اوپر کی جانب جانا ہے جوڑوں پر گانٹھیں بن جاتی ہیں گنٹھیا میں لیڈم اس وقت بہت کار آمد ثابت ہوتی ہے جب دردوں میں بستر کی گرمی سے اضافہ ہوتا ہے سردی سے افاقہ ہو۔ جب پاؤں کا استسقاء ہو اور کالچیکم کا غلط استعمال کیا گیا ہو اور اس کمزور کرنے والی دوا کی وجہ سے مریض بہت کمزور ہو گیا ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ لیڈم اور کالچیکم جوڑوں میں پھاڑنے والے درد پیدا کرتی ہیں کالچیکم جوڑوں میں شدید پھاڑنے والے درد پیدا کرتی ہے اور ان کے ہمراہ فالجی کمزوری سن پن اور جلد کی ٹھنڈک ہوتی ہے جیسا کہ رہس ٹاکس کی علامت ہے۔ ذرا سا غلط قدم پڑ جائے تو دماغ دکھتا ہے۔

لیڈم جوڑوں میں کھچاؤ اور درد پیدا کرتی ہے شراب پینے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے پٹھے دکھتے ہیں اور یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے پٹھے اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہوں۔

آپ دیکھیں کہ رہس ٹاکس جوف دار بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور جوف دار بافتوں کی سوجن میں جب خناق بھی ہمراہ ہو تو بہت فائدہ مند دوا ہے حلقہ چشم کی جوف دار بافتوں کی سوجن میں بھی فائدہ مند دوا ہے جب کہ پیپ بن چکی ہو یہاں ایپس اور رہس ٹاکس میں ایک مثبت اختلاف موجود ہے ایپس جوف دار بافتوں میں پھوڑے پیدا نہیں کرتی بندھنوں کی سوجن کی ایک قسم کاربنکل ہے رہس ٹاکس کاربنکل کی ابتدا میں استعمال کی جاتی ہے۔ جب شدید درد ہو اور متاثرہ جگہ سیاہی مائل سرخ ہو اگر ابتدا میں ہی رہس ٹاکس دے دی جائے تو ممکن ہے کہ تمام مشکل حل ہو جائے اگر مشکل حل نہ ہو تو آپ کو آرسنک کاربو ویج یا انیتھراسینم کی جانب دیکھنا پڑے گا۔

جلد پر رہس ٹاکس زبردست عمل کرتی ہے جلد کی سرخی پیدا کرتی ہے جو بڑھ کر آبلوں میں بدل جاتی ہے اس کے ہمراہ اکثر استسقاء بھی ہوتا ہے اس کے بعد پیپ پیدا ہو جاتی

ہے اور بعد میں کھر نڈ بن جاتے ہیں جلد پر جہاں جہاں یہ خارش ہو یا ابھار ہوں وہ جگہ سرخ اور حشم آلود نظر آتی ہے۔ رہس ٹاکس اگیزیما میں فائدہ مند ہے اگر اگیزیما کا حملہ چہرہ پر ہو تو آنکھوں کی جوف دار بافتوں کے نیچے پانی آجاتا ہے استسقاء ہو جاتا ہے۔ جلن کھجلی جھنجھناہٹ اور درد ہوتا ہے رہس ٹاکس اور ایپس کے دردوں میں بہت فرق ہوتا ہے ایپس کے درد جلن دار اور ڈنک دار ہوتے ہیں۔ اگیزیما سے مرطوب بدبودار پیپ نکلتی ہے کبھی کبھار آبلے بن جاتے ہیں ایک سرخ لکیر اس کے پھیلاؤ کی نشاندھی کرتی ہے۔

رہس ٹاکس ہمیں آبلہ دار سرخ باد کی تصویر پیش کرتی ہے یہ سرخ باد آلات تناسل سر کی جلد اور منہ پر حملہ آور ہوتا ہے متاثرہ حصص سیاہی مائل سرخ ہو جاتے ہیں یہ سوزش بائیں سے دائیں کو جاتی ہے جبکہ ایپس کی سوزش دائیں سے بائیں جاتی ہے اور متاثرہ حصص گلابی مائل سرخ ہوتے ہیں یا گلابی ارغوانی رنگ ہوتا ہے۔ پیاس بالکل نہیں ہوتی لیکن ایپس کی سوجن پانی دار ہوتی ہے۔

رہس ٹاکس سرخ بخار میں مظہر دوا ہوتی ہے جب بخار کے دوران قوت حیات میں کمی ہو تو یہ بہت جلد بیلاڈونا کی جگہ لے لیتی ہے جب یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں بچہ غنودگی میں ہوتا ہے بے آرام ہوتا ہے زبان سرخ ہوتی ہے کبھی کبھار ہموار نرم ہوتی ہے یہ علامت سرخ بخار کی انوکھی علامت ہے منہ کا اندرونی حصہ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے ظاہری طور پر منہ کے اندر استسقاء کی حالت نظر آتی ہے گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ بائیں کان کے نزدیک سوجن زیادہ ہو خدشہ ہوتا ہے کہ ان حصص میں پیپ پڑ جائے گی۔ گردن کے قریب جوف دار بافتیں سوجی ہوئی ہوتی ہیں اس لئے کہ جلد کا رنگ سیاہی مائل سرخ یا نیلاہٹ مائل سرخ ہوتا ہے اگر بچے کو ہذیان ہو تو نرم معتدل ہذیان ہوتا ہے حمرہ مکمل طور پر باہر نہیں آتا لیکن جب باہر آتا ہے تو اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور باجرے کے دانوں کی مانند ہوتا ہے ملاحظہ کریں کہ رہس ٹاکس قوت حیات پر اثرانداز ہوتی ہے حرام مغز پر دباؤ ڈالتی ہے جیسا کہ غنودگی اور ہذیان سے ظاہر ہوتا ہے باہر نکلنے والے مواد میں تبدیلی

آجاتی ہے نہ صرف گردن کے غدود بلکہ ہو سکتا ہے کہ تمام جسم کے غدودوں کا حجم بڑھ جائے خاص طور پر بغلوں کے غدود بڑھ جاتے ہیں (کھچرالی) جسم کمزور اور مریض دن بدن کمزور ہو جاتا ہے۔

ان حالات میں لیکسیس اور ایلی اینتھس رہس ٹاکس کی پیروی کرتی ہیں کیونکہ ان دونوں ادویات میں قوت حیات کی شدید کمی ہوتی ہے ایلی اینتھس اس وقت مظہر ہوتی ہے جب جلد پر کہیں کہیں گہرا نیلاہٹ مائل سرخ باد موجود ہو حلق اندر سے سوجاہوا ہو گردن کی جوف دار بافتوں میں زہر سرایت کر گیا ہو ناک سے خراش دار پانی خارج ہوتا ہو بچہ غنودگی میں ہو اور بے خبر ہو۔

آرم ٹری فائلم ایلی اینتھس سے مماثلت رکھتی ہے کیونکہ اس کا نزلہ بھی خراش دار ہے منہ کے کونے دکھتے ہیں پھٹ جاتے ہیں ان میں سے خون رسنے لگ جاتا ہے حتی کہ تھوک بھی تیزابی ہوتا ہے بچہ تنگ مزاج اور بے آرام ہوتا ہے (اریسیا پر لیکچر ملاحظہ کریں)۔بیلاڈونا میں بھی بغلوں کے غدود بڑھ جاتے ہیں (کھچرالی) لیکن ایسے حالات میں بیلاڈونا سے تغافل برتا جاتا ہے۔بیلاڈونا خاص طور پر عورتوں کے سن یاس کے لئے مفید دوا ہے۔

سرخ بخار میں کلکیریا کارب سے بھی موازنہ کریں کانوں کے قریب غدود متاثر ہوتے ہیں جب سرخ باد ختم ہو جاتا ہے تو چہرہ پھولا ہوا اور زرد رہ جاتا ہے۔

چیچک یا ماتا ستیلا میں آپ رہس ٹاکس کو اس وقت مظہر پائیں گے جب آبلے سیاہی مائل ہو جائیں اور ان میں خون موجود ہو اور دستوں کے ہمراہ سیاہی مائل خون آتا ہو خاص طور پر خنازیری مزاج مریضوں کے ایگزیما میں رہس ٹاکس کا موازنہ میزیریم سے کریں جب سخت چاک کی مانند کھرنڈ بننے لگتے ہیں اور پھٹتے ہیں تو ان میں سے کثیر پیپ خارج ہوتی ہے جب مریض کپڑے لپیٹ کر گرم ہو جاتا ہے تو رات کے وقت کھجلی میں اضافہ ہو جاتا ہے کبھی کبھار ایگزیما کے گرد پھنسیاں ہوتی ہیں۔

داد کے مرض میں نکس جگلنس ہماری بہترین دوا ہے جب داد کھوپڑی پر اور کانوں کے پیچھے ہو رات کو شدید کھجلی ہوتی ہو۔ مریض سو نہ سکتا ہو بازوں اور بغلوں میں سے بھوسی اترتی ہو۔

سوریئم گندی چھلکے دار کھجلی پیدا کرتی ہے بستر کی گرمی سے کھجلی میں اضافہ ہوتا ہے گریفائٹس میں جلد کھردری اور چیپک دار مواد خارج ہوتا ہے۔

اب ہم لعاب دار جھلیوں پر رہس ٹاکس کے اثرات کا مطالعہ کریں گے رہس ٹاکس شدید زکام حلق میں سرخی اور استسقاء پیدا کرتی ہے ایسا زکام جس کے ہمراہ سارے جسم کی ہڈیوں میں درد ہوتا ہو وہاں رہس ٹاکس مظہر دوا ہوتی ہے چھینکیں آتی ہیں کھانسی ہوتی ہے کھانسی خشک ہوتی ہے اور اس میں شام سے آدھی رات تک اضافہ ہوتا ہے جسم کو ننگا کرنے سے بھی کھانسی میں شدت آجاتی ہے کھانسی چھاتی کی ہڈی کے اوپری آدھے حصے میں جھنجھناہٹ سے شروع ہوتی ہے رہس ٹاکس کی تکالیف مرطوبیت سے پیدا ہوتی ہیں۔

- میز یریم کی کھانسی سورج غروب ہونے سے آدھی رات تک ہوتی ہے۔
- سینگو نیریا اور پلساٹیلا کی کھانسی میں مریض اٹھ کر بیٹھ جائے تو بہتری ہوتی ہے سینگو نیریا میں ڈکار آنے سے کھانسی میں افاقہ ہوتا ہے۔

ہیپر سلف سرد ہوا لگ جانے سے پیدا ہونے والے عوارض میں رہس ٹاکس سے مماثلت رکھتی ہے ہاتھ بستر سے باہر نکالنے سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے تاہم کھانسی مرطوب ہوتی ہے۔

جب دستوں میں خون پتلی کیچڑ اور سرخی مائل زرد آؤں خارج ہوتی ہے تو ایسے دست رہس ٹاکس کو طلب کرتے ہیں اب آپ ملاحظہ کریں کہ ایسے پاخانے پیچش نما ہیں اس لئے ایسی پیچش میں جب رانوں میں پھاڑنے والے درد ہوں تو رہس ٹاکس دوا ہوتی ہے۔

میں نے ایک بار رہس ٹاکس سے چیچک کے مریض کو شفایاب کیا جس کے چیچک کے آبلوں میں سے جریان خون ہونے لگا تھا آبلوں میں خون آمیز پیپ بھری ہوئی تھی۔ رہس

ٹاکس کی مظہر علامت درج ذیل ہیں۔

پاخانہ میں سیاہی مائل خون، پاخانہ کرتے وقت رانوں میں پھاڑنے والے درد۔

ایک قولنجی درد ایسا بھی ہے جس کو رہس ٹاکس شفایاب کر دیتی ہے ہو سکتا ہے کہ درد کی وجہ گٹھیاوی ہو یا نہ ہو اس درد کو آگے کی جانب جھکنے اور حرکت میں رہنے سے افاقہ ہوتا ہے یہ درد کالو سنتھ کے درد سے مختلف ہوتا ہے کالو سنتھ کے درد کو دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے حرکت سے افاقہ نہیں ہوتا۔ ممکن ہے درد کی شدت مریض کو حرکت کرنے پر مجبور کرتی ہو۔

آیئے اب رہس ٹاکس کی سر کی علامات کا مطالعہ کرتے ہیں چکر جو کہ بوڑھوں کو آتے ہیں چکروں کی ایک قسم رہس ٹاکس میں بھی موجود ہے یہ چکر اس وقت آتے ہیں جب بوڑھے بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنا چاہتے ہیں چکروں کے ہمراہ اعضا بو جھل ہوتے ہیں یہ علامت بلا شک و شبہ اعلان کرتی ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے دماغ میں تبدیلی آچکی ہے رہس ٹاکس ایسی دوا ہے جو ان حالات میں افاقہ پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے جب بوڑھے حرکت کرنا چاہتے ہیں تو کبھی کبھار ان کے دماغ میں شدید ضرب لگنے کا احساس ہوتا ہے اس علامت پر آپ کو رہس ٹاکس کا موازنہ چائنا۔ سلفیورک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ سپائی جیلیا اور کاربو اینی میلس سے کرنا چاہیے۔ آنکھوں کے امراض میں بھی رہس ٹاکس بہت اہم دوا ہے رہس ٹاکس آنکھوں کی خنازیری سوزش میں مظہر ہوتی ہے جب آنکھوں کے قرنیہ یا سفید پردے پر پھنسی نکل آئی ہو روشنی سے بہت زیادہ خوف آتا ہو آنکھوں کے پپوٹے بھی سوزش کا شکار ہوتے ہیں تشنجی طور پر بند ہو جاتے ہوں اگر آپ پپوٹے کو کھول کر دیکھیں گے تو زرد پیپ باہر نکل آئے گی رات کو آنکھوں میں شدید درد ہوتا ہے جب یہ سوزش مریض کے گیلا ہونے سے پیدا ہوئی ہو تو آپ اس سوزش میں رہس ٹاکس استعمال کر سکتے ہیں (کلکیر یا کارب)۔

آنکھوں پر چوٹ لگ جانے سے یا گنٹھیا سے پیدا ہونے والی سوزش میں رہس ٹاکس فائدہ مند دوا ہے حتی کہ اگر سوزش آنکھوں کی گہرائی تک بھی جا چکی ہو تب بھی رہس ٹاکس دوا

ہو گی درد آنکھوں سے سر کی عقبی جانب جاتے ہیں رات کو درد میں اضافہ ہو جاتا ہے آنکھیں کھولنے پر کثیر مقدار میں گرم گرم آنسو نکلتے ہیں ممکن ہے کسی مریض کی آنکھوں میں پیپ بھی پڑ جائے۔

سبز موتیے زرق الماء (Glaucoma) میں بھی رہس ٹاکس فائدہ مند ہو سکتی ہے حلقہ چشم کی جوف دار بافتوں کی سوزش (Orbital Cellulitis) میں رہس ٹاکس خاص دوا ہے ان مریضوں کو دی جا سکتی ہے جن میں کسی اور دوا کی نمایاں علامات موجود نہ ہوں۔

اگر مرطوبیت کی وجہ سے آنکھ کے اوپر والے پپوٹے کا فالج (Ptosis) ہو جائے مریض گھٹیاوی مزاج رکھتا ہو تو رہس ٹاکس بہت فائدہ مند دوا ہے پپوٹے کے فالج میں کاسٹیکم رہس ٹاکس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے لیکن اس علامت پر آپ کو جلسی میم، سیپیا، کالمیا سے بھی موازنہ کرنا چاہیے۔ کالمیا میں آنکھوں کے پپوٹے اور پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔

رہس ٹاکس کے کانوں کے درد میں رات کے وقت نبض دھڑکنے کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا احساس جیسے کوئی کانوں میں پھونک مار رہا ہے۔ یا کانوں میں سیٹیاں بجنے کا احساس ہوتا ہے جب مریض لیٹ جاتا ہے تو آواز بلند ہو جاتی ہے جیسے کہ کانوں کا پردہ پھٹ گیا ہو۔

ایک بیرونی علامت ایسی بھی ہے جو رہس ٹاکس کی طلبگار ہوتی ہے۔ چباتے وقت جبڑے کی ہڈیوں میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مانو جبڑا ٹوٹ جائے گا اگر جبڑا آسانی سے اتر جائے تو رہس ٹاکس پٹرولیم اور اگنیشیا مماثل ادویات ہیں۔

دانت درد میں سردی سے اضافہ اور گرمی اور ٹکور سے افاقہ ہوتا ہو ماسوائے ایک درد کے جو کودنے والا درد کہلاتا ہے رہس ٹاکس دوا ہوتی ہے درد والی جگہ کو ٹھنڈا ہاتھ لگانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

دانت ڈھیلے محسوس ہوتے ہیں یا جیسے کہ دانت لمبے ہو گئے ہوں یا کہ دانت سو رہے ہیں مسوڑھے دکھتے ہیں اور ان میں زخم کا احساس ہوتا ہے۔

فالج کی بہت سی اقسام میں رہس ٹاکس مظہر دوا ہو سکتی ہے۔ خاص طور پر گٹھیاوی مریضوں میں جبکہ فالج زیادہ ورزش کرنے کے بعد یا نمی میں جانے سے پیدا ہوا ہو۔ یا ٹھنڈی گیلی زمین پر لیٹنے سے پیدا ہوا ہو۔ ممکن ہے کہ فالج کی وجہ دماغی جھلیوں یا ریڑھ میں گٹھیاوی سوزش ہو۔

تاہم اگر پانی میں گیلا ہو جانے سے جب ریڑھ کی ہڈی میں کسی جگہ سوزش ہو جانے کی وجہ سے فالج ہو جائے تو ڈلکامارا دوا ہوتی ہے رہس ٹاکس بچوں کی ریڑھ کی ہڈی کے فالج میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے فالج کی ان اقسام میں رہس ٹاکس کے بعد سلفر استعمال کی جاتی ہے۔

لیکچر نمبر ۲۲

پھولوں کی نسل (COMPOSITAE)

پودوں کا اگلا گروہ جس کا ہم مطالعہ شروع کریں گے (پھولوں کی نسل کا مرکب گروہ) کہلاتا ہے یہ پودوں کا بہت بڑا گروہ ہے اس گروہ سے ہم نے کئی ادویات تیار کی ہیں ان کے نام آرنیکا۔ کیمو ملا۔ سائنا۔ یوپے ٹوریم پرفولیٹم ۔یوپے ٹوریم پرپیورم۔ آرٹی میزیا ولگیر لیس۔ آرٹی میزیا ایبردٹینم' آرٹی میزیا ٹرائی ڈینٹاٹا' ایب سینتھم۔ ملی فولیم' کیلینڈولا' ٹرکساکم ہیں۔

COMPOSITAE
- آرنیکا۔
  - عروق شعریہ
  - ٹائی فائڈ
  - چوٹیں
  - اعضا
- کیمو ملا
- سائنا
  - شکم
  - دماغ اور ریڑھ
  - بخار
  - اعضا
- آرٹی میزیا ولگیر لیس
  - دماغ۔ حرام مغز
- ایب سینتھم
- ملی فولیم
- یوپے ٹوریم پرف
- یوپے ٹوریم پرپ
  - (دونوں) بخار
- ٹرکساکم
  - جگر

سب سے پہلے ہم آرنیکا کا مطالعہ شروع کریں گے۔

آرنیکا مونٹانا

آرنیکا کو عام زبان میں گاؤ چشم یا پہاڑی تمبا کو کہا جاتا ہے دوا کا ٹنکچر پھولوں کی بجائے پودے کی جڑوں سے تیار کیا جائے کیونکہ پھولوں میں بہت باریک کیڑے ہوتے ہیں جن کے جسم اور انڈے دوا کے ٹیبل میں ترمیم کر سکتے ہیں اور دوا کی اصل کھری اور حقیقی علامات میں اپنی علامات کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ پھولوں میں سے تیل بھی نکالا جاتا ہے جو جڑوں کے تیل سے مختلف ہوتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس پودے کو لیو پرڈ زبین کیوں کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں سے تو مشکل سے زہر ملے گا تاہم چند مریض ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے اس کو بہت زیادہ استعمال کیا تو زہریلے نتائج نکلے۔ زیادہ افراد نے پھولوں سے بنی دوا استعمال کی یقیناً پھولوں کے کیڑوں کی وجہ سے زہریلے نتائج پیدا ہوئے ہوں گے۔

ہماری کتاب الادویہ کا آرنیکا مونٹانا پودا ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ یورپ کا پودا ہے اس کے تیل میں ایک کھار آرنی سین پایا جاتا ہے اور ایک نشاستہ دار مواد جس کو اینولین کہا جاتا ہے موجود ہے۔

آرنیکا کا مکمل علم حاصل کرنے کے لئے آپ کو جاننا چاہیئے کہ آرنیکا عروق دمویہ پر اثر انداز ہوتی ہے عروق دمویہ پر یہ دوا کیسے عمل کرتی ہے یہ میں آپ کو نہیں بتا سکوں گا کیونکہ میرے دماغ میں اس کی واضح حدبندی نہیں ہے لیکن میں آرنیکا کے نتائج آپ کو بتا سکوں گا آرنیکا عروق دمویہ خاص طور پر عروق شعریہ کی دیواروں پر ایسا عمل کرتی ہے کہ عروق شعریہ پھیل جاتی ہیں اور ان میں سے خون رسنے لگ جاتا ہے عروق شعریہ کی دیواروں کی کمزوری جس کی وجہ سے خون باہر آجاتا ہے یہ علامت واضح کرتی ہے کہ آرنیکا چوٹ کی دوا ہے اور یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آرنیکا کا ثانی فائدہ مختار سے کیا تعلق ہے اگر آپ اپنے دماغ میں اس حقیقت کو جگہ دے دیں کہ آرنیکا عروق شعریہ میں ایسی تبدیلی لے آتی ہے کہ خون ان

تو آپ اس کی علامات کو سمجھ جائیں گے وریدوں میں خون کے بہاؤ میں سے باہر رسنے لگتا ہے خون کا رسنا نظر آتا ہے صحت مند عروق سے رکاوٹ (بے حرکتی) اور بے حرکتی کی وجہ سے خون کا رسنا ممکن ہے۔

آرنیکا حادیا مزمن چوٹوں کے بد اثرات کو دور کرنے والی دوا ہے حاد چوٹیں جن میں آرنیکا فائدہ مند ثابت ہوتی ہے درج ذیل ہیں۔ عام چوٹ لگ جانے سے جلد کے نیچے خون جمع ہو جائے دماغ یا ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگ جائے تو ہمارے پاس کوئی اور ایسی دوا نہیں ہے جو آرنیکا کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے حتیٰ کہ اگر دماغ پر دباؤ پڑ گیا ہو تب بھی آرنیکا ہی کی عملداری میں آتا ہے خواہ دباؤ کھوپڑی ٹوٹ جانے سے پیدا ہوا ہو یا کھوپڑی کے اندر خون بہہ جانے دماغ پر دباؤ آ گیا ہو تاہم کھوپڑی چیخ جانے کی صورت میں دباؤ پیدا ہو جائے تو اپریشن کی ضرورت ہو گی۔ پٹھوں کو چوٹ لگ جانے سے پیدا ہونے والی علامات بھی آرنیکا کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ پٹھوں کا چڑھ جانا، موچ، اچانک زور لگانے سے جب کسی بوجھل شئے کو اٹھایا جا رہا ہو یا میکانکی چوٹ لگنے سے خون نکل آئے۔ ہڈیوں کے ٹوٹ جانے میں بھی آپ آرنیکا استعمال کر سکتے ہیں بیرونی طور پر بھی اور اندرونی طور پر دوا لگائی اور کھلائی جا سکتی ہے۔ آرنیکا اعضاء کی سوجن، ورم دور کرے گی اور ہڈی ٹوٹ جانے سے پیدا ہونے والی معکوس علامت پٹھوں کی پھڑکن کو بھی شفایاب کر دے گی۔

چوٹ کے مزمن اثرات میں بھی ہم آرنیکا استعمال کر سکتے ہیں (جب کہ امراض ظاہری طور بیرونی نظر آتی ہوں اور دوا کی عام علامات سے مماثل نہ ہوں) ممکن ہے ان کی وجہ بھی چوٹ ہو مرض خواہ کچھ ہو۔ دماغ، پھیپھڑے، آنکھیں یا اعصاب ہوں مرض پیدا ہونے کی وجہ چوٹ ہو تو آرنیکا کا استعمال درست ہے۔

اب جب کہ آرنیکا کے عمل پر کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دوا پٹھوں پر عمل کرتی ہے تو ہم اس کو پٹھوں میں پیدا ہونے والے امراض میں استعمال کر سکتے ہیں مثلاً جب ایک انسان زور و شور سے کام کر رہا ہو جس کے بعد سارا جسم دکھنے لگے ایسا محسوس ہو کہ جیسے اس کو مارا پیٹا گیا

ہے یا پھر زور دار کام کرنے کی وجہ سے دل بڑھ گیا ہو یہ علامت مرض نہیں ہے لیکن یہ مرض پر ختم ہوتی ہے۔ دل کے وہ پٹھے جو ورزش کرنے سے بڑھ جاتے ہیں بالکل بازوؤں کے سرے والے پٹھے جیسے ہیں دل بڑھ جائے تو نتیجہ کے طور پر مریض ہاتھ سوج جانے کی شکایت کرتا ہے۔ اگر ہاتھوں کو لٹکایا جائے تو ہاتھ عام حالات سے زیادہ سرخ ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں آپ کو نبض بھر پور اور طاقتور محسوس ہو گی۔ جب اس حد تک دل بڑھ جائے تو ان علامات کے علاوہ بیرونی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں ایسا احساس ہوتا ہے کہ دل کو کسی نے ہاتھ میں پکڑ رکھا ہے پورے سینے میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے مریض کو کپڑے بھی ناگوار گزرتے ہیں۔ یہ علامت آپ کو کیکٹس کا اشارہ دیتی ہے جس میں یہ رکاوٹ موجود ہے مگر کیکٹس کی علامات کی بنیاد چوٹ نہیں ہے۔

سینے کی پرحسی لیکیسس کو طلب کرتی ہے لیکن یہ علامت آرنیکا سے مختلف ہوتی ہے آرنیکا میں سینہ پر حس نہیں ہوتا۔ بلکہ آرنیکا میں حقیقی دکھن کا احساس اور عروق میں خون کا بھراؤ ہوتا ہے دل بڑھ جانے کی علامات میں آپ آرنیکا کا موازنہ درج ذیل ادویات سے کریں۔

رہس ٹاکس۔ خاص طور پر دل بڑھ جانے کی وجہ گنٹھیا کا میلان ہو۔

آرسنک۔ بلندیاں چڑھنے کی وجہ سے دل بڑھ گیا ہو۔

برومین۔ دل بڑھنے میں کامیاب دوا ہے۔

اب میں آپ کو آرنیکا کی ٹائی فائڈ کی علامات بیان کروں گا۔ اگرچہ یہ علامات درج بالا علامات سے بہت مختلف ہیں لیکن ان کا انحصار بھی عروق میں خون کے بھراؤ سے ہے۔ ٹائی فائڈ بخار میں جلد کے نیچے خون آجاتا ہے اور نیلے رنگ کے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں سب کچھ ٹائی فائڈ کے زہر کی وجہ سے ہوتا ہے دماغ میں بھی خون کا اجتماع ہوتا ہے غنودگی اس بات کی شہادت ہے۔ لوگوں سے بے اعتنائی اور خود اپنی ذات سے بھی بے اعتنائی موجود ہوتی ہے مریض جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے (ہیپٹیشیا) ان علامات کے علاوہ آپ کو مریض کا سر ہمیشہ

گرم مگر جسم نہیں ملے گا میں بیٹیر یا میڈ یکا کی علامات دہراتا ہوں۔ سر گرم مگر جسم ٹھنڈا یا کم از گرم نہ ہوگا آپ دیکھیں گے کہ جسم اور سر کے درجہ حرارت میں فرق ہوگا۔ اس علامت کی بار بار تصدیق کی جاچکی ہے یہ علامت آپ کو یاد رکھنی چاہیئے مریض کو پورے جسم میں چھل جانے کا احساس ہوتا ہے مریض بے آرام ہوتا ہے اور بستر پر کروٹیں بدلتا ہے اور آرام کی غرض سے بستر پر نرم جگہ ڈھونڈتا ہے یہ بستر کا نقص نہیں ہے بلکہ مریض کو تکلیف ہے کمر پر نیلے داغ پڑ جاتے ہیں پھیپھڑے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ یہاں پھر آرنیکا اپنا اظہار کرتی ہے کھانسی ہوتی ہے بلغم کے ہمراہ خون آتا ہے اگر مریض ابھی تک ہوش میں ہو تو سینہ کی دیواروں میں دکھن کی شکایت کرتا ہے زبان پر بھورے رنگ کی لکیر ہوتی ہے جوں جوں دماغ میں خون کا اجتماع ہوتا ہے سکتہ کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں تب بھی آرنیکا مددگار ثابت ہوتی ہے سانس بوجھل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ رک رک کر آنے لگتا ہے نچلا جبڑا گر جاتا ہے جلد کے نیچے خون بہہ جاتا ہے ارغوانی رنگ کے داغ بن جاتے ہیں پیشاب اور پاخانہ بلاارادہ نکل جاتے ہیں یقیناً مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ٹائی فائیڈ بخار میں یہ آرنیکا کی علامات ہیں۔

آیئے اب پٹھوں کی جانب آتے ہیں آرنیکا پٹھوں میں درد پیدا کرتی ہے جسم کے کسی بھی پٹھے میں درد ہو سکتا ہے اس کی وجہ چوٹ ہوتی ہے یا ورزش کی زیادتی سے پیدا ہو سکتا ہے درد کے ہمراہ دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے دکھن اور چھل جانے کا احساس آرنیکا طلب کرتا ہے۔

جوڑوں کے درد میں بھی آپ آرنیکا استعمال کر سکتے ہیں جوڑوں کے سوزشی درد میں نہیں بلکہ ایسے درد میں جو سردیوں میں ہوتا ہے جس کی وجہ مرطوبیت اور سردی اور زیادہ ورزش کی وجہ سے موچ آجانا ہو متاثرہ حصے میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے معمولی سی حرکت سے اضافہ ہوتا ہے تیز گولی مارنے کے سے درد ہوتے ہیں جو کہنی سے شروع ہو کر بازو میں جاتے ہیں یا درد ٹانگوں سے پاؤں میں جاتے ہیں اکثر پاؤں سوج جاتے ہیں اور ان میں دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے۔ چوٹ میں آرنیکا کے ساتھ موازنہ کریں

پہلی دوا رہس ٹاکس ہے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ رہس ٹاکس آرنیکا پر تب برتری رکھتی ہے جب چوٹ جوڑوں کے نرم حصوں کی بجائے بندھنوں پر لگی ہو۔ رہس ٹاکس ریشہ دار ساختوں پر عمل کرتی ہے اور آرنیکا دوسرے ٹشوز پر چوٹ لگ جانے پر بہتر عمل کرتی ہے۔

جب چوٹ لگنے کے بعد زخم بن جائے پھٹاو آجائے زخم گہرا ہو تو کیلینڈولا کا خیال آنا چاہیئے کیلینڈولا سوزش دور کرتی ہے اور زخم بھرنے میں مددگا ثابت ہوتی ہے جب چوٹ دوسرے حصص کے ساتھ اعصاب پر لگ جائے تو آرنیکا کی بجائے ہائپر یکم استعمال کرنی چاہیئے اگر انگلیاں کچلی جائیں تو ہائپر یکم سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے درد میں فوری افاقہ پیدا کرتی ہے زخم بھرنے میں مددگار ہوتی ہے اگر کمر پر زبردست جھٹکا لگ جائے تو اکثر آرنیکا کی مدد کرتی ہے۔ ریڑھ پر چوٹ لگ جانے میں شکاگو کے ڈاکٹر لڈ لام ہائپر یکم کی بہت تعریف کرتے ہیں اور ان کے پاس اس کی معقول وجہ بھی ہے انہوں نے بہت مریضوں کا کامیابی سے علاج کیا ہے کیونکہ ہائپر یکم کی آزمائش میں کمر کی چوٹ کی بہترین تصویر موجود ہے۔ ایک اور دوا سٹافی سیگریا ہے۔ جب کوئی جگہ چاقو یا چھری سے کٹ جائے زخم ہموار ہو۔ یا اپریشن کے دوران سرجن جگہ کو چاقو سے کاٹے۔ اس لئے اس کو اپریشن کے بعد کی دوا کہا جاتا ہے اگرچہ اپریشن کے بعد پیدا ہونے والی علامات سٹافی سیگریا کی علامات سے مماثل نہیں ہوتیں لیکن جب علامات چاقو کے زخم کی ہوں تو آپ سٹافی سیگریا استعمال کر سکتے ہیں تاکہ افاقہ ہو۔

آرنیکا کے بعد لیڈم بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب آرنیکا دکھن دور کرنے میں ناکام ہو جائے لیڈم ان زخموں کی دوا ہے جو نوک دار اشیاء سے پیدا ہوں۔

سمفائٹم ہڈیوں کی چوٹ کی دوا ہے مثلاً جب حلقہ چشم کی ہڈی کے سامنے والے حصے پر چوٹ لگ جائے یا ہڈی میں چیر آجائے یا ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو بھی سمفائٹم سوزش دور کرنے کے لئے استعمال کی جائے اگر ہڈی ٹوٹ جائے اور اس کی وجہ غذا کی کمی ہو تو کلکیر یا فاس استعمال کی جانی چاہیے۔ جسم کا کوئی عضو کٹ کر ٹنڈ بن جائے اور اس کے اپریشن کے بعد اس میں جلن دار ڈنگ دار درد ہوں تو ایلم سیپا دوا ہوا کرتی ہے۔

آرنیکا کو خون کو زہریلے پن سے بچانے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کہا جاتا ہے کہ آرنیکا خون میں سے پیپ کو خارج کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور خون میں سے پیپ کو نکال کر پھوڑے کے منہ پر لے آتی ہے (Pyemia) چند معالج اپریشن کے بعد آرنیکا کھلاتے بھی ہیں اور اپریشن کے زخم پر بھی لگاتے ہیں۔ آرنیکا خون کو زہریلا ہونے سے بچاتی ہے اس لئے معالج خصوصی طور پر عورتوں کو بچے کی پیدائش کے بعد آرنیکا دیتے ہیں زچگی کے بعد دکھن کو ختم کرتی ہے رحم کو سکڑنے میں مدد دیتی ہے اور جمے ہوئے خون اور جھلی کے ٹکڑے جو رحم کے اندر رہ گئے ہوں ان کو بھی باہر نکالتی ہے۔

آرنیکا جلد پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور پورے جسم پر پھوڑوں کی فصل اگا دیتی ہے پھوڑے دکھن سے شروع ہوتے ہیں اور پیپ پر ختم ہوتے ہیں اس کے بعد پھوڑوں کی دوسری فصل اگ آتی ہے۔ آرنیکا پھوڑوں میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے اور پھوڑوں میں سے پیپ خارج ہونے سے پہلے ہی سوکھ جاتی ہے ان کی پیپ جذب ہو جاتی ہے آرنیکا کو اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کی جائے تو یہ پھوڑوں کی دوبارہ باہر لے آتی ہے۔

مزید برآں میں آپ کی توجہ آرنیکا کے انتڑیوں پر عمل کی جانب دلانا چاہتا ہوں آرنیکا سوء ہضمی میں مظہر ہوتی ہے جب غذا کھانے کے فوراً بعد دماغ میں سکتہ کی مانند بھراؤ ہو دھڑکن دار سر درد اور غنودگی ہو غذا ہضم ہونے میں مشکل ہو تو سانس بدبودار ہو جاتا ہے زبان پر زرد رنگ کی کیچڑ نما پشم ہو۔ ڈکار سڑے ہوئے انڈوں کی مانند آئیں شکم میں ہوا بھر جائے اور بدبودار پاخانے آئیں۔

بچوں کے گرم موسم کے دستوں پیچش اور ہیضہ میں آرنیکا استعمال کی جا سکتی ہے پاخانے بدبودار کیچڑ کی مانند۔ خونی پاخانے پیپ دار پاخانے، پاخانہ کرنے کی حاجت اور اینٹھن موجود ہوتی ہے اور بدہضمی کی جو علامات بیان کی جا چکی ہیں موجود ہوتی ہیں شکم کی دیواروں میں تیز اور چبھن دار درد ہوتے ہیں مریض پیاسا ہوتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ اس کی پیاس کس سے بجھے گی۔

آرنیکا کا بیان ختم کرتے ہوئے میں آپ کو آرنیکا کی کالی کھانسی کی علامات بیان کرتا چلوں۔بچوں کی کھانسی گدگدانے والی ہوتی ہے جب بچہ غصے میں ہو تو کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے جب بچہ روتا ہے تو اس کا سانس ختم ہو جاتا ہے دورہ آنے سے پہلے بچہ رونا شروع کر دیتا ہے بچہ کیوں روتا ہے کیونکہ بچے کی سانس کی نالی اور پھیپھڑے دکھتے ہیں چھوٹے مریض کو پتہ چل جاتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے اس لئے وہ رونا شروع کر دیتا ہے کیونکہ آنے والی مصیبت سے اس کو خوف آرہا ہوتا ہے یہ اس علامت کا ترجمہ ہے۔ بلغم ہمیشہ کیچڑ نما جھاگ دار اور خون آمیز ہوتا ہے۔

دماغ میں خون بہہ جانے میں آرنیکا استعمال کی جاسکتی ہے جب جسم کی ایک جانب کا فالج موجود ہو سارا جسم دکھتا ہو اور جسم پر بستر کے زخم بن جاتے ہوں۔(Bed Sore) زخم بستری۔

میں نے ایک برین ہیمرج کی مریضہ کا علاج کیا ہے جس کو ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔ مریضہ کو بائیں جانب کا طولانی فالج تھا۔ پیشاب اور پاخانہ بلاارادہ خارج ہو جاتے تھے مریضہ کی عمر ۲۴ سال تھی کروٹ بدلنے سے قاصر تھی خود کھانہ سکتی تھی دیکھتی تھی مگر جواب نہ دیتی تھی آرنیکا کی ہزارویں طاقت سے علاج شروع کیا گیا اکیس دن بعد مریضہ نے چارپائی پکڑ کر خود کروٹ بدلی۔ ایک ماہ بعد پیشاب اور پاخانہ پر مریضہ کا کنٹرول ہو گیا بعد ازاں خود کھانے لگی اس کو آہستہ آہستہ چلانا شروع کیا گیا تین ماہ بعد خود چلنے لگی اور خواہشات واپس آنے لگیں ایک سال ہونے کو ہے مریضہ تندرست ہے صحت میں ترقی جاری ہے۔(ڈاکٹر ملک محمد مسعود)

آرٹی میزیا و لگیر لیس (مغربی ساج برش)

کمپوزیٹا گروہ کی رکن ہے اور مرگی کی بہت بہترین دوا شمار کی جاتی ہے۔ مرگی جو شدت جذبات سے پیدا ہو خاص طور پر خوف زدہ ہو جانے سے مرگی کا دورہ پڑ جانے، مرگی کے دورے کی اینٹھنیں یکے بعد دیگرے آتی ہیں کئی اینٹھنیں آتی ہیں اس کے بعد وقفہ ہوتا ہے عموماً دورہ گزرنے کے بعد نیند آ جاتی ہے آرٹی میزیا و لگیر لیس مرگی کی قسم Petit Mal صرع خفیف میں کچھ فائدہ کرتی ہے مریض گلی میں چل رہا ہوتا ہے اور اچانک رک جاتا ہے خلا میں گھورتا ہے چند الفاظ بڑبڑاتا ہے اور دوبارہ اصلی حالت میں واپس آ جاتا ہے مریض کو بالکل معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہوا ہے۔

آرٹی میزیا و لگیر لیس اپنی ہم قبیلہ ادویات کی مانند (سانٹا دوسری ادویات کی نسبت زیادہ نمایاں ہے) آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے دوا کی آزمائشی علامات بیان کرتا ہوں۔ رنگدار روشنی غنودگی پیدا کرتی ہے مثلاً کسی رنگدار شیشے کے قریب مریض بیٹھ جائے تو غنودگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اضافی طور پر آرٹی میزیا و لگیر لیس نظر کمزور کرتی ہے جب مریض آنکھوں کو استعمال کرتا ہے تو آنکھوں میں درد ہوتا ہے اور نظر دھندلا جاتی ہے آخری علامت میں آنکھوں کو ملنے سے وقتی طور پر افاقہ ہوتا ہے اس کو واضح کرنا بہت آسان ہے دراصل نظر کی کمزوری پٹھوں کے نقص سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے آنکھوں کی جگہ بدل جاتی ہے جس کو وقتی طور پر ملنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

ایب سنتھم (افنستین)

ایب سنتھم افنستین کی ایک اور قسم ہے۔ بطور دوا نہ صرف آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی بلکہ آپ کو ایسے مریض ملیں گے جو اس کا شربت بنا کر استعمال کرتے ہیں اور بہت

زیادہ استعمال کرتے ہیں ان لوگوں کو اس کی عادت ہوتی ہے ایب سنتھم کا پہلا اثر یہ ہے کہ یہ دماغ میں شگفتگی لاتی ہے بعد میں دماغ کو ضرر پہنچاتی ہے۔ شدید ہذیان اور بالآخر مرگی کی مانند اینٹھنیں پیدا کرتی ہے اس کے ہذیان میں مریض مجبور ہوتا ہے کہ حرکت کرتا رہے آپ کو یہ علامت اس گروہ کی تمام ادویات میں نظر آئے گی۔ کیمو ملا اور سا ئنا میں بھی حرکت سے افاقہ ہوتا ہے آرٹی میزیا میں بھی حرکت کرنے کی خواہش ہوتی ہے ایب سنتھم کا مریض دکھ کی وجہ سے حرکت کرتا ہے بہت سی اقسام کی خیالی صورتیں دیکھتا ہے۔ ہم ٹائی فائڈ بخار کی بے خوابی میں ایب سنتھم استعمال کر سکتے ہیں جب دماغ کے پینڈے میں اجتماع خون ہو۔

ملی فولیم

ملی فولیم پھیپھڑوں رحم انتڑیوں سے جریان خون کی دوا آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی چمکدار سرخ خون خارج ہوتا ہے اور عموماً کثیر مقدار میں آتا ہے یہ ایکونائٹ سے الگ ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں پریشانی نہیں ہوتی۔

ٹرکساکم

ٹرکساکم یا عام زبان میں ککروندہ۔ یہ فیصلہ شدہ حقیقت ہے کہ ٹرکساکم جگر کی دوا ہے اگر لمبے عرصے تک استعمال کی جائے تو صفرا کو جاری کر دیتی ہے۔ دوا کے انتخاب کے لئے آپ کو ان علامات پر نظر رکھنی چاہیے۔ زبان نقشہ کی مانند، منہ کا ذائقہ کڑوا کسیلا، کھانے یا پینے کے بعد سردی لگنا جگر میں درد اور دکھن اور صفرادی دست۔ ٹائی فائڈ بخار کے دوران اس کا استعمال میں رہس ٹاکس کے لیکچر میں بیان کر چکا ہوں یہ صفرادی مزاج افراد کی دوا ہے جن کو سر درد، منہ کا ذائقہ کڑوا، چکر، متلی اور کمر درد ہوتا ہے۔

یوپے ٹوریم پرف

یوپے ٹوریم پر فولیئیم یا ہڈی جوڑ ملیریائی علاقوں میں بخار اور لرزہ کے لئے بہت مشہور دوا ہے ملیریا بخار کی علامات درج ذیل ہیں۔

سردی صبح سات بجے سے نو بجے کے درمیان شروع ہوتی ہے سردی لگنے سے پہلے سر درد ہوتا ہے نہ بجھنے والی پیاس لگتی ہے جو بخار چڑھ جانے کے بعد بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ سردی کمر سے شروع ہوتی ہے اس کے بعد اعضا میں درد شروع ہو جاتے ہیں بخار تیز ہو جاتا ہے اور درد بھی شدت اختیار کر جاتے ہیں کثیر پسینہ آتا ہے یا کم پسینہ آتا ہے کسی کسی مریض کو دہری گردشی سردی لگتی ہے ایک دن صبح کو سردی لگتی ہے اور دوسرے دن شام کو سردی لگتی ہے۔

آپ انفلوئنزا میں بھی یوپے ٹوریم پرف استعمال کر سکتے ہیں جب فلو کی وجہ سے آواز بیٹھ گئی ہو صبح کے وقت مریض کی بری حالت ہو کھانسی کے ہمراہ سانس کی پوری نالی میں دکھن ہوتی ہو حتیٰ کہ سانس کی نالیوں میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہو۔ سارے جسم میں درد ہوں ہڈیاں درد کرتی ہوں ہڈیوں کے درد مریض کو حرکت پر مجبور کر دیتے ہوں مگر حرکت سے کوئی افاقہ نہ ہو۔ یوپے ٹوریم پرپیورم کی سردی بھی کمر سے شروع ہوتی ہے میرے پاس کوئی ایسی علامت نہیں ہے جو اس کو یوپے ٹوریم پرف سے الگ کرتی ہو۔

ابروٹینم

آرٹی میزیا ابروٹینم یا دکھنی لکڑی اس کا ذائقہ بہت کڑوا ہوتا ہے ریڑھ میں اچانک سوجن پیدا ہو جائے اور ریڑھ کی ہڈی نرم پڑ جائے کمر میں اچانک درد پیدا ہو جاتا ہے جس میں حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے سن پن، اوز فالج، یہ دوا خاص طور پر گٹھیاوی مریضوں کے لنگڑا پن اور جوڑوں کی سختی کے لئے استعمال کی جاتی ہے ان افراد کے لئے بہتر دوا ہے جو کسی مرض کے دب جانے کی وجہ سے دکھ اٹھا رہے ہوں مرض جگہ بدل کر دوسری جگہ چلا گیا ہو

جوڑوں کا درد بلا تحریک یا بیرونی علاج کی ناحق مداخلت کی وجہ سے اعضا کو چھوڑ کر دل میں چلا گیا ہو۔ بواسیر کے استحصال کے بعد یا دستوں کو اچانک روک دینے سے ناگہانی طور پر شکم میں گیس بھر جائے۔

ابروٹینم جگہ بدلنے والے امراض کی دوا ہے جب کن پھیڑ (Mumps) غائب ہو کر خصیوں یا پستانوں میں جاگزین ہو جائیں تو ابروٹینم کے ہمراہ پلساٹیلا۔ کاربوویج اور آرسنک کا مطالعہ بھی کیا جانا چاہیے۔

بچوں کے سوکھا پن میں (Marasmus) ابروٹینم مظہر دوا ہوتی ہے بچے سوکھے ہوئے کمزور ہوں جھریاں پڑی ہوں رنگ زرد ہو آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوں ان بچوں کو شدید بھوک لگتی ہو شکم میں ہوا بھر جاتی ہو۔ ابروٹینم کا سوکھا پن ٹانگوں سے شروع ہوتا ہے یہ علامات اس کو دوسری ادویات سے الگ کرتی ہے۔

لیکچر نمبر ۲۳

سائنا اور کیمو ملا

سائنا

سائنا کی ادویاتی خصوصیات بے تحاشا ہیں اور ان کی وجہ اس کا زہریلا عنصر ہے جس کو سینٹو نائن کہا جاتا ہے سینٹو نائن کے عمل کا مرکز شکم کے رگ وریشہ ہیں جدھر سے معکوس پریشانی جسم کے دوسرے حصوں کو منتقل ہوتی ہے لیکن خاص طور پر دماغ اور ریڑھ کی ہڈی کو جاتی ہے دوا کے ابتدائی عمل کے نتیجے میں ہمیں شکمی رگوں ریشوں سے ایک معکوس علامت نظر آتی ہے اعضا میں تشنجی جھٹکے حتی کہ شدید تشنج۔ اس تشنج کا کردار عموماً تناؤ دار ہوتا ہے بھینگا پن بھی موجود ہوتا ہے۔ سائنا کے زیراثر چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور زرد ہی رہتا ہے حتیٰ کہ اگر بخار بھی ہو تب بھی چہرہ زرد رہتا ہے یہ علامت برائی اونیا اور اپی کاک میں بھی موجود ہے سائنا میں زرد چہرہ کے ہمراہ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے بھی موجود ہوتے ہیں آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں بچہ سوتے ہوئے دانت پیستا ہے ناک کو چھیڑتا ہے ناک میں انگلی مارتا ہے بچے کی نیند بے آرام ہوتی ہے اور بچہ روتا بھی ہے۔ یہ سائنا کا عمومی عمل ہے اب آپ جان چکے ہوں گے کہ آپ سائنا سے کیا توقعات وابستہ کر سکتے ہیں ان علامات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پیٹ کے کیڑوں کے لئے سائنا استعمال کر سکتے ہیں جبکہ کیڑے غذا کی نالی میں موجود ہوں تجربات اور مشاہدات گواہ ہیں کہ سائنا کیچوے خارج کر دیتی ہے زرد چہرہ آنکھوں کے گرد نیلے حلقے سوتے ہوئے دانت پیسنا زبردست بھوک سائنا کی مکمل تصویر ہے۔

سائنا شکمی اعضا کو اور شکمی رگوں کو درست کرتی ہے اور ان کو طاقت فراہم کرتی ہے تاکہ غذا کی نالی کی لعاب دار جھلیاں اپنا فطری اخراج جاری رکھ سکیں اور کیڑوں کو غذا نہ ملے جس پر ان کی گزر اوقات ہے یوں کیڑے مر جاتے ہیں اور باہر نکل جاتے ہیں یہ ہے سائنا

کا استعمال۔

باریک چنونوں پر سائنا کوئی اثر نہیں رکھتی کیونکہ ان سے پیدا ہونے والی علامات سائنا کی علامات جیسی نہیں ہوتیں ان چنونوں کے لئے ہمارے پاس ادویات کا دوسرا گروہ موجود ہے۔

ایکونائٹ۔ جب بچے کو بخار ہو اور سو نہ سکے۔

اگنیشیا۔ جب بچہ برانگیختہ ہو تو استعمال کریں۔

انڈیگو۔ جب کیڑوں کی وجہ سے تشنج ہونے لگیں تو بہترین دوا ہے۔ اگر یہ تمام ادویات ناکام ہو جائیں تو کوایسیا کا سوچیں۔

کیلیڈیم چھوٹی بچیوں کے لئے بہترین دوا ہے جب چنونے مقعد سے نکل کر فرج میں داخل ہو جائیں اور کھجلی پیدا کریں جس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ بچیوں کو انگشت زنی کی عادت پیدا ہو جائے۔

سائنا آنکھوں کے امراض میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے خاص طور پر جب نظر کمزور ہو آنکھیں استعمال کرتے وقت درد ہوتا ہو آنکھوں کی مطابقت میں فرق آجائے جب مریض مطالعہ کرنے کی کوشش کرے تو آنکھوں میں درد ہو الفاظ دھندلے ہو جائیں آنکھوں کے سامنے بادل چھا جائیں۔ آنکھوں کو ملنے سے وقتی طور پر نظر درست ہو جاتی ہو یہی علامت میں آرٹی میزیا ولگیریس میں بھی بیان کر چکا ہوں یہ یوفریشیا کی علامت بھی ہے جس میں آنکھوں میں جمع ہونے والی آؤں پتلی پر پھیل جاتی ہے۔ آنکھوں پر سینٹونائن کا بہت خاص اثر ہے اشیاء زرد نظر آتی ہیں۔

سائنا تشنج پیدا کرنے والی دوا ہے ہم اس کو کالی کھانسی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کالی کھانسی کا دورہ دن رات مسلسل رہتا ہو اور تشنج ہو جاتا ہو کھانسی کے دورے کے بعد غرارے کرنے کی آواز آتی ہو۔ سائنا کیڑوں کے معکوس اثرات سے پیدا ہونے والی کھانسی میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے ان سب حالات کے ہمراہ ہم سائنا کا مزاج دیکھتے ہیں۔ سائنا ان

بچوں میں مظہر دوا ہوتی ہے جو چڑچڑے ہوں تنگ مزاج ہوں ان کو چھونا بھی ناگوار گزرتا ہو یہ بچے اتنے ضدی ہوتے ہیں کہ کسی کو اپنی جانب نہیں آنے دیتے یہ بچے اپنی جانب دیکھا جانا بھی گوارا نہیں کرتے۔

سائنا کا کچھ نہ کچھ مثانہ پر بھی اثر ہے بچہ رات کو پہلی نیند میں بستر بھگو دیتا ہے پیشاب زرد گدلا اور کبھی کبھار زبر دست بدبودار ہوتا ہے آخری علامت آپ کو فاسفورک ایسڈ کی یاد دھانی کرائے گی فاسفورک ایسڈ میں بچہ پہلی نیند میں بستر بھگو دیتا ہے لیکن جب بچہ پہلی نیند میں بستر بھگو دے تو بہتر دوا سیپیا ہے اگر چہ یہ علامت بینز وئک ایسڈ اور کریوزوٹ میں بھی موجود ہے۔

سائنا اکثر تو نہیں مگر باری کے بخار میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے اس کی نمایاں علامت سردی کے دوران پیاس ہے بخار کی حالت میں چہرہ زرد ہی رہتا ہے قے بھی آتی ہے زبر دست بھوک لگتی ہے زبان بالکل صاف ہوتی ہے اس گروہ کی دوسری ادویات کی مانند سائنا میں بھی مریض کو حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

کیموملا میٹری کیریا

ہمارے میٹریا میڈیکا کی کیموملا جرمن کیموملا ہے یہ دوا ایسے افراد پر بہتر عمل کرتی ہے جن کا اعصابی نظام فساد زدہ ہو اور پر حس ہو۔ یہ کافیا اگنیشیا اور بیلاڈونا کی مانند ہے۔ یہ دوا اعصابی اکساہٹ کو کم کرتی ہے۔ معمولی سا تاثر بھی جسمانی اور روحانی تکلیف بڑھا دیتا ہے درد کی وجہ سے اکثر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اس علامت پر کیموملا، ویلیریانا، ہیپر سلفر وریٹرم البم اور نکس موسکاٹا سے مماثلت رکھتی ہے کیمولا خاص طور پر اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مریض بہت دیر تک نشہ آور اشیاء استعمال کرتا رہا ہو۔

ہر وہ مرض جس میں کیموملا مظہر دوا ہوتی ہے اس مرض میں ایک خاص اکساہٹ

ہوتی ہے مریض خواہ بچہ ہو یا بڑا زچگی کی مریضہ ہو یا دانت کا درد ہو مریض تنگ مزاج اور چڑ چڑا ہوتا ہے جب تک یہ دماغی حالت موجود نہ ہو گی کیمو ملا آپ کو ناکام کر دے گی۔ جب غصہ یا شدت جذبات دل دماغ جگر یا انتڑیوں پر اثرانداز ہو مثلاً یرقان ہو جائے تو آپ سائنا کی بابت سوچ سکتے ہیں ایسی حالت میں چند ادویات کیمو ملا سے مماثل ہیں۔

سٹافی سیگیریا۔ جب غصے کی وجہ سے بچوں یا بڑوں کے شکم میں قولنجی درد ہو۔

برائی اونیا۔ غصے کی وجہ سے انتڑیوں میں گڑبڑ ہونے لگے تاہم برائی اونیا کی علامات کے ہمراہ سردی اور کیمو ملا کی علامات کے ہمراہ گرمی ہوتی ہے برائی اونیا کا چہرہ گہرا سرخ کیمو ملا کا چہرہ ایک گال سرخ دوسرا زرد۔ برائی اونیا کی زبان سفید کیمو ملا کی زبان زرد ہوتی ہے۔

کالو سنتھ میں غصے کے بعد قے دست اور شکم میں قولنجی درد ہوتے ہیں دردوں میں دہرا ہونے سے اور دباؤ سے افاقہ ہوتا ہے اس علامت کی وجہ سے کالوسنتھ دوسری ادویات سے الگ ہو جاتی ہے۔

کیمو ملا کی اعصابی علامات کا تسلسل جاری رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ کیمو ملا بچوں کی بے خوابی میں بہت فائدہ مند دوا ہے بچے نیند کے دوران چونکتے ہیں اور ان کے چہرے اور ہاتھوں کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں ان علامات کے علاوہ ان کے شکم میں قولنجی درد موجود ہوتے ہیں۔ چہرہ سرخ خاص طور پر ایک گال سرخ دوسرا زرد۔ سر اور سر کی چوٹی پسینہ سے بھری ہوئی ہوتی ہے میں ایک علامت آپ پر واضح کر دوں کبھی کبھار بخار کے دوران بچہ جس گال کی جانب سوتا ہے وہ سرخ ہوتا ہے یہ کیمو ملا کی علامت نہیں ہے۔ کیمو ملا کی پریشانی کی علامات عموماً شکم کی علامات کی معکوسیت ہوتی ہیں۔ ہذیان بہت ہی کم ہوتا ہے جب دماغ الجھاؤ کا شکار ہو تو کیمو ملا دوا نہیں ہوتی اس وقت بیلاڈونا کی باری آجاتی ہے۔

جب بچے دانت نکال رہے ہوں اور کیمو ملا ناکام ہو جائے تو اس وقت بیلاڈونا دوا ہوتی ہے کیونکہ بیلاڈونا مرض کی ترقی یافتہ حالت میں فائدہ مند ہوتی ہے۔

جوڑوں کے درد میں بھی کیمو ملا استعمال کی جا سکتی ہے جوڑوں کے درد مریض کو

بستر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیتے ہیں مریض بستر چھوڑ کر چہل قدمی شروع کر دیتا ہے مریض پیاسا اور گرم ہوتا ہے گال سرخ ہوتے ہیں مریض کو انتہائی روحانی تکلیف ہوتی ہے چبھن دار درد ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں لیکن یہ درد پلساٹیلا کی مانند نہیں ہوتے بلکہ دردوں کے بعد سن پن اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے پسینہ آنے سے دردوں میں افاقہ ہوتا ہے یہاں پر کیمو ملا کی مماثل ادویات درج ذیل ہیں۔

رہس ٹاکس مماثل دوا ہے مگر اس میں کیمو ملا کی اکساہٹ موجود نہیں ہے۔ فیرم میٹ کے جوڑوں کے دردوں کو آہستہ چلنے سے افاقہ ہوتا ہے وریٹرم البم کے درد پاگل کر دیتے ہیں اور مریض چلنے پر مجبور ہو جاتا ہے وریٹرم البم میں بخار یا اکساہٹ بالکل نہیں ہوتی جو کیمو ملا کی خاصیت ہے۔

کیمو ملا لعاب دار جھلیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور زکام پیدا کرتی ہے بچوں کے زکام میں مظہر ہوتی ہے جب بچے کا ناک بند ہو مگر اس کے باوجود گرم اور پانی کی مانند بلغم ناک سے نکلتی ہو چھینکیں آتی ہوں اور تنگ کرنے والی خشک کھانسی ہوتی ہو بچہ سو نہ سکتا ہو اور جاگتا رہتا ہو یا یہ کھانسی نیند کے دوران ہوتی ہو یا کھڑ کھڑاہٹ والی کھانسی ہوتی ہو جیسے کہ بچے کا سینہ بلغم سے بھرا ہوا ہو۔ خاص طور پر سرد موسم کی سرد ہوا سے لگنے والا زکام کیمو ملا کا زکام ہوتا ہے۔

نکس وامیکا بھی زکام میں مظہر ہوتی ہے ناک بند ہوتا ہے مگر ناک سے نکلتا کچھ نہیں ہے۔ سمبوکس نگرا بھی بچوں کے زکام کی دوا ہے جب بچہ سوتے سوتے اچانک بیدار ہو جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچے کا دم گھٹ رہا ہے۔ بچہ ماں کا دودھ پیتے وقت بار بار سانس لینے کے لئے بھٹنی چھوڑ دیتا ہے۔ سٹکٹا سخت خشک کتا کھانسی کی دوا ہے ناک بند اور خشک ہوتا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ناک سے اخراج اتنی تیزی سے خشک ہوتا ہے کہ باہر نکالا نہیں جا سکتا۔

کیمو ملا میں شُکلُم کی چند علامات موجود ہیں غصہ کی وجہ سے صفرا بڑھ جاتا ہے درد

شکم میں بھی کیمو ملا مظہر دوا ہوتی ہے جب کھائی گئی غذا معدہ میں بوجھ کی مانند محسوس ہو پیٹ ہوا سے پھولا ہوا ہو زبان پر سفیدی مائل زرد پشم ہو منہ کا ذائقہ کڑوا ہو شکم کے قولنجی درد کو کافی پینے سے افاقہ ہو۔

کیمو ملا زردی مائل سبز اور گرم دست پیدا کرتی ہے جیسے کہ انڈے کٹے ہوئے ہوں دستوں میں اکثر صفرا کی ملاوٹ ہوتی ہے پاخانے مقعد میں دکھن پیدا کرتے ہیں پاخانوں کی بو سلفوریٹڈ ہائیڈروجن کی مانند ہوتی ہے خاص طور پر شام کے قریب پاخانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ پاخانے بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں وارد ہوتے ہیں۔

کیمو ملا کے بعد سلفر استعمال کی جا سکتی ہے کیونکہ دونوں ادویات ایک جیسے پاخانے اور معدہ میں دکھن پیدا کرتی ہیں اگر ان علامات کے ہمراہ مروڑ ہوں تو مرکیورس دوا ہو گی اگر دستوں میں صبح کے وقت اضافہ ہو اور دست فوارہ کی مانند خارج ہو تو آپ کو پوڈو فائلم اور سلفر کی بابت سوچنا چاہیے۔

کیمو ملا زچگی میں کمرے کے اندر لیٹی ہوئی عورت کے لئے قیمتی دوا ہے جب دردزہ کمر سے شروع ہو کہ رانوں کی اندرونی جانب جائیں دردزہ شدید ہوں اعصابی اکساہٹ ہو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے بعد آنے والے اخراجات وافر مقدار ہوں اور رنگ سیاہ ہو اور پیدائش کے بعد درد شدید اور ناقابل برداشت ہوں۔

کیمو ملا کو اسقاط حمل میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب غصہ کی وجہ سے اسقاط ہونا جا رہا ہو دردوں کی نوعیت ویسی ہو جیسی کہ اوپر بیان کی جا چکی ہے سیاہی مائل خون خارج ہو رہا ہو۔

وائی برنم آپولس بھی اسقاط حمل روکنے میں فائدہ مند دوا ہے جب درد شکم کے نچلے حصے سے رانوں میں جاتے ہوں۔ وائی برنم آپولس اگر حمل ساقط ہونے سے نہ روک سکے تو دردوں کو فوراً روک دیتی ہے۔

لیکچر نمبر ۲۴

MELANTHACEAE

- وریٹرم البم
  - شکم
  - دماغ
- وریٹرم ورائڈ (دوران خون)
- سباڈلا
- کالچیکم
  - ا۔ اعصاب۔ رگیں
  - ۲۔ شکم
  - ۳۔ ریشہ دار بافتیں
  - ۴۔ اعضا

اس گروہ سے ہم نے درج ذیل ادویات تیار کی ہیں وریٹرم البم، وریٹرم ورائیڈ۔ سباڈلا۔ کالچیکم۔ مجھے پکا یقین ہے کہ ان ادویات میں سے وریٹرم البم اور وریٹرم ورائیڈ جانی پہچانی ادویات ہیں اور ان کا کبھی بھی غلط استعمال نہیں کیا جا سکتا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کالچیکم کو وہ پذیرائی نہیں ملی جو ملنی چاہیے تھی کیونکہ یہ دوا ہمارے پاس ایلو پیتھک طریقہ سے آئی ہے جو اس کو گنٹھیا کے مرض میں استعمال کرتے ہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تاہم ایلو پیتھک طریقہ کار نے اس کا بے تحاشا استعمال کیا ہے انہوں نے آخری حدوں کو چھو لیا ہے اور بطور دوا اس کو بھول گئے ہیں۔

کالچیکم

کالچیکم کی علامات کو میں نے چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے سب سے پہلے اعصاب۔ ان میں ٹائی فائڈ کے حالات اور کمزوری موجود ہے۔ آپ کو جان لینا چاہیے کہ یہ دوا شدید کمزوری پیدا کرتی ہے اور اس سے زبردست خطرہ پیدا ہوتا ہے اگر جوڑوں کے درد یا گنٹھیا میں اس کی بڑی بڑی خوراکیں استعمال کی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ درد رک جائیں مگر یہ کمزوری کی ایسی حالت پیدا کر دے گی کہ مریض کو نئے خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے قانون شفا کے مطابق دوا کو کس طرح استعمال کریں گے ہم جانتے ہیں کہ یہ دوا کمزوری میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر نیند کی کمی سے پیدا شدہ کمزوری مثلاً ایک انسان سر شام سو جاتا ہے اور اگر نہ سوئے تو اس کی نیند کا ایک حصہ پورا نہیں ہوتا۔ اگلی صبح مریض جاگتا ہے تو تھکا ہوا ہوتا ہے ضعف کا شکار ہوتا ہے کہ جیسے اس کی نیند پوری نہ ہوئی ہو مریض مشکل سے ایک کے بعد دوسری ٹانگ گھسیٹتا ہے بھوک اڑ جاتی ہے متلی ہوتی ہے۔ یا تو کمزوری معدہ کی خرابی سے شروع ہوتی ہے یا معدہ کو الجھا لیتی ہے اور یہ نیند کی کمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ علامات کس طرح نکس وامیکا کے قریب آرہی ہیں تاہم کالچیکم کی کمزوری نکس کی کمزوری سے بہت زیادہ ہوتی ہے وقتاً فوقتاً غذا سے نفرت ہو جاتی ہے کھانا پکنے کی بو سے نفرت ہو جاتی ہے مریض تنگ مزاج ہو جاتا ہے ذرا ذرا سی بات پر جھگڑتا ہے اس علامت پر نکس کالچیکم سے مماثل ہے۔

کمزوری کی ایک اور وجہ بخار سے کمزوری ہو سکتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کالچیکم کبھی کبھار ٹائی فائڈ میں مظہر ہوتی ہے۔ ٹائی فائڈ بخار میں کالچیکم آرسنک اور سنکونا کے درمیان آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے مریض کی سمجھ بوجھ دھندلا جاتی ہے لیکن اگرچہ مریض کا دماغ دھندلا ہوتا ہے مگر وہ آپ کے سوالوں کے درست جواب دیتا ہے مریض آپ کو بتا رہا ہے کہ وہ مکمل بے ہوش نہیں ہے ہاں اگر آپ اس کی حالت کی بابت اس سے سوال کریں تو وہ اپنے بارے میں کچھ نہیں کہے گا کیونکہ اس کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا مریض میں ایسا احساس

نہیں ہوتا جو اس کو موت کا خوف دلائے۔ موت کا خوف ٹائی فائڈ بخار کی چند دوسری ادویات میں بھی موجود ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور روشنی سے کم پر حس ہوتی ہیں پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے یہ علامت آپ کو یہاں وریٹرم البم سے مماثل ملے گی۔ مریض اپنا سر تکیہ سے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے مگر سر دوبارہ تکیے پر گر جاتا ہے اور مریض کا منہ بالکل کھل جاتا ہے۔ اب آپ پر آشکارا ہو چکا ہوگا کہ کالچیکم کے مریض کے پٹھے کتنے کمزور ہوتے ہیں چہرہ مردے کی مانند نظر آتا ہے چہرے کے زاویے نمایاں ہو جاتے ہیں ناک ایسے نظر آتا ہے جیسے چٹکی میں پکڑ کر چھوڑ دیا گیا ہو یا نچوڑ دیا گیا ہو ناک کے نتھنے خشک اور سیاہ ہوتے ہیں زبان بو جھل اور سخت ہوتی ہے مریض زبان مشکل سے باہر نکال سکتا ہے شدت مرض میں زبان کی جڑ نیلاہٹ مائل ہوتی ہے مریض بول نہیں سکتا سانس سرد ہوتا ہے اکثر متلی اور قے ہوتی ہے شدت کے ساتھ ڈکار آتے ہیں علاوہ ازیں ٹانگوں میں اینٹھن اور بے آرامی ہوتی ہے جسم گرم مگر ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ اب شکم کی جانب آئیں شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے وافر مقدار پانی کے سے پاخانے آتے ہیں پاخانہ بلا ارادہ نکل جاتا ہے درج بالا علامات ٹائی فائڈ بخار میں کالچیکم کی جانب آپ کی راہ نمائی کریں گی یہ علامات آرسنک اور چائنا کی علامات سے بہت مماثلت رکھتی ہیں کمزوری کی شدت میں آرسنک سے اور شکم ہوا سے پھولنے میں چائنا سے مماثلت رکھتی ہیں کالچیکم ان دونوں ادویات کے درمیان کھڑی ہوتی ہے کیونکہ کالچیکم میں آرسنک اور چائنا دونوں کی علامات اکٹھی موجود ہیں آپ دیکھیں کہ کالچیکم کی علامات خصوصاً شکم کی ہوتی ہیں۔

اگر آپ غور کریں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ کالچیکم کی چند علامات آپ کو وریٹرم البم کا مشورہ دیتی نظر آتی ہیں اسلئے آپ کو کالچیکم کے ہمراہ وریٹرم البم کو بھی دماغ میں رکھنا چاہیے تاکہ آپ دونوں ادویات کا فرق محسوس کر سکیں۔

کاربو ویج سانس کی ٹھنڈک اپھارہ شکم اور ضعف میں کالچیکم سے مماثل ہے لیکن کاربو ویج اس وقت کام آتی ہے جب قوت حیات ختم ہو رہی ہو۔ کاربو ویج کا مریض ٹھنڈا پڑا ہوتا ہے نبض نا قابل محسوس ہوتی ہے انگلی کے نیچے نبض معمولی سا ہلکورہ لیتی ہے نبض میں

طاقت ور پھڑک نہیں ہوتی پاؤں سے لے کر گھٹنوں تک مریض کا جسم سرد ہوتا ہے کاربو ویج کا پاخانہ پانی کی مانند پتلا نہیں ہوتا کاربو ویج میں اخراجات بالکل نہیں ہوتے اگر ہوتے ہیں تو سیاہی مائل بھورے اور خوفناک طور پر بدبودار ہوتے ہیں۔

اب ہم شکم کی علامات کی جانب آتے ہیں شکم کا ہوا سے پھول جانا اور دست میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں علاوہ ازیں۔ جو علامات کالچیکم کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ کالچیکم ہیضہ کی دوا ہے ان میں متلی اور قے ہیں غذا کی بو سے متلی میں اضافہ ہوتا ہے جوں ہی مریض اٹھ کر بیٹھ جائے متلی اور قے میں شدت آجاتی ہے قے میں جو بدبودار مواد خارج ہوتا ہے وہ پانی کا سا اور صفراوی ہوتا ہے جب پیچش کی علامات موجود ہوں تو بکثرت پتلے پاخانے آتے ہیں ان میں خون اور آؤں کے ٹکڑے شامل ہوتے ہیں آؤں کے یہ ٹکڑے جن کو اب پلاسٹک اخراجات کہا جاتا ہے یہ صورت پذیر پیدا ئشیں ہیں جو خارج ہوتی ہیں شدید مروڑ پڑتے ہیں اور مروڑوں کے بعد مقعد میں تشنج ہوتا ہے اگر آپ کے پاس پیچش کا کوئی ایسا مریض ہے تو کالچیکم آپ کی مددگار ثابت ہوگی اگر شکم ہوا سے پھولا ہوا بھی ہو تو بھی کالچیکم۔ کینتھرس۔ مرکیورس یا کسی بھی اور دوا سے بہتر ہے۔

تیسرا موضوع ریشہ دار بافتیں ہیں۔ کالچیکم ریشہ دار بافتوں پر اثرانداز ہوتی ہے اس لئے کالچیکم کو جوڑوں کے درد اور گنٹھیا میں استعمال کیا جا سکتا ہے میں اس میں بندھن۔ جوڑوں کے بندھن اور حتیٰ کہ ہڈیوں کی جھلی کو شامل کرتا ہوں کالچیکم ہڈیوں کی جھلی پر بھی عمل کرتی ہے کالچیکم کی سوجن سیاہی مائل یا زرد ہوتی ہے اور سوجن کا میلان پیپ کی جانب نہیں ہوتا چھونے سے شدید پرحسی ہوتی ہے جوڑوں کے درد جگہ بدلتے رہتے ہیں کبھی ایک جوڑ میں کبھی دوسرے جوڑ میں شام کے وقت دردوں میں شدت بڑھ جاتی ہے جوڑ معمولی سی حرکت سے بھی پرحس ہوتے ہیں پیشاب گہرا سرخ اور کم مقدار آتا ہے یہ علامات آپ کو گنٹھیا اور جوڑوں کے درد میں نظر آئے گی۔

آپ دیکھیں گے کہ یہ مریض زبردست تنک مزاج ہوتے ہیں معمولی سا بیرونی

تاثر روشنی شور خوشبو بدبو ان کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں جوڑوں کے درد اور گنٹھیا میں صرف یہ فرق ہے کہ گنٹھیا میں پاؤں کا پنجہ شامل ہوتا ہے اور درد کا دورہ رات کے وقت ہوتا ہے کبھی کبھار ہم دیکھتے ہیں کہ جوڑوں کے درد یا گھٹیاوی درد جگہ بدلتے ہیں اور درد سینہ میں چلا جاتا ہے تاہم دوا اس وقت بھی کالچیکم ہوگی دل کی کواڑیوں کی خرابی میں یا غلاف قلب کی سوزش میں جب اس کی وجہ گنٹھیا ہو سینہ میں کاٹنے والے درد ہوں ڈنک دار درد ہوں خاص طور پر دل کے گرد درد ہو شدید جبر اور سانس کی تنگی ہو یہ احساس بھی ہو کہ سینہ کو سخت پٹی سے باندھ کر نچوڑا جا رہا ہے۔ کالچیکم جوڑوں کے درد اور گنٹھیا میں اکیلی ہی کافی ہے کوئی بھی دوا اس جیسا عمل نہیں کرتی۔

بسا اوقات استسقاء میں کالچیکم مظہر دوا ہوتی ہے جب پیشاب دب چکا ہو عام طور پر اس دوا کا استسقاء سینہ میں ہوتا ہے پیشاب میں خون شامل ہوتا ہے اور یہ بالکل سیاہی کی مانند ہوتا ہے اور پیشاب میں ڈھیروں البومن موجود ہوتی ہے پس آپ دیکھیں کہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے استسقاء ہو جائے تو بھی کالچیکم مظہر دوا ہوتی ہے یہاں کالچیکم لیکیسس سے
مماثلت رکھتی ہے کالچیکم لیکسس کا

کالچیکم ٹیری بن تھینا سے بھی مماثلت رکھتی ہے۔ اور یہ دوا گردوں میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے گردوں کی عروق شعریہ پھٹ جاتی ہیں حوض گردہ میں خون بہہ جاتا ہے اور پیشاب میں خون آنے لگتا ہے پیشاب میں ٹیوب کی طرح کے ٹکڑے ہوتے ہیں پیشاب کا رنگ دھوئیں کی مانند ہوتا ہے اور اس میں گدلے گلابی رنگ کے تہ نشین ہوتے ہیں آپ اب سمجھ گئے ہونگے کہ کالچیکم جوڑوں کے درد ٹائی فائڈ بخار اور شدید کمزوری میں کب استعمال کی جا سکتی ہے۔ دراصل کالچیکم کے طویل استعمال کے بعد شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے یہ کمزوری آپ کی راہنمائی کرے گی کہ آپ کالچیکم کب استعمال کریں گے آپ اس دوا کا بغور مطالعہ کریں بار بار ہونے والے گٹھیاوی درد کے دورے مریض کو کمزور کر دیتے ہیں دل کے امراض میں کالچیکم سپائی جیلیا کے نزدیک ترین مماثل دوا ہے جب کالچیکم کو بے تحاشہ اور غلط

استعمال کیا گیا ہو تو اس کا تریاق سپائی جیلیا ہے۔

وریٹرم البم

وریٹرم البم ایسی مشکل دوا نہیں ہے جس کو سمجھا نہ جا سکے۔ یہ دوا ہانیمن کے زمانے سے ایشیائی ہیضہ فسادی ہیضہ اور شکم کے دوسرے امراض میں استعمال کی جاتی رہی ہے۔ اس کی علامات تو جانی پہچانی ہیں مگر آپ جب محتاط نہ ہوں گے تو دوا کا ایک اہم استعمال بھول جائیں گے وہ وریٹرم کی دماغی علامات ہیں اگر وریٹرم البم کا زہر پھیل جائے تو دماغ کی بہت کم علامات ملتی ہیں۔ وریٹرم شکم کے اعضا پر نمایاں اثر کرتی ہے یقیناً شکم کی رگوں کی راہ عمل کرتی ہے جب ان رگوں میں فالج ہو جاتا ہے تو عروق دمویہ میں اجتماع خون پیدا ہو جاتا ہے اور ان میں سے ماء الدم نکلنے لگتا ہے اسی حوالے سے وریٹرم البم ایلاٹیرم سے مماثل ہے۔ ضعف نقاہت۔ ٹھنڈک۔ دل بیٹھنے کا شدید احساس وریٹرم البم سے تعلق رکھتا ہے سب کچھ ان ہی رگوں سے شروع ہوتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وریٹرم البم دماغ پر بھی اثر انداز ہو۔ اس وقت بھی ٹھنڈک اور شدید کمزوری کی علامات ہمراہ ہوں گی۔

وریٹرم البم ہذیان میں بھی مظہر دوا ہو سکتی ہے اس تعلق سے آپ یاد رکھیں کہ یہاں وریٹرم البم ظاہری طور پر بیلا ڈونا سے مماثل ہو سکتی ہے۔ ہذیان کے ہمراہ کپڑے پھاڑنے کی خواہش، بے آرامی، فضول گوئی، بکواس، یکدم سنجیدگی زور سے بولنا شامل ہوتا ہے مریض اپنے پاس آنے والے افراد کو مارتا ہے فرضی اشیا سے خوف اور پریشانی۔ شہوت پرستی۔ نفس پرستی۔ گندکلامی۔ مریض اچانک بستر سے اٹھ کر بھاگ پڑتا ہے اور کمرے میں دوڑتا ہے تاکہ اس کو افاقہ ہو پس یہ علامات ایسی ہیں کہ آپ کو بیلاڈونا اور سٹرامونیم سے وریٹرم البم کو الگ کرنے میں مشکل پیش آ سکتی ہے۔ اب آپ کو فرق بتادوں، فرق پیشانی پر سرد پسینہ جسم اور جلد کی ٹھنڈک میں موجود ہے۔ کبھی کبھار چہرہ سرخ اور ہونٹ نیلے ہوتے ہیں اور اعضا میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔

وریٹرم البم عورتوں کی بھی دوا ہے جب غیر فطری دماغی تاثر جس کی بنیاد جنسی ابتری ہو موجود ہو۔ مثال کے طور پر شدید نفسانی خواہش۔ مریضہ پر نفس پرستی چھا جاتی ہے مریضہ کمرے میں موجود ہر شخص کو چومنا چاہتی ہے اور یہ دورے عموماً ہر ماہواری آنے سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں مریضہ مسلسل شرمناک جھوٹ گھڑتی ہے۔

وریٹرم البم خوف سے پیدا ہونے والے دستوں کی دوا بھی ہے جب دستوں کے ہمراہ جسم سرد ہو جلسی میم اور ارجنٹم نائٹریکم میں بھی خوف سے دست آنے لگتے ہیں مگر وریٹرم کے دستوں کے ہمراہ ضعف اور ٹھنڈک موجود ہوتی ہے۔

اوپیم اور ایکونائٹ میں بھی خوف زدہ ہونے سے دست آنے لگتے ہیں لیکن وریٹرم البم کے دستوں کے ہمراہ کمزوری اور ٹھنڈک موجود ہوتی ہے۔

اب شکم کی چند علامات۔ وریٹرم البم آنتوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے بچوں کے دست۔ ایشیائی ہیضہ۔ فاسد ہیضہ اور آنتوں کی رکاوٹ میں وریٹرم مظہر دوا ہوتی ہے سبز رنگ کے پانی کی مانند کثرت سے دست آتے ہیں اور ان میں کبھی کبھار پالک کے مشابہ چھلکے خارج ہوتے ہیں بسااوقات خونی پاخانے آتے ہیں جن کے ہمراہ شکم میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں اور اعضا میں اکثر مروڑ دار درد ہوتے ہیں شدید کمزوری ہوتی ہے اکثر غشی کی نوبت آجاتی ہے ہر بار پاخانہ کی کوشش پر جھاگدار قے آتی ہے پیشانی پر سرد پسینہ موجود ہوتا ہے۔

خاص طور پر ہیضہ میں وریٹرم البم کی درج ذیل علامات ہوتی ہیں۔ دست اور قے ایک ہی وقت میں آتی ہے شکم میں درد خاص طور پر پنڈلیوں میں مروڑ پڑتے ہیں پتلے پاخانے کثرت سے آتے ہیں چاول کی پیپچھ جیسے پاخانے۔ پاخانوں کے ہمراہ شدید کمزوری اور پیشانی پر سرد پسینہ خصوصاً ٹھنڈک۔ ہیضہ میں اگر درد موجود نہ ہوں تو وریٹرم البم کا استعمال بے فائدہ ہے رات کے وقت مرض میں اضافہ ہوتا ہے اور لاغری بہت تیزی سے بڑھتی ہے۔

وریٹرم البم سے قریب ترین پہلی دوا کیمفر ہے۔ وریٹرم کی مانند کیمفر بھی ٹھنڈک

پیدا کرتی ہے مریض ہمت ہار جاتا ہے ہیضہ میں کیمفر اس وقت استعمال کریں جب دست کم آرہے ہوں مگر متلی بہت زیادہ ہو۔ کبھی کبھار اوپر والا ہونٹ اوپر کی جانب اٹھ جاتا ہے دانت نظر آنے لگتے ہیں چہرے سے متلی کا اظہار اور ہیبت ناک ہو جاتا ہے۔ تمام جسم سرد ہوتا ہے آواز اونچی یا چیخ نما ہو جاتی ہے۔

جٹروفا کرکاس بھی ہیضہ کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے۔ قے پیدا کرتی ہے جس میں انڈے کی سفیدی کی مانند ریشے دار پتلا پانی کا سا مواد خارج ہوتا ہے دست ایسے آتے ہیں جیسے پانی کا نل کھل گیا ہو ٹھنڈک متلی اور شکم میں سے غرارے کرنے کی آواز آتی ہے۔

پوڈوفائلم بھی وریٹرم البم سے مماثل ہے اور گرمیوں کے ہیضہ کی مکمل تصویر کشی کرتی ہے خاص طور پر ایسا ہیضہ جس میں درد وغیرہ بالکل نہیں ہوتا اس علامت پر ہی پوڈوفائلم وریٹرم سے مختلف ہے ہیضہ کا حملہ عموماً گرم موسم میں ہوتا ہے پاخانہ ایسے خارج ہوتا ہے جیسے نل کھل گیا ہو غذا سے نفرت ہو جاتی ہے۔ پاخانے آدھی رات سے صبح تک زیادہ آتے ہیں۔ پاخانے رنگ برنگ آتے ہیں ابھی سبز ابھی زرد۔

گرم موسم میں بچوں کی شکایات کے لئے آئرس ورسیکالر کو میں وریٹرم البم سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں۔ آئرس ورسیکالر نمایاں سوزش پیدا کرتی ہے مقعد میں چھل جانے اور کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے رات کو دو بجے یا تین بجے مریض کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے متلی اور کھٹی قے ہوتی ہے کبھی کبھار صفراوی قے آتی ہے یا تو پاخانے پانی کے سے یا زردی مائل جن میں صفرا اور تیل لگے ریزے خارج ہوتے ہیں۔

پلساٹیلا کے دست بھی آدھی رات کو شروع ہو جاتے ہیں ان دستوں کی وجہ پیسٹری یا غذا کے بعد فوراً آئس کریم کا استعمال ہوتا ہے۔

کروٹن ٹگ اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب زرد پاخانہ یا زردی مائل سبز پاخانہ ایسے خارج ہو کہ جیسے نل کھل گیا ہو پانی پینے یا غذا کھانے کے فوراً بعد پاخانہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔

ایلاٹیرم اس وقت مظہر ہوتی ہے جب پاخانوں کا رنگ زیتونی ہو۔

میں نے اکثر وریٹرم البم کو دل کی کمزوری میں مددگار پایا ہے جب دل کی کمزوری کسی حاد مرض کے بعد پیدا ہوئی ہو اور دل کے پٹھے کمزور ہو گئے ہوں نبض دھاگے کی مانند ہو معمولی سی حرکت سے مریض غش کھا جاتا ہو۔ لیٹنے سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہو اور اٹھ کر بیٹھنے سے چہرہ موت کی مانند زرد ہو جاتا ہو۔ اکثر آپ کو مریض کے ہاتھ سرد اور پسینے سے بھرپور ملیں گے۔

وریٹرم ورائیڈ۔(امریکی کندش)

اگرچہ اس دوا کا نام پچھلی دوا سے ملتا جلتا ہے مگر اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ اس کی علامات بھی ویسی ہی ہوں گی وریٹرم ورائیڈ دماغ کے پیندے اور ریڑھ کے اوپری حصے میں بھراؤ پیدا کرتی ہے۔ اس لئے یہ پھیپھڑوں اور معدہ کی رگوں میں مخل ہوتی ہے سب سے پہلے پھیپھڑوں میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے جیسا کہ ہمیں نمونیہ کی ابتدا میں نظر آتا ہے اس کے ہمراہ شریانوں میں حد درجہ اکساہٹ پیدا کرتی ہے اگر ان علامات پر علاج شروع نہ کیا جائے تو ہمیں درج ذیل علامات سے واسطہ پڑے گا۔ اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش پر غشی اور بے ہوشی ہوتی ہے ٹھنڈے پسینے متلی اور سانس کی تنگی۔ حقیقت میں ہر علامت دل پر کام کے زائد بوجھ کی وجہ سے دل کے فالج کا پتہ دیتی ہے۔ پس آپ یہ یاد رکھیں کہ وریٹرم ورائیڈ نمونیہ سے پہلے بھراؤ کی علامات بھی بہت ہی قیمتی دوا ہے۔ ہو سکتا ہے مرض کو روک کر شفا سے ہمکنار کر دے۔

وریٹرم ورائڈ غذا کی نالی میں سوزش پیدا کرتی ہے مرض خواہ کوئی بھی ہو یا یہ علامت چوٹ لگنے سے پیدا ہوئی ہو نگلنے میں دقت ہوتی ہے اور غذا کی نالی میں آگ کی مانند جلن جیسا درد ہوتا ہے۔

وریٹرم ورائیڈ رعشہ میں بھی مظہر ہوتی ہے جب رعشہ کے جھٹکوں کے ہمراہ رگوں کے مراکز میں شدید بھراؤ ہو نچلی طاقتوں میں دی جائے تو بھراؤ میں افاقہ پیدا کرتی ہے

اور اعصابی ابتری ختم کرتی ہے۔

پرسوت کے تشنج میں آپ وریٹرم ورائیڈ پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ گہرا دماغی اجتماع خون ہوتا ہے مریضہ بالکل سکتہ جیسی حالت میں پڑی ہوتی ہے اینٹھنوں میں مریضہ باخبر نہیں ہوتی بلکہ گہری نیند میں ہوتی ہے چہرہ سرخ ہوتا ہے آنکھیں اندر دھنسی ہوتی ہیں شدید تشنجی جھٹکے آتے ہیں نبض بھرپور اور طرارے بھرتی ہے۔

جلسی میم چند مریضوں کی مدد کرتی ہے۔ جب دماغ کی حالت پست اور کاہل ہو نبض اگرچہ بھرپور ہوتی ہے مگر نرم اور بہتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

سباڈلا

دماغی علامات کی وجہ سے سباڈلا بھی وریٹرم البم کی مانند بہترین دوا ہے ان مریضوں میں استعمال کی جاتی ہے جو فرضی بیمار ہوں مثلاً ایک مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ حاملہ ہے حالانکہ اس کا شکم صرف ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے یا مریضہ یہ خیال کرتی ہے کہ اس کو حلق کا کوئی خوفناک مرض لگ گیا ہے جو اس کو مار ڈالے گا۔

تھوجا میں ایک علامت ہے مریض خیال کرتا ہے کہ وہ شیشے کا بنا ہوا ہے اور ہاتھ لگانے سے ٹوٹ جائے گا یہ کہ مریض کی دو یا تین تہیں ہیں۔

سباڈلا انفلوئنزا اور بخار کا ہی کی بہترین دوا ہے۔ بے تحاشا چھینکیں آتی ہیں کھلی ہوا میں جانے سے آنکھوں سے پانی بہتا ہے حلق بھی متاثر ہوتا ہے گلے کی سوزش کی مکمل تصویر ملتی ہے۔ ابتدا میں بایاں گلسوا متاثر ہوتا ہے اس کے بعد سوزش دائیں جانب آتی ہے خالی نگلنے سے شدید درد ہوتا ہے گرم گرم اشیاء پینے سے افاقہ ہوتا ہے کبھی کبھار حلق میں دھاگہ لٹکنے کا احساس ہوتا ہے یا حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ حلق کو کسی ڈوری سے باندھا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ لیکسیس کی حلق علامات بائیں جانب سے شروع ہوتی ہیں اور علامات نیند کے دوران اور گرم پینے سے بڑھتی ہیں انہی علامات کی وجہ سے لیکسیس دوسری

ادویات سے الگ ہو جاتی ہے۔

ہم سباڈلا کو شکم کے کیڑوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب متلی اور قے ہو اور شکم کا قولنجی درد ہمراہ ہو ایسا احساس ہو کہ انتڑیاں پہیے کی مانند گول گھوم رہی ہیں۔

لیکچر نمبر ۲۵

MENISPERMACEAE

یہ پودوں کا کوئی بڑا گروہ نہیں ہے اس گروہ میں سے جو ادویات ہم نے تیار کی ہیں ان میں سے ایک دوا اس لیکچر میں زیر بحث آئے گی۔ دوا کو کولس انڈیکس ہے اس کا نام بیج کی شکل پر رکھا گیا ہے۔

کوکولس انڈیکس

کوکولس انڈیکس اپنے عمدہ اور پھر تیلے عنصر پکروٹاکسین کی خصوصیات کی ممنون ہے یہ نام دو لاطینی الفاظ کا مرکب ہے جب ان کو ملایا جائے تو مطلب کڑوا زہر بنتا ہے آپ دیکھیں گے کہ میں نے کوکولس انڈیکس کے عنوان کو دو سرخیاں دی ہیں پہلے اعصاب رگیں دوسرے جسمانی اعضاء۔

کوکولس انڈیکس
- ۱۔ اعصاب رگیں
  - حرام مغز
  - کمزوری
  - ٹائی فائڈ
  - مروڑ۔ اینٹھن
- ۲۔ اعضا

اب دوا کی انفرادی علامات جو کسی فرد میں موجود ہوں آپ ان پر ہی دوا کا انتخاب

کرتے ہیں۔ فرد اور دوا کی علامات کی مطابقت بہت ہی اہم ہے۔ نہیں تو پھر آپ جزوی انتخاب کر رہے ہیں۔

میں اس کی وضاحت کر دوں۔ بیلاڈونا کی علامات آپ جانتے ہیں مریض غنودگی میں ہوتا ہے مگر سو نہیں سکتا یہی علامت بیلاڈونا کی نمایاں صفت ہے لیکن یہ علامت ہمیں فیرم سنکونا اور ایپس میں بھی ملتی ہے اب آپ ادویات کو الگ کیسے کریں گے یعنی آپ بیلاڈونا کی مکمل علامات کو بنیاد بنائیں گے تاکہ دوا مریض پر منطبق ہو۔

اب ہم کوکولس انڈیکس کی علامات کی جانب آتے ہیں جو دوسری ادویات میں بھی موجود ہیں لیکن کسی بھی اور دوا میں وہ تعلق موجود نہیں ہے جو تعلق کوکولس سے ہے اب کوکولس انڈیکس کے عام اثرات کیا ہیں اثرات تو جانے پہچانے ہیں کوکولس اعصابی نظام کے بھورے مادے پر بہت کم اثر انداز ہوتی ہے۔ آپ کیسے تلاش کریں گے میں تسلیم کرتا ہوں کہ تلاش کرنا اتنا آسان بھی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ایسا ہوا۔ وہ ہے دوا کی مکمل علامات کا مطالعہ۔ تلاش کرنے کی جرات کی جائے فریالوجی سے پتھالوجی سے یا کسی بھی سائنسی طریقے سے یا جس طرح بھی ممکن ہو سکے کہ یہ دوا جسم کے کن حصص پر عمل کرتی ہے کن اعمال میں ابتری لاتی ہے رگوں میں کیا تبدیلی پیدا کرتی ہے تب آپ کے پاس مستحکم بنیاد ہو گی جس پر آپ علامات کی تعمیر کر سکتے ہیں۔ کوکولس دماغی نخاعی نظام پر عمل کرتی ہے اور ان اعضاء میں کمزوری پیدا کرتی ہے کوکولس کا دماغ پر عمل میں آپ کو اس وقت بیان کر دوں گا جب ٹائی فائڈ بخار میں اس کا استعمال بیان کروں گا۔

ابھی ہم کوکولس کے ریڑھ پر عمل کا مطالعہ کریں گے۔ یہ کمر میں فالجی کمزوری پیدا کرتی ہے خاص طور پر حرکتی اعصاب کا فالج جس کی بنیاد حرام مغز ہو اس میں بار بار استعمال ہونے والی دوا ہے۔ خاص طور پر جب مرض کی ابتدا ہو رہی ہو خواہ عملی ابتری ہو یا ریڑھ کی ہڈی کا کوئی شدید مرض خواہ ریڑھ کی سوزش کی وجہ جسمانی رطوبات کا ضائع ہونا ہو یا ریڑھ کی ہڈی نرم پڑ گئی ہو یا چال میں لڑکھڑاہٹ آ گئی ہو۔ ان مریضوں کی دوا ہے جن کی ریڑھ کا کمر والا

حصہ متاثر ہو چھوٹی کمر میں کمزوری ہو جیسے کہ فالج ہو گیا ہو حرکت کرتے وقت کمر جواب دے جائے ٹانگیں کمزور ہوں میرا مطلب ہے نچلا دھڑ کمزور ہو چلتے وقت گھٹنے جواب دے جائیں ایسا محسوس ہو کہ پاؤں کے تلوے سو گئے ہیں رانوں میں ایسا احساس ہو کہ جیسے ان کو مارا پیٹا گیا ہے پہلے ایک ہاتھ سو جاتا ہو پھر دوسرا ہاتھ سو جاتا ہو ایسا محسوس ہو کہ ہاتھ سوج گیا ہے کبھی کبھار پورا بازو سو جاتا ہو یہ دوا کی مکمل علامات کی بنیادی علامات ہیں تمام علامات کی بنیاد ریڑھ کی کمزوری ہے یہ علامات عورتوں کی ماہواری کی تکلیف میں پائی جاتی ہے جب صبح کے وقت ان کی کمر جواب دے جاتی ہو یا ہمبستری کی زیادتی کی وجہ سے کمر جواب دے جاتی ہو اور نیند کی کمی کی وجہ سے بھی کمر جواب دے جائے۔ ان علامات کے علاوہ بھی ایسی علامات ہیں جو ہر وقت اور ہمیشہ ان بیان کی گئی علامات کے ہمراہ موجود ہوتی ہیں وہ ہے جسم کے کسی خلا میں خالی پن کا احساس کھوکھلا ہونے کا احساس سر میں سینہ میں شکم میں خالی پن کا احساس یہ احساس کمزوری سے بڑھ کر ہے ایک مکمل احساس کہ جسم کے یہ حصے کھوکھلے ہیں۔ باتیں کرنے سے مریض تھک جاتا ہے۔

کوکولس کی ریڑھ کی کمزوری خاص طور پر نیند کی کمی سے شروع ہوتی ہے مریض شام کے بعد ایک یا دو گھنٹے بیٹھ نہیں سکتا ضعف اور تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے تھکاوٹ اور کمزوری اگلے دن تک جاری رہتی ہے۔ آیئے اب کوکولس کی ٹائی فائڈ کی علامات کی جانب چلتے ہیں سب سے پہلے میں اس عنوان کے تحت دماغی علامات بیان کروں گا آپ کو توقع نہیں ہونی چاہئے کہ کوکولس ٹائی فائڈ بخار میں مظہر دوا ہو گی جب چھوٹی آنت کے نچلے حصے کی لمف بافتوں میں زخم ہوں یا جب وافر مقدار میں دست آ رہے ہوں نمونیہ موجود ہو یا اسی طرح کا کوئی اور الجھاؤ موجود ہو لیکن اگر ٹائی فائڈ بخار کی شکل نروس ہو اور نظام حرام مغز میں سوزش ہو تو کوکولس ایسی دوا بن جاتی ہے جو ہماری مددگار ہو سکے۔ علامات جو کوکولس کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں۔

مریض چکر آنے کی شکایت کرتا ہے اٹھ کر بیٹھنے یا تکیہ لگا کر بیٹھی ہوئی حالت بدلنے

سے چکروں میں اضافہ ہو جاتا ہے چکروں کے ہمراہ متلی اور قے کی جانب میلان ہوتا ہے حتیٰ کہ غشی تک ہو جاتی ہے یہ علامت برائی اونیا میں بھی موجود ہے جہاں تک اس علامت کا تعلق ہے برائی اونیا اور کوکولس میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن جب آپ مریض کی علامات کاملہ لیں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ کوکولس کی تو یہ کمزوری دماغ اور ریڑھ کے اعصاب کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے دماغ میں افراتفری کی حالت ہوتی ہے۔ یہ ایک قسم کی حواس باختہ بوجھل حالت ہے۔ مریض بہت کوشش کے بعد بات کر سکتا ہے کئی مریض تو اپنا مدعا بیان کرنے سے بھی قاصر ہوتے ہیں عام طور پر ایسے مریض اپنے ہی خیالوں میں غرق ہوتے ہیں۔ آنکھوں کے پپوٹے اتنے بوجھل ہوتے ہیں کہ مریض بڑی مشکل سے ان کو اٹھاتا ہے (جلسی میم) اگر مریض اتنا ہوش رکھتا ہو کہ وہ آپکو آپنے حالات سے باخبر کر سکے تو وہ آپ کو دماغ جکڑا ہوا ہونے کی شکایت کرے گا جیسے دماغ کی ہر رگ و نس اوپر کی جانب کھینچی جا رہی ہے کبھی کبھار مریض کو دماغ میں کھوکھلے پن کا احساس ہوتا ہے مریض کو معمولی سی حرکت سے غش آجاتا ہے زبان پر عموماً سفید یا زرد رنگ کی پشم ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے شکم کا ہوا سے پھول جانا کوکولس میں چائنا، کاربوویج، کالچیکم۔ سلفر حتیٰ کہ لائیکوپوڈیم کی مانند نہیں ہوتا۔ شکم پھولنے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں غذا کے ہمراہ ہوا کا داخل ہو جانا غذا میں تبدیلی۔ ممکن ہے ہوا عروق دمویہ میں سے آجائے۔ شکم میں ہوا کا رک جانا یہ آخری علامت کوکولس کی ہے شکم میں ہوا رک جاتی ہے کوکولس کا خیال اس وقت نہیں آنا چاہیے جب شکم میں ہوا غذا کے تخمیر سے پیدا ہوئی ہو جو کہ کاربوویج کی علامت ہے۔ کوکولس میں پھیپھڑوں پر معقول جبر ہوتا ہے اس کی بنیاد اعصابی ہوتی ہے مریض سینہ کی دیواروں پر بوجھ کی شکایت کرتا ہے مریض بے خوابی کا شکار ہوتا ہے یا کم از کم اس کے دماغ میں کاروبار کے خیالات کا اجتماع ہوتا ہے یوں مریض آدھا جاگا اور آدھا سویا ہوا ہوتا ہے (برائی اونیا یہاں بھی مماثل ہے) درج بالا علامات ٹائی فائڈ بخار میں کوکولس انڈیکس کو طلب کرتی ہیں۔

اگلا مرحلہ اینٹھنوں کا ہے جو غور طلب ہے۔ کوکولس اینٹھنوں کی فائدہ مند دوا ہے جب مریض شدید کمزوری کا شکار ہو جس کی وجہ دماغی نخاعی اعصابی نظام کا ضعف ہو۔ ضعف اور بے حسی کی وجہ سے اینٹھنیں ہونے لگیں تو کوکولس دوا ہوا کرتی ہے خاص طور پر کوکولس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب نیند کی طویل کمی کی وجہ سے اینٹھنیں پیدا ہو جائیں یہ حالت مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ عورتوں کو ریڑھ کی کمزوری بہت ہوتی ہے کوکولس کو آپ ماہواری دب جانے کے بعد پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں ان اینٹھنوں کے دوران ہمیشہ آنکھیں بند ہوتی ہیں اور بند آنکھوں کے اندر ڈیلے بڑی تیزی سے حرکت کرتے ہیں۔ لیکن عورت کو بہت کمزور ہونا چاہیے عورت پریشان مزاج ہو نہیں تو کوکولس بہت کم مظہر دوا ہو گی۔

اعضا کے موضوع پر ابھی کچھ کہنا باقی ہے سب سے پہلے سر درد۔ چند سال پہلے ہمارے شہر میں دھبوں والے بخار کی وبا پھیلی تھی خاص طور پر وبا کی ابتدا ہوتے ہی بہت سے بچے مر گئے چند دن بعد وبا کی نمایاں علامات ظاہر ہوئیں۔ گدی کا سر درد سر کے پچھلے حصے کے نچلے حصے کا درد گردن کے پچھلے حصے میں درد۔ سر درد کی شدت کئی طرح سے ظاہر ہوتی ہے بے ہوشی کے دوران بچے کا سر پچھلی جانب کھچ جاتا تا کہ دماغی جھلی کے تناؤ میں کمی واقع ہو سکے جو بچے ہوش میں ہوتے تھے وہ اپنے دونوں ہاتھ سر کے پچھلے حصے پر رکھتے تھے بہت سے بچوں نے شکایت کی کہ سر کے پچھلے حصے میں جگہ متواتر کھل بند ہو رہی ہے یہ علامت کوکولس کی علامت ہے کوکولس کے استعمال کے بعد بچوں کی اموات بہت کم ہو گئیں۔

گدی کا سر درد بہت مشکل سے شفایاب ہوتا ہے کوکولس بہتر دوا ہے جلسی میم دوسرے نمبر پر آتی ہے۔ جلسی میم میں شریانوں کے اندر خون کی حرکت مجہول ہوتی ہے میرا مطلب ہے کہ شریانی خون ایک حصے کی جانب آزادانہ حرکت کرتا ہے نبض گول اور بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ایکونائٹ یا بیلاڈونا کی نبض کی مانند سخت اور تنی ہوئی نہیں ہوتی۔ جلسی میم میں قوت گویائی کثیف ہو جاتی ہے۔ ایک اور دوا جو گدی کے سر درد میں کام آتی ہے اس کا نام

جگلنس کیتھار ٹیکا ہے کبھی کبھار اس دوا کو جگلنس سائنیریا بھی کہا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جگلنس گدی کے تیز سر درد میں بہت فائدہ مند ہے اس سر درد کے ہمراہ متلی بھی ہوتی ہے دائیں جانب پسلیوں کے نیچے میٹھا میٹھا درد بھی ہوتا ہے۔ یرقان اور جگر کی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔

میں نے عورتوں کے اعضائے تناسل کی بابت بھی چند علامات بیان کی ہیں ماہواری یا تو کثیر مقدار میں آتی ہے یا بہت جلد آتی ہے اور فوارہ کی مانند پھوٹتی ہے اور شدید کمزوری پیدا کر دیتی ہے یا پھر ماہواری کم آتی ہے اور ہر ماہ مریضہ کو ماہواری کے قولنجی دردوں سے واسطہ پڑتا ہے ہمارے پاس ماہواری کے قولنجی دردوں کے لئے ادویات کا ایک چھوٹا سا گروہ موجود ہے جو کوکولس کیمو ملا اور پلسا ٹیلا پر مشتمل ہے۔

پہلے میں آپ کو کوکولس کی علامات بیان کرتا ہوں کوکولس کے قولنجی درد میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تیز پتھر آپس میں رگڑے جا رہے ہیں کبھی کبھار شکم میں ہوا رک جانے سے بھی ایسا ہی درد ہوتا ہے خاص طور پر یہ درد آدھی رات کے بعد مریض کو جگا دیتا ہے ڈکار آنے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے لیکن دوبارہ شکم میں ہوا جمع ہو جانے سے درد شروع ہو جاتا ہے یقیناً مریض تنگ مزاج ہوتا ہے۔

کیمو ملا کی ماہواری بہت سیاہی مائل ہوتی ہے کیمو ملا کی دماغی علامات کا ذکر میں کیمو ملا پر لیکچر کے دوران کر چکا ہوں وہ لازماً موجود ہوتی ہیں۔

پلسا ٹیلا کی ماہواری کم مگر رک رک کر آتی ہے شکم میں پکڑنے والے درد ہوتے ہیں جو مریضہ کو دہرا کر دیتے ہیں مریضہ حلیم الطبع مگر رونے کا میلان رکھتی ہے۔

سائی کلیمن پلسا ٹیلا سے مماثل دوا ہے لیکن اس کے ماہواری کے دردوں سے سردی لگتی ہے مریضہ روتی ہے آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں بد ہضمی ہوتی ہے پیسٹریوں اور مرغن غذا سے بد ہضمی میں اضافہ ہو جاتا ہے ماہواری کم مقدار ماہواری پر درد۔ لیکن ہم یہاں ان کا فرق محسوس کر لیں سائی کلیمن کی مریضہ کو سرد ہوا یا سرد کمرے میں افاقہ نہیں

ہوتااور بہت سی مریضاؤں میں پیاس موجود ہوتی ہے سائی کلیمن اور کوکولس کی مماثلت اس حقیقت میں موجود ہے کہ دونوں ادویات دماغی اعصابی نظام کی پژمردگی کی حالت میں مفید ہیں خاص طور پر سائی کلیمن کی نمایاں علامات یہ ہیں مریضہ سست الوجود اور کاہل ہوتی ہے ذرا سی حرکت سے کمزوری۔ خون کی شدید کمی۔ جب مریضہ بیٹھ جائے تو اس کی تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں نظر کا دھندلا پن بھی موجود ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سائی کلیمن میں شکم میں ہوا بھر جانے کی وجہ سے بھی قولنجی درد ہوتا ہے جس کی وجہ انتڑیوں میں ہوا کی موجودگی ہوتی ہے درد رات کو ہوتا ہے مریضہ کو اٹھ کر چلنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ ماہواری کے قولنجی دردوں میں اگنیشیا اور نکس وامیکا سے بھی موازنہ کریں۔

لیکچر نمبر ۲۶

خشخاش کی مانند (PAPAVERACEAE)

اب ہم خشخاش کی مانند پودوں کے گروہ کے مطالعہ پر توجہ دیتے ہیں یہ پودوں کا ایک اور گروہ ہے جس میں سے ہم نے اوپیم، سینگونیریا کیناڈینسس، چیلیڈونیم مجس جیسی ادویات حاصل کی ہیں ایک ہی گروہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے تمام ادویات دوران خون پر عمل کرتی ہیں اور دماغ میں بھراؤ پیدا کر کے بے حسی پیدا کرتی ہیں۔ چونکہ ان کا اثر دماغ پر ہوتا ہے اس لئے غنودگی سے لیکر بے ہوشی تک پیدا کرتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ افیون (اوپیم) اس سلسلے میں بہت مشہور ہے۔ اس سے کم سینگونیریا اور چیلی ڈونیم میں اور بھی کم۔ فیومیریا آفشی نیلس کی راکھ میں بہت زیادہ مقدار میں پوٹاش پائی جاتی ہے۔ آرجی مون میکسیکانا جو کہ میکسیکو کی خشخاش ہے اس کو داد کے علاج کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس میں سے زرد رنگ کا رس نکلتا ہے جو ہوا لگنے سے سوکھ کر گوند کی مانند بن جاتا ہے۔

اب ہم ان ادویات کا بالترتیب مطالعہ شروع کرتے ہیں۔

اوپیم (افیون)

اوپیم:
- دماغ۔ جذبات
- اینٹھنیں۔ فالج
- سوکھا
- قبض۔ مثانہ۔ نیند
- سینہ۔ پھیپھڑے۔ دل
- ناقص رد عمل

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ افیون (او پیم) کے پودے کے ڈوڈے پکنے سے پہلے یعنی غیر پکے ڈوڈے ہی اس کی تیاری میں کام آتے ہیں کیونکہ کچے ڈوڈے زیادہ نیند آور ہوتے ہیں کئی اعتبار سے او پیم ہمارے میٹیریا میڈیکا کی نادر دوا ہے آپ جانتے ہیں کہ بہت سی ادویات کے اثرات کی نبیاد ان میں پائے جانے والے جوہر پر منحصر ہوتی ہیں۔ بیلاڈونا میں ایٹروپین پائی جاتی ہے۔ سٹرامونیم میں سولینین۔ نکس وامیکا میں سٹرکنین۔ لیکن او پیم میں بہت زیادہ جواہر موجود ہیں جن کی فہرست سال بہ سال بڑھتی جارہی ہے مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو ان کے ناموں سے آگاہ کر سکوں۔

مارفین	ہائیڈروکوٹامین	لینتھوپائن
سوڈومارفین	ایپومارفین	پروٹوپائن
کوڈین	ڈی ساکسی مارفین	میتھائل نارنارکوٹین
ایپوکوڈین	نارنارکوٹین	ڈیوٹروپائن
تھی بین	تھی بی نائن	لاڈانائن
کوٹامین	نارکوٹائن	کوڈامائن
پاپاویرین	رہوایجی نائن	رہواڈائن
ڈائی میتھائل نارنارکوٹائن	میکونی ڈائن	کریپٹوپائن
نارسین	میکونک ایسڈ	لیکٹک ایسڈ

او پیم سے کئی اقسام کے عناصر نکالے جاتے ہیں۔ صرف ان کو نکالنے کے طریقے الگ الگ اور پیچیدہ ہوتے ہیں ان تمام عناصر کی خصوصیات نشہ آور ہی ہیں اور او پیم سے مماثلت رکھتی ہیں۔ او پیم کے ان نمکیات میں سے چند کا عمل تو جانا پہچانا ہے لیکن دوسرے نمکیات کی بابت ہمارا علم محدود ہے مارفیا جس کو سلفیٹ کی صورت استعمال کیا جاتا ہے ان سب نمکیات سے زیادہ جانا پہچانا ہے ایلوپیتھی طریقہ کار اس نمک کا زیر جلد ٹیکا لگاتا ہے۔ تاکہ درد رک جائے لیکن ہم اس کی ہومیوپیتھک دوا بناتے ہیں۔ کینسر جیسے شدید مرض میں مارفیا بہت

کامیابی سے استعمال کی گئی ہے۔ چونکہ مارفیا کے اثرات درد روکتے ہیں درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں درد کی شدت کی وجہ سے تشنج کی نوبت آجاتی ہے یا درد اعضا میں جھٹکے اور کھچاؤ پیدا کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں مارفیا ہومیوپیتھک دوا ہے اگرچہ مارفیا شفایاب تو نہیں کرے گی مگر درد میں افاقہ پیدا کرے گی یہ افیون کی مانند خواب آور نہیں ہے کہ مریض کو سن کردے بلکہ ہومیوپیتھک قوانین کے مطابق عمل کرتی ہے۔ مارفیا میں یہ خاصیت ہے کہ شکم کو ہوا سے بھر دیتی ہے۔ اتنی بڑی حقیقت کو آپ کے دماغ میں رہنا چاہیے کیونکہ اس طرح آپ شکم کی جھلی کی ابتدائی سوزش میں مارفیا کو الگ کر سکتے ہیں۔ کوڈین ایک اور دوا ہے جو پھیپھڑوں کی ٹی بی میں فائدہ مند ہے کوڈین تب مظہر دوا ہوتی ہے جب کھانسی خشک ہو اور مریض کو دن رات تنگ کرتی رہتی ہو علاوہ ازیں کوڈین آنکھ کے پپوٹوں میں جھٹکے پیدا کرتی ہے اور ان جھٹکوں کو شفایاب بھی کرتی ہے یہ علامت مریض کو بہت تنگ کرتی ہے بسا اوقات کروکس بھی اس علامت کو دور کر دیتی ہے۔ اپیومارفیا قے آور ہے اور قے کو شفایاب بھی کرتی ہے یہ قے ایسی نہیں ہوتی جیسی اپی کاک، ٹارٹار ایمیٹک اور لوبیلیا کی ہوتی ہے بلکہ یہ قے دماغ کے معکوس اثرات کی وجہ سے ہوتی ہے اگر اپیومارفیا کا زیر جلد ٹیکہ لگایا جائے تو قے لاتی ہے اس سے پہلے کہ اس کا اثر مقامی طور پر معدہ پر ہو آپ دوا کے اس اثر کو استعمال کر سکتے ہیں جب اس کی بنیادی وجہ دماغ ہو۔ بحری جہاز میں سفر سے پیدا ہونے والی متلی میں بھی آپ اپیومارفیا استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ اس مرض کے مریض بہت ہوتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کو تسلی تک نہیں دیتا۔ دماغی قے میں آپ کو بیلاڈونا، گلونائن اور رنس ٹاکس کی بابت بھی سوچنا چاہیے۔

اوپیم کے بہت سے نمکیات کی آزمائش کی گئی ہے مگر کوئی بھی یقینی صفت بیان نہیں کی گئی اوپیم سے اور بھی بہت سی ادویات تیار کی گئی ہیں یہ اقسام ایلوپیتھک طریقہ علاج میں بڑی شدومد کے ساتھ استعمال کی جارہی ہیں تاہم ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہے یہ ادویات ماسوائے دھوکہ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

اوپیم سے تیار کی گئی کئی اقسام کھانسی کے شربتوں اور تسکین پہنچانے والے شربتوں

میں استعمال کی جاتی ہیں ان شربتوں کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر بچوں کے لئے ان کے اثرات مہلک ہوتے ہیں۔

ایلوپیتھک طریقہ کار ان شربتوں کی وکالت میں کہتا ہے کہ یہ شربت بچوں کو نہ دیے جائیں ان کی بڑھوتری میں رکاوٹ ڈالتے ہیں بچوں کو تنگ مزاج اور غصہ ور بنا دیتے ہیں اور دماغی ترقی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔

ان درد روک ادویات کے اثرات کو دفع کرنے کے لئے نکس وامیکا بہترین دوا ہے جب افیون کے نمکیات بہت دیر تک استعمال کیے گئے ہوں اور ان نمکیات نے ضمنی علامات پیدا کر دی ہوں بچہ جاگتا رہتا ہو معمولی سا درد بھی ناقابل برداشت ہو مریض خواہ بچہ ہو یا بڑا جب ایسی حالت ہو تو ان نمکیات کے اثرات کو دفع کرنے کے لئے نکس وامیکا سے بھی بہتر دوا کیمو ملا ہے۔ ہومیوپیتھ اور ایلوپیتھ دونوں ہی اوپیم کو غلط استعمال کرتے ہیں اسی کا ہم آج مطالعہ کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مجھ میں طاقت بھی ہے اور موقع بھی ہے کہ میں پرانے طریقہ کار کے معالجوں کو یقین دلاؤں کہ وہ اوپیم سے بننی ادویات کا لغو استعمال بند کر دیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہومیوپیتھ حضرات اپنی لاعلمی کو نہ چھپائیں کہ کبھی کبھار مارفین سے نیند لانے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ اس کا ناجائز استعمال ہے۔ ایک طبقہ درد روکنے کا کوئی اور طریقہ نہیں جانتا دوسرا طبقہ اتنا سست ہے کہ علامات کا مطالعہ نہیں کرتا اور ان خواب آور ادویات سے درد میں کمی پیدا کرتا ہے اگر آپ ان کو ان کے غیر سائنسی علاج کی بابت کہیں تو وہ کہتے ہیں کہ میرا فرض ہے کہ میں درد میں کمی پیدا کروں اور مریض کی تکالیف کو کم کروں۔ مجھے جواب دعوی داخل کرنے کی اجازت دیں جس چیز کو آپ غلط سمجھتے ہوں کیا آپ کو وہی کرنا چاہیے۔ نہیں بلکہ آپ اس کا کس طرح غلط استعمال کر سکتے ہیں۔ میں مختصراً آپ کو اوپیم دینے کے طریقہ کار کی وضاحت کرتا ہوں لیکن اگر اس سوال کا جواب نہ دیا گیا تو مجھے خواب آور ادویات دینے پہ کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ابتدائی طور پر اوپیم کی کم مقدار خوشی پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بہ نسبت عقل کے جذبات پر اثر انداز ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ

دماغ ہوا میں تیر رہا ہے یہ خوشی جلد ختم ہو جاتی ہے۔

قوت متخیلہ زبردست تفریح میں ہوتی ہے اب اگر اسکی مقدار بڑھادی جائے یابار بار دی جائے تو آپ دیکھیں گے کہ نیند آجائے گی۔ یہ نیند اس اصل خوشگوار نیند سے مختلف ہوتی ہے خوشگوار نیند میں مریض آہستہ آہستہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ لیکن اوپیم کا نشہ آور اور خواب آور اثر دراصل دماغ میں خون کی روانی کو زیادہ کر دیتا ہے نہ صرف دماغ میں خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے بلکہ دل کی جانب خون کی واپسی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے چلیں میں چند لمحوں کے لئے موضوع سے گریز کرتا ہوں اور نیند بطور جسمانی ضرورت کی وضاحت کرتا ہوں۔ ڈاکٹر ہمینڈ نے معلوم کیا ہے کہ نیند کے دوران دماغ میں خون کا دوران بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ نیند لانے کے لئے اوپیم دیں تو آپ کیا کر رہے ہیں کیا آپ دماغ میں خون کی کمی پیدا کر رہے ہیں نہیں بلکہ آپ اس کے برعکس کر رہے ہیں اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ خواب آور ادویات کا دیا جانا تاکہ وہ نیند آور اثرات پیدا کرے استدلالی ہے۔ کوئی صاحب عقل ایسا کر سکتا ہے۔

آیئے اب ہم اوپیم کے اصل اثرات کی جانب توجہ دیتے ہیں چہرہ گہرا سرخ ہو جاتا ہے اور عروق دمویہ میں اجتماع خون کی کی وجہ سے سوج جاتا ہے جتنی زیادہ گہری بے ہوشی ہو گی اتنا ہی چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ چہرے کا رنگ بھورا ہو جائے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں نبض بھر پور مگر آہستہ ہوتی ہے جوں جوں بے ہوشی گہری ہوتی جاتی ہے سانس بھاری اور آخر کار گھٹ گھٹ کر نکلتا ہے گھٹ گھٹ کر سانس آنے کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب ہے کہ اوپیم کی زیادہ مقدار کے زہریلے اثرات بڑھنے سے پہلے پہل گالوں اور تالو کے پٹھوں کا جزوی فالج پھر مکمل فالج ظاہر ہو جاتا ہے یہ حصے بالکل ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور ہر سانس کی حرکت سے آگے اور پیچھے حرکت کرتے ہیں نبض بھر پور گول مگر سست ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دل اپنی پوری جسامت کے ساتھ عمل کر رہا ہے مگر اس کی رفتار عمومی نہیں ہے جوں جوں وقت گزرے گا آپ کو مکمل فالج کی تصویر نظر آئے گی اس کی عملی

موزونیت کی بابت میں آپ کو ٹائی فائڈ بخار کی بابت بیان کرتے وقت بتاؤں گا۔

گول بیٹھے کام چھوڑ دیتے ہیں پیشاب اور پاخانہ بلاارادہ نکل جاتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں جلد سرد پسینے میں ڈوبی ہوتی ہے نچلا جبڑا گر جاتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔

مرنے والے مریضوں کی جسمانی چیر پھاڑ سے پتہ چلتا ہے کہ دماغ کے ابھار ہموار ہو جاتے ہیں دماغ اور ریڑھ کے محور خون سے بھر چکے ہوتے ہیں اور سیرم نکل کر دماغ کی جھلی کے نیچے خلا میں پھیل گیا ہوتا ہے او پیم کے زہر کی شدت کی یہ علامات ہیں اب ان مظاہر کا انحصار او پیم کے رگوں پر عمل سے ہے پہلے پہل سوزش سے معمولی اکساہٹ بڑھتی ہے اس کے بعد فالجی عمل کی وجہ سے غنودگی آجاتی ہے پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ پہلے دماغ کی عروق میں خون بھر جاتا ہے اور یہ مقدار بتدریج بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ بے ہوشی ظاہر ہو جاتی ہے۔

شریف انسانو! اب میرا سوال یہ ہے کہ ایسا مادہ جو درد میں کمی پیدا کرتا ہے کیا اس کا استعمال کرنا کسی بھی صاحب عقل معالج کا کام ہے جب کہ وہ مادہ فالجی کیفیت پیدا کر کے درد کو کم کرتا ہے نہ کہ مرض کو کمی کی جانب لے جاتا ہے بلکہ مرض کو محسوس کرنے کی قوت کو ختم کر دیتا ہے۔

او پیم کی عادت سے کونسے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں پہلا اثر تو میں آپ کے گوش گزار کر چکا ہوں دماغ کی خواب آور قوت متخیلہ کی جذبات انگیز تفریح۔ اس کے بعد جوں جوں او پیم کا استعمال بڑھتا ہے تو جسم کی ہر رگ متاثر ہوتی ہے جلد خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے جھریاں پڑ جاتی ہیں اعضا سوکھنے لگ جاتے ہیں اور مریض کند ذہن ہو جاتا ہے او پیم کی دافع اثر سیاہ کافی ہے بار بار پلائی جائے تا کہ رد عمل ظاہر ہو اس کے علاوہ آپ بجلی استعمال کر سکتے ہیں آپ کو چاہیے کہ مریض کا معدہ سٹاک پمپ سے صاف کریں ممکن ہے مریض کے معدہ میں زہر باقی ہوتے آور دوا بھی دی جا سکتی ہے۔ مریض کو زبردستی

چلنے پھرنے پر مجبور کریں تا کہ اس پر نیند کا غلبہ نہ ہو سکے۔ او پیم کی بابت میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں کہ او پیم کس قسم کے امراض میں مظہر دوا ہوتی ہے۔

اب میں آپ کو او پیم کے ٹائی فائڈ بخار کی تصویر بیان کروں گا۔ بخار کے ہمراہ دماغ میں اجتماع خون جس کی وجہ سے دماغ کا فالج پیدا ہو سکتا ہے نچلے جبڑے کا گر جانا۔ اور سانس کا گھٹ گھٹ کر آنا جب کہ اکثر او پیم کو اس وقت طلب کیا جاتا ہے جب مریض کا جسم گرم پسینے سے شرابور ہوتا ہے یہ پسینہ درست نہیں ہوتا بلکہ یہ بر اشگون ہے یہ موت کی آمد کی اطلاع ہے پسینہ پیدا کرنے والے غدودوں کا فالج ہے یہ علامت سٹرامونیم میں بھی موجود ہے۔

ٹائی فائڈ بخار میں جب دماغ کے فالج کا خطرہ منڈلا رہا ہو تو آپ کو چاہیے کہ لیکسیس کو بھی یاد رکھیں لیکسیس کی علامات میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ہائیوسائمس میں بھی سانس گھٹ گھٹ کر آتا ہے لیکن اختلاف موجود ہے جو کہ میں آپ کو اگلے لیکچر میں بیان کروں گا۔

مرگی (سکتہ) کا علاج کرتے وقت او پیم کو یاد رکھیں کیونکہ او پیم دماغ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کسی مریض کا میلان اس جانب ہو اور فوری طور پر عروق پھٹ کر خون دماغ میں بہہ جانے کی وجہ سے سکتہ پیدا ہو جائے او پیم چہرے کے رنگ سانس کی آمد ورفت اور جسم کی تشنجی سختی سے پہچانی جاتی ہے او پیم خاص طور پر شرابیوں کے سکتہ دوا ہے۔ سکتہ میں بیلاڈونا کے بعد او پیم مددگار ثابت ہوتی ہے شرابیوں کے سکتہ میں آپ برائنٹا کارب اور لیکسیس کے بارے میں بھی سوچیں۔

سکتہ میں آرنیکا بھی موثر دوا ہے جب نبض بھرپور اور طاقتور ہو۔ بائیں جانب کا فالج ہو اور سانس رک رک کر آتا ہو۔

سکتہ میں ایپس بھی فائدہ مند ہے۔ مرگی کے ہمراہ جب اینٹھنیں موجود ہوں تو بیلاڈونا، ہائیوسائمس، لیکسیس اور او پیم کی بابت بھی سوچئے۔

فالج کے بعد سکتہ میں آرنیکا، بیلاڈونا، لیکسیس، نکس وامیکا اور رہس پر نظر ڈالیں

جب سکتہ کے بعد خبط یا سودا ہو جائے تو بیلی ڈونا دیں۔

جب سکتہ میں بھراؤ ہو اور کھانے کے بعد مریض اونگھتا ہو تو اوپیم کا موازنہ نکس وامیکا اور آرنیکا سے کریں اوپیم ہذیان میں بھی فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر پرانے گنہگاروں کے ہذیان میں جنہوں نے زندگی بھر جنسی زیادتیوں کا ارتکاب کیا ہو اور اپنا جسم ضائع کر چکے ہوں یا جن کو ہذیان کا مرض وقتاً فوقتاً آگھیرتا ہو۔ انہیں دوبارہ بے خود ہونے کے لئے بہت کم شراب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے چہرے سے خوف اور دہشت نمایاں نظر آتی ہے کمرے کی مختلف جگہوں سے جانور نکلتے نظر آتے ہیں قیاسی طور پر شیطان کو دیکھتے ہیں اور اس سے ہم کلام ہوتے ہیں اگرچہ ان سے خوف زدہ ہوتے ہیں اگر یہ مریض سونے میں کامیاب ہو جائیں تو انکا سانس گھٹ گھٹ کر نکلتا ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

بہت سی ادویات موجود ہیں جو آپ کے مریض کو اس مشکل سے نکال سکتی ہیں میں اوپیم کا ذکر پہلے ہی کر چکا ہوں دوسری دوا لیکیسس ہے خاص طور پر اس وقت جب مریض کو سانپ اور ڈراونی شکلیں نظر آتی ہوں گلا بند ہونے کا احساس ہو اور مریض نیند سے اچانک بیدار ہو جاتا ہو جیسے کہ خواب دیکھ رہا ہو۔

اگلی دوا سٹرامونیم ہے علامات کی شدت آپ کی راہنمائی کا فرض انجام دے گی مریض مکمل خوف زدہ ہو کر جاگتا ہے کمرے کے چاروں کونوں سے جانور اس کی جانب بڑھتے ہیں مریض کوشش کرتا ہے کہ وہاں سے بھاگ جائے مریض کا چہرہ چمکدار سرخ ہوتا ہے۔

ایک اور دوا کینابس انڈیکا ہے یہ بہتر ادویات میں سے ہے اب تک اس کو نچلی طاقتوں میں استعمال کیا گیا ہے اس کی نمایاں مظہر علامات بڑائی کے خیالات مختلف تصورات گھڑیاں سال معلوم دیتی ہیں گزوں کا فاصلہ میلوں میں محسوس ہوتا ہے۔

بہت سے مریضوں میں آپ کو آرسنک استعمال کرنی پڑے گی جب موت کا خوف ہو اور مریض اکیلا نہ رہنا چاہتا ہو ایک اور دوا جو اکثر یاد نہیں رہتی وہ کلکیریا کارب ہے یہ بہت فائدہ مند دوا ہے جوں ہی مریض آنکھیں بند کرتا ہے اسے خوف ناک صورتیں نظر آنے لگتی

ہیں اور مریض خوف زدہ ہو کر فوراً آنکھیں کھول دیتا ہے۔

آپ اوپیم کو بچوں کے گرم موسم کے دستوں میں استعمال کر سکتے ہیں جب بچے کا چہرہ سرخ ہو یا زرد ہو اور موت لانے والی بے ہوشی ترقی پزیر ہو آنکھوں کی پتلیاں روشنی سے بہت کم رد عمل ظاہر کرتی ہوں مرض دماغ کو الجھا رہا ہو یا ناگہانی آفت کا خطرہ منڈلا رہا ہو تو دست آرہے ہوتے ہیں نہ قے آتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچہ بے ہوشی کی دوا کھا چکا ہے ان حالات میں اگر اوپیم دے دی جائے تو بچے کو ہوش میں لے آئے گی دست شروع ہو جائیں گے اور مرض بتدریج کم ہو کر مریض صحت کی جانب قدم بڑھائے گا۔

جب طاقت کم ہو مریض سست ہو کاہل ہو اور بڑی احتیاط سے انتخاب کردہ ادویات ناکام ہو چکی ہوں تو اوپیم دی جاسکتی ہے ایسے حالات میں اوپیم اتنی ہی فائدہ مند ہوتی ہے جتنی کہ کاربوو تیج۔ سلفر۔ ویلیریانا۔ امبر اگریسیا۔ سورنیم یا کوئی بھی ایسی دوا جو رد عمل کی کوتاہی میں بھی دی جاسکتی ہو۔ میری خواہش ہے کہ ایک اور دوا بھی آپ کو بتا دوں مگر آپ کو بہت احتیاط کرنا ہوگی یہ دوا بالکل توپ کی مانند ہے یہ دوا آزمائش سے پہلے بھی استعمال کی جاتی تھی یہ دوا فیرم فاس ہے اور بچوں کے ہیضہ میں استعمال کی جاتی ہے جب وافر مقدار میں دست آرہے ہوں چوبیس گھنٹوں کے اندر بچے کی قوتیں ختم ہو جائیں اور بچہ بے ہوشی میں چلا جائے چہرہ سرخ ہو پتلیاں پھیلی ہوئی ہوں بچہ سر کو اِدھر اُدھر گھماتا ہو نبض بھر پور مگر نرم ہو ہم جانتے ہیں کہ لوہے کی نبض کیسی ہوتی ہے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ لوہے سے بننی تمام ادویات اجتماع خون پیدا کرتی ہیں۔ میرے پاس ایک مریض بچہ لایا گیا تھا جس کی درج بالا علامات تھیں بیلاڈونا دی گئی سلفر دی گئی لیکن ناکامی ہوئی تب میں نے بچے کو فیرم فاس دی بارہ گھنٹوں کے اندر بچہ ہوش میں آگیا اور اب زندہ ہے۔

پھیپھڑوں میں اگر پیپ پڑ چکی ہو تو بھی ہم اوپیم استعمال کر سکتے ہیں جب کہ مریض شراب کا عادی رہا ہو سانس بو جھل ہو سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہو مریض خراٹے لیتا ہو کھانسنا مشکل ہو کھانسی کے ہمراہ گلا گھٹنے کے دورے ہوتے ہوں کھانستے وقت چہرہ نیلا ہو جاتا ہو۔

شرابیوں میں خون تھوکنے کا مرض بھی ہوتا ہے یہ مرض بھی اوپیم طلب کرتا ہے جب سینہ گرم ہو اور جسمانی اعضا سرد ہوں شدید کھانسی اٹھتی ہو جھاگ دار بلغم کے ہمراہ خون آتا ہو کھانسی کے ہمراہ مریض کو غنودگی ہوتی ہو۔

انٹی مونیم ٹارٹ کی کھانسی کے ہمراہ بھی غنودگی ہوتی ہے اور جمائیاں آتی ہیں۔ بسا اوقات اوپیم اینٹھوں میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب یہ دورہ خوف زدگی سے پیدا ہوا ہو یا دودھ پینے والے بچے کی ماں خوف زدہ ہو اور تشنج بچہ کو ہونے لگے بچہ کا جسم تشنجی طور پر اکڑ جاتا ہو۔ جسم کا عقبی جانب اکڑ جانا۔ تشنج کی نقیب چیخ ہوتی ہے منہ سے جھاگ نکلتا ہے چہرہ سیاہی مائل سرخ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ارغوانی رنگ کا ہو جاتا ہے جسم اکثر گرم پسینے سے نہا جاتا ہے اینٹھن یا تشنج کے بعد گہری خراٹے دار نیند آجاتی ہے۔

اوپیم قبض پیدا کرتی ہے اور قبض کو شفایاب بھی کرتی ہے ایسا قبض جس میں مقعد اور آنتیں بالکل بے حرکت ہوتی ہیں۔ پاخانہ کرنے کی خواہش مفقود ہوتی ہے اسلئے انتڑیوں میں پاخانہ اکٹھا ہو جاتا ہے ہوا بڑی آنت کے اوپر والے حصے میں جمع ہو جاتی ہے اور سینہ کی جانب دباؤ ڈالتی ہے یہ علامت کمزوری پیدا کرنے والے امراض یا طویل امراض میں عام ہوتی ہے میری عادت ہے کہ میں ایسے مریضوں کو اوپیم بار بار دیتا ہوں تاکہ رد عمل پیدا ہو رد عمل کے طور پر قولنجی درد پیدا ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ انتڑیوں کی حرکت دودیہ واپس آگئی ہے اس کے بعد میں ناریل کے تیل کا یا صابن کے پانی والے انیما تجویز کرتا ہوں تاکہ پاخانہ کی سختی نرمی میں بدل جائے جس کے بعد کھل کر اجابت ہو جاتی ہے اوپیم کے مکمل پاخانہ کی تصویر یہ ہے سخت اور چھوٹے چھوٹے گیندوں کی مانند پاخانہ (سدے) ایسے پاخانے ہمیں ایلومینا۔ پلمبم اور برائی اونیا کی یاد دہانی کراتے ہیں۔

برائی اونیا کے قبض میں مقعد بے حرکت اور آنتوں میں رطوبت کی کمی ہوتی ہے اس لئے پاخانہ لمبا اور خشک ہوتا ہے۔

پلمبم اوپیم سے قریبی مماثلت رکھتی ہے لیکن پلمبم میں سوراخ مقعد میں تشنجی

رکاوٹ کا احساس ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہ گول گیندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

ایلومینا میں مقعد بے حرکت ہوتا ہے ایلومینا کا پاخانہ سخت خشک گانٹھ دار ہوتا ہے۔ شکم ہوا سے پھول جائے یا شکم میں ہوا کا اجتماع ہو خاص طور پر شکم کی جھلی کی سوجن کی ترقی یافتہ حالت میں کاربو ویج کالیچیم اور ریفے نس میں موازنہ کریں۔ شکم میں ہوا ابھر جانے کی نمایاں علامات جو ریفے نس طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں کئی دن تک مریض نہ تو مقعد سے نہ ہی ڈکاروں سے ہوا خارج کر سکتا ہے۔

اوپیم مثانہ کی تکالیف میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے خاص طور پر جب پیشاب رک جائے اور پیشاب کی یہ رکاوٹ بچہ پیدا ہونے کے بعد خوف زدہ ہو جانے سے ہوئی ہو۔ یہ علامت دوبار میرے مشاہدے میں آئی ہے۔ زچگی کے بعد پیشاب کی رکاوٹ میں آپ کو اوپیم ہائیو سائمس۔ کاسٹیکم اور آرسنک میں موازنہ کرنا چاہیے لیکن اگر پیشاب دب جائے تو سٹرامونیم۔ زچگی پر۔ لائیکوپوڈیم۔ اور پلساٹیلا کا سوچیں۔

اوپیم اپنی طاقت سے جسم کے ہر ریشے میں جھریاں پیدا کرتی ہے اس لئے بچوں کے مرض سوکھا (Marasmus) میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے مریض بچہ بوڑھوں کی مانند جھریاں زدہ نظر آتا ہے ایسے بچوں میں اوپیم کی نمایاں علامت گہری نیند موجود ہوتی ہے۔

اگر درج بالا حالات اوپیم نے پیدا کیے ہوں تو سلفر، ارجنٹم نائٹریکم، یا سارسپریلا دافع اثر ادویات ہیں۔ اگر اوپیم کے مسلسل استعمال سے اعصابی کمزوری پیدا ہو گئی ہو تو میوراٹک ایسڈ بہترین دوا ہے۔

اگر آنتوں میں خطرناک رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو تو بھی اوپیم مظہر دوا ہوتی ہے شکم میں قولنجی درد ہوتا ہے اور قے کے مواد سے پاخانہ جیسی بو آتی ہے۔

شکم کے قولنجی درد میں بھی اوپیم استعمال کی جا سکتی ہے جب شکم میں ہوا ابھری ہوئی ہو مقعد اور مثانہ پر دباؤ ہو خالی ہوا کے ڈکار آتے ہوں مگر ڈکار آنے سے افاقہ نہ ہوتا ہو یہاں پر آپ کو چائنا۔ لائیکوپوڈیم اور نکس وامیکا سے موازنہ کرنا چاہیے۔

وریٹرم البم میں بھی قولنجی درد موجود ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی آنتوں کو بل دے رہا ہے شکم تنا ہوا ہوتا ہے جتنی دیر سے ہوا خارج ہواتنی ہی مشکل خارج ہوتی ہے۔

اوپیم فتق فوطہ میں اور بڑی آنت کی سوزش میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب کہ مکمل قبض ہو۔ قے میں پاخانہ آئے یا قے سے پاخانہ جیسی بو آئے۔

کبھی کبھار اوپیم کو رحم کے سیاہ جریان خون میں بھی استعمال کیا جاتا ہے خواہ یہ جریان خون زچگی کے بعد ہو یا زچگی کے بغیر۔ مریضہ بے آرام ہوتی ہے بستر کی چادر مریضہ کو گرم لگتی ہے مریضہ غنودگی میں ہوتی ہے مگر سو نہیں سکتی۔

ٹائی فائیڈ کے علاوہ بخاروں میں بھی اوپیم دی جاسکتی ہے جب لرزہ کے ہمراہ سر کو گرمی لگتی ہو زبردست سستی کاہلی ہو جسم جلتا ہو حتیٰ کہ جسم پسینے سے شرابور بھی ہو تب بھی جلتا ہو کپڑے اتار دینے کی خواہش ہو بے ہوشی ہو اپنی ٹانگیں ایسا محسوس ہو کہ کسی دوسرے کی ٹانگیں۔ موازنہ کریں (بیپٹیشیا، سٹرامونیم)۔

زچگی کا بخار بسا اوقات اوپیم طلب کرتا ہے جب یہ بخار خوف کی وجہ سے پیدا ہوا ہو حواس خمسہ بہت تیز ہوتی ہیں حتی کہ دور کی آوازیں مریضہ کو ناگوار گزرتی ہیں رحم سے نکلنے والے اخراجات بہت بدبودار ہوتے ہیں مریضہ بے ہوشی کی جانب گامزن ہوتی ہے۔

رحمی اخراجات میں بیلاڈونا سے موازنہ کریں جس میں خون کا رنگ چمکدار سرخ ہوتا ہے جو مریضہ کو بھی اور معالج کو بھی گرمی کا احساس دلاتا ہے۔

ہائیوسائمس میں بھی یہ علامت موجود ہے مگر ہائیوسائمس میں جسم تشنجی جھٹکے کھاتا ہے۔

جو کچھ میں آپ پر واضح کر چکا اس سے آپ کو محسوس ہو گا کہ جب خوف کے بد اثرات پیدا ہو جائیں خواہ جذبات کی وجہ سے اینٹھنیں یا دست پیدا ہو جائیں تو اوپیم ایک انمول دوا ہے۔

آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ جلسی میم وریٹرم البم اور پلساٹیلا بھی خوف سے پیدا ہونے

والے دستوں کی ادویات ہیں۔ خوف کے نتائج اگر گہرے ہوں تو ہمیشہ او پیم کافی نہیں ہوتی تب آپ کو نیٹرم میور، سلیشیااور ایسڈ فاس کی جانب دیکھنا چاہیے۔

نیٹرم میور خاص طور پر اس وقت جب رعشہ یا فالجی کمزوری جس کی بنیاد خوف اور دہشت ہو فائدہ مند ہے۔

کوئلوں کی گیس سے پیدا شدہ بداثرات ہیں او پیم بووسٹااور آرنیکا کو یاد رکھیں۔

پھیپھڑوں کے مروڑ دار دردوں میں او پیم کے ہمراہ ماسکس اور اپی کاک کا موازنہ کریں۔

اسی طرح ٹی بی کی تشنجی کھانسی میں ڈروسرا کو بھی یاد رکھیں یہ کھانسی عموماً شام کو ہوتی ہے اور پھر آدھی رات کو ہوتی ہے اور معمولی سی بلغم نکالنے کی کوشش پر ابکائی آتی ہے اور قے آجاتی ہے۔

لیکچر نمبر ۷ ۲

سینگونیریااورچیلیڈونیم

اس سے پہلے کہ ہم سینگونیریا کی بات شروع کریں میں آپ پر واضح کرتا چلوں کہ یہ بھی پوست کی ایک قسم ہے جو میکسیکو میں پیدا ہوتی ہے وہاں اس کو آرجی مون میکسیکانا کہا جاتا ہے اس کو میکسیکو میں بالکل افیون کی مانند استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جلد پر خارش پیدا کرتی ہے اس کو کدو کیڑے نکالنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس پودے کا رس نکال کر خشک کر لیا جائے تو بالکل پیلے رنگ کی گوند کی مانند نظر آتا ہے۔ (سیام اور کمبوڈیا کے درختوں کے گوند (Gamboge) کی مانند میں اس کا ذکر اس لئے نہیں کر رہا کہ یہ بہت اہم ہے بلکہ آپ کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہ رہا ہوں ممکن ہے کسی وقت آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔

اب ہم سینگونیریا کا مطالعہ شروع کرتے ہیں یہ پوست کے گروہ (PAPA-VERACEAE) سے تعلق رکھتی ہے سینگونیریا کیناڈینسس (جس کو خونی جڑ بھی کہا جاتا ہے۔ اس پودے کی پہچان اس کی جڑ ہے جونہی جڑ کو کاٹا جاتا ہے اس میں سے خون کی مانند سرخ سیال نکلتا ہے اس لئے اس پودے کو خونی جڑ والا پودا کہا جاتا ہے۔ سینگونیریا کے بیج کسی حد تک نشہ آور ہوتے ہیں آپ کو اس کی علامات میں اوپیم سے مماثلت نظر آئے گی مگر مکمل علامات میں نہیں بلکہ خاندانی مماثلت جو اس کو اوپیم کے ساتھ ظاہر کرتی ہے لیکن دونوں ادویات کا آپس میں اتنا فرق ہے کہ ان کے گڈمڈ ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ سینگونیریا سے پیدا ہونے والی نشے کی علامات میں ہمیں کاہلی اور بے حسی نظر آتی ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں نظر ابتر ہو جاتی ہے نبض بے ترتیب ہو جاتی ہے۔ اس کی علامات سے اموئیم کے زہر کی مانند ہوتی ہیں دوا کے مطالعہ کے دوران ہم درج ذیل سکیم پر عمل کرکے غیر ضروری علامات کی ہتھوتری سے بچ سکتے ہیں۔

سینگونیریا کیناوینس سے موازنہ کریں

- بیلاڈونا
- آئرس ورسیکالر — سر درد میں
- پاؤلیپیا
- میلی لوٹس
- وریٹرم ورائیڈ
- فاسفورس
- انٹی مونیم ٹارٹ — نمونیہ میں
- سلفر

سینگونیریا خراش پیدا کرتی ہے

- دماغ (پریشانی تنگ مزاجی)
- ناک (خوشبو سے غشی)
- کان۔ (اچانک آوازوں سے پر حسی)
- دوران خون
  - سر درد
  - چکر
  - جریان خون
  - سن یاس
  - بخار
  - ماہواری — پھیپھڑوں کی سوزش
  - اجتماع خون
- لعاب دار جھلیاں
  - خشکی اور کھردرے پن کا احساس
  - کھانسی
  - زخم
  - دست — گومڑ
  - نمونیہ
- غدود۔ تھوک میں اضافہ
- جلد۔ کیل۔ زخم
- پٹھے۔ جوڑوں کا درد۔ کاہلی۔ متلی۔ غشی

سینگونیریا کا اولین کام سوزش پیدا کرنا ہے خواہ اس کو اندرونی طور پر استعمال کیا جائے یا جلد پر لگایا جائے یا جب یہ خون میں مل کر دوسری رگوں تک پہنچے۔ ابتدائی طور پر سینگونیریا کا کام بافتوں میں سوزش پیدا کرنا ہے۔ مثال کے طور پر سینگونیریا دماغ میں سوزش پیدا کرتی ہے میں اس کا ذکر اس لئے پہلے کر رہا ہوں کیونکہ دماغی علامات برتر اور اہم ہوتی ہیں خواہ علامات کا تعلق جذبات سے ہو یا سمجھ بوجھ سے۔ سینگونیریا کی تکالیف کے ہمراہ تشویش ضرور موجود ہوتی ہے۔

تاہم یہ تشویش کوئی الگ علامت نہیں ہے یہ علامت سر درد میں ظاہر ہو یا شکم کی خرابی میں ظاہر ہو دل کی علامات کے ہمراہ ہو یا سینہ کی علامات کے ہمراہ درحقیقت تمام ایسے امراض جن کی دوا سینگونیریا ہوتی ہے ان میں یہ تشویش موجود ہوتی ہے اس کے ہمراہ دوران خون میں ابتری یا بے ترتیبی موجود ہوتی ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے مریض بدخو ترش رو تنک مزاج یا برانگیختہ ہو جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ سوزش کانوں میں بھی ہوتی ہے لیکن یہ دوا کا دوران خون میں ابتدائی سوزش پیدا کرنے والے عمل کا حصہ ہے۔ بیرونی طور پر کان زیادہ سرخ ہو جاتے ہیں کانوں میں گھوں گھوں یا گرجنے کی آوازیں آتی ہیں ان کی وجہ کان کی ساخت کے دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے۔

سینگونیریا قوت سماعت کے عصب میں شدید اکساہٹ پیدا کرتی ہے اس اکساہٹ کے ہمراہ درج ذیل علامات ہوتی ہیں خاص طور پر اچانک سنائی دینے والی آواز سے پر حسی ایسا احساس کہ مریضہ ریل گاڑی میں سفر کر رہی ہے جو حرکت کے ساتھ ساتھ مریضہ کے اعصاب کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ اس کے ہمراہ یہ احساس بھی کہ لوگ اسکی بات تیزی سے سمجھ میں نہ آنے والی گفتگو کر رہے ہیں مریضہ چاہتی ہے کہ اس سے تھام رکھا جائے تاکہ وہ اعصابی ارتعاش جو اس کے جسم میں ہو رہا ہے روکا جا سکے۔ آپ دیکھیں کہ یہ سینگونیریا کا ابتدائی سوزشی اثر ہے جو کہ کانوں پر ہو رہا ہے اور اس کے اثرات تمام اعصابی نظام پر پڑ رہے ہیں اور یہ علامات پیدا ہو رہی ہیں یہ علامات عورتوں میں سن یاس کے دوران عام ہوتی ہی ہے

ان مریضاؤں میں سینگونیریا گلونائن کا درجہ رکھتی ہے۔

پکڑ کر رکھنے کی خواہش ہمیں جلسی میم کی یاد دہانی کراتی ہے جس میں دل کے امراض میں سردی سے سارا جسم کانپتا ہے اور پکڑ کر رکھنے کی خواہش ہوتی ہے ملیریا بخار کے لرزہ کے دوران پکڑ کر رکھنے کی خواہش لیکیسس میں بھی موجود ہے۔

اب ناک پر سینگونیریا کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔ سونگھنے کی حس بہت بڑھ جاتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ خوشبوؤں یا بدبوؤں سے انوکھی زود حسی جس سے مریضہ کو غش آجاتا ہے بخار کا ہی (Rose Cold) بہار یہ زکام میں یہ انوکھی علامت نہیں ہے۔ اس علامت کا تعلق سینگونیریا سے بھی ہے یوں سنگونیریا۔ فاسفورس۔ اگنیشیا۔ ویلیریانا۔ نکس وامیکا اور دوسری ایسی ادویات کے برابر کی حیثیت کی مالک ہے۔

دوران خون میں ابتری سب سے پہلے چکر آنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ سر کی جانب دوران خون میں اضافہ 'سر گھومنا' مریضہ علیل ہو جاتی ہے اور غشی محسوس کرتی ہے۔ مریضہ کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ اگر وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تو گر جائے گی۔ دوران خون کی ابتری ہمیں سر درد میں بھی نظر آتی ہے یہ سر درد جس کو امریکیوں کا سر درد کہا جاتا ہے اس میں سینگونیریا کا مقابلہ دنیا کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔ امریکہ میں یہ سر درد ایک عام بات ہے۔ سر کی جانب دوران خون میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے غشی اور متلی اتنی دیر جاری رہتی ہے جب تک کہ قے نہ آجائے۔ شدید سر درد ہوتا ہے درد گدی سے شروع ہوتا ہے اور پورے سر میں سے ہوتا ہوا دائیں آنکھ پر آکر ٹھہر جاتا ہے۔ ابتدا میں یہ سر درد برچھی مارنے کا سا ہوتا ہے کبھی کبھار دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے۔ جب سر درد عروج پر ہو مریضہ نہ تو آواز برداشت کر سکتی ہے نہ خوشبو۔ قوت سامعت اور قوت شامہ کے عصب پر نمایاں اثر ہوتا ہے۔ مریضہ کمرے میں کسی کی گفتگو بھی برداشت نہیں کر سکتی نہ ہی کمرے میں حرکت برداشت کرتی ہے۔ جوں ہی سر درد انتہا پر پہنچتا ہے متلی ہوتی ہے اور قے آجاتی ہے قے میں غذا اور صفرا خارج ہوتا ہے۔ مریضہ خاموشی اور اندھیرا کمرہ پسند کرتی ہے۔ کبھی کبھار بہت زیادہ پیشاب آنے پر سر

درد میں کمی واقع ہوتی ہے نہیں تو صرف نیند ہی سر درد کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ سر درد کی شدت میں کبھی کبھار مریضہ اپنے سر کو اپنے ہاتھوں سے دباتی ہے یا سر کو تکیے میں گھسیڑتی ہے یا آپے سے باہر ہو جاتی ہے۔ یہ ہے سینگونیریا کا مکمل سر درد۔ ایسے سر درد میں سینگونیریا نہ صرف افاقہ پیدا کرتی ہے بلکہ سر درد کو مکمل شفایاب کرتی ہے۔

سینگونیریا کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کی مماثل ادویات میں بیلاڈونا سب سے نمایاں نظر آئے گی بیلاڈونا بھی دائیں جانب کی دوا ہے بیلاڈونا کا سر درد دھڑکن دار ہوتا ہے دماغ کی جانب دوران خون میں اضافہ (اجتماع خون) روشنی اور شور برداشت نہیں ہوتا۔ آپ دیکھیں کہ دونوں ادویات میں کتنی مماثلت ہے۔ خاص طور پر سینگونیریا دونوں ادویات میں سے اس سر درد کے لئے زیادہ مفید ہے جس کی بنیاد شکم ہو۔ بیلاڈونا میں ہمیشہ آپ کو پاؤں سرد اور سر گرم ملے گا یہ علامت سینگونیریا میں ضروری نہیں کہ موجود ہو۔ بیلاڈونا میں مریض کو لیٹ جانے سے افاقہ نہیں ہوتا ہے۔ مگر سینگونیریا میں لیٹ جانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ بیلاڈونا میں سیدھے بیٹھنے سے افاقہ ہوتا ہے سینگونیریا کا سر درد گدی سے شروع ہوتا ہے یہ علامات بیلاڈونا کی نسبت سینگونیریا میں نمایاں ہے۔

میلی لوٹس (طرفیل) Clover تین پتوں والے گھاس کی ایک اور قسم ہے یہ بھی سر میں اجتماع خون اور سر درد پیدا کرتی ہے سر درد مریض کو بدحواس کر دیتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درد کی وجہ سے پیشانی پھٹ جائے گی یہ درد شدید دھڑکن دار اور گلونائن کے سر درد کی مانند ہوتا ہے۔ ایک آزمائش کنندہ عورت نے بتایا کہ دھڑکن دار سر درد کے ہمراہ دل کی دھڑکن بھی تیز تھی اور رحم ٹل گیا تھا۔ کبھی کبھار وافر پیشاب آنے سے سر درد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ آئرس ورسیکالر بھی سینگونیریا سے مماثلت رکھتی ہے یہ بھی سر درد میں مفید ہے جب سر درد نوبتی ہو مثال کے طور پر ہر اتوار کے دن سر درد ہو جس کی وجہ پچھلے چھ دن کا تناؤ ہو اور اب مریض اس کا شکار ہو اور سر درد ہو گیا ہو۔ یہ سر درد خاص طور پر سکول ماسٹروں کالج کے پروفیسروں اور سکول اور کالج کے طالبعلموں کو ہوتا ہے اور سینگونیریا

ان کی دوا ہوتی ہے۔ سر درد شدید اور دھڑکن دار ہوتا ہے اور حلقہ چشم کے اوپر ہوتا ہے اکثر اوقات آنکھوں پر بھی اثر انداز ہو جاتا ہے۔ اور جزوی اندھا پن پیدا کر دیتا ہے۔ جب سر درد انتہا پر ہو تو اکثر قے آجاتی ہے قے کھٹی یا کڑوی ہو سکتی ہے یا دونوں طرح کی ہو سکتی ہے۔

میری خواہش ہے کہ میں پاؤلینا سار بیلس کا ذکر بھی کروں اس کی کہانی بہت مختصر ہے۔ چند سال پہلے یہ دوا گولیوں کی شکل میں بازار میں دستیاب تھی اور سر درد کی بہت مشہور دوا تھی دوا نے ثابت کیا کہ سر درد کے لئے بہت موثر ہے۔ اس دوا کا بنیادی عنصر پاؤلینا تھا۔ مجھے یہ اعتراض ہے کہ اس کی بڑی بڑی خوراکیں ضروری ہیں نتیجتاً میں نہیں سمجھتا کہ اس دوا کا مرض کی علامات سے درست تعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا بنیادی عنصر کیفین اور تھین سے مماثل ہے۔

آیئے سینگونیریا کے دوران خون پر اثر کا مطالعہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی کبھار جریان خون میں سینگونیریا کی ضرورت ہوتی ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ سینگونیریا کی بکثرت ضرورت نہ پڑے گی لیکن یہ آپ کے دماغ میں موجود ہونی چاہیے۔ کہ جب علامات دوا کو طلب کریں۔ خاص طور پر سن یاس میں جب رحمی جریان خون ہو تو سینگونیریا کی ضرورت پڑے گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جب رحمی جریان خون کے ہمراہ سر درد موجود ہو تو سینگونیریا استعمال کی جائے خون چمکدار سرخ ہوتا ہے جما ہوا اور بدبو دار ہوتا ہے سر درد کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں سر درد کے ہمراہ چہرے کی جانب دوران خون اور گرمی کی لہریں جو سن یاس کی خصوصیت ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے چہرہ کا رنگ مرطوبیت غشی اور کمزوری کے احساس کے ساتھ تبدیل ہو جاتا ہے یہ وہ جگہ ہے جب آپ کو سینگونیریا کے ساتھ ساتھ گلونائن، ایمائل نائٹریٹ اور لیکسیس کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔

سینگونیریا کی ماہواری چمکدار سرخ ہوتی ہے خون منجمد اور بدبو دار ہوتا ہے۔ بعد میں سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور بدبو نہیں ہوتی ایک اور مرض بھی ہے جس میں دوران خون میں نمایاں ابتری ہوتی ہے مرض ہے فلوریڈا کی ٹی بی۔ میں آپ کو فلوریڈا کی ٹی بی کی علامات کی

تفصیل بتاتا ہوں جو سینگو نیریا طلب کرتی ہیں۔ میں آپ کو کھانسی کی خاصیت بھی بتاؤں گا اور سینگو نیریا کا نمونیہ میں استعمال بھی واضح کروں گا۔ کیونکہ علامات ایک جیسی ہوتی ہیں مگر مرض مختلف ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ مریض کو روزانہ دق کا بخار ہو جاتا ہے بخار بعد دوپہر دو بجے یا چار بجے شروع ہوتا ہے گالوں پر سرخ گول نشان بن جاتے ہیں کھانسی ابتدا میں عموماً خشک ہوتی ہے گلے اور سینہ کے اوپری حصے میں گدگدی یا کیڑا رینگنے کا احساس ہوتا ہے یقیناً یہ احساس سانس کی نالی میں ہوتا ہے اور ابتدا پھیپھڑوں کی نالیوں سے ہوتی ہے۔ سینہ کے اوپری حصے میں جلن اور بھراؤ کا احساس ہوتا ہے جیسا کہ سینہ خون سے بھر گیا ہے دراصل ہوتا بھی یہ ہی ہے۔ مریض دائیں پھیپھڑے میں چبھن دار درد کی شکایت کرتا ہے خاص طور پر بیٹلنی کے قرب وجوار میں چبھن دار درد ہوتا ہے۔ درد پٹھوں کے درد سے مشابہ ہوتے ہیں سینہ کے متاثرہ پٹھے دکھتے ہیں سانس میں زبردست رکاوٹ ہوتی ہے پس مرض کی ابتدا میں سینگو نیریا دوران خون کو پرسکون کر کے سینہ سے بھراؤ کی حالت ختم کرتی ہے۔ دق کے بخار میں کمی ہو جاتی ہے اور آپ کا مریض چند ماہ کے علاج کے بعد موت سے بچ جاتا ہے۔

جب نمونیہ سینگو نیریا کو طلب کرتا ہے تو درج بالا علامات کے علاوہ کھانسی کے ہمراہ زنگاری رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے (یہ بالکل ایسی ہی علامت ہے جو آپ کو سرخ ہیپا ٹائزیشن میں ملتی ہے) سانس لیتے وقت زبردست تنگی ہوتی ہے ہاتھ اور پاؤں جلتے ہیں یا اس کے بالکل برعکس ہاتھ پاؤں یخ ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھار اس سے پہلے کہ ہیپاٹائزیشن کا عمل شروع ہو دل کے عمل میں ناکامی کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں مریض کو دل کے گرد کمزوری اور غشی کا احساس ہوتا ہے مریض غش کھا جاتا ہے، نبض بے ترتیب اور کمزور ہو جاتی ہے، مریض کا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے، شدید متلی ہوتی ہے۔ سینگو نیریا میں اکثر وبیشتر بھراؤ کا احساس ہوتا ہے آپ جانتے ہیں کہ سینگو نیریا دماغ میں کیسا بھراؤ پیدا کرتی ہے۔ گالوں پر سرخ گول دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔

سینگو نیریا کو آپ تنگ کرنے والی کھانسی میں استعمال کر سکتے ہیں جو رات کے وقت

مریض کو اٹھ کر بیٹھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ جوں ہی مریض کی ہوا خارج ہو جائے یاڈکار آجائے کھانسی رک جاتی ہے۔ ایسے زکام کے ہمراہ سینہ سے معدہ تک گرم لہر دوڑنے کا احساس ہوتا ہے۔ ممکن ہے مرض جگہ بدل کر سینے سے شکم میں چلا جائے اور تمام مشکلات دست شروع ہونے پر ختم ہوں۔

نمونیہ میں سینگونیریا بہت سی ادویات سے مماثلت رکھتی ہے۔ پھیپھڑوں کے بھراؤ میں وریٹرم ورائیڈ سے مماثل ہے اور علامات کی شدت میں بھی مماثل ہے لیکن شریانوں میں آکساہٹ وریٹرم ورائیڈ میں زیادہ ہوتی ہے تاہم اس وقت تک ہیپاٹائزیشن کا عمل شروع نہیں ہوا ہوتا۔ جب وریٹرم ورائڈ دی جائے تو نبض آہستہ ہو جاتی ہے بھراؤ میں کمی پیدا ہوتی ہے نمونیہ کم ہونے لگتا ہے۔ وریٹرم ورائیڈ اس وقت بھی سینگونیریا سے مماثل ہوتی ہے جب بھراؤ اتنا شدید ہو کہ مریض کے سر پر موت کا خطرہ منڈلا رہا ہو۔ نبض تیز ہو نبض میں تھر تھراہٹ ہو چہرہ نیلاہٹ مائل ہو جائے اس علامت سے محسوس ہو کہ پھیپھڑوں کا فالج قریب ہے لیکن جب ہیپاٹائزیشن کا عمل شروع ہو جائے تو وریٹرم ورائیڈ مظہر دوا نہیں ہوتی۔

نمونیہ میں فاسفورس سینگونیریا سے مماثلت رکھتی ہے فاسفورس کی علامات میں فاسفورس کے لیکچر میں بیان کروں گا۔ انٹی مونیم ٹارٹ بھی سینگونیریا سے مماثلت رکھتی ہے جبکہ چہرہ نیلا ہو جائے خون میں کاربن کی مقدار بہت بڑھ گئی ہو کھڑ کھڑاہٹ والی کھانسی ہوتی ہے۔

سلفر سینگونیریا سے مماثل ہے جب پھیپھڑوں میں سے ہیپاٹائی زیشن کا عمل ختم نہ ہو رہا ہو اور بلغم پیپ دار ہو جائے ایسے حالات میں دونوں مظہر ہوتی ہیں سینگونیریا اس وقت زیادہ مظہر ہوتی ہے جب بلغم پیپ دار اور بدبودار ہو حتیٰ کہ مریض کو خود بھی بلغم سے بدبو آتی ہے۔ آئیں سینگونیریا کی جانب چلتے ہیں اور اس کا لعاب دار جھلیوں پر اثر ملاحظہ کرتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ سینگونیریا لعاب دار جھلیوں میں زبردست خراش پیدا کرتی ہے۔ سب سے پہلے

ان میں خشکی پیدا ہوتی جاتی ہے خواہ جھلیاں آنکھ کی ہوں منہ کی ہوں ناک کی ہوں یا کہیں بھی ہوں۔ خشکی کے ہمراہ جلن اور کھردراپن بھی ہوتا ہے جیسے کہ لعاب دار جھلیوں کا استر اتر گیا ہو جھلیاں ننگی ہو گئی ہوں۔ نزلہ زکام میں یہ عام علامت ہوتی ہے آپ دیکھیں گے کہ ناک دکھتا ہے ناک میں کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے اور ناک سے خراش دار پانی بہتا ہے۔ بیان کردہ کھانسی بھی موجود ہوتی ہے کھانسی کی بنیادی وجہ لعاب دار جھلیوں کی سوزش یا خشکی ہوتی ہے۔ جب حنجرہ کی لعاب دار جھلیاں متاثر ہوں تو بہت دکھ دینے والی علامات نظر آتی ہیں آواز بیٹھ جاتی ہے حلق میں سوجن کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ حلق بند ہو جائے گا۔ سینگونیریا حنجرہ کے نزلہ میں مظہر دوا ہوتی ہے خواہ نزلہ دق کی وجہ سے ہو یا عام سرد ہوا لگ جانے سے پیدا ہوا ہو۔

کروپ کھانسی میں بھی ہم سینگونیریا استعمال کر سکتے ہیں کروپ کھانسی جس میں بناوٹی جھلی پیدا ہو جاتی ہے خشکی اور کھردرے پن کا احساس ہمراہ ہوتا ہے حلق میں سوزش سے ہمراہ جلن ہوتی ہے اس فلزاتی کھانسی کو صرف خرخراہٹ اور سیٹیاں بجنے والی کھانسی ہی کہا جا سکتا ہے اس کا کوئی اور نام نہیں ہے۔

کھانسی میں سے باریک سیٹی کی آواز آتی ہے کھانسی اتنی مرطوب کہ سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ کھانسی کے ہمراہ خشکی جلن اور زکام کی دوسری علامات موجود ہوتی ہیں۔ سینگونیریا ایسی کھانسی کو فوری شفایاب کر دیتی ہے بسا اوقات آپ کو لعاب دار جھلیوں پر زخم نظر آئیں گے ان کے ہمراہ درج بالا علامات موجود ہو نگی۔

سینگونیریا لعاب دار جھلیوں پر ابھار بھی پیدا کرتی ہے (Polypi) یہ ابھار ناک یا جسم کے دوسرے حصوں میں نظر آ سکتے ہیں سینگونیریا خاص طور پر لعاب دار جھلیوں کی سطح کے غیر فطری ابھاروں کی دوا ہے۔ جب ان سے بہت خون بہتا ہو۔ جب یہ ابھار ناک کے اندر پیدا ہو جائیں تو ان کے ہمراہ درج بالا زکام بھی موجود ہوتا ہے منہ میں تھوک کی زیادتی ہوتی ہے جس کا مطلب ہے کہ دواغدودوں میں بھی خراش پیدا کرتی ہے۔

سینگو نیریا جلد پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور جلد پر کیل پیدا کرتی ہے خاص طور پر ان عورتوں کے چہرے پر کیل پیدا کرتی ہے جن کو ماہواری کم آتی ہو اور ان کے جسم میں دوران خون کی تقسیم کا عمل بے ترتیب ہوتا ہے۔ آخر میں ہم دیکھتے ہیں کہ سینگو نیریا پٹھوں پر اثر انداز ہوتی ہے پٹھوں میں سوجن پیدا کرتی ہے اور پٹھوں میں شدید درد پیدا ہو جاتے ہیں یہ درد جگہ بدلتے ہیں تیز اور چبھن دار ہوتے ہیں پٹھوں میں شدید دکھن ہوتی ہے اور پٹھے سخت ہو جاتے ہیں خاص طور پر گردن کے پٹھے اور کمر کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں۔

دائیں کندھے کے تکونی پٹھے کے ساتھ سینگو نیریا کا خاص تعلق ہے شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے مریض دایاں بازو سر تک اونچا نہیں اٹھا سکتا۔ سینگو نیریا دائیں کندھے کے تکونی پٹھے پر جو اثر رکھتی ہے وہی اثر فیرم فاس بائیں کندھے کے تکونی پٹھے پر رکھتی ہے یہ سب سینگو نیریا کیناڈینسس کی علامات ہیں۔

چیلیڈونیم مجس

چیلیڈونیم

- جگر۔ پھیپھڑے۔ دل
- اعصابی درد۔ دانت کا درد
- آنکھیں گردے بھگندر (فسچولا
- جوڑ۔ پردہ شکم
- جلد۔ سردی۔ بخار

چیلیڈونیم سے موازنہ کریں

- انٹی مونیم ٹارٹ
- مرکیورس
- کالی کارب
- برائی اونیا
- لائیکوپوڈیم

میں چیلیڈونیم کی علامت مختصراً بیان کروں گا۔ چیلیڈونیم بے مثال دوا ہے اور اپنی ہم جنس ادویات سینگونیریا اور اوپیم سے مماثل ہے اور نکس وامیکا۔ مرکیورس۔ فاسفورس۔ کالی کارب کے ساتھ بھی مماثلت رکھتی ہے چیلیڈونیم کے پودے میں زرد رنگ کا کڑوا خراش دار رس ہوتا ہے جس کو اگر بیرونی طور پر لگادیا جائے تو سوزش پیدا کرتا ہے حتی کہ آبلے ڈال دیتا ہے۔ چیلیڈونیم کی اصل قدر و قیمت اس کے جگر گردوں اور پھیپھڑوں پر اثر میں پوشیدہ ہے۔ مریض پست ہمت اور رونے کی جانب میلان رکھتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ بیان نہیں کر سکتا بے آرام ہوتا ہے ضروری ہے کہ مریض جگہ بدلتا رہے مریض دماغی طور پر تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے سر درد کے ہمراہ سردی گردن سے شروع ہو کر گدی تک جاتی ہے سر اتنا بوجھل ہوتا ہے کہ مریض سر کو تکیے سے اٹھا نہیں سکتا۔

ممکن ہے کہ چیلیڈونیم جگر کے کئی امراض میں مظہر ہو عام بھراؤ سے لے کر جگر کی سوجن تک چیلیڈونیم جسم کی دائیں جانب میں عام دکھن سے لے کر کئی اقسام کے تیز چبھن دار درد تک پیدا کرتی ہے جو جگر سے معدہ کی جانب گولی کی مانند جاتے ہیں یا یہ درد کمر میں جگر کی عقبی جانب جاتے ہیں۔ دائیں شانے کے نچلے زاویے میں شدید درد ہوتا ہے یہ علامت ہی جگر کے امراض میں اس دوا کی کلیدی علامت ہے۔

اس کے علاوہ آپ کو جگر کی عمومی علامات بھی نظر آئیں گی۔ جگر کا سوج جانا، سردی لرزہ، بخار، یرقان، زبان پر زرد چشم منہ کا ذائقہ کڑوا۔ زبان پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں یہ علامات آپ کو مرکیورس میں بھی نظر آئے گی۔ دودھ پینے کی خواہش ہوتی ہے جو مشکل سے موافق پڑتا ہے تیزابی اشیاء کھانے کی خواہش، اچار کھانے کی خواہش، سرکہ کی خواہش۔

پاخانہ نمایاں طور پر کثیر مقدار چمکدار زرد لئی کی مانند یا کیچڑ کی مانند ہوتا ہے یہ چیلیڈونیم کی واضح علامات ہیں آیئے میں آپ پر واضح کروں کہ علامات پر دوا کا انتخاب کیسے کیا جائے گا۔ آپ دوا کا انتخاب عام صفراوی علامات جگر میں بھراؤ کی کیفیت یا جگر کا سوج جانا یا

نمونیہ میں صفراوی علامات کی موجودگی سے کریں گے۔

آپ چیلیڈونیم کو صفراوی نمونیہ میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اس نمونیہ کی علامات میں آپ کو بتاتا ہوں نمایاں علامات دائیں شانے کی ہڈی کے نچلے زاویے میں درد ہوتا ہے آپ کے ذہن میں اس طرح کا درد دوسری ادویات میں بھی ہوگا۔ چینوپودیم میں کندھے کے پچھلی جانب بوجھل درد ہوتا ہے۔ مگر وہ ریڑھ کی ہڈی کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

ایسا ہی درد رنین کیولس بلبوسس میں بائیں کندھے کے پچھلی جانب ہوتا ہے جو بڑھ کر سینہ کی بائیں جانب آتا ہے لوبیلیا سفلیٹیکا کا درد بائیں کندھے کے نیچے نہیں بلکہ اندرونی حد میں ہوتا ہے رونے سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ انگستورا میں دائیں شانے کے نیچے سینہ کی جانب بھٹنی کے نزدیک تیز چبھن دار درد ہوتا ہے۔ برائی اونیا جگر کے امراض میں چیلی ڈونیم سے بہت مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات میں درد چبھن دار درد ہوتے ہیں دونوں میں دائیں شانے کی ہڈی کے نیچے درد ہوتا ہے دونوں میں منہ کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور زبان زرد ہوتی ہے دونوں ادویات میں جگر سوجا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن برائی اونیا کا پاخانہ مختلف ہوتا ہے یا تو پاخانہ سخت خشک ہوتا ہے اور بھورا ہوتا ہے یا پھر پاخانہ اگر نرم ہو تو پھس پھسا ہوتا ہے اسکے ہمراہ کالوسنتھ کی مانند قولنجی درد ہوتا ہے کبھی کبھار پاخانے کی بو پرانے پنیر کی مانند ہوتی ہے۔

لائیکوپوڈیم جو کہ چیلی ڈونیم سے مماثلت رکھتی ہے بڑی آسانی سے الگ کی جاسکتی ہے لائیکوپوڈیم میں نچلی آنتوں میں ہوا گڑگڑاتی ہے اور منہ کا ذائقہ کڑوا ہونے کی بجائے کھٹا ہوتا ہے کھٹی قے آتی ہے تھوڑی سی غذا کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہے لائیکوپوڈیم کے درد بوجھل اور چیلیڈونیم کے درد چبھن دار اور بھالا مارنے کے سے ہوتے ہیں۔

آپ چیلیڈونیم کو چہرے کے اعصابی درد میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ درد دائیں رخسار کی ہڈی سے دانتوں یا دائیں آنکھ میں جاتا ہے ممکن ہے درد حلقہ چشم کے اعصاب میں ٹھہر جائے۔ عصبی درد چیلیڈونیم سے اس وقت تک شفایاب نہ ہوگا جب تک کہ مریض میں

جگر کی علامات موجود نہ ہوں۔ اس عصبی درد کی بنیاد جگر کی خرابی ہوتا ہے یہ عصبی درد چہرے کاایسا درد نہیں ہوتا جس کی وجہ نامعلوم ہے۔

جیساکہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ چیلیڈونیم صفراوی نمونیہ میں کارآمد دوا ہے۔اسی طرح چیلیڈونیم بچوں کی سانس کی نالیوں کی سوزش میں بھی فائدہ مند ہے جبکہ جگر کی علامات ہمراہ ہوں خاص طور پر یہ سوزش خسرہ یاکالی کھانسی کے بعد ہو جائے۔ایسے حالات میں مریض کاچہرہ گہرا سرخ ہوتا ہے سینہ پر جبر سانس لینے میں تنگی ہوتی ہے ناک کے نتھنے پھولتے اور سکڑتے ہیں (لائیکوپوڈیم) ایک پاؤں گرم دوسرا سرد ہوتا ہے (لائیکو کی ایک اور علامت) دائیں شانے کی ہڈی کے نیچے چبھن دار درد۔ کھانسی عموماً ڈھیلی اور بلغم کھڑ کھڑاتا ہے۔ لیکن بلغم آسانی سے باہر نہیں نکلتا۔

بسا اوقات صفراوی نمونیہ میں مرکیورس مظہر دوا ہوتی ہے مرکیورس اور چیلی ڈونیم کے پاخانوں میں اختلاف ہے مرکیورس کے پاخانے کیچڑ نمااور پاخانہ سے پہلے اور بعد میں مروڑ پڑتے ہیں مرکیورس کی بلغم کے ہمراہ خون کی لکیر موجود ہوتی ہے اور دائیں پھیپھڑے سے تیز اور گولی مارنے کے سے درد کمر کی جانب جاتے ہیں یہ علامت ممکن ہے چیلی ڈونیم میں بھی موجود ہو۔

انٹی مونیم ٹارٹ کے صفراوی نمونیہ میں جلد زرد پیشاب زرد اور قے بھی زرد ہوتی ہے دائیں جانب کاذب پسلیوں کے نیچے ڈنک دار درد ہوتا ہے۔ چپک جانے والا جھاگ دار بلغم خارج ہوتا ہے سینہ میں بلغم کھڑ کھڑاتا ہے دم کشی ہوتی ہے ناک کے نتھنے پنکھے کی مانند چلتے ہیں شدید جبر ہوتا ہے اور نبض طاقتور ہوتی ہے۔

نمونیہ میں کالی کارب مظہر ہوتی ہے اور اس دوا کو اکثر معالج بھول جاتے ہیں اگرچہ کالی کارب نمونیہ کی ابتدا میں استعمال نہیں ہوتی لیکن بعد میں جب کھانسی کے دوران بلغم کھڑ کھڑاتا ہو۔ پھیپھڑوں میں رساؤ پڑ چکا ہو صبح دو یا تین بجے علامات میں اضافہ ہو جاتا ہو۔ بلغم میں پیپ کی گولیاں خارج ہوتی ہوں یہ بھی ممکن کہ چہرہ نیلاہٹ مائل ہو اور آنکھوں کے اوپر والے پپوٹوں پر تھیلیاں بنی ہوں یا پپوٹے پھولے ہوئے ہوں۔

لیکچر نمبر ۲۸

کیو کربیٹاسیا

کیو کربیٹاسیا	۱۔	کالوسنتھ	
	۲۔	برائی اونیاالبا	
	۳۔	تربوز (اس کے بیج پیشاب آور)	
	۴۔	کیو کربیٹا	دھاری دار خربوزہ
	۵۔	موموڈریکابالسامینا	شکم کا ہوا سے پھول جانا
	۶۔	ایلاٹیریم موموڈریکا (انتڑیاں اور بخار)	

آج ہم کیو کربیٹاسیا گروہ سے تیار کردہ ادویات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں اس گروہ سے ہمارے پاس چھ یا آٹھ ادویات موجود ہیں اور کچھ کھانے کے قابل پھل بھی موجود ہیں جن میں تربوز کھیرا اور دھاری دار خربوزہ شامل ہیں ان میں سے چند کے بیج پیشاب آور خصوصیات رکھتے ہیں۔ تربوز کدو اور خربوزے کے بیج پیٹ کے کیڑوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس گروہ سے جو ادویاتی عناصر حاصل کیے گئے ہیں ان کی بابت ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ادویات غذا کی نالی پر نمایاں اثر رکھتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان ادویات کا عمل دست آور ہے یقیناً یہ ادویات شکم کی رگوں کی جسامت کو کنٹرول کرنے والے حصوں پر فالجی اثر کرتی ہیں یہ ادویات پکڑنے والے درد اور فوارہ کی مانند نکلنے والے دست پیدا کرتی ہے آخری علامت ایلاٹیریم کی اہم علامت ہے۔

آیئے ادویات کو شمار کرتے ہیں نمبر ۵ پر میموڈریکا بالسامینا ہے اس دوائی کی ایک بہت ہی اہم علامت تلی کے قریب بڑی آنت کے خمیدہ حصے میں ہوا کا اجتماع ہے۔ اجتماع بالکل لائیکوپوڈیم کی مانند ہوتا ہے یہ جان لینا بہت آسان ہے کسی بھی مزمن مرض کے دوران

یہ علامت مریض کو بہت تنگ کرتی ہے۔ کیا آپ جو دوا مریض کو استعمال کروا رہے ہیں اس کا عمل تباہ کرنا چاہتے ہیں آپ جائز طور پر موموڈریکا کی ایک خوراک دے کر اس علامت سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور آپ دوبارہ پہلے والی دوا دے سکتے ہیں۔

اسی گروہ کی ایک اور دوا ایلاٹیریم ہے ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں پہلے بھی استعمال کی جاتی رہی ہے اس کے دست خاص قسم کے ہوتے ہیں کیوکربیٹاسیا کی مانند یہ دوا بھی غذا کی نالی پر اثرانداز ہوتی ہے اور آنتوں میں یکدم سیرم بھر دیتی ہے یوں دست پیدا ہو جاتے ہیں دست کثیر مقدار آتے ہیں اور یہ ہی دوا کی مخصوص علامت ہے یہ علامت آپ کو بچوں کے گرمیوں کے دستوں میں اس دوا کو استعمال کرنے کی راہ نمائی کرتی ہے۔ دستوں کا رنگ زیتون کی مانند سبز ہوتا ہے دست فوارہ کی مانند نکلتے ہیں دستوں کے ہمراہ شکم میں کاٹنے والے درد ہوتے ہیں آپ یاد رکھیں کہ ایلاٹیریم کا موازنہ کروٹن ٹگ۔ پوڈوفائلم وریٹرم البم یا اسی قماش کی ادویات سے کیا جانا چاہیے۔ ایلاٹیریم کو کروٹن ٹگ سے الگ کرنا بہت آسان ہے کیونکہ کروٹن ٹگ کے دست زرد رنگ اور پتلے ہوتے ہیں جیسے ہی مریض کھاتا ہے یا پیتا ہے دست آجاتا ہے پوڈوفائلم کے دستوں میں صبح کے وقت اضافہ ہوتا ہے اس لئے یہ دوا خود ہی ایلاٹیریم سے الگ ہو جاتی ہے بقایا ادویات جن کا کیوکربیٹا سیا گروہ سے تعلق ہے وہ سٹرولس (تربوز) کیوکربیٹا دھاری دار خربوزہ جس کے بیج پیٹ سے کیڑے نکالنے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں اسی طرح کدو کے بیج بھی پیٹ سے کیڑے نکالنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں کالوسنتھ اور برائی اونیا البادونوں ادویات کی بہت زیادہ اہمیت ہے ہم ان کی بابت تفصیل سے بات کریں گے۔

کالوسنتھ

کالوسنتھ (کوڑتما)	۱۔ اعصاب (اعصابی درد۔ مروڑدار درد) ۲۔ انتڑیاں ۳۔ پیشاب ۴۔ گنٹھیا ۵۔ کوڑتما

کالوسنتھ مالٹے کی جسامت کا پھل ہے جو بیل کے ساتھ لگتا ہے اس کی بیرونی سطح کا رنگ سنگ سبز کی مانند ہوتا ہے مگر جب یہ خشک کر لیا جائے تو اس کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے یہ امریکہ میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ شام اور ترکی سے درآمد کیا جاتا ہے تاہم مارکیٹ میں اس کا چھلکا اتار کر خشک کیا ہوا گودے کی مانند مغز دستیاب ہوتا ہے اس کے اندر بیج بھرے ہوتے ہیں اور وزن میں بالکل ہلکا ہوتا ہے اس کی کوئی خوشبو نہیں ہوتی مگر اس کا ذائقہ شدید کڑوا ہوتا ہے اس گروہ کی دوسری ادویات کی مانند کالوسنتھ (کوڑتما) بھی انتڑیوں میں خراش پیدا کرتا ہے ابتدا میں پانی کی مانند دست پھر آؤں اور خون آنے لگتا ہے درد خبیث کاٹنے والے پکڑنے والے ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ یہاں تک محدود نہیں ہے بلکہ کالوسنتھ اعصابی نظام پر قوت سے اثرانداز ہوتی ہے اور اس کے فوائد کئی قسم کے اعصابی دردوں کے علاج میں سامنے آتے ہیں خلل اعصاب کی علامات میں کالوسنتھ ڈائسکوریا ولوسا سے قریبی مماثلت رکھتی ہے۔

علاوہ ازیں اب تک کالوسنتھ کو صرف قولنجی دردوں تک محدود سمجھا گیا ہے جبکہ کالوسنتھ بیضہ دانیوں کے خاص گہرے امراض میں شفا بخش ثابت ہوتی ہے جیسے کہ بیضہ دانیوں کی رسولیاں گومڑ وغیرہ۔ کالوسنتھ براہ راست بیضہ دانیوں پر اثرانداز ہوتی ہے اور فوطوں کی ڈوری پر بھی اثرانداز ہوتی ہے پہلے پہل یہ کہا جاتا تھا کہ کالوسنتھ کوئی سوزش پیدا نہیں کرتی مگر یہ تحقیقی غلطی تھی کیونکہ کالوسنتھ کے مریض کی آٹوپسی سے پتہ چلتا ہے کہ آنتیں تازہ

تازہ گوند سے جڑی ہوئی ہیں صاف ظاہر ہے کہ سوزشی مواد باہر نکل رہا ہے۔بیضہ دانیوں میں گہری سوئی چبھنے کے سے درد جب یہ درد دائیں بیضہ دانی میں ہوتے ہوں اور مروڑ دار درد جن کو دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا ہو تو کالوسنتھ شفاء بخش ثابت ہوتی ہے۔

دو مریضاؤں کے بیضہ دانیوں میں رسولیاں تھیں جو کالوسنتھ سے شفایاب ہو گئیں۔ ان میں درج بالا علامات موجود تھیں مجھے یاد ہے کہ ایک عورت جس کو بیضہ دانی میں قولنجی درد پچھلے تین سال سے موجود تھا کالوسنتھ دینے سے شفایاب ہو گئی تھی اس عورت کو پکڑنے والے درد ہوتے تھے اور دردوں کو دہرا ہونے سے افاقہ ہوتا تھا۔ اور کوئی عضوی تبدیلی موجود نہ تھی۔

اب ہم کالوسنتھ کے شکم اور شکم کے اندرونی اعضا پر اثر کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ منہ کا ذائقہ مسلسل کڑوا ہوتا ہے شدید پیاس لگتی ہے خالی ڈکار آتے ہیں متلی اور قے میں کڑوا مواد نکلتا ہے یا غذا نکلتی ہے درد کی وجہ سے مریض دہرا ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے یا شکم پر دباؤ ڈالتا ہے تاکہ درد میں افاقہ ہو پکڑنے والے درد اور دہرا ہونا ہی کالوسنتھ کی جانی پہچانی کلیدی علامت ہے۔ مرض کی بنیاد بیرونی ہو یا معکوس ہو، خواہ شکم میں ہوا بھر جانے سے ہو، غیر ہضم غذا سے ہو، شدید قسم کے جذبات سے ہو، سردی لگ جانے سے ہو، جیسا کہ اس کو نروس قولنجی درد کہا جاتا ہے ہو سکتا ہے پاخانے پانی کے سے وافر مقدار یا ہوا کے ہمراہ خارج ہوں یا پاخانہ کیچڑ نما ہو یا پھس پھسا پاخانہ ہو یا خونی پاخانہ ہو جس کے بعد مقعد میں شدید اینٹھن ہو لیکن پاخانہ آنے سے پہلے مروڑ دار درد ہوں پاخانہ آنے کے بعد مروڑ دار درد میں افاقہ ہو جاتا ہو اگرچہ ممکن ہے کہ درد پاخانہ کرنے کے بعد بھی جاری رہے۔ معمولی سی غذا استعمال کرنے سے پاخانہ آجاتا ہے اسی طرح درد بھی ہر کھانے کے بعد بڑھ جاتا ہے کبھی کبھار یہ درد مروڑ کی بجائے کاٹنے والے دردوں میں بدل جاتے ہیں۔ چھرا مارنے کے سے درد جو پورے شکم اور پیڑو تک پھیل جاتے ہیں۔ ہوا خارج ہونے یا پاخانہ آجانے سے درد کو افاقہ ہو جاتا ہے ہوا کا دباؤ ہو سکتا ہے کہ مثانہ میں تکلیف پیدا کرے تاہم ہوا خارج ہونے سے فوری افاقہ ہوتا

ہے پیشاب بدبودار ہوتا ہے اور اس میں بلغم موجود ہوتا ہے۔

آیئے اب کالوسنتھ سے مماثل چند ادویات ملاحظہ کریں۔

غصہ کے بد اثرات میں کالوسنتھ کا موازنہ سٹافی سیگریا اور کیمو ملا سے کیا جانا چاہیے اور ان سے بھی بڑھ کر کاسٹیکم کے ساتھ موازنہ کریں جذبات کی شدت میں کالوسنتھ کیمو ملا سے مماثل ہے دونوں ادویات کو بچوں میں استعمال کیا جاتا ہے جب غصہ کی وجہ سے بچوں کو صفراوی دست آنے لگیں یا قولنجی درد پیدا ہو جائیں کیمو ملا اجتماع خون کی شدت کی وجہ سے کالوسنتھ سے الگ ہو جاتی ہے سر پر گرم پسینہ آتا ہے بلکہ کیمو ملا کا مزاج فیصلہ کرنے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے خاص طور پر عورتوں اور بچوں کے جذبات کی شدت میں کبھی کبھار کالوسنتھ کی بجائے سٹافی سیگریا استعمال کرنی پڑے گی جب ان کے شکم میں شدید درد کو کالوسنتھ سے افاقہ نہ ہو۔ کالوسنتھ کی شکم اور آنتوں کی علامات میں آپ کو اس کا موازنہ ایکونائٹ۔ وریٹرم البم۔ بووسٹا۔ کروٹن ٹگ۔ ایلا ٹیریم اور مرکیورس سے کرنا چاہیے۔

وریٹرم البم کے شکم کے درد مریض کو دہرا ہونے پر مجبور کرتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ مریض افاقہ حاصل کرنے کے لئے چہل قدمی کرے وریٹرم البم کے مریض کی پیشانی پر سرد پسینہ بھی موجود ہوتا ہے خاص طور پر جب آنتوں میں رکاوٹ ہو یا ایک آنت دوسری آنت میں لپٹ گئی ہو تو وریٹرم البم فائدہ مند ہوتی ہے۔

بووسٹا کا درد شکم دہرا ہونے اور غذا کھانے سے کم ہو جاتا ہے اور پیشاب برنگ سرخ آتا ہے۔ کروٹن ٹگ میں پانی کی مانند دست اور شکم میں درد ہوتا ہے پاخانہ کا رنگ سبز بھورا یا زرد ہو سکتا ہے پاخانہ فوارہ کی مانند نکلتا ہے جیسے کسی نل سے پانی خارج ہو رہا ہو کروٹن کے پاخانے دودھ پینے یا غذا کھانے سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کالوسنتھ کبھی کبھار گرم موسم کی تکلیف اور پیچش میں فائدہ مند ہوتی ہے کالوسنتھ کروٹن ٹگ سے مختلف ہے کیونکہ کروٹن ٹگ میں مریض جب بھی غذا کھاتا ہے یا پیتا ہے تو اسے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور فوارہ کی مانند پاخانہ

خارج ہوتا ہے جیسے کسی نل سے پانی نکل رہا ہو۔ایلا ٹیریم کی تصویر بھی الگ ہو جاتی ہے کیونکہ ایلا ٹیریم کے پاخانے زیتونی رنگ کے سبز ہوتے ہیں اور فوارہ کی مانند نکلتے ہیں کروٹن سبز پاخانے پیدا کرتی ہے مگر ان کا رنگ بھورا سبز ہوتا ہے۔ کالوسنتھ مرکیورس سے الگ ہو جاتی ہے کیونکہ کالوسنتھ میں باربار پاخانہ کرنے کی دردناک حاجت ہوتی ہے جو پاخانہ آجانے کے بعد ختم ہو جاتی ہے کالوسنتھ نکس وامیکا سے بھی مختلف ہے کیونکہ نکس کے پاخانے کم مقدار اور بار بار پاخانہ کرنے کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔

کالوسنتھ کے جن پکڑنے والے دردوں کی بات کی گئی ہے وہ آنتوں تک محدود نہیں ہوتے جب یہ درد شکم میں ہوں یا پیشاب رک جانے کی وجہ سے مثانہ میں ہوں رحم میں ہوں بیضہ دانی میں ہوں تو بھی ہم پورے اعتماد اور بھروسے کے ساتھ کالوسنتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ قولنجی درد ماہواری کے ہوں تب بھی کالوسنتھ استعمال کی جا سکتی ہے مطلوبہ علامت یہ ہے کہ یہ اعصابی عنصر سوجن پر غالب ہونا ضروری ہے درد کو دہرا ہونے سے افاقہ ہو اور زور دار بیرونی دباؤ درد میں کمی پیدا کرے تو کالوسنتھ دوا ہوگی دوا کے اس عمل کو خودکار نظام عصبی سے ارادی نظام یا دماغی نخاعی اعصابی نظام کی جانب تبدیل کریں تو ہمیں اس طرح کی علامات نظر آتی ہیں رنجیدہ ہونے کے بعد سر میں بائیں جانب چھیدنے والے مروڑنے والے پھاڑنے والے درد، آنکھوں کے ڈیلوں میں چھیدنے کاٹنے والے درد جو سر کی جانب بڑھ جاتے ہیں آرام کرنے اور جھکنے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔ مضبوطی سے دبانے سے اور چہل قدمی سے افاقہ ہوتا ہے۔ جھکنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھیں باہر گر پڑیں گی تیزابی آنسو بافراط خارج ہوتے ہیں۔ گٹھیا کی اور صفراوی سر درد میں یہ علامات کالوسنتھ کی نمائندگی کرتی ہیں آنکھوں کی پچھلی جھلی کی سوزش ہو اور آنکھوں میں شدید درد ہوتا ہو بھنووں کا اعصابی درد ہو سبز موتیے زرق الماء (Glaucoma) کے درد ہوں تب بھی کالوسنتھ دوا ہوگی۔

لازم یہ ہے کہ یہاں کالوسنتھ کا موازنہ کیمو ملا۔ سیڈرون۔ سپائی جیلیا اور پرونس سپائی نوسا سے کیا جائے۔ کیمو ملا کا سر درد بھی بائیں جانب کا اور پھاڑنے والا ہوتا ہے درد غصہ

اور صفر اویت سے شروع ہوتا ہے لیکن کیمو ملا میں چہرہ زیادہ سرخ اور چہرے پر گرم پسینہ آتا ہے۔

سیڈرون میں آنکھوں کے درد عین الوقتی ہوتے ہیں تاہم عموماً یہ درد حلقہ چشم کے اوپر ہوتے ہیں اور ممکن ہے ان دردوں کی بنیاد ملیریا ہو۔

سپائی جیلیا کالوسنتھ سے بہت قریبی مماثلت رکھتی ہے آنکھیں بہت بڑی محسوس ہوتی ہیں درد پھاڑنے والے خنجر بھونکنے والے اور منتقل ہونے والے ہوتے ہیں۔ دباؤ سے اور حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے لیکن کالوسنتھ کے دردوں کو دبانے سے اور گرم کمرے میں ٹہلنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

پرونس سپائی نوسا کے درد زیادہ کچلنے والے ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ حصہ کسی شے کے نیچے دبا کر الگ کیا جا رہا ہے شدید پھاڑنے والے درد جو سر کے پچھلے حصے کی جانب گدی تک جاتے ہیں۔

کالوسنتھ (Hip Disease) کولہے کے درد میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے خاص طور پر جب درد دائیں کولہے میں ہو ٹہلتے وقت دائیں کولہے میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے مریض کھڑا رہنا چاہتا ہے۔ درد کے بعد متاثرہ حصے میں بوجھل پن اور بے حسی کا احساس ہوتا ہے۔ درد مروڑ دار ہوتا ہے کہ جیسے اعضا کو کسی شکنجہ میں کسا جا رہا ہو مریض متاثرہ حصہ کی جانب لیٹتا ہے اور گھٹنے اوپر کی جانب رکھتا ہے ان علامات کو دیکھتے ہوئے ہم لنگڑی کے درد (Sciatica) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں لنگڑی کا درد کولہے سے شروع ہو کر گھٹنے حتیٰ کہ پاؤں کی ایڑی تک جاتا ہے معمولی سی حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے درد کے بعد متاثرہ حصے میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے اور جزوقتی فالج ہوتا ہے اگر یہ درد پرانا ہو گیا ہو تو متاثرہ حصہ غذائیت کی کمی کا شکار ہو جاتا ہے کبھی کبھار ٹانگ میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مانو پوری ٹانگ کو لوہے کی پٹیوں میں کسا جا رہا ہے یہ درد عموماً رات کو زیادہ ہوتا ہے۔

لنگڑی کے درد (Sciatica) میں گنیفائلم کالوسنتھ سے مماثل ہے اس کا درد بھی

پوری شیاٹک رگ میں ہوتا ہے اور درد کے بعد سن پن کا احساس ہوتا ہے۔

پٹھوں کے اینٹھن دار دردوں میں آپ کالوسنتھ۔ وریٹرم البم۔ نکس وامیکا۔ اور کولوس ٹیرا پائینا کا آپس میں موازنہ کریں میں جانتا ہوں کہ پٹھوں کے عام درد میں کولوس ٹیرا پائینا سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔

جوڑوں کے درد(وجع المفاصل) میں ہو سکتا ہے کہ کالوسنتھ مفید دوا ثابت ہو جب جوڑ سخت ہو گئے ہوں لیکن اگر جوڑ ٹھوس ہو گئے ہوں تو آپ کو کاسٹیکم اور گوائیکم پر غور کرنا چاہیے۔

کئی معالجوں نے کالوسنتھ کی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو پیرا فائی موسس(جب آلہ تناسل کا گھونگھٹ پیچھے ہٹ کر آلہ تناسل کی سپاری میں خون کی آمدورفت بند کر دے) میں بھی استعمال کیا ہے۔

کالوسنتھ کی دافع اثر ادویات کافیا۔ کیمفر اور سٹافی سگریا ہیں۔

لیکچر نمبر ۲۹

برائی اونیاالبا

برائی اونیاالبا

ا۔ خون
۲۔ سیرس جھلیاں
۳۔ اعصاب
۴۔ جلد

ا۔ خسرہ سرخ بادہ۔ احتراق خون
ب۔ حمرہ
ج۔ امراض جلد کا دب جانا
۵۔ لعاب دار جھلیاں
۶۔ اعضا

دنیا میں برائی اونیا کی تین اقسام موجود ہیں مگر تینوں ایک دوسرے سے قریبی مماثلت رکھتی ہیں اسلئے ڈاکٹر ایلین نے اپنے انسائیکلو پیڈیا میں ایک ہی نام برائی اونیاالبا دیا ہے۔ برائی او نیاالبا ہو میو پیتھک میٹر یا میڈیکا کی قدیم ادویہ میں سے ہے یہ ایسی دوا ہے جس کی بہترین آزمائش کی جاچکی ہے۔ برائی او نیا انگلینڈ اور دوسرے یورپی ممالک میں پیدا ہوتی ہے اور بہت سے امراض کے لئے مفید دوا ہے۔ اس میں بہت خصوصیات موجود ہیں اس کی مکمل علامات بتانے کے لئے بہت وقت درکار ہوگا میں کوشش کروں گا کہ آپ کو دوا کی وہ علامات بیان کروں یعنی دوا کا وہ عمل بیان کروں کہ آپ دوا کو امراض پر لاگو کر سکیں جیسا کہ میں پہلے

بھی کہہ چکا ہوں کہ پہلی فرصت مین کمی پوری کریں۔

سب سے پہلے برائی اونیا خون کی تبدیلیوں میں مظہر نظر آتی ہے خون کی مقدار میں تبدیلی، خون کی خصوصیات میں تبدیلی اور دوران خون میں تبدیلی، مثال کے طور پر برائی اونیا بخار میں مظہر ہوتی ہے۔ بخار جو باری سے آتا ہو اگرچہ باربار تو نہیں مگر کبھی کبھار برائی اونیا ایسے بخاروں میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے جو مسلسل ہوں اور کبھی کبھار سوزشی مسلسل بخاروں میں بھی مظہر ہوتی ہے وجع المفاصل کا بخار۔ بخار معدی۔ صفراوی بخار۔ ٹائی فائڈ بخار۔ چوٹ کا بخار۔ لیکن ان سب بخاروں میں برائی اونیا کا اظہار معدہ کی نمایاں علامات میں ہوتا ہے۔ وہ علامات جو بخاروں کے دوران مظہر ہوتی ہیں درج ذیل ہیں۔ دل کی رفتار بڑھ جاتی ہے نبض مسلسل سخت ہوتی ہے بالکل ایکونائٹ کی نبض کی مانند دراصل دل کے عمل کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے اور نبض کی رفتار جسم کی حرکت سے بڑھتی ہے اس لئے مریض بالکل چپ چاپ پڑا رہنا چاہتا ہے اس کے بعد آپ کو شدید سر درد کی علامت ملے گی یہ سر درد بوجھل اور دھڑکن دار ہوتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ سر درد تیز اور گھائل کر دینے والا ہو سر درد کے ہمراہ آنکھوں کے اوپر یا اندر شدید چبھن دار درد ہوتا ہے۔ ان تمام حصص میں حرکت سے پرحسی ہوتی ہے (حرکت ناقابل برداشت ہوتی ہے) مریض آنکھوں کو بھی حرکت نہیں دینا چاہتا کیونکہ معمولی سی حرکت سے درد کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ مریض تکیہ سے معمولی سا سر اٹھائے تو مریض کو متلی ہوتی ہے اور غش آجاتا ہے۔ معتدل بخار میں بھی منہ خشک ہوتا ہے اور زبان پر پشم موجود ہوتی ہے مثلاً سوزشی بخار میں یا بخار معدی میں زبان پر سفید پشم ہوتی ہے خاص طور پر زبان کے درمیان سے آخر تک سفید پشم، زبان کے کنارے ممکن ہے شفاف ہوں۔ جوں جوں بخار تیز ہوتا ہے اور ٹائی فائڈ کی شکل اختیار کرنے لگتا ہے صفراوی علامات غالب ہوتی ہیں زبان کی سفید پشم بھوری ہو جاتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوا ہو جاتا ہے سر میں چیرنے پھاڑنے والا درد شروع ہو جاتا ہے معدہ کے اوپری حصے میں پرحسی ہوتی ہے ہاتھ لگانے سے درد ہوتا ہے۔ چبھن دار درد اور دکھن ہوتی ہے یا شکم کی بائیں جانب دکھن ہوتی ہے جیسے جیسے ٹائی فائڈ کی

علامات بڑھتی ہیں زبان زیادہ سے زیادہ خشک ہوتی جاتی ہے لیکن زبان پر پشم موجود رہتی ہے۔ اگر باری کا بخار ہو تو مریض کو سردی کے ہمراہ گرمی بھی لگتی ہے جبکہ سردی کے دوران سر گرم ہوتا ہے گال گہرے سرخ ہوتے ہیں پیاس زیادہ ہوتی ہے مریض زیادہ پانی پینا چاہتا ہے بہت زیادہ پانی پیتا ہے مگر وقفوں کے بعد لیکن چند مریضوں میں پیاس مسلسل بھی ہو سکتی ہے نبض سخت اور تنی ہوئی، معمولی سی ورزش سے پسینہ آجاتا ہے پسینہ کی بو یا تو کھٹی ہوتی ہے یا پسینے سے تیل کی بو آتی ہے۔

برائی اونیا ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں مظہر ہوتی ہے اور درج ذیل علامات نظر آتی ہیں دماغ پراگندہ پثر مردہ ہوتا ہے لیکن حسیات قائم رہتی ہیں۔ نیند کے دوران معمولی سا ہذیان ہوتا ہے۔ مریض جب سونے کے لئے آنکھیں بند کرتا ہے تو ان لوگوں کی صورتیں نظر آتی ہیں جو موجود نہیں ہوتے۔ لیکن جب آنکھیں کھولتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ وہ اشخاص موجود نہیں ہوتے۔ بسا اوقات ہذیان کے ہمراہ یا ہذیان سے پہلے تنک مزاجی ہوتی ہے مریض تیز تیز باتیں کرتا ہے جیسے کہ بیلاڈونا کی علامت ہے۔ جوں جوں مرض بڑھتا ہے اسی طرح بتدریج بو جھل پن بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ نیند کے ساتھ بے ہوشی شامل ہو جاتی ہے مریض کو دن میں گزرے ہوئے واقعات کے خواب آتے ہیں ہذیان کے ہمراہ مریض کو شدید جان کنی والا سر درد ہوتا ہے۔ یہ سر درد عموماً پیشانی میں ہوتا ہے۔ اگر مریض آپ کو بتا سکے تو مریض کہے گا کہ اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا سر پھٹ جائے گا اس سے بہتر الفاظ نہیں کہے جا سکتے۔ سر پھاڑنے والا درد بھی کہا جا سکتا ہے یہ سر درد بھر اؤ والا ہوتا ہے چہرے پر خون کی زیادتی ہوتی ہے چہرے کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے سر درد بھی برائی اونیا کی دوسری علامات کی مانند حرکت سے بڑھتا ہے بسا اوقات سر درد کے ہمراہ نکسیر آجاتی ہے۔ نکسیر عموماً صبح تین بجے یا چار بجے آتی ہے نکسیر آنے سے پہلے سر میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے۔ شدید حالات میں آپ دیکھیں گے کہ مریض اپنے سر پر ہاتھ رکھتا ہے جیسے کہ سر میں درد ہے سر کا درد مریض کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے تاہم مریض اتنا بے وقوف ہوتا ہے کہ ان خود کار حرکات کے علاوہ

کوئی اور شکایت بیان نہیں کرتا۔ ٹائی فائڈ کی ایک اور علامت جس کا یاد رکھا جانا بہت ضروری ہے کہ لعاب دار جھلیاں بہت خشک ہوتی ہیں۔ خاص طور پر منہ اور معدہ کی لعاب دار جھلیاں خشک ہوتی ہیں دراصل ان میں رطوبت کی کمی واقع ہو جاتی ہے یہ حالت بہ نسبت دوسرے امراض کے ٹائی فائڈ میں زیادہ نمایاں ہوتی ہے منہ خشک ہوتا ہے۔ یہ بات میں پہلے بھی تفصیلاً بیان کر چکا ہوں اس کے باوجود ممکن ہے کہ پیاس بالکل نہ ہو۔ لیکن اگر پیاس موجود ہو تو مریض بہت زیادہ پانی پیتا ہے مگر وقفوں کے بعد۔ پانی پینے کے بعد یا بیٹھنے کے بعد مریض کو زبردست متلی ہوتی ہے حتیٰ کہ کبھی کبھار مریض کو قے آجاتی ہے۔ کبھی کبھار مریض معدہ میں شدید بوجھ کی شکایت کرتا ہے جیسے کہ معدہ میں کوئی پتھر پڑا ہوا ہے۔ دراصل یہ علامت منہ کی لعاب دار جھلیوں کی پتھالوجی کا اظہار کرتی ہے معدہ میں ہاضم رطوبتوں کی کمی ہوتی ہے جس وجہ سے غذا معدہ میں غیر ہضم پڑی رہتی ہے۔ جب برائی اونیا کی ضرورت ہو تو مریض کو قبض ہوتا ہے اگر پاخانہ آئے تو لمبا اور سخت خشک ہوتا ہے یا پاخانہ بھورا یا سیاہ ہوتا ہے پاخانہ نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ مقعد ناطاقت ہوتا ہے کبھی کبھار ٹائی فائڈ کی ترقی یافتہ حالت میں پاخانہ نرم مغز کی مانند آتا ہے یہ بھی برائی اونیا کی نمایاں علامات ہے۔ ایک اور علامت جو ٹائی فائڈ بخار کے ہمراہ ہوتی ہے جب بخار کا پہلا ہفتہ ختم ہو رہا ہو اور بخار مکمل ترقی یافتہ ہو تو ہذیان کی ایک علامت پیدا ہوتی ہے مریض گھر جانے کی خواہش کرتا ہے۔ مریض اگرچہ گھر میں ہی ہوتا ہے مگر اس کو محسوس ہوتا ہے کہ گھر میں نہیں ہے مریض چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر چلا جائے تاکہ اس کے لواحقین اس کی مکمل تیمارداری کریں۔ یہ برائی اونیا کی بہت ہی مستحکم علامت ہے اور دوا کی دو یا تین خوراکوں کے بعد غائب ہو جاتی ہے۔ بخاروں کی حالت میں ضروری ہے کہ برائی اونیا کی قریبی متعلقہ ادویات پر بھی نظر کی جائے۔ سب سے پہلے ایکونائٹ۔ ایکونائٹ تمام اقسام کے بخاروں میں برائی اونیا سے قریبی تعلق رکھتی ہے ماسوائے بخار معدی ٹائی فائڈ اور باری کے بخار کے۔ ایکونائٹ اپنی علامات کاملہ یا کسی خصوصی تعلق سے ان بخاروں کی دوا نہیں ہے مگر غلط طور پر استعمال کر کے بخار کا درجہ حرارت کم کرنے کے لئے

دی جاسکتی ہے ایکونائٹ کی علامات ٹائی فائڈ کی علامات سے سراسر مختلف ہوتی ہیں۔

تاہم بخار معدی کی ابتدا میں ایکونائٹ دی جاسکتی ہے جب نبض بھرپور ہو جلد گرم خشک ہو بے چینی ہو وہ علامات موجود ہوں جو اس کو طلب کرتی ہیں لیکن جوں جوں بخار ترقی کرتا ہے ایکونائٹ مظہر دوا نہیں رہتی تاآنکہ صفراوی الجھاؤ موجود نہ ہو۔ اگر صفراوی الجھاؤ موجود نہ ہوگا تو ایکونائٹ اکیلی ہی کافی وشافی ہوگی۔ ایکونائٹ اور برائی اونیا کا فرق درج ذیل علامات سے واضح ہو جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ علامات کا تعلق ایکونائٹ برائی اونیا سے ہے نہ کہ برائی اونیا ایکونائٹ سے۔ یہ کہ ایکونائٹ مرض کی ابتدا میں دی جاتی ہے اس کے بعد برائی اونیا کی باری آتی ہے۔ ایکونائٹ اجتماع خون کی دوا ہے یا سردی کی جو کہ بخار سے پہلے ہو۔ برائی اونیا کی باری تب آتی ہے جب ایکونائٹ ناکام ہو جائے۔ دونوں ادویات کی دماغی علامات اتنی مختلف ہیں کہ کوئی الجھاؤ پیدا نہیں ہو سکتا۔ ایکونائٹ دماغ میں اکساہٹ پیدا کرتی ہے مریض بے چین ہوتا ہے بستر پر اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا ہے خوف زدہ ہوتا ہے۔ مریض کو احساس ہوتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے۔ برائی اونیا کا مریض بھی ایکونائٹ کی مانند ہوتا ہے مگر خاموش پڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ حرکت کرنے سے اس کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے اس لئے چپ چاپ پڑا رہتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں یا وجع المفاصلی بخار کی ابتدا میں ہو سکتا ہے کہ برائی اونیا مظہر دوا ہو۔ جب مریض اعصابیت کی وجہ سے مجبور ہو کر بے چین ہو بستر میں کروٹ پر کروٹ بدلتا ہو تاہم حرکت کرنے سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر برائی اونیا میں اضطراب موجود ہو تو وہ ایک قسم کا خوف ہوتا ہے کہ وہ اس طرح تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس تعلق سے ایک اور دوا کو بھی یاد رکھیں۔ وہ دوا بیلاڈونا ہے بیلاڈونا خاص طور پر ٹائی فائڈ بخار کی ابتدا میں کام آتی ہے اگرچہ بخار کی ترقی یافتہ حالت میں کوئی ایسی علامت موجود نہیں ہوتی جو بیلاڈونا کو طلب کرے۔ لیکن بخار کی ابتدا میں ممکن ہے کہ برائی اونیا اور بیلاڈونا میں الجھاؤ پیدا ہو جائے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بیلاڈونا میں فاسد تنک مزاجی ہوتی ہے بیلاڈونا کا ہذیان شدید

ہوتا ہے نیند کے دوران مریض کے اعضا جھٹکتے ہیں مریض خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے۔ جیسے ہی مریض آنکھیں بند کرتا ہے مریض کو کئی اقسام کی شکلیں نظر آتی ہیں لیکن آنکھیں کھولتے ہی شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ بیلاڈونا میں شدید دماغی تنگ مزاجی ہوتی ہے بیلاڈونا کا ہذیان برائی اونیا کے ہذیان سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ بیلاڈونا کا سر درد دھڑکن دار ہوتا ہے مریض کو مجبوراً اٹھ کر بیٹھنا پڑتا ہے کیونکہ بجائے ساکن پڑا رہنے کے بیٹھنے سے تکلیف میں کمی واقع ہوتی ہے۔

رہسٹاکس کا برائی اونیا سے موازنہ کیا جانا چاہیے۔ رہسٹاکس اکثر ٹائی فائڈ بخار میں مظہر ہوتی ہے آپ کو وہ تاریخی حقیقت تو یاد ہو گی کہ جنگوں کے دوران پھیلنے والے ٹائفس بخار کی وبا میں ہانیمن نے برائی اونیا اور رہس ٹاکس سے بہت مریضوں کو شفایاب کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک ان دونوں ادویات کا استعمال آفاقی بن چکا ہے تاہم یہ بات آپ بھی یاد رکھیں کہ یہ مخصوص ادویات نہیں ہیں۔ ہر وبا کا کردار الگ ہو سکتا ہے اور ادویات بدل سکتی ہیں رہسٹاکس تب مظہر دوا ہوتی ہے جب بے آرامی نمایاں ہو مریض ایک کروٹ لیتا ہے پھر دوسری کروٹ بدل لیتا ہے۔ اس طرح چند لمحات کے لئے مریض کو افاقہ ہوتا ہے اس کے بعد مریض کو پھر درد ہوتا ہے اور مریض پھر کروٹ بدل لیتا ہے۔ برائی اونیا کی مانند رہس ٹاکس میں بھی نکسیر آجانے سے علامات میں کمی ہو جاتی ہے اور سر درد جس کا میں ذکر کر چکا ہوں کہ جیسے پیشانی کو کسی پھٹے کے ساتھ کس کر باندھا گیا ہے۔ اس میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ دراصل یہ درد نقرسی ہوتے ہیں جو پٹھوں اور جوڑوں میں ہوتے ہیں زبان کا رنگ برائی اونیا سے مختلف ہوتا ہے زبان خشک، رنگ بھورا اور حتی کہ زبان پھٹی ہوئی ہوتی ہے اور زبان کی نوک پر سرخ تکون ہوتی ہے۔ نوک کی سرخی سلفر کی بھی نمایاں علامت ہے رہس ٹاکس میں مرض کی ابتدا سے ہی دست آنے لگتے ہیں مگر برائی اونیا میں قبض موجود ہوتا ہے۔ میں نے ابھی ابھی بیلاڈونا کی ایک علامت بیان کی تھی کہ مریض جب آنکھیں بند کرتا ہے تو اسی کو شکلیں نظر آنے لگتی ہیں لیکن جوں ہی آنکھیں کھولتا ہے تو شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ یہ ہی علامت

کلکتہ یاکارب اور چائنا میں بھی موجود ہے تاہم چائنا میں یہ علامت ٹائی فائڈ بخار میں نہیں ہوتی بلکہ نون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے یہ علامت پیدا ہوتی ہے۔

اب میری خواہش ہے کہ برائی اونیا کے سیرس جھلیوں پر عمل کی بابت بات کروں برائی اونیا سیرس جھلیوں پر شدت سے اثرانداز ہوتی ہے اور ان میں سوزش پیدا کرتی ہے۔اس لئے ہم برائی اونیا کو دماغ کی جھلیوں کی سوزش اور ریڑھ کی ہڈی کی جھلی کی سوزش میں استعمال کرسکتے ہیں۔ برائی اونیا کو پھیپھڑوں کی جھلی اور ہڈیوں کی جھلی کی سوزش میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سیرس جھلیوں کی سوزش میں برائی اونیا اس وقت طلب کی جاتی ہے جب اخراجات جاری ہوچکے ہوں جھلیوں میں چبھن دار درد ہوتے ہوں اور حرکت کرنے سے اضافہ ہوتا ہو ممکن ہے کہ بخار ابھی تیز ہو یا بخار میں جزوی طور پر اس دوا سے کمی ہوچکی جو کہ پہلے دی جاچکی ہے۔

ایک بار پھر برائی اونیا اور ایکونائٹ کا موازنہ کرتے ہیں آپ دیکھیں گے کہ وہی ابتدائی قانون لاگو ہوگا برائی اونیا ایکونائٹ کے بعد کام آئے گی اس کے لئے ہم پلیوریسی کے ایک مریض کی مثال لیتے ہیں مرض کی ابتدا میں بخار تیز ہوگا تو آپ ایکونائٹ کا انتخاب کریں گے لیکن جونہی بخار کم ہونا شروع ہوگا رساؤ شروع ہوجائے گا سانس میں سے آواز آنا شروع ہوگی تو ایکونائٹ کا کام ختم ہوجائے گا اور برائی اونیا کی باری آجائے گی جو شفا تک لے جائے گی۔ بہت سے معالجوں کا طریقہ یہ ہی ہے کہ ایکونائٹ دے کر پھر برائی اونیا دیتے ہیں خاص طور پر پلیوریسی میں۔ حالانکہ یہ بے کار طریقہ ہے۔ صرف برائی اونیا بھی مکمل شفابخش ثابت ہوسکتی ہے۔ برائی اونیا میں بے چینی نہیں ہوتی مریض خاموشی سے پڑا ہوتا ہے اگرچہ مریض کو درد ہورہا ہوتا ہے لیکن مریض اسی کروٹ لیٹتا ہے جس جانب درد ہورہا ہو۔ کیوں ؟ کیونکہ پسلیوں پر دباؤ پڑنے سے تکلیف میں کمی کا احساس ہوتا ہے مریض جسم کے متاثرہ حصہ کو حرکت نہیں دینا چاہتا اور اس جانب نہیں لیٹنا چاہتا جس جانب تکلیف نہیں ہے۔

دماغ کی جھلیاں متاثر ہوں تو برائی اونیا بہت قیمتی دوا بن جاتی ہے ماسوائے چند

مریضوں کے برائی اونیا بہ نسبت ایکونائٹ کے بیلاڈونا کے بعد کام آتی ہے۔ جب دماغ کی جھلیوں کی سوزش میں بیلاڈونا ناکام ہو جاتی ہے خواہ سوزش ٹیوبر کلر کی سمیت کی ہو یا کسی اور سمیت کی وجہ سے ہو جب جوف یا جھلیوں کے نیچے رساؤ شروع ہو تو کبھی کبھار ایسے مریضوں کو سلفر کی ضرورت پڑے گی چند مریضوں میں ایپس کی ضرورت پڑے گی۔ اور چند مریضوں میں پھر برائی اونیا ہی کام آئے گی۔ برائی اونیا اس وقت بھی فائدہ مند ثابت ہو گی جب دماغ کی جھلیوں کی سوزش کی وجہ خارش کا دبایا جانا ہو جیسے کہ حمی قرمزی کے دانے یا خسرہ۔ بچے کا چہرہ زرد ہوتا ہے یا کبھی زرد اور کبھی سرخ ہوتا ہے زبان سفید ہوتی ہے بچہ اچانک چیختا ہے کہ اس کو شدید درد ہے در حقیقت بچے کو شدید درد ہوتا ہے۔ درد تیز بھالا مارنے کے سے ہوتے ہیں اور بچے کو حرکت دینے سے درد میں شدت آجاتی ہے۔ بچے کی آنکھوں میں نمایاں ٹیڑھا پن نظر آتا ہے بچے کا شکم سخت ہوتا ہے قبض موجود ہوتا ہے شکم پھولا ہوا ہوتا ہے اور بچے کے دماغ پر افسردگی چھائی ہوتی ہے جس کی حدیں گہری نیند سے ملتی ہیں اگر آپ بچے کو جگا کر پانی دیں تو بچہ پانی بے صبری سے پیتا ہے جیسے کہ بیلاڈونا کی علامت ہے لیکن بیلاڈونا میں بچہ سر کو ادھر ادھر گھماتا ہے۔

آپ کی سہولت کے لئے میں اب برائی اونیا کے زکام نزلہ اور پھیپھڑوں پر عمل کی بابت بیان کرتا ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ برائی اونیا کے نزلہ میں ناک کی لعاب دار جھلیوں میں زبردست خشکی ہوتی ہے گلا بیٹھا ہوا ہوتا ہے چھینکیں آتی ہیں یا ناک سے گاڑھا اور زرد رنگ کا مواد خارج ہوتا ہے۔ برائی اونیا اس وقت بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب نزلہ اچانک دب گیا ہو اور اس کے نتیجے میں سر میں بوجھل دھڑکن دار درد صرف پیشانی کے خلا میں ہوتا ہو۔ برائی اونیا میں نزلہ کے ہمراہ شکم اور آنتوں کی خرابی بھی شامل ہوتی ہے۔ کسی بھی نزلہ کا علاج معالج کی مہارت کا امتحان ہوتا ہے اگر آپ نزلہ کے مریض کو کامیابی سے دوا دے سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ ہومیو پیتھی کا بہتر علم رکھتے ہیں۔ کئی ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کا

علاج مشکل ہو تا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ مریض مسلسل دکھاوے کا مریض ہو تا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ مریض پر مکمل دھیان نہیں دیا جاتا اگر آپ کے پاس وقت ہو اور آپ مریض کا احتیاط سے معائنہ کریں تو آپ جیسے جیسے علامات بدلتی ہیں ان کے مطابق دوا تشخیص کر کے ان کو مکمل شفایاب کر سکتے ہیں۔

لیکسیس بھی بند نزلہ یعنی دبے ہوئے نزلہ کی دوا ہے لیکن لیکسیس میں حرکت سے کوئی اضافہ نہیں ہو تا نہ ہی اس کے اخراجات زرد ہوتے ہیں۔ ایکونائٹ ان مریضوں کو دی جانی چاہیے جن کا نزلہ سرد خشک ہوا لگ جانے سے دب گیا ہو چہرہ سرخ ہو اور بخار موجود ہو۔ چائنا کے سر درد میں معمولی سی سرد ہوا لگ جانے سے اضافہ ہو جاتا ہے اور دبانے سے افاقہ ہو تا ہے۔

ہم برائی اونیا کو نمونیہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جس میں کروپ جیسی کھانسی ہو بالکل اسی طرح جس طرح ہم برائی اونیا کو پلیوریسی میں استعمال کرتے ہیں جب رساؤ پڑ چکا ہو اسی طرح ہم برائی اونیا کو نمونیہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جب کروپ اخراجات کی ابتدا ہو چکی ہو۔ کیونکہ جب برائی اونیا مظہر دوا ہوتی ہے تو پھیپھڑوں کی جھلی میں سوزش موجود ہوتی ہے برائی اونیا مرض کی ابتدا میں مظہر نہیں ہوتی کیونکہ مرض کی ابتدا میں رساؤ نہیں ہو تا اس کی باری ایکونائٹ کے بعد آتی ہے ان علامات سے آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ بخار موجود ہو تا ہے مگر جلد اتنی گرم نہیں ہوتی چہرہ سرخ ہو تا ہے مریض بے چین ہو تا ہے جیسا کہ ایکونائٹ کی علامت ہے مریض کے چہرے سے پریشانی ظاہر ہوتی ہے میں آپ کو دونوں کا واضح فرق بتاتا ہوں اس حالت اور ایکونائٹ کی حالت جس میں ایکونائٹ طلب کی جاتی ہے اس حالت میں پریشانی اتنی نہیں ہوتی جتنی کہ ایکونائٹ کی تصویر میں ہے یہ تو پھیپھڑوں پر جبر کا اظہار ہے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایکونائٹ کی کھانسی خشک اور تنگ کرنے والی ہوتی ہے اور تھوک جھاگ دار ہو تا ہے وہی کھانسی برائی اونیا میں ڈھیلی اور زیادہ مرطوب ہوتی ہے لیکن ابھی کم بلغم باہر نکلتا ہے اس کا رنگ زرد یا اس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے کیونکہ اس کی وجہ پھیپھڑوں

کے غلاف کی سوزش ہوتی ہے پھیپھڑے کے غلاف میں چبھن دار درد ہوتے ہیں جو کہ سینہ میں محسوس ہوتے ہیں اور یہ درد بائیں جانب ہوتے ہیں۔ مریض سینہ کی درمیانی ہڈی پر بوجھ کی شکایت کرتا ہے۔ نبض بھر پور سخت اور تنی ہوئی ہوتی ہے۔ پیشاب گہرا سرخ اور کم آتا ہے۔ نمونیہ میں برائی اونیا کے ہمراہ ایک اور دوا کا خیال بھی آنا چاہیے دوا انٹی مونیم ٹارٹ ہے۔ انٹی مونیم ٹارٹ کا نمونیہ حلق کی سوزش سے شروع ہوتا ہے اور نچلی جانب بڑھتا ہے انٹی مونیم ٹارٹ خاص طور پر دائیں جانب کی دوا ہے دائیں پھیپھڑے میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہیں تیز بخار ہوتا ہے سینہ پر زبردست جبر ہوتا ہے (برائی اونیا) لیکن انٹی مونیم بہ نسبت کروپ نمونیہ کے نزلاوی نمونیہ میں کام آتی ہے سینہ میں بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ واضح سنائی دیتی ہے۔

اگر برائی اونیا کا زکام ناک سے شروع ہو تو وہ نچلی جانب جاتا ہے اور بھی بہت سی ادویات ہیں جن میں برائی اونیا کی مانند سینہ کی دیواروں میں درد ہوتے ہیں۔ گلتھیریا میں پھیپھڑوں کے غلاف اور پھیپھڑوں کے خلا میں بھی درد ہوتا ہے۔

یہ فیصلہ شدہ ہے کہ رینن کیولس پسلیوں کے درد کی بہترین دوا ہے اس کے درد تیز اور چبھن دار ہوتے ہیں اور سینہ میں ایک جگہ دکھن ہوتی ہے یہ درد بھی حرکت سے بڑھتے ہیں حتی کہ سانس لینے سے بھی ان میں اضافہ ہوتا ہے۔ دباؤ یا درجہ حرارت کی تبدیلی بھی درد میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ ان مریضوں میں کبھی کبھار سانس کی تکلیف دہ تنگی ہوتی ہے۔

اگر سینہ میں دکھن اور چھل جانے کا احساس غالب ہو تو کبھی کبھار آرنیکا کی ضرورت پڑتی ہے۔ رہس ریڈی کین پسلیوں کے درد میں اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب یہ درد کندھے میں جاتے ہوں

سنیگا موٹے اور پلپلے مریضوں کی دوا ہے جب زکام کے ہمراہ چبھن دار درد ہوں سینہ کی دیواروں میں دکھن اور جکڑے ہونے کا احساس ہو' سینہ بلغم سے بھرا ہو' گلا بیٹھا ہوا ہو' حلق اتنا خشک ہو کہ مریض کو بولنے سے تکلیف ہوتی ہو کھانسی اکثر چھینک آنے پر ختم ہو۔

بائیں پھیپھڑے میں تیز چبھن دار ڈنک دار درد ریومیکس طلب کرتے ہیں ریومیکس ٹی بی کی مظہر دوا ہے جب مریض بائیں کروٹ بدلے تو دکھن ہوتی ہے۔

ایس کلپیاس ٹیوبروسا میں سینہ کی بائیں جانب نچلے حصے میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہیں حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔

حرکت سے قطع نظر کالی کارب کے درد چبھن دار ہوتے ہیں دو یا تین بجے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ٹرائی فولیم پریٹیلسی میں رات کو کھانسی کے ہمراہ دم کشی کے دورے اور آواز کا بھاری پن ہوتا ہے۔ گردن اکڑی ہوئی ہوتی ہے اور گردن کے پٹھوں میں مروڑ پڑتے ہیں جن کو گرمی اور مالش سے افاقہ ہوتا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا میں بھی پسلیوں کا درد موجود ہے۔ دائیں جانب زیادہ متاثر ہوتی ہے خاص طور پر پریشان عورتوں کی دوا ہے۔

پھیپھڑوں کی سوزش (برانکائٹس) میں برائی اونیا تب مظہر ہوتی ہے جب سینہ کی درمیانی ہڈی (عظم القص) پر وہی بوجھ موجود ہو جو بیان کیا جا چکا ہے۔ سانس کی شدید تنگی ہوتی ہے خشک کھانسی ہوتی ہے اور کھانسی معدہ سے اٹھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے ہر کھانسی کے ہمراہ سر میں شدید پھاڑنے والا درد ہوتا ہے کبھی کبھار خون آمیز بلغم بھی خارج ہوتا ہے غذا کھانے کے بعد کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور کھانسی قے پر ختم ہوتی ہے کھانسی کے دوران مریض اپنے دونوں ہاتھوں سے سینہ کو دباتا ہے تاکہ چبھن دار دردوں میں افاقہ ہو اس علامت پر کالی کھانسی میں بھی برائی اونیا مظہر دوا ہوتی ہے بچہ غذا لینے کے فوراً بعد کھانسنا شروع کر دیتا ہے اور کھایا پیا قے کر دیتا ہے اور دوبارہ کھانے کی میز پر جا بیٹھتا ہے۔

آیئے دوبارہ سیرس جھلیوں پر برائی اونیا کا عمل دیکھتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ برائی اونیا ورم غشائے زلالی پیدا کرتی ہے متاثرہ جوڑ کا رنگ زردی مائل سرخ ہوتا ہے جوڑ سخت ہوتا ہے اور جوڑ کے خلا میں رساؤ پڑ چکا ہوتا ہے تیز چبھن دار درد ہوتے ہیں جن میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے برائی اونیا ایسے حالات میں مظہر دوا ہوتی ہے خواہ سائنوویل جھلیاں سوجی

ہوئی ہوں یا چوٹ لگنے سے سوج گئی ہوں یا وجہ گنٹھیا ہو۔

ورم غشائے زلالی میں برائی او نیا سے قریب ترین مماثل دوا ایپس میلی فیکا ہے۔ ایپس بھی جوڑوں کی سائینو ویل جھلیوں کی سوزش کی بہترین دوا ہے خاص طور پر گھٹنے کے جوڑوں کی بہترین دوا جب گھٹنے کے جوڑ میں تیز بھالا مارنے کے سے درد ہوتے ہوں ڈنگ دار درد ہوں جوڑوں میں رساؤ پڑ چکا ہو۔ ایپس برائی او نیا سے اس وقت بہتر دوا ہوتی ہے جب ورم غشائے زلالی کی بنیاد خنازیری ہو یا پھر خنازیری مزاج کے مریض کو ورم غشائے زلالی ہو۔ ایپس میں ایک اور قسم کی سوجن بھی موجود ہے جن میں سیرس خلا موٹا ہو جاتا ہے اور جوڑوں کی کری بافتوں پر سفید سوجن آجاتی ہے آپ یہاں سلفر کو بھی یاد رکھیں۔ سلفر ایپس اور برائی او نیا کی مددگار ہے اور جب یہ ادویات کام کرنا چھوڑ دیں تو ان کو کام کرنے پر اکساتی ہے۔

اب ہم پٹھوں پر برائی او نیا کا عمل دیکھیں گے یہ ان چند ادویات میں سے ایک ہے جو پٹھوں کے اندر مثبت سوزش پیدا کرتی ہیں نتیجتاً آپ کو پٹھوں میں درد نظر آتا ہے چھونے سے دکھن ہوتی ہے اسی طرح معمولی سی حرکت سے پٹھوں کے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا بھی پٹھوں پر عمل کرتی ہے

ممکن ہے برائی او نیا وجع المفاصل میں بھی فائدہ مند ثابت ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بخار شدید نہیں ہوتا درد اور سوجن یا تو جگہ بالکل نہیں بدلتے یا اگر بدلتے ہیں تو بہت آہستہ۔ بیرونی سوجن شدید ہوتی ہے یہ برائی او نیا کی خصوصیت ہے متاثرہ حصص بہت گرم ہوتے ہیں ان کا رنگ گہرا یا زردی مائل سرخ ہوتا ہے ان مریضوں کی نبض بھری ہوئی سخت اور تنی ہوئی ہوتی ہے۔ زبان یا تو مکمل طور پر سفید ہوتی ہے یا درمیان سے آخر تک سفید اور کنارے سرخ ہوتے ہیں قبض موجود ہوتا ہے اور یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ معمولی سی حرکت سے دردوں میں شدت آجاتی ہے۔ برائی او نیا اور رہس ٹاکس کا فرق درج ذیل ہے۔ رہس ٹاکس جوڑوں کے درد میں تب مظہر دوا ہوتی ہے جب درد گرم سرد ہونے کی وجہ سے شروع ہوئے ہوں یا گیلا

ہو جانے کی وجہ سے ہوئے ہوں جب کہ مریض کا جسم سخت گرم ہو اور اس کو پسینہ آیا ہوا ہو۔ رہس ٹاکس کے مریض کو حرکت سے افاقہ ہوتا ہے اور رہس ٹاکس ریشہ دار بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے یعنی پٹھوں کے غلاف پر اور برائی اونیا صرف پٹھوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

لیڈم اور برائی اونیا کا فرق کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے گٹھیاوی سوجن میں لیڈم بہت فائدہ مند دوا ہے اور سوجن پاؤں کے اگلے حصے میں انگوٹھے پر ہو۔ بہ نسبت رساؤ کے اگر رساؤ ہو بھی تو بہت کم ہو اور میلان جوڑوں کی سختی کی جانب اور گانٹھوں کی جانب ہو۔ کولہے کے جوڑ اور کندھے کی گرم سوجن میں برائی اونیا کی بجائے لیڈم کو یاد رکھا جائے کیونکہ لیڈم برائی اونیا سے زیادہ کامیاب ہوتی ہے۔

ایکٹیا پسی کاٹا چھوٹے جوڑوں سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ اس کی نمایاں علامت یہ ہے کہ مریض جب باہر جاتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ وہ بہتر ہے لیکن جیسے ہی مریض چلتا ہے تو جوڑ درد کرتے ہیں حتیٰ کہ سوج جاتے ہیں۔ وی اولا اوڈوراٹا صرف دائیں کلائی کے جوڑ پر مخصوص اثر رکھتی ہے۔

کالو فائلم عورتوں کی ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑوں کی دوا ہے۔

سابائنا بھی چھوٹے جوڑوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ گٹھیاوی گانٹھیں بن جاتی ہیں گرم کمرے میں درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کالچیکم میں شام کے وقت دردوں میں اضافہ ہوتا ہے متاثرہ جوڑ سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت گہری سرخ ہوتی ہے کالچیکم خاص طور پر کمزور افراد کی دوا ہے یا ان افراد کے لئے فائدہ مند ہے جن کے جوڑ سوجے ہوئے نہ بھی ہوں تو بھی کاہل ہوتے ہیں معدہ بھی متاثر ہوتا ہے کھانا پکنے کی بو سے متلی ہوتی ہے پیشاب سرخ اور کم مقدار آتا ہے پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالیوں میں جلن ہوتی ہے درد پھاڑنے والے یا جھٹکے دار ہوتے ہیں ایسا احساس ہوتا ہے کہ درد ہڈیوں کی جھلی سے آرہے ہوں گرمیوں میں سطحی اور سردیوں میں گہرائی میں ہوتے ہیں اگر جوڑوں کا درد دل میں جاگزیں ہو جائے تو

دونوں ادویات کا مطالعہ کیا جائے۔

برائی اونیا میں سینہ کی درمیانی ہڈی کے نیچے زبردست جبر ہوتا ہے حرکت کرنے سے جبر میں اضافہ ہو جاتا ہے دل کے گرد چبھن دار درد ہوتے ہیں غلاف قلب میں رساؤ بڑھ جاتا ہے اسکے ہمراہ نبض طاقتور ہوتی ہے کالچیکم میں بھی غلاف قلب میں رساؤ ہو جاتا ہے بائیں جانب لیٹنے سے بھراؤ اور جبر کا احساس ہوتا ہے جو کروٹ بدلنے پر مجبور کر دیتا ہے نبض چھوٹی کمزور اور تیز ہوتی ہے کالچیکم کے درد گردن اور کندھوں میں ظاہر ہوتے ہیں یا جسم کے چھوٹے حصوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور جلد ہی درد جگہ بدل جاتے ہیں۔

- گوائیکم جوڑوں کے مزمن درد میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب جوڑ سخت اور بد شکل ہو گئے ہوں گوائیکم ٹی بی کے دوسرے درجے اور پلیوریسی میں بھی فائدہ مند ہے جب پیپ دار بلغم خارج ہوتا ہو۔

جوڑوں کے درد میں برائی اونیا کا موازنہ آرکٹیم لپاسے بھی کیا جانا چاہیے یہ دوا پٹھوں کی دکھن دور کرتی ہے پٹھوں میں بوجھل درد ہوتے ہیں جن میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے پیشاب کا رنگ گہرا ہوتا ہے تمام آزمائش کنندگان اتنے تھکے ہوئے اور خواب آلودہ تھے کہ کام نہ کر سکتے تھے۔

اب ہم تغذیہ کی نالی کی جانب آتے ہیں ہم برائی اونیا کی بابت پہلے ہی بہت باتیں کر چکے ہیں کہ اس کی علامات کا تقاضہ کیا ہے پوری لعاب دار جھلیوں میں خشکی ہوتی ہے زبان پر سفید پشم ہوتی ہے مخصوص پیاس ہوتی ہے معدہ میں پتھر کی مانند بوجھ ہوتا ہے پاخانہ سخت خشک اور بھورا ہوتا ہے اور سختی کی وجہ سے باہر نکالنا مشکل ہوتا ہے مقعد میں قوت کی کمی ہوتی ہے مریض سبزیاں کھانا برداشت نہیں کرتا گرمیوں میں علامات شدت اختیار کر جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مریض سورج کی گرمی برداشت نہیں کر سکتا۔ جگر بھی متاثر ہوتا ہے اس میں بھراؤ کا احساس ہوتا ہے حتیٰ کہ جگر سوجا ہوا ہوتا ہے ہاضمہ کی جو علامات بیان کی جا چکی ہیں مرض میں الجھاؤ پیدا کر دیتی ہیں جگر کی بیرونی جھلی سوجی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ

جگر میں چبھن دار درد ہوتے ہیں اور حرکت کرنے سے دردوں میں اضافہ ہوتا ہے اور دائیں کروٹ لیٹنے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

بارہ انگشتی آنت کے نزلہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے یرقان (Jaun-dice) میں آپ برائی اونیا استعمال کر سکتے ہیں جب یہ یرقان یکدم غصہ آجانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو اگرچہ مریض کا جسم گرم ہوتا ہے مگر مریض سردی کی شکایت کرتا ہے۔

چیلی ڈونیم کی علامات بالکل درج بالا علامات کی مانند ہوتی ہیں۔ جگر میں تیز چبھن دار درد ہوتے ہیں جو سینہ کی جانب شکم کی جانب جسم میں ہر طرف جاتے ہیں نمایاں درد کندھے کے نچلے حصے میں ہوتا ہے حتیٰ کہ درد سینہ سے میخ کی طرح گزرتا ہوا محسوس ہوتا ہے مٹی کے رنگ کے دست آتے ہیں یا زردی مائل دست آتے ہیں پاخانہ اور کندھے کے نچلے حصے کے درد کی وجہ سے چیلیڈونیم برائی اونیا سے اختلاف رکھتی ہے۔

برائی اونیا کالی کارب سے بھی مماثلت رکھتی ہے کالی کارب صفراوی امراض میں مظہر ہوتی ہے کالی کارب میں بھی شکم کی دائیں جانب چبھن دار درد ہوتے ہیں جو سینہ کی جانب گولی کی مانند جاتے ہیں بسا اوقات دائیں پھیپھڑے کے نچلے حصے میں چبھن دار درد ہوتے ہیں۔ کالی کارب اور برائی اونیا میں فرق یہ ہے کہ کالی کارب کے درد حرکت سے بڑھتے نہیں ہیں۔

یکہ فلامینٹو سا صفراوی حالات کے لئے قابل تعریف دوا ہے جب جگر کے اوپری حصے سے درد شروع ہو کر کمر میں جاتا ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے دست آتے ہیں جن میں صفرا کی زیادتی ہوتی ہے مقعد سے بہت ہوا خارج ہوتی ہے کیمو ملا بھی برائی اونیا کی مانند غصہ کے بعد پیدا ہونے والے صفراوی حالات کی دوا ہے۔ برائی اونیا میں غصہ کے ساتھ سردی محسوس ہوتی ہے کیمو ملا کا مریض غصہ کے ساتھ گرمی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کو پسینے آنے لگتے ہیں۔

بربرس ولگیرس بھی جگر میں چبھن دار درد پیدا کرتی ہے لیکن یہ درد دسویں پسلی

سے شروع ہو کر ناف میں جاتے ہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ برائی اونیا میں قبض موجود ہوتا ہے لیکن چند مریضوں میں اس کے الٹ بھی ہو سکتا ہے برائی اونیا میں سبزیوں یا اپلے ہوئے پھلوں سے دست آتے ہیں اور گرمیوں کے موسم میں گرمی لگ جانے سے بھی دست آنے لگتے ہیں برائی اونیا کے دستوں میں صبح کے وقت اضافہ ہوتا ہے صبح اٹھ کر چلنے پھرنے سے دست آنے لگتے ہیں یوں برائی اونیا سلفر سے الگ ہو جاتی ہے یہ دست نیٹرم سلف کے دستوں کی مانند ہوتے ہیں کئی مریضوں کے شکم میں اچانک پکڑنے والے درد پیدا ہو جاتے ہیں مریض درد سے دہرا ہو جاتا ہے وافر مقدار میں لیسدار پاخانہ آتا ہے بسا اوقات پاخانہ گہرا سبز ہوتا ہے کیونکہ اس میں صفرا شامل ہوتا ہے۔ پاخانوں سے پرانے پنیر کی بو آتی ہے۔

برائی اونیا کی دماغی علامات میں آپ کو ٹائی فائڈ کے بیان میں بہت تفصیل سے بتا چکا ہوں تھوڑا سا ذکر اور کروں گا مریض چڑچڑا ہوتا ہے اور آسانی سے غصہ میں آجاتا ہے یہ حالت صفراوی علامات کے ہمراہ موجود ہوتی ہے سر درد اور سوء ہضمی برائی اونیا کی خصوصیت ہے برائی اونیا کے سر درد کی بابت بھی میں آپ کو بتا چکا ہوں درد میں حرکت کرنے سے اضافہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آنکھوں کو حرکت دینے سے بھی سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے سر درد پشت سر سے یا پیشانی سے شروع ہوتا ہے اور گدی کی جانب جاتا ہے جب مریض صبح جاگتا ہے تو شدید سر درد ہو رہا ہوتا ہے غصہ آنے یا جھکنے سے یا گرمی خاص طور پر مرطوب گرمی لگنے اور زکام لگ جانے سے، عیاشی کرنے سے اور گنٹھیا سر درد کا باعث بنتے ہیں کپڑے استری کرتے وقت سر درد برائی اونیا کی علامت ہے۔

سر درد میں برائی اونیا سے قریبی مماثل دوا جلسی میم ہے جلسی میم میں سر درد کے ہمراہ آنکھوں کو حرکت دینے سے دکھن ہوتی ہے۔ نیٹرم میور کے سر درد میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ کوئی چھوٹی ہتھوڑی سے سر میں مار رہا ہے سر کو حرکت دینے یا آنکھوں کو حرکت دینے سے سر درد میں شدت آجاتی ہے۔

گدی کے سر درد میں برائی اونیا کا موازنہ پٹرولیم سے کیا جانا چاہیے پٹرولیم کا سر درد

دھڑکن دار ہوتا ہے۔ جگلنس کیتھاریٹکا میں بھی گدی کا درد موجود ہے لیکن درد کی نوعیت تیز ہوتی ہے۔ کاربو ویج اور نکس وامیکا کا سر درد بھی گدی سے شروع ہوتا ہے یہ سر درد صفرا کے حملے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ برائی اونیا سر کے بیرون چکنا پسینہ پیدا کرتی ہے پسینہ سے کھٹی بو آتی ہے۔

برائی اونیا آنکھوں کے امراض میں فائدہ مند دوا ہے۔ لیکن اس وقت نہیں جب آنکھ کا بیرونی پردہ متاثر ہو اس کا خیال تب آنا چاہیے جب جوڑوں کا درد جگہ بدل کر آنکھوں میں جاگزیں ہو گیا ہو۔ یہ درد آنکھوں کے ڈیلوں میں ہوتا ہے اور گولی کی مانند پشت سر میں جاتا ہے معمولی سی حرکت سے سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے آنکھوں میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے جیسے کوئی آنکھوں کے ڈیلوں کو کھینچ رہا ہے۔

انٹی مونیم ٹارٹ میں بھی جوڑوں کا درد جگہ بدل کر آنکھوں میں چلا جاتا ہے اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ میں نے برائی اونیا کی بابت کیوں کہا کہ برائی اونیا سیرس جھلیوں کی سوزش میں فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب ان جھلیوں میں رساؤ پڑ چکا ہو اس لئے برائی اونیا کو علامات کے طور پر بھی اور پیتھالوجی کے اظہار کی وجہ سے بھی سبز موتیے (زرق الماء) (Glaucoma) میں یاد رکھا جانا چاہیے۔ ڈیلوں کا تناؤ بہت بڑھ چکا ہوتا ہے آنکھوں سے گرم گرم آنسو نکلتے ہیں روشنی سے خوف آتا ہے اور نظر بھی کمزور ہوتی ہے برائی اونیا آنکھوں کے اپریشن کے بعد بھی کام آتی ہے جب اپریشن کے بعد جلن دار درد ہوتا ہو اور قے آجاتی ہو برائی اونیا کے دانت درد کی وجہ گٹھیاوی ہوتی ہے اور یہ دانت کا درد سردی کی وجہ سے ہوتا ہے یہ درد آپ کو ان دانتوں میں نظر آئے گا جو صحت مند ہوں گے دانت کی خرابی نظر نہ آئے گی جس سے آپ محسوس کر سکیں کہ درد اعصابی ہے ممکن ہے درد ایک سے زیادہ دانتوں میں ہو سر کو سختی کے ساتھ تکیہ میں دبانے سے درد میں وقتی افاقہ ہوتا ہے یا دور والی جگہ پر ٹھنڈی اشیاء لگانے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

اگر بچوں کے گلے سڑے (کھوڑ) دانتوں میں ٹھنڈا پانی پینے سے افاقہ ہو تو کافیا

بہترین دوا ہے کریوزوٹ میں چہرے کا اعصابی درد ہوتا ہے درد جلن دار ہوتا ہے بولنے سے حرکت کرنے سے زیادہ ہو جاتا ہے خاص طور پر وہ افراد جن کے دانت جلد خراب ہوتے جا رہے ہوں۔ مریض تنگ مزاج ہوتا ہے۔

اگر منہ میں چھالے بن جائیں تو بھی ممکن ہے برائی اونیا فائدہ مند ہو۔ بچہ دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے یکدم دودھ چھوڑ کر رونا شروع کر دیتا ہے لیکن جب بچے کا منہ دودھ سے تر ہو جاتا ہے تو دودھ پینا شروع کر دیتا ہے آپ کو یہاں بھی برائی اونیا کی مخصوص خشکی کا احساس ہو گا برائی اونیا کا پیشاب گہرا سرخی مائل بھورا ہوتا ہے اس میں کوئی تہ نشین مادہ موجود نہیں ہوتا پیشاب کی رنگت میں تبدیلی کی وجہ ہیموگلوبین جیسا مواد جو خون میں شامل ہوتا ہے وہ پیشاب میں خارج ہوتا ہے اس مواد کا تعلق صفرا سے ہوتا ہے (یوروکروم)۔

برائی اونیا زنانہ اعضا پر بھی کچھ اثر رکھتی ہے کبھی کبھار ماہواری کی تکالیف کے دوران مظہر ہوتی ہے ماہواری کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے خون کثرت سے آتا ہے لیکن برائی اونیا اس وقت زیادہ موثر ہوتی ہے جب ماہواری دب گئی ہو اور قائم مقام ماہواری آتی ہو یعنی بہ نسبت بیضہ بننے سے پہلے آنے کے بیضہ بن جانے کے بعد ماہواری آتی ہو اس علامت پر آپ برائی اونیا کا موازنہ پلساٹیلا اور فاسفورس سے کرنا چاہیے خاص طور پر اس وقت جب ماہواری دب جانے کے بعد مریضہ خون تھوکتی ہو یا مریضہ کو نکسیر آتی ہو۔

سنیشو اورس اس وقت مددگار ثابت ہوتی ہے جب ماہواری دب جانے کی وجہ سے مریضہ کو کھانسی ہو اور خون آلود بلغم خارج ہوتا ہو۔ ہیما میلس اسٹی لاگو ملی فولیم خون کی قے کے مرض (HAEMATEMESIS) میں کام آتی ہیں جب ماہواری دب جانے کی وجہ سے مریضہ خون تھوکتی ہو۔

میں نے سالوں تک برائی اونیا کو دودھ کے بخار میں استعمال کیا ہے برائی اونیا کسی بھی دوسری دوا سے زیادہ مظہر دوا ہے دودھ کے بخار کی علامات اکثر برائی اونیا طلب کرتی ہیں بخار تیز نہیں ہوتا مریضہ کے پستانوں میں تناؤ کے ہمراہ سر درد بھی ہوتا ہے اعضا میں پھاڑنے

والے درد ہوتے ہیں مریضہ کمزور ہوتی ہے اور خاموشی سے پڑی رہنا چاہتی ہے۔ پستان کے پھوڑے میں بھی برائی اونیا مظہر دوا ہوتی ہے جب پستان میں تیز چبھن دار درد ہوتا ہو پستان میں تناؤ ہو اور سوجن کا رنگ زردی مائل سرخ ہو پستان کے پھوڑے میں آپ کو سب سے پہلے بیلاڈونا کا خیال آنا چاہیے بیلاڈونا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب علامات میں شدت ہو متاثرہ جگہ (مرکزی نقطہ) سرخ ہو اور سرخی اردگرد پھیلتی جارہی ہو۔

فائی ٹولیکا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب پستان میں ٹکیہ بننے کا میلان ہو اور پیپ پڑ جانے کا خطرہ ہو جب بچہ دودھ پئے تو درد پستان کی بھٹنی سے سارے جسم میں جاتا ہو اور ریڑھ کی ہڈی کے اوپر نیچے جاتا ہو پستانوں میں دودھ بھرا ہوتا ہے اور دودھ بہتا ہے۔

فیلنڈری ام ایکواٹیکم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب دودھ پلانے کے بعد دودھ کی نالیوں میں درد ہوتا ہو درد دودھ پلاتے وقت غائب ہو جاتا ہو۔

کروٹن ٹگ کا انتخاب اس وقت کیا جائے جب بچے کے دودھ پیتے وقت درد بھٹنیوں سے کمر کی جانب جائے ایسا احساس ہو کہ بھٹنی کے ساتھ رسی باندھ کر کھینچا جارہا ہے۔

برائی اونیا کو آپ خسرہ (MEASLES) میں بھی یاد رکھیں جب خسرہ مکمل طور پر باہر نہ آیا ہو بچے کو سخت خشک کھانسی آتی ہو جسکی وجہ سے بچہ روتا ہو بچہ درد سے دوہرا ہو جاتا ہو کیونکہ کھانسنے کی وجہ سے اسکو درد ہوتا ہو ممکن ہے ذرا سا بلغم باہر آئے آنکھیں سوجی ہوئی ہوں۔ کئی بچوں میں خسرہ نکلنا اچانک بند ہو جاتا ہے اور دماغی علامات پیدا ہو جاتی ہیں بچہ غنودگی میں چلا جاتا ہے چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے چہرے آنکھوں اور منہ کے پٹھے پھڑکتے ہیں ذرا سی حرکت سے بچہ رونے لگ جاتا ہے کئی بچوں میں مرض دماغ کی بجائے سینہ پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور سوزش سینہ پیدا ہو جاتی ہے برانکائٹس یا نمونیہ ہو جاتا ہے۔

حمی قرمزی (Scarlet Fever) میں کبھی کبھار برائی اونیا مظہر ہوتی ہے جب برائی اونیا مظہر دوا ہوگی تو درج ذیل علامات آپ کی راہنمائی کریں گی۔

خسرہ کے دانے ایسے ہموار نہ ہوں گے جیسے بیلاڈونا کے ہوتے ہیں بلکہ باجرے کے

دانوں کی مانند بکھرے بکھرے ہوتے ہیں دانے مکمل باہر نہیں آتے سینہ یادماغ کی علامات جو اوپر بیان کی جاچکی ہیں ہمراہ ہوتی ہیں۔ اب جبکہ ایسے حالات میں تمام حسیات بے حس ہوتی ہیں اور بیلاڈونا کی مانند وہم بھی موجود نہیں ہوتے مریض کو وہ آوازیں بھی سنائی نہیں دیتیں جو کہ اناکارڈیم کی خصوصیت ہے یہ آوازیں مریض کو جگاتی بھی نہیں ہیں جو کہ سٹرامونیم اور کیوپرم کی خصوصیت ہیں۔

جب ابھار دب گئے ہوں یا کسی خارش کو دبادیا گیا ہو اور بدلے کے طور پر دماغ متاثر ہو گیا ہو تو آپ کو کیوپرم کی جانب بھی دیکھنا چاہیے کیوپرم اس وقت دوا ہوتی ہے جب علامات میں شدت ہو بچہ نیند میں چونکتا ہے حسیات ابتر ہوتی ہیں اور کیوپرم کے مروڑدار درد موجود ہوتے ہیں۔

ہیلی بورس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب تمام حسیات مردہ ہو چکی ہو اور بچہ گہری بے ہوشی میں پڑا ہو زنکم اس وقت کارآمد دوا ہوتی ہے جب بچہ بہت کمزور ہو اور خسرہ باہر آنا مشکل ہو خسرہ کے دانے جزرسی کے ساتھ باہر آرہے ہوں جلد ایک حد تک سرد ہوتی ہے پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں بچہ بے ہوشی میں پڑا ہوتا ہے دانت پیستا ہے نیند کے دوران چونک اٹھتا ہے۔ آنکھوں کے ڈیلے گول گھومتے نظر آتے ہیں اور پاؤں نمایاں طور پر بے آرام ہوتے ہیں۔

اپی کاک اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب خسرہ دب جانے کی وجہ سے سینہ متاثر ہو جائے کھانسی ہو سانس لینے میں تنگی ہو۔

اگر مرض چیچک ہو تو برائی اونیا کے بجائے ٹارٹار ایمیٹک کو ترجیح دی جائے۔

برائی اونیا ایلو مینا کی مددگار ہے۔

برائی اونیا کا اثر کیمو ملا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رہس ٹاکس اور سنیگا زائل کرتی ہیں۔ برائی اونیا رہس ٹاکس رہس وناٹا اور کلورین کا اثر زائل کرتی ہے۔

لیکچر نمبر ۳۰

CONIFERAE AND EUPHORBIACEAE

دودھیے رس والے زہریلے پودے (یونانی حکیم یوفوربس کے نام سے منسوب)

صنوبر کا گروہ Coniferae

ایبس نگرا ———— معدہ

سبائنا ———— اسقاط حمل

پائی نس سلویسٹرس ———— بچوں کا سوکھا پن

ٹیری بن تھینا
- گردے مثانہ وغیرہ
- لعاب دار جھلیاں
- رحم
- ٹائی فائڈ کی حالت
- گردوں کا استسقاء

موازنہ کریں آرسنک۔ کینتھرس۔ کوپےوا۔ کیمفر۔ فاسفورس

پکس لیکویڈا ———— پھیپھڑے۔ خارش۔ ابھار

موازنہ کریں ———— اینی سم سٹیلیٹم

تھوجا
- اعصابی نظام
- سائیکوسس کی سمیت
- سفلس کی سمیت
- چیچک
- سوکھا پن

موازنہ کریں :۔ پلساٹیلا۔ کالی بائی کرام۔سپائی جیلیا۔مرکیورس۔نائٹرک ایسڈ۔ نیٹرم سلف۔یوفریشیا۔سٹافی سیگریا۔

کونی فیرا یا صنوبر کا پھل

صنوبر کا بڑا گروہ ہے جس میں نوک دار پھل لگتے ہیں آج ہم ان کا مطالعہ شروع کریں گے پودوں کے اس گروہ سے (صنوبر، قونیوں، سرو، جھاؤ) ہم مختلف ادویات حاصل کرتے ہیں ان پودوں سے تارپین کی کئی اقسام بنائی گئی ہیں ان سے حاصل کی گئی خصوصی ادویات میں آپ کو بتاؤں گا یہ ادویات ایبس نگرا (یا سیاہ سرو) سبائناجونی پیرس (جونی پر کی ایک قسم جس میں سے ایک تیل جس کا نام (Oil of Savin) ہے نکلتا ہے جو حمل ضائع کرنے کی مشہور دوا ہے) پائی نس سلولیسٹرس صنوبر کی ایک قسم ہے ٹیری بن تھینا (تارپین) صنوبر کے درخت سے نکالا جاتا ہے پکس لیکوئیڈا یاراِل اور تھوجا آکسی ڈینٹیلس ۔

ایبس نگرا

یہ اتنی اہم دوا نہیں ہے لیکن میں برداشت نہیں کر سکتا کہ میں اس کی ایک اہم علامت آپ کو نہ بتاؤں جس کی باربار تصدیق ہو چکی ہے۔ میں سوء ہضمی کی بات کر رہا ہوں یہ سوء ہضمی کی علامت ہے مریض بیان کرتا ہے کہ اس نے کوئی ایسی شے کھالی ہے جو معدہ کے منہ پر اٹک گئی ہے نیچے نہیں جاتی یہ ہی اس دوا کی کلیدی علامت ہے مریض کم ہمت ہوتا ہے بد ہضمی اور خیالات فاسدہ موجود ہوتے ہیں اور بد ہضمی کی وجہ سے عارضی قبض موجود ہوتا ہے۔

سبائناجونی پیرس

سبائنا کی بابت بیان کرنے کے لئے مجھے تھوڑا وقت درکار ہے آپ جانتے ہیں کہ سبائنا رحم کے عوارض میں کام آتی ہے بطور دوا یہ اسقاط حمل روکتی ہے خاص طور پر اگر تیسرے ماہ اسقاط حمل ہونا چاہ رہا ہو۔ میں مختصراً علامات بیان کروں گا چھوٹی کمر سے درد شروع ہو کر شرم گاہ تک جاتا ہے درد کھچاؤ دار ہوتا ہے یہ درد اسقاط حمل کے دوران عام ہوتے ہیں درد دچی کی ہڈی سے شروع ہوتا ہے اور شرمگاہ تک جاتا ہے یہ علامت سبائنا کی خصوصی علامت ہے دردوں کے ہمراہ سرخ جما ہوا خون خارج ہوتا ہے ہر حرکت سے اخراج خون میں اضافہ ہوتا ہے آپ سبائنا کو بچے کی پیدائش کے بعد ہونے والے جریان خون میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کہ آنول رک گئی ہو اور درج بالا علامات موجود ہوں۔

ٹیری بن تھینا (تارپین)

ٹیری بن تھینا یا تارپین ایسی دوا ہے جس کو ایلوپیتھک طریقہ علاج میں بڑی بے دردی سے استعمال کیا گیا ہے اس لئے ہومیوپیتھی نے اس سے تغافل برتا۔ پرانے طریقہ علاج کے معالجوں کی غلط رائے کی وجہ سے ہم بسا اوقات دوا کو قطعی بھلا دیتے ہیں لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ ٹیری بن تھینا کے عمل کا مرکز گردے اور مثانہ ہیں۔

جب آپ کو (Metritis) رحم کی سوزش (Peritonitis) پیڑو کی جھلی کی سوز (Pneumonia) نمونیہ (Hydrocephalus) استسقاء دماغ (Typhoid) ٹائی فائڈ (Scarlatina) حمی قرمزی یا حقیقت میں کوئی بھی مخدوش مرض جس میں پیشاب کی نالیوں اور گردوں کی درج ذیل علامات نظر آئیں تو دوا ٹیری بن تھینا ہو گی۔

گردوں کے ارد گرد بو جھل درد ہوں گردوں میں جلن ہو درد گردوں سے شروع ہو کر پیشاب کی نالیوں میں جاتا ہو پیشاب کرتے وقت جلن ہو پیشاب میں رکاوٹ ہو اور

البومن آرہی ہو۔ پیشاب کا رنگ نمایاں گہرا ہو بادلوں یا دھوئیں کی مانند رنگ ہو جیسے کہ اس میں سڑا ہوا خون شامل ہو حقیقت یہ ہے کہ پیشاب میں سڑا ہوا خون شامل ہوتا ہے۔ پیشاب کی بو بنفشہ کی بو کی مانند ہوتی ہے (کینتھرس۔ کوپےوا۔ او سیمم۔ سیلینیم) یہ گردوں کی پیتھالوجی کی وہ حالت نہیں ہے جیسی کہ برائٹس کے مرض میں ہوتی ہے نہ ہی یہ گردوں کا ورم ہے بلکہ یہ گردوں میں اجتماع خون ہے۔ حوض گردہ کے اندر خون رس جاتا ہے یہ حالت عموماً مرطوب جگہوں پر رہنے سے پیدا ہوتی ہے جب پیشاب کی درج بالا علامات ہوں تو آپ بہت اعتماد کے ساتھ ٹیری بن تھینا دے سکتے ہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ مرض کا نام کیا ہے۔ دوسری علامات جو قوت حیات کی کمی کی نشاندھی کرتی ہیں درج ذیل ہیں۔ نمونیہ کے دوران دل کی حرکات ناقابل محسوس ہوں رحم کی سوزش (Metritis) کے دوران شدید جلن اور ٹائی فائڈ کی ~~علامات~~ آنتوں کے جزوی فالج کی وجہ سے شکم کا ہوا سے پھول جانا۔

ٹیری بن تھینا لعاب دار جھلیوں پر بہت قوت سے اثر انداز ہوتی ہے سانس کی نالیوں میں جلن پیدا کرتی ہے رقیق بلغم خارج ہوتا ہے بلغم بڑی مشکل سے اکھڑتا ہے بسا اوقات ٹیری بن تھینا مرطوب دمہ میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب دمہ کے ہمراہ پیشاب کی درج بالا علامات موجود ہوں۔ ٹیری بن تھینا شکم سے کیڑے بھی نکال سکتی ہے جب بچہ نیند کے دوران چونک اٹھتا ہو نیند میں روتا ہو ناک نوچتا ہو بچے کو حلق بند ہونے کا احساس ہو اور کچو مر نکال دینے والی خشک کھانسی ہو ممکن ہے کہ اینٹھنیں بھی موجود ہوں الکوحل ٹیری بن تھینا کے عمل کو بڑھا دیتی ہے۔

پکس لیکویڈا

پکس لیکویڈا کی دو ایسی علامات ہیں جن کا ذکر کرنا ضروری ہے ایک علامت بائیں پھیپھڑے میں ظاہر ہوتی ہے جب بائیں پھیپھڑے میں پیپ بننے کا عمل شروع ہو جائے تو

آپ پکس لیکوئڈا استعمال کر سکتے ہیں جب بائیں پھیپھڑے میں تیسری پسلی کے نزدیک درد ہوتا ہو۔

اینیسم سٹیلیٹم میں بھی یہی درد ہوتا ہے مگر یہ درد دائیں پھیپھڑے میں تیسری پسلی کے نیچے ہوتا ہے۔ پکس لیکوئڈا اور اینی سم کی ان علامات کی بار بار تصدیق کی جاچکی ہے اور ہر بار دونوں ادویات کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔ (جو ادویات) سینہ کی بائیں جانب درد پیدا کرتی ہیں ان کو درج کرنا بھی ضروری ہے۔

مرٹس کمیونس : سینے کا بایاں اوپر والا حصہ

سمبل : سینے کی بائیں جانب کئی اقسام کے درد

فلورک ایسڈ۔ اگزالک ایسڈ۔ ایکنیاریسی موسا۔ بائیں بھٹنی کے نیچے درد

للیم ٹگرینم۔ درد بواسطہ دل یا پستان جو عقبی جانب جائے (Angina Pectoris)

کالی کارب : سلفر سینہ کی بائیں جانب سے دور عقبی جانب جائے

سارسپریلا۔ کمر سے سینہ کی بائیں جانب درد آئے

گوائیکم۔ سینہ کی بائیں جانب اور پر والی تین پسلیوں کے نیچے چبھن دار درد تھوک پیپ آمیز (تھریڈون۔ فاسفورس اور سلیشیا)

پلساٹیلا نٹالیانا۔ سینے کی بائیں جانب بازو کے نیچے کمر میں درد

پکس لیکوئڈا۔ خارش بھی پیدا کرتی ہے خاص طور پر ہاتھ کے الٹے رخ خارش پیدا ہو جاتی ہے جہاں چیر آجاتے ہیں رات کے وقت شدید خارش ہوتی ہے کھجانے سے خون نکل آتا ہے۔

تھوجا آکسی ڈینٹیلس (مور پنکھ)

اب ہم اس گروہ کی آخری دوا تھوجا کا تفصیلاً مطالعہ کریں گے ہومیوپیتھی میں اس دوا کا تعارف ایک کہانی ہے۔ اتفاقی تعارف ہانیمن کے کلینک میں ایک مریض آیا جس کو

اعضائے تناسل کی تکلیف تھی اگر مختصر کہیں تو مرض مشتبہ تھا مریض کی پیشاب کی نالی سے گاڑھی پیپ خارج ہو رہی تھی آلہ تناسل پر باریک باریک پھنسیاں تھیں جن میں شدید کھجلی ہوتی تھی کچھ سوجن بھی موجود تھی ہانیمن نے مریض کو بتایا کہ اس کو سوزاک ہو گیا ہے لیکن مریض نے ہانیمن کی تشخیص کو پوری قوت سے رد کر دیا مریض دینی علوم کا طالبعلم تھا تاہم عدالت کے رائج قانون کے مطابق کوئی بھی انسان معصوم شمار ہوتا ہے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ وہ گنہگار ہے ہانیمن نے یہ فیصلہ کیا کہ مریض کو کوئی دوا نہ دی جائے اور مریض سے کہا کہ وہ تین دنوں کے بعد آئے۔ جب مریض تین دنوں کے بعد واپس آیا تو بالکل صحت مند تھا ہانیمن حیران ہو گیا ہانیمن نے مریض سے بہت سوالات کیے لیکن ہانیمن کو کوئی وجہ نہ مل سکی۔ لیکن مریض کو یاد آیا کہ چند روز پہلے وہ باغ میں سیر کر رہا تھا تو اس نے تھوجا کے چند پتے چبائے تھے یوں ہانیمن کو راہنمائی مل گئی کہ وہ تھوجا کے خواص پر تحقیق کرے۔ جب ہانیمن نے تحقیق کی تو معلوم ہو کہ دینی علوم کا طالب علم سچ کہتا تھا۔ اس سے آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ تھوجا صرف سائیکوسس کی سمیت کے علاوہ کہیں فائدہ مند نہیں ہوتی لیکن تھوجا انسانی جسم پر اور بھی بہت دلچسپ اثرات پیدا کرتی ہے۔ تھوجا خاص طور پر اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے ہاں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اعصابی نظام میں پیدا ہونے والے مظاہر کی بنیاد سائیکوسس کی سمیت ہو سکتی ہے۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ یہ مظاہر سائیکوسس کی آلائش کے بغیر بھی ممکن ہیں گراؤد گل ہمیں بتاتا ہے کہ ہائیڈروجن والے جسم ایسے ہوتے ہیں جن میں سوزاک کا زہر بہت زہریلے پن کے ساتھ عمل کرتا ہے اگر کسی ایسے جسم کو جس میں ہائیڈروجن کی زیادتی ہو مرض لگ جائے تو اس میں سائیکوسس کی آلائش رک جاتی ہے ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسے جسم میں مرض بغیر سائیکوسس کی آلائش کے بھی موجود ہو سکتا ہے جن لوگوں میں سائیکوسس کی سمیت موجود ہو۔ ان کے لئے ویکسین بہت خطرناک ہوتی ہے جب آپ یہ دیکھیں کہ کسی مریض نے ویکسین لگوائی ہے اور وہ تکلیف میں مبتلا ہے تو وہ ہائیڈروجن

والے جسم کا مالک ہے چونکہ ویکسین کا وائرس خالص ہوتا ہے ہمارے پاس ویکسین کے بد اثرات دور کرنے کے لئے دوادویات موجود ہیں۔ سلیشیا ویکسین لگوانے کے بعد پیدا ہونے والی کسی بھی علامت حتی کہ اینٹھوں تک کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

تھوجا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب ویکسین کے آبلے بڑے ہو گئے ہوں اور دست آنے لگے ہوں اس آخری علامت کی وجہ سے ڈاکٹر بوننگھاسن نے ہدایت کی ہے کہ تھوجا چیچک کے مرض کی دوا بھی ہے ڈاکٹر بوننگھاسن تھوجا اس وقت دیتے تھے جب چیچک کا آبلہ پھوڑے کی شکل اختیار کر رہا ہو ان کا دعویٰ ہے کہ تھوجا چیچک کے داغ دور کرتی ہے۔

آیئے تھوجا کے اعصابی نظام پر عمل کا دوبارہ مطالعہ شروع کرتے ہیں مریض ہر کام جلدی جلدی اور بے صبری سے کرتا ہے تیز تیز باتیں کرتا ہے اس کی حرکات غیر فطری طور پر تیز ہوتی ہیں مریض بہت جلد غصے میں آجاتا ہے حتیٰ کہ ذرا سی بات پر مریض تنک مزاج ہو جاتا ہے۔ چند شریفانہ جذبات بھی ابھر آتے ہیں مثلاً گانے سنتے وقت مریض رو دیتا ہے مریض کے ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ مالیخولیا کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس کی دوا صرف تھوجا ہے مریض کے دماغ میں خیال ہوتا ہے کہ وہ شیشے کا بنا ہوا ہے۔ اس لئے وہ اپنی جانب بڑھنے والوں کو قریب آنے سے روکتا ہے کہ مبادا اس کو ٹھیس نہ لگ جائے اور وہ ٹوٹ جائے یہ انٹی مونیم کروڈم والی حالت نہیں ہے یہ دماغی تنک مزاجی نہیں ہے کہ مریض دیکھا جانا پسند نہیں کرتا بلکہ یہ علامت جسمانی ترکیب کا سراب ہے یا مریض یہ سوچتا ہے کہ اس کی روح اور جسم کو الگ کیا جا رہا ہے یا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی اجنبی موجود ہے۔ ایک اور بہت ہی خاص علامت جو ایک بوڑھی بیوہ نے بتائی ایسا احساس کہ اس کے شکم میں زندہ بچہ موجود ہے اس علامت سے یہ راہنمائی ملتی ہے کہ تھوجا جھوٹے حمل کے وہم میں دی جا سکتی ہے اعصابی نظام کی یہ علامات یہ اظہار کرتی ہیں کہ تھوجا مالیخولیا اور کئی اقسام کے پاگل پن کی دوا ہے۔

ہمیں دوران خون میں کئی اقسام کی ابتری نظر آتی ہے جیسے خون میں ابال آیا ہوا ہے یا سارے جسم میں دھڑکن کا احساس ہوتا ہے اور دل کے گرد پریشانی ہوتی ہے۔

تھوجا کئی اقسام کے اعصابی دردوں کی بھی دوا ہے سر درد میں مظہر ہوتی ہے سر درد جس کو(Clavus) یعنی ایک مخصوص جگہ سر میں درد مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر کی چوٹی میں کیل گاڑا جارہا ہے یا پیشانی کے اوپر چوٹی کے نزدیک کیل گاڑا جارہا ہے۔ تھوجا تمام اقسام کے اعصابی دردوں میں استعمال کی جاسکتی ہے درد خواہ چہرے کے ہوں یا سر کے یا دونوں کے اعصابی درد ہوں درد چھرا گھونپنے کے سے اور ناقابل برداشت ہوتے ہیں اگر مریض اٹھ کر بیٹھ جائے تو مریض کو نزع کی حالت بن جاتی ہے ممکن ہے کہ مریض درد کی وجہ سے بے ہوش ہو جائے اس لئے مریض سیدھا بیٹھتا ہے متوازی انداز اختیار کرتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درد رخساروں کی ہڈیوں سے شروع ہوتا ہے یا آنکھوں سے شروع ہوتا ہے اور سر کی پچھلی جانب جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ درد خارش دب جانے سے پیدا ہو۔ یہ اعصابی درد ہمیں سپائی جیلیا اور میزیریم کی یاد دھانی کراتے ہیں لیکن ہم سپائی جیلیا کے علامات کے رخ کو پہچان کر دوا کو الگ کر دیتے ہیں سپائی جیلیا کے درد سر کی عقبی جانب سے شروع ہوتے ہیں اور اگلی جانب آتے ہیں۔

تھوجا کی اعصابی علامات کی تفصیل کے بعد اب میں تھوجا کو سائیکوسس کی سمیت کی علامات پر لاگو کروں گا۔ لیکن آپ یہ یاد رکھیں کہ تھوجا کے اعصابی مظاہر کی تہہ میں سائیکوسس کی سمیت ہو یا نہ ہو۔ تھوجا ایسی دوا ہے جو سائیکوسس کی سمیت والے جسم میں ابتری پیدا کر کے ایسی زمین تیار کرتی ہے جس میں سائیکوسس کی سمیت بڑھتی ہے۔ یہ دو عناصر ہیں جن سے مرض بنتا ہے اور دونوں عنصر مرض کے ہی ہوتے ہیں اور وہ جسمانی عناصر بھی جن میں مرض پیدا ہوتا ہے۔ سائیکوسس کی سمیت والے جسم جن کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ہر سابقہ مرض کو ترقی دیتے ہیں اور یہ بھی کہ پیشاب کی نالی سے اخراج ہو یا نہ ہو۔

سوزاک میں تھوجا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب پیشاب کی نالی سے سبز رنگ کا رقیق اخراج ہو پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی ہو پیشاب کرنے کے بعد یہ احساس ہو کہ پیشاب کے چند قطرے پیشاب کی نالی میں دوڑتے آرہے ہیں اعضا تناسل یا مقعد پر مسے نکل

آئے ہوں یا سیون میں یا لعاب دار جھلیوں پر سے نکل آئے ہوں۔ میں نے ایک مریض کا علاج کیا ہے جس کی زبان کے درمیان مسہ اگ آیا تھا۔ تھوجا نے اسے بہت جلد شفایاب کردیا۔ ہو سکتا ہے مسے بیج کی شکل کے ہوں یا گوبھی کے پھول کی مانند ہوں۔ گوبھی کے پھول کی مانند مسے خاص طور پر رحم کی گردن پر پیدا ہو جاتے ہیں ممکن ہے چند مریضوں میں مسے مرطوب ہوں ان سے چپدار مواد نکلتا ہے جس میں سے بدبو آتی ہے بسااوقات ہمیں اعضائے تناسل پر زخم نظر آتے ہیں زخم بالکل شنکر کی مانند ہوتے ہیں ان زخموں کی بنیاد گندی زرد نظر آتی ہے زخموں کے کنارے سخت ہوتے ہیں ایسے زخم بہت خاص ہوتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ زخم مسوں سے پیدا ہوئے ہیں کبھی کبھار ہمیں پھٹاؤ نظر آتے ہیں یہ پھٹاؤ مقعد کے قریب مقعد پر یا سیون پر یا فوطوں کی تھیلی یا اعضائے تناسل پر نظر آتے ہیں یا نالیاں سی بنی ہوئی نظر آتی ہیں پھٹاؤ گہرے ہوتے ہیں اور ان میں پیپ بھری ہوتی ہے۔ اعضائے تناسل پر میٹھی بو والا پسینہ آتا ہے رانوں کا اندرونی حصہ سرخ اور چھلا ہوا ہوتا ہے بسااوقات خصیے بھی متاثر ہوتے ہیں ایک یا دونوں خصیے اوپر کی جانب کھچ جاتے ہیں خصیے سوجے ہوئے ہوتے ہیں خصیوں میں ایسا درد ہوتا ہے جیسے کہ چھل گئے ہوں۔ ممکن ہے غلاف حشفہ کے اندر پیپ دار سوزش بھی موجود ہو اور حشفہ کے عقب میں گہرائی میں سوزش ہو۔

عورتوں کے آلات تناسل پر ہمیں گوبھی کے پھول کی مانند مسے نظر آتے ہیں جن کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں فنگی قسم کے ابھار جن کی بنیاد سوزاک ہوتی ہے اعضا پر نظر آتے ہیں مقعد پر سے گاڑھا سبز لیکوریا جو مردانہ رقیق سبز اخراج سے مشابہ ہوتا ہے۔

اگر مرض سوزاک کو انجکشنوں سے دبا دیا گیا ہو یا سردی یا کسی اور وجہ سے سوزاک دب گیا ہو تو ممکن ہے کہ ایسی مزاجی جسمانی علامات پیدا ہو جائیں جو تھوجا کو طلب کرتی ہوں۔ خاص طور پر جب غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) سوج گیا ہو یا جوڑوں کا درد الجھاؤ کا شکار ہو یا بال خشک ہو گئے ہوں چر جاتے ہوں سر میں بھوسی پیدا ہو گئی ہو آنکھ کی رنگدار جھلی کی سوزش پیدا ہو جائے سوزش کے ہمراہ جھلی پر مسے پیدا ہو جائیں آنکھوں کے پپوٹے سوج

جائیں اور ان پر مسے نکل آئیں ناک سے بدبو آتی ہو ناک سے گاڑھا سبز مواد خارج ہوتا ہو دانت جڑوں سے ٹوٹنے لگ جائیں جبکہ دانت کا اوپر والا حصہ ظاہری طور پر تندرست نظر آتا ہو تو تھوجا شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

دوسری قابل غور علامات میں آبلے ہیں یہ آبلے بالکل ٹار ٹار ایمیٹک کے آبلوں کی مانند ہوتے ہیں پیشاب کرتے وقت سردی محسوس ہوتی ہے مریض دن رات پریشان رہتا ہے کان بہتے ہیں سانس سے بدبو آتی ہے گلا بیٹھ جاتا ہے۔

تھوجا بافتوں کی سختی دور کرتی ہے وہ بافتیں جو فطری طور پر سخت ہوتی ہیں جیسا کہ ناخن وغیرہ تھوجا کی یہی خاصیت مسوں کو دور کرتی ہے یہ ان کو نرم کر دیتی ہے اور وہ جذب ہو جاتے ہیں تھوجا آنکھوں کے سفید پردے کی سوجن بھی دور کرتی ہے۔

تھوجا کی کھانسی دن میں شدت اختیار کرتی ہے رات کو کبھی کبھار کھانسی ہوتی ہے بلغم سے پرانے پنیر کی بو آتی ہے تھوجا سوکھا پن اور خنازیر کی دوا بھی ہے ضروری نہیں ہے کہ ایسے مریض سائیکوسس کی سمیت کے حامل ہوں لیکن ان کے جسم ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سائیکوسس کی سمیت پھلتی پھولتی ہے۔ پانی کے سے پاخانے آتے ہیں پاخانہ کرتے وقت غرارے کرنے کی آواز آتی ہے پاخانہ زور دار طریقے سے خارج ہوتا ہے پاخانوں میں روزانہ ناشتے کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے ان پاخانوں کے ہمراہ ہوا بڑی زور دار آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

داد نکل آتا ہے داد پر سے خشک چھلکے اترتے ہیں آنکھوں کی پلکیں بے ترتیب اگتی ہیں اور نامکمل ہوتی ہیں بچوں کے شعر بر تن نما ہوتے ہیں یہ بچے سو کر اٹھتے ہیں تو روتے چلاتے ہیں ان کو مکمل طور پر جاگنے کے لئے لمبا وقت درکار ہوتا ہے۔ اب میری خواہش ہے کہ میں تھوجا کی مماثل ادویات کی بابت بیان کروں۔ درج بالا علامات سے مماثل ادویات میں سب سے قریبی مماثل دوا پلساٹیلا ہے۔ پلساٹیلا میں ناک سے بو آتی ہے اور گاڑھے سبز اخراجات ہوتے ہیں سوزاک میں بھی پلساٹیلا کے اخراجات کا یہی رنگ ہوتا ہے لیکن پلساٹیلا کے

اخراجات کثیف ہوتے ہیں۔

سوزاکی وجع المفاصل۔ فوطوں کادرد(Orchitis)۔ اسٹیٹ کی سوجن (Prostatitis) میں بھی پلساٹیلاویسی ہی مظہر دواہے جیسی کہ تھوجا۔

کالی بائی کرام میں بھی ناک سے بو آتی ہے کالی بائی کرام سائیکوسس کے جسم والے افراد کی دواہے اس کے اخراجات زردی مائل یا زیادہ تر سبز ہوتے ہیں۔ ناک کے اندر گہرائی میں سے سبز چھلکے جو ناک میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں ان کو نکال کر نکالنا پڑتا ہے ناک کے اندر غیر فطری خشکی کا احساس ہوتا ہے۔

نائٹرک ایسڈ مسوں میں تھوجا سے مماثلت رکھتی ہے اور زخموں میں بھی استعمال کی جاتی ہے ایسے زخم جن کی بیرونی حدود کھردری ہوں ناہموار ہوں۔ اگر گلسوئے بڑھ گئے ہوں تب بھی نائٹرک ایسڈ فائدہ مند ہوتی ہے خواہ یہ مرض سفلس کی سمیت سے پیدا ہو یا سائیکوسس کی سمیت سے پیدا ہو۔

نائٹرک ایسڈ کے مقعد کے قریب پھٹاؤ مرطوب ہوتے ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ تھوجا کے پھٹاؤ بھی مرطوب ہوتے ہیں۔ پتلا سبز لیکوریا اور آلہ تناسل کی سوزاکی سوجن۔ تاہم نائٹرک ایسڈ اور تھوجا کا فرق ہڈیوں میں زیادہ درد ہے خاص طور پر ان جگہوں میں درد جہاں گوشت کم ہو جیسا کہ پنڈلی کی ہڈی سینہ کی درمیانی ہڈی یا کھوپڑی میں ہوتا ہے۔

سٹافی سیگریا لمبے دھاگہ نما مسوں میں زیادہ فائدہ مند ہے جسمانی نظام فطری صحت سے محروم ہوتا ہے چہرے کا رنگ پھیکا زرد ہوتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے' مسوڑھے اسفنجی' جلد زردی مائل سفید، شدید کمزوری' سٹافی سیگریا اس وقت بہت بہتر دوا ہوتی ہے جب مریض نے پارہ بہت استعمال کیا ہو۔ ایک یا دوسرے خصیہ میں سختی ہوتی ہے۔

میں چاہوں گا کہ یہاں جیکارانڈا کا ذکر کروں یہ جنوبی امریکہ کا پودا ہے سب سے پہلے اس کی آزمائش موئرنے کی۔ یہ دھاگہ نما لمبے مسوں کی بہترین دوا ہے۔ سرخ شنکر کی مانند پھوڑوں یا شنکر زخم جو کہ آلہ تناسل پر ہوتے ہیں ان کے لئے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جیکارانڈا

بہترین دوا ہے۔

کوریلیم ربرم ایسے شنکر نما پھوڑوں کے لئے بہترین دوا ہے جن کا رنگ بہت سرخ ہو۔ آنکھ کے رنگ دار پردے کی سوزش (Iritis) میں مرکیورس تھوجا سے مماثلت رکھتی ہے پیشاب کی نالی سے سبز اخراجات آلہ تناسل کی سوزاکی سوجن اور جوڑوں کا درد یہیں دونوں ادویات کا اختلاف موجود ہے مرکیورس میں پسینہ آنے سے علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح بستر کی گرمی سے بھی علامات میں اضافہ ہوتا ہے۔

تھوجا کی ایک ایسی علامت بھی ہے جو کبھی کبھار نظر آتی ہے اور اس علامت کی وجہ سے ڈاکٹر بوننگھاسن نے ایک مریض کی جان بچالی تھی وہ علامت ہے کہ ان حصوں پر پسینہ آتا ہے جو ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔

سبائنا خاص طور پر مستورات کے لئے بہتر دوا ہے جب ان کو ایسے مسے نکل آئیں جن میں جلن اور کھجلی ہوتی ہو۔

یوفریشیا ان مسوں کے لئے فائدہ مند ہے جو کلغی کی مانند بڑے بڑے ہوں اور اکڑے ہوئے ہوں۔ سنابیرس بہت عمدہ دوا ہے جب سفلس اور سائیکوسس کی سمیت آپس میں مرکب ہوں تو مسے پنکھے کی مانند ہوتے ہیں اور خاص طور پر جوڑوں کے اوپر شدید خارش ہوتی ہے سائیکوسس کی سمیت سے پیدا شدہ حالات میں نیٹرم سلف تھوجا کی مددگار دوا ہے۔

سارسپریلا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سائیکوسس کی سمیت سے پیدا ہونے والے ابھار چھوٹے چھوٹے دھبوں کی صورت ہوں اور جلد پر معمولی ابھرے ہوئے ہوں لیکن سلفس کی سمیت کے گلابی ابھاروں کی مانند نظر آتے ہوں اور ان پر ناقابل برداشت کھجلی ہوتی ہو۔ موسم بہار میں مرض میں اضافہ ہو جاتا ہو۔ اور جب سر کی چوٹی پر مرطوب ابھار پیدا ہو جائیں تو پیپ پیدا ہو جاتی ہے یہ پیپ جس جگہ لگ جائے وہ جگہ بھی سوزش میں مبتلا ہو جاتی ہے سائیکوسس کی سمیت سے پیدا ہونے والا سر درد سارسپریلا کا ہوتا ہے سر درد گدی سے شروع ہوتا ہے اور پورے سر میں سے گزرتا ہوا ناک کی جڑ میں آکر رک جاتا ہے اور ناک

سوج جاتا ہے۔ اعضائے تناسل پر مرطوب خارش یا خصیوں کی تھیلی پر مرطوب خارش یا رانوں کے درمیان مرطوب خارش پیدا ہو جاتی ہے یہ آخری علامت پٹرولیم میں بھی موجود ہے اور اس کے ہمراہ ایک اور علامت بھی موجود ہوتی ہے سوراخ مقعد میں جھلی جیسے ٹکڑے لٹکتے ہیں۔

یوفوربی ایسیا (EUPHORBIACEAE)

اس گروہ کی ادویات تیزابی (خراش دار) خصوصیات رکھتی ہیں کچھ ادویات تیل نما ہیں اور کچھ گوند نما آخری حالت میں درختوں کا رس دودھ کی شکل میں باہر نکلتا ہے اور جم کر گوند بن جاتا ہے یہ تیل اور گوند دوہری خصوصیات رکھتے ہیں۔ ان کو اگر جلد پر لگایا جائے تو سرخی اور آبلے پیدا کرتے ہیں۔ ان آبلوں میں زردی مائل سفید سیرم بھر جاتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ ان آبلوں میں پیپ بھر جائے اور بعد میں ان پر شہد کے رنگ کا کھرنڈ بن جائے۔ یہ تمام ادویات کم یا زیادہ دست آور عمل کرتی ہیں اور پانی کے سے دست پیدا کرتی ہیں دستوں کے ہمراہ قولنجی درد ہوتے ہیں مروڑ پڑتے ہیں شکم میں ہوا بھر جاتی ہے جلن ہوتی ہے متلی ہوتی ہے اور قے آجاتی ہے۔

اس گروہ سے ہم نے کروٹن ٹگ۔ جیٹروفا کرکاس۔ یکہ فلامینٹو سا۔ یوفوربیم آفشی نیرم۔ یوفوربیا کرولاٹا۔ مرکیوریلس پیرینس۔ ہپومین مینسی نیلا۔ اور ریسی نس کمنس ادویات تیار کی ہیں۔

کروٹن ٹگ

کروٹن ٹگ پانی کے سے دست پیدا کرتی ہے دست ایسے باہر آتا ہے جیسے کسی پائپ سے پانی نکل رہا ہو بسا اوقات دستوں کے ہمراہ متلی اور قے بھی ہوتی ہے شدید متلی ہوتی ہے کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے نظر دھندلا جاتی ہے قولنجی دردوں کو گرم اشیاء پینے سے افاقہ ہوتا ہے معمولی سی غذا یا مشروب پینے سے دست آجاتا ہے۔ کروٹن ٹگ سے مماثل ترین دوا جیٹروفا کرکاس ہے جیٹروفا ایشیائی ہیضہ کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے۔ شدید کمزوری ایک ہی وقت میں قے اور دست آتے ہیں قے بالکل چاولوں کی پیپچھ کی مانند ہوتی ہے یا انڈے کی سفیدی کی مانند ہوتی ہے۔ قے کے ہمراہ پنڈلیوں میں مروڑ پڑتے ہیں اور سارا جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ کروٹن ٹگ سے اگلی مماثل دوا یوفوربیا کرولاٹا ہے یہ دوا بھی قے اور دست آور ہے بالکل جیٹروفا کی مانند لیکن دستوں کے ہمراہ سارے جسم پر سرد پسینہ آتا ہے۔ اس دوا میں اس گروہ کی تمام ادویات سے بڑھ کر خاص دماغی حالت ہوتی ہے کہ مریض مر جانا چاہتا ہے کیسکارلا یا سویٹ بارک میں شکم کی علامات کو گرم مشروب پینے سے افاقہ ہوتا ہے لیکن یہ دوا درج بالا ادویات سے مختلف ہے ہم اس دوا کو استعمال کرتے ہیں جب گانٹھ دار پاخانہ آتا ہو۔ اور پاخانہ کے ساتھ آؤں لپٹی ہوتی ہو جیسے کہ گریفائٹس کی علامت بھی ہے اس کے ہمراہ قولنجی درد اور جلن ہوتی ہے جیسا کہ اس گروہ کی دوسری ادویات میں بھی موجود ہے۔ کیسکارلا میں انتڑیوں سے زردی مائل جریان خون ہوتا ہے یہ جریان خون عام خون رسنا نہیں ہے جیسے کہ عام بواسیری مسے سے پاخانہ کے بعد خون رسنے لگتا ہے نہ ہی یہ جریان خون جگر کے امراض کی وجہ سے آنتوں سے آتا ہے بلکہ یہ جریان خون تو عروق دمویہ کے مرض کی وجہ سے آتا ہے۔

یکہ فلی مینٹوسا کی معدہ یا آنتوں کی علامات پر صفراوی علامات غالب ہوتی ہیں۔ یکہ کا سر درد پیشانی یا کن پٹی کا ہوتا ہے چہرے پر خون کا جوش ہوتا ہے۔ چہرہ زرد یا مٹی کے رنگ کا ہوتا ہے۔ زبان پر زرد پشم یا زردی مائل پشم اور زبان پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں جگر کے

درمیان بوجھل درد بھوک کم لگتی ہے شکم میں ہوا بھر جاتی ہے قولنجی درد مروڑ بار بار ہوا خارج ہوتی ہے بار بار پانی کے سے پاخانے یا زردی مائل بھورے پاخانے آتے ہیں۔ آیئے اب ان ادویات کا جلد پر عمل ملاحظہ کرتے ہیں جب کروٹن ٹگ کو جلد پر لگایا جائے تو ورم پیدا کرتی ہے جلد سرخ ہو جاتی ہے جلد ہی وہاں آبلوں کے گروہ پیدا ہو جاتے ہیں جو تقریباً بہنے لگتے ہیں ان آبلوں میں ناقابل برداشت جلن اور کھجلی ہوتی ہے اگر دوا کا مسلسل عمل ہونے دیا جائے تو ان آبلوں پر زرد رنگ کے کھرنڈ بن جاتے ہیں اور یہ کھرنڈ دودھ کے چھلکوں کی مانند ہوتے ہیں ایسی علامات خواہ کسی مرض میں ہوں خاص طور پر جب پاخانہ کی علامات ہمراہ ہوں تو کروٹن ٹگ دوا ہو گی۔

ہیپومین مینسی نیلا کی سب سے پہلے ڈاکٹر موئر نے آزمائش کی اور اس کے آبلے پیدا کرنے کی قوت کی وجہ سے اس کو حمیٰ قرمزی (Scarlet Fever) میں استعمال کیا گیا اس کی علامات درج ذیل ہیں۔ ہذیان حلق دکھتا ہے کسی بھی شے کو نگلنے میں دقت پیش آتی ہے یونکہ حلق اور غذا کی نالی میں سکڑاؤ ہوتا ہے آنکھوں کی جلن میں آنکھیں بند کرنے سے اضافہ ہوتا ہے۔

یکہ فلامینٹو سا بھی جلد کی سرخی پیدا کرتی ہے دو آزمائش کنندگان میں یکہ نے حشفہ کے غلاف میں جلن، سوجن اور پیشاب کی نالی کے سوراخ میں سرخی پیدا کر دی اگر آپ ایلو پیتھک کتب دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ سوزاک کے علاج کے لئے یکہ فلامینٹو سا کی سفارش کی جاتی ہے۔

یوفوربیم آفشی نیرم ان دوسری ادویات سے کچھ مختلف ہے دوسری ادویات کی مانند یہ بھی جلد کی سرخی اور آبلے پیدا کرتی ہے مگر اس کا بڑا عمل ہڈیوں پر ہے خاص طور پر جب پارہ کے بے تحاشا استعمال کے بعد اگر ہڈیوں میں جلن دار درد ہوں یوفوربیم آفشی نیرم شفایاب کرتی ہے۔

ریسی نس کمنس یا کیسٹر آئل عورت کے پستانوں میں دودھ کی مقدار بڑھانے کی

خاصیت رکھتی ہے اور اس علامت پر ارٹیکا ارنز سے مماثلت رکھتی ہے ارٹیکا ارنز اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب بچے کی پیدائش کے بعد دودھ نہ اتر رہا ہو تو دودھ اتارنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اگر کیسٹر آئل کو بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہو تو اس کی دافع اثر ادویات دو ہیں پہلی برائی اونیا اور دوسری نکس وامیکا۔ برائی اونیا ریسی نس کمنس کے ساتھ گہرا تعلق رکھتی ہے یہ تعلق ریسی نس کمنس کی علامات کے ساتھ ہے نکس وامیکا کا تعلق ان ادویات کے مسہل پن سے ہے۔

لیکچر نمبر ۳۱

رینن کیولیسیا

رینن کیولیسیا (گل اشرفی) جدواریہ نسل

- ایکونائٹ
- ہیلی بورس نائیگر
- کلیمٹیس ایریکٹا
- پی اونیا
- ہائیڈراسٹس کیناڈینس
- پلساٹیلا
- سٹافی سیگریا
- سمی سی فیوگا
- ایکٹیا سپی کاٹا
- ریڈکس کاپٹائڈس
- رینن کیولس بلبوسس
- رینن کیولس سکلیریٹس

آج ہم رینن کیولیسیا (گل اشرفی) (جدواریہ) گروہ کے پودوں کا مطالعہ شروع کرتے ہیں اس گروہ سے ہم نے بہت سی ادویات تیار کی ہیں اس گروہ کی چند ادویات معمولی نشہ

آور ہیں لیکن اس گروہ کی تمام ادویات کا نمایاں گن ان کا درشت پن ہے۔اس گروہ سے ہم نے ایکونائٹ۔ ایکٹیا ریسی موسا۔ ایکٹیا سپیکاٹا۔ ریڈ کس کاپٹائڈ س۔ رینن کیولس بلبوسس۔ رینن کیولس سیکلریٹس۔ پلساٹیلا۔ ہائیڈراسٹس۔ کلیمیٹس اریکٹا۔ سٹافی سگیریا۔ ہیلی بورس۔ پیپائیکا اور پی اونیا تیار کی ہیں۔

سٹافی سگیریا میں ڈیلفی نین موجود ہے۔ہائیڈراسٹس جب تازہ ہو تو معمولی نشہ آور ہوتی ہے اور اس میں تیزاب بھی موجود ہے۔ہائیڈراسٹس اپنے قوت بخش عمل کی وجہ سے استعمال کی جاتی ہے کہا جاتا ہے۔کہ اگر اس کا بے تحاشہ استعمال کیا جائے تو کونین سلفیٹ کے سے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔جیسے تناؤ کا احساس کانوں میں بھنھناہٹ کی آوازیں اور نبض کی رفتار میں کمی۔

کلیمیٹس وٹالبا جلانے کی اتنی قوت رکھتی ہے کہ اس کو کینتھر ائڈز کے بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے کلیمیٹس کرپسی بھی یہی خصوصیات رکھتی ہے کیونکہ سپین کی مکھی (کینتھرس) اسے بڑے شوق سے کھاتی ہے کلیمیٹس وی اورنا کی سخت شاخوں سے کاغذ تیار کیا جاتا ہے یہ دوا بھی آبلے ڈال دیتی ہے اب ہم اس گروہ کی خاص ادویات کا مطالعہ شروع کرتے ہیں آیئے پہلے ایکونائٹ کا مطالعہ شروع کریں۔

ایکونائٹ

.ایکونائٹ کا اصل مطلب ہے بغیر گرد کے۔اس کا نام ایکونائٹ نباتات کی حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے رکھا گیا ہے یہ پودا خشک چٹانوں میں پیدا ہوتا ہے۔مٹی بہت کم ہوتی ہے جس میں یہ اپنی جڑیں پھیلا سکے اس سے اس پودے کے سخت جان ہونے کا پتہ چلتا ہے مانکس ہڈ اس کو اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس پر جو پھول آتے ہیں وہ ظاہری طور پر ایسے نظر آتے ہیں جیسے کسی راہب نے سر پر ہیٹ پہن رکھا ہو۔اس لئے اسکو راہب کا ہیٹ کہا جاتا ہے۔

ایکونائٹ میں ایک بلوری دانہ دار کھار پایا جاتا ہے جس کو ایکونیٹین کہا جاتا ہے پودے

کی جڑ میں اس کبھار کی زیادہ مقدار ہوتی ہے اس میں اور بھی بہت سے چست عناصر موجود ہیں۔ لیکن وہ بے ترتیب حالت میں موجود ہوتے ہیں حقیقت میں تجارتی ایکونائٹ میں بھی یہ چند عناصر موجود ہوتے ہیں ایکونیٹین اور متعلقہ عناصر اس گروہ کے دوسرے ارکان میں بھی موجود ہیں کہا جاتا ہے کہ ان میں سے چند رکن ایکونائٹک ایسڈ اور کیلیم کے حامل ہوتے ہیں ۔میں نے سنا ہے کہ فارس (ایران کے لوگ) ایکونائٹ فیراکس کے پھول سکھا کر رکھ لیتے تھے اور بڑی رغبت سے کھاتے تھے میں نہیں کہہ سکتا کہ اس بات میں کتنا سچ ہے لیکن یہ معلوم ہو چکا ہے کہ ایکونائٹ فیراکس میں نقلی ایکونیٹین پائی جاتی ہے یہ ایکونیٹین کم زہریلی ہوتی ہے۔ یہ بھی دعویٰ کیا جاتا ہے (میں اس کی بابت وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا) ایکونائٹ کا پودا سوئٹزرلینڈ میں سڑکوں کے کنارے اُگتا ہے اور اس کے پھول اتار کر سبزی بنائی جاتی ہے تاہم اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر پودوں کو گھریلو بنا دیا جائے تو ان کی خصوصیات بدل جاتی ہیں۔

ایکونائٹ کو اگر زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو دماغی نخاعی اعصابی نظام میں بے حسی اور سن پن کا احساس پیدا کرتی ہے سن پن کے ہمراہ ہاتھوں اور پاؤں میں جھنجھناہٹ اور چبھن دار درد ہوتے ہیں حتیٰ کہ مکمل بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

ایکونائٹ دوران خون پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ جب ابتدائی گرمی لگنے کا احساس ختم ہوتا ہے تو بیرونی گرمی کے ہمراہ کثیر گرم پسینہ آتا ہے۔ بسا اوقات جلد پر باجرے کے دانوں جیسے ابھار نکل آتے ہیں جن میں شدید کھجلی ہوتی ہے۔ نبض اور سانس بہت تیز ہو جاتا ہے۔ ثانوی طور پر جسم کی جلد سرد ہو جاتی ہے اور سرد لیس دار پسینہ آتا ہے نبض ناقابل محسوس ہو جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔

ایکونائٹ ابتدا میں عقل یا جذبات میں بگاڑ پیدا نہیں کرتی اعصاب پر اس کا عمل کوکولس انڈیکا سے مختلف ہے کوکولس انڈیکا ابتدا سے ہی ہوش و حواس پر عمل کرتی ہے۔ علاوہ ازیں ایکونائٹ مکمل طور پر حرکتی فالج پیدا کرتی ہے۔ حسی فالج نہیں پیدا کرتی۔ ایکونائٹ جلسی میم کونیم اور نکس وامیکا سے بھی مختلف ہے یہ ادویات بھی حرکتی فالج پیدا کرتی ہیں نہ کہ حسی

فالج۔ جہاں تک ایکونائٹ دوا کی منہدم کرنے والی علامات کا تعلق ہے تو اس کی علامات کیمفر اور وریٹرم البم کی علامات سے مماثلت رکھتی ہیں لیکن صرف وریٹرم البم میں قے اور دست آتے ہیں اور پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہے۔

ایکونائٹ اور نکس وامیکا تشنجی اینٹھنیں پیدا کرتی ہیں لیکن ایکونائٹ کی اینٹھنیں جزوی ہوتی ہیں اور ان کے ہمراہ پٹھوں میں شدید کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

ایکونائٹ علامات کے دو مختلف مجموعے پیش کرتی ہے جو ایک دوسرے سے سراسر مختلف ہوتی ہیں اور یہ اتنی الگ ہوتی ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ دوا دو عناصر سے بنی ہے اور یہ عنصر الگ الگ علامات پیدا کر رہا ہے۔ علامات کا دوسرا مجموعہ خوب جانا پہچانا ہے کہ ایکونائٹ بخار اور سوزش پیدا کرنے کا میلان رکھتی ہے

ہم دیکھتے ہیں کہ ایکونائٹ خالص سوزشی بخاروں میں مظہر دوا ہوتی ہے جیسے کہ مسلسل بخار یا زبردست تیز بخار۔ ان بخاروں سے کوئی کمزوری پیدا نہیں ہوتی بخاروں کی وہ علامات جو ایکونائٹ کو طلب کرتی ہیں درج ذیل ہیں۔

جلد گرم خشک نبض سخت اور طرارہ بھرتی ہے بخار کے ہمراہ ہمیشہ پریشانی موجود ہوتی ہے دماغی اور مقامی بیرونی علامات جو ہمیں ہانیمن نے بتائی ہیں وہ ہی سچی راہنما علامات ہیں جن سے دوا کا انتخاب کیا جاتا ہے جب تک پریشانی بے چینی اور موت کا خوف موجود نہ ہوگا ایکونائٹ دوا نہ ہوگی بخار کے بعد جو پسینہ آتا ہے وہ عموماً نقاد ہوتا ہے اور تمام علامات میں کمی ہو جاتی ہے پسینہ گرم یا سخت گرم ہو سکتا ہے یہ ثبوت موجود ہے کہ ایکونائٹ خون کی حالت میں تبدیلی نہیں لاتی۔ اس لئے کوئی بھی ایسا بخار جس میں خون زہریلا ہو جاتا ہے اس کی دوا ایکونائٹ نہیں ہوتی۔ ایسے بخار جو خون میں تباہی پھیلا دیتے ہیں یا خون کے خلیات کی شکل بدل دیتے ہیں یا پلازمہ میں تبدیلی لے آتے ہوں یا کسی بھی طور خون کی خاصیت بدل جاتی ہو ان کی دوا ایکونائٹ نہیں ہے۔

ایکونائٹ کا بخار مسلسل ہوتا ہے باری کا بخار نہیں ہوتا ایکونائٹ کے بخار میں کوئی

ں علامت نہیں ہوتی جس سے اسے باری کا بخار کہا جاسکے اس کا بخار سردی لگنے سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد خشک گرمی لگتی ہے حتیٰ کہ بعد میں پسینہ آتا ہے جو علامات میں تخفیف پیدا کر دیتا ہے جہاں تک ایکونائٹ کا تعلق ہے تو اس کا بخار اتر جاتا ہے اور کوئی ایسا اشارہ نہیں ہوتا کہ بخار دوبارہ واپس آئے گا۔ پس آپ باری کے بخار میں ایکونائٹ نہیں دے سکتے آپ کو یہ بھی ذھن میں رکھنا چاہیے کہ بسا اوقات بخار خود کوئی مرض نہیں ہوتا بخار تو صرف ایک علامت ہے جو کہ مرض کو مناسب ترقی فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے آپ ہرگز ایکونائٹ دے کر اس کو روکنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ کسی اور مرض کی صرف ایک علامت دور کر دیں گے اگر بخار ایک علامت ہو تو اس کو ہرگز نہ روکیں۔ سرخ بخار کو ہی لیں ممکن ہے بخار تیز ہو جلد گرم خشک ہو نبض سخت ہو تو ظاہری دوا تو ایکونائٹ ہی بنتی ہے تاہم آپ جانتے ہیں کہ دوسری علامات کمر درد قے حلق میں دکھن موجود ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ مریض کے ہمسائے میں بھی ایسے مریض موجود ہیں کہ سرخ بخار پھیلا ہوا ہے یا بڑھ رہا ہے تو آپ جانتے ہیں کہ صرف بخار کی علامت جو کہ سرخ بخار کے دانے باہر لانے کے لئے ضروری ہے اس کا ہٹایا جانا غلط ہے۔ اسلئے سرخ بخار کی صورت میں آپ کے ذھن میں ایکونائٹ کا خیال بہت کم آنا چاہیے ہاں کبھی کبھار ایسا ہو سکتا ہے کہ بخار ناموافق طور پر شدید ہو اور مخصوص دماغی علامات موجود ہوں جن کے لئے ایکونائٹ دی جاسکتی ہے لیکن دس میں سے نو مریضوں کو ایکونائٹ دے کر خراب کیا جاسکتا ہے۔

ایک غلطی یہ بھی دھرائی جاتی ہے کہ ٹائی فائڈ کی قسم کے بخاروں میں ایکونائٹ دے کر بخار کا درجہ حرارت کم کیا جائے اور نبض کی سختی دور کی جائے ایکونائٹ کا ٹائی فائڈ بخار کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے ایکونائٹ دینے کا مطلب ہے کہ آپ کم سے کم علامات پر دوا دے رہے ہیں آپ علامات کاملہ اور پتھالوجی کا کوئی علم نہیں رکھتے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ طریقہ علاج چھوڑ دیں کیونکہ یہ طریقہ آپ کو بار بار دوا بدلنے پر مجبور کرے گا۔

سوزشی اور چوٹ لگ جانے کے بعد آنے والے بخار میں ایکونائٹ کے بجائے

دوسری ادویات کو جگہ دیں جب تک کہ پریشانی اور بے چینی موجود نہ ہو۔ ان چند ادویات میں سے ایک دوا برائی اونیا ہے جس میں نبض بھری ہوئی سخت دل کی دھڑکن بڑھی ہوئی جلد خشک اور حرکت سے تمام علامات میں اضافہ موجود ہے۔ مریض بالکل ساکت پڑا ہوتا ہے مریض بالکل بے آرام نہیں ہوتا۔ یہ بہت اہم بات ہے کہ آپ بخار میں ایکونائٹ جلسی میم اور ایپس میپیکا میں امتیاز کر رہے ہیں جس سے آپ کو ان میں سے ایک دوا کا انتخاب کرنے میں آسانی رہے گی جو کچھ میں کہہ چکا ہوں دوبارہ دہراتا ہوں تاکہ بات آپ کے ذہن پر نقش ہو جائے کہ ادویات میں امتیاز بہت اہم امر ہے۔

ایکونائٹ کی امتیازی خصوصیت سادہ عام بخار مسلسل بخار۔ جلسی میم گھٹنے بڑھنے والا بخار اور ایپس باری کے بخار یا ٹائی فائڈ بخار کے لئے۔

ایکونائٹ میں سردی محسوس ہوتی ہے جس کے بعد جلد گرم خشک نبض بھری ہوئی اور سخت بعد میں کثیر مقدار گرم پسینہ اور پسینہ آنے کے بعد مرض میں افاقہ ہوتا ہے۔ جلسی میم میں جزوی سردی لگتی ہے جو ہاتھوں سے شروع ہوتی ہے یا ریڑھ کی ہڈی کے اوپر نیچے دوڑتی ہے جس کے بعد بخار زیادہ سر اور چہرہ گرم پسینہ درمیانہ اور بتدریج آتا ہے اور پسینہ آجانے سے ہمیشہ افاقہ ہوتا ہے۔

ایپس سردی پیدا کرتی ہے جس کے بعد بخار ہو جاتا ہے تمام جسم میں جلن یا جسم کے کچھ حصے سرد اور گرم عموماً شکم میں خاص طور پر گرمی محسوس ہوتی ہے۔ جلد گرم خشک یا باری باری گرم اور خشک مرطوب پسینہ موجود نہیں ہوتا یا پسینہ جھٹکوں کی صورت آتا ہے اور جلد ہی خشک ہو جاتا ہے۔

میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ایکونائٹ کی نبض سخت اور طرارہ بھرتی ہے۔
جلسی میم کی نبض بھری ہوئی اور رواں ہوتی ہے سخت نہیں ہوتی کہ جلسی میم کی نبض کو (Water Hammer pulse) دھکا دینے والی نبض کہا جائے۔ ایپس میلی فیکا کی نبض بھری ہوئی طاقتور یا پھڑ پھڑاتی ہوئی مضطرب تار کی مانند اور مسلسل ہوتی ہے۔

ایکونائٹ میں خون کی خاصیت نہیں بدلتی جلسی میم میں خون کی خاصیت بدل جاتی ہے اور افسردگی پیدا ہوتی ہے ایپس کا میلان خون کو زہریلا کرنے کی جانب ہوتا ہے جیسے کہ ٹائی فائڈ بخار۔

پس ایکونائٹ سادہ لازمی بخاروں کی دوا ہے جو یکدم سرد خشک ہوا لگ جانے سے پیدا ہو جائیں یا گرمی سے یکدم سردی میں جانے سے پیدا ہو جائیں یا جسم گرم ہو اور پسینہ آیا ہوا ہو تو یکدم ٹھنڈی جگہ جانے سے بخار ہو جائے۔

صفراوی بخاروں کی ابتدا میں ایکونائٹ مظہر دوا ہوتی ہے جب کہ تیز بخار ہو کیونکہ یہ خاص طور پر جگر پر اثرانداز ہوتی ہے ایکونائٹ سوزشی بخاروں خواہ وجہ چوٹ ہو یا نہ ہو میں مظہر ہو سکتی ہے خاص طور پر پر خون اور شہزور افراد میں جو پہلے بھی اچانک بھراؤ کا شکار ہو جاتے ہوں۔باری کے بخاروں کے ساتھ ایکونائٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اگر کسی ایسے بخار کے دوران ایکونائٹ دے دی جائے تو دل کی حرکات کو کم کرتی ہے لیکن کبھی بھی شفایاب نہیں کرتی پس یہ ایسے بخاروں کی دوا نہیں ہے نہ ہی ٹائی فائڈ بخار کے ساتھ ایکونائٹ کا کوئی تعلق ہے۔

بخار کی وجہ سیغیر ارادی یا ارادی حرکتی اعصاب کا جزوی فالج پیدا ہو جائے اور دریں حالات بخار ترقی پذیر ہو تو جلسی میم دوا ہوتی ہے۔ جلسی میم کا ایسی حالت سے تعلق ہوتا ہے جب عروق دمویہ پھیل گئی ہوں اور خون سے بھری ہوئی ہوں لیکن ان میں طاقتور سوزش کے خلاف مزاحمت کی مکمل کمی ہو ایسے بخار کے ہمراہ سستی نقاہت اعصابی کمزوری اور مکمل طور پر آرام کرنے کی خواہش موجود ہوتی ہے اور کاہلی ہوتی ہے ایسی حالت میں ممکن ہے کہ بھراؤ ابھی شریانی ہو جیسا کہ ایکونائٹ میں ہوتا ہے لیکن اس بھراؤ میں بے حرکتی مظہر ہوتی ہے جو کہ ایک نمایاں علامت ہے نبض بھری ہوئی اور رواں ہوتی ہے مگر نبض میں ایکونائٹ والی سختی نہیں ہوتی پس ممکن ہے کہ جلسی میم صفراوی بخار میں بھی مظہر ہو جگر میں مجہول اجتماع خون ہوتا ہے یہی بات ٹائی فائڈ بخار کی بابت کہی جا سکتی ہے لیکن ایسی سستی اور

کاہلی کے لئے نہیں جس کا تعلق آسودگی سے ہو جس کے نتیجے میں دماغ میں خون کی حرکت سست ہو جائے اور اس کے بعد شدید کمزوری اور بے ہوشی چھا جائے۔

ظاہری طور پر ایپس بھی ایکونائٹ والے عام سادہ بخار کی دوا محسوس ہوتی ہے ایپس کی نبض بھی ایکونائٹ کی مانند سخت ہوتی ہے خاص طور پر سرخ بخار کی سوزش کی ابتدا میں ایسا ہوتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر جب سیرس یا سائینوویل جھلیاں سوزش سے متاثر ہوں۔ لیکن ایپس کا میلان ٹائی فائڈ بخار کی جانب یا رساؤ کی جانب ہوتا ہے ان دونوں علامات میں سے کوئی بھی علامت ایکونائٹ میں موجود نہیں ہے۔

یہ ممکن ہے کہ ایکونائٹ دماغ کی جھلی کی سوزش۔ پھیپھڑوں کی جھلی کی سوزش اور جوڑوں کی جھلیوں کی سوزش کی ابتدا میں فائدہ مند ثابت ہو لیکن ایکونائٹ کی قوت اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب دماغی چیخ سانس کی تنگی یا بو جھل تصادم ظاہر ہو جائے یا جوڑوں کے گرد خمیر کی مانند پلپلی سوجن پیدا ہو جائے جس سے یہ ظاہر ہو کہ رساؤ پڑ چکا ہے۔ باری کے بخاروں کی اقسام میں ایپس جلسی میم یا ایکونائٹ سے کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ حتیٰ کہ گٹھیا وی بخار میں بھی ایپس اور ایکونائٹ میں کوئی مماثلت نہیں ہے اگرچہ سطحی مماثلت موجود ہوگی۔ ایپس یا تو سرخ بادہ کی سوزش پیدا کرے گی یا جلن دار ڈنگ دار درد ہوں گے اور نفیس دکھن ہوگی لیکن تمام کا تعلق عروق دمویہ سے ہوگا۔

پست بخاروں کی حالت میں ایپس ایکونائٹ کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے اور مکمل طور پر جلسی میم کی جگہ لے لیتی ہے ایپس اصل سرخ بخار خناق اور ٹائی فائڈ بخار میں مظہر ہوتی ہے خون یا لمف کے اندر سے نائٹروجنی پروٹین نعس شروع ہو جاتی ہے۔ آخر کار خون میں سڑانڈ پیدا ہو جاتی ہے ایسے حالات میں ایکونائٹ کی پریشانی اور بے چینی اور جلسی میم کی تنک مزاجی اور سستی اور کاہلی کی جگہ کیڑوں کی سر سراہٹ بے آرامی اور مدہوشی میں بدل جاتی ہے۔ ایکونائٹ کی اکساہٹ اور ہذیان جلسی میم کی نصف باخبری بدل کر دھیمی بڑبڑاہٹ والا ہذیان اور بے ہوشی لے لیتی ہے۔ اگر آرگنان کے احکام کے مطابق علامات کو ترتیب دیا جائے تو ہمیں ہر دوا

کی درج ذیل علامات ملیں گی۔

ایکونائٹ۔ انتہائی جسمانی تکلیف مایوسی بخار کے دوران کروٹ پر کروٹ بدلے بے آرامی موت کا خوف کپڑے اتار پھینکے نبض بھرپور سخت نبض طرارہ بھرے جلد خشک گرم پسینہ آنے سے تمام علامات میں افاقہ۔ جلسی میم۔ تنک مزاجی پرحسی بچے بسا اوقات جاگتے رہیں پریشان حتی کہ تشنج کا خطرہ آنکھوں کے پپوٹے بوجھل ایسا محسوس ہو کہ نشہ پیا ہوا ہے مریض آرام سے پڑا رہنا چاہے حرکت نہ کرے سردی ریڑھ کی ہڈی کے اوپر نیچے دوڑے جس کے بعد بخار ہو جائے اور سستی کاہلی چھا جائے نبض بھرپور رواں پسینہ درمیانہ بتدریج آئے لیکن پسینہ آنے سے افاقہ ہو۔

ایپس بے آرامی (ٹانگوں کے اعصاب میں تکلیف دہ بے چینی) لیکن بے حد پریشان سہ پہر تین بجے سردی گھٹنوں سے شروع ہو یا سردی شکم سے شروع ہو۔ سونا چاہے مگر سو نہ سکے بڑبڑاہٹ والا ہذیان جلد خشک یا جھٹکوں کی صورت پسینہ آئے سرسری پسینہ کپڑے اتارنے کی خواہش سینہ پر زبردست جبر جلد کی کسی جگہ سے گرم کسی جگہ سرد نبض تیز اور طاقتور یا اگر کمزوری ظاہر ہو رہی ہو تو نبض دھاگہ کی مانند اور سریع باری باری آئے رک جائے یا نبض محسوس نہ ہو۔

ایکونائٹ کی ایک اور مماثل دوا بیلاڈونا ہے اس کی بابت میں مستقبل میں بیان کروں گا۔ بیلاڈونا بنیادی طور پر عروق دمویہ کو قابو میں رکھنے والے اعصاب پر اثرانداز نہیں ہوتی۔ بیلاڈونا بنیادی طور پر دماغی نخاعی اعصابی نظام پر اثرانداز ہوتی ہے اس لئے ہم بیلاڈونا کو بخاروں میں مظہر دیکھتے ہیں وہ بخار جن کی علامات دماغ اور ریڑھ کی ہڈی سے شروع ہوتی ہیں یا ایسے بخاروں میں مظہر نظر آتی ہے جو ایکونائٹ سے شروع ہوتے ہیں لیکن بڑھ کر دماغ کو الجھا لیتے ہیں اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بیلاڈونا ایکونائٹ کی بہترین پیروی کرتی ہے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بیلاڈونا کے لئے دماغی علامات کی موجودگی بہت ضروری ہے جیسے کہ نیند میں چونکنا دھڑکن دار سر درد سر گرم ہاتھ پاؤں اور جسم سرد۔

در یٹرم البم بخار میں ایکونائٹ کی جگہ لیتی ہے جب نمونیہ ہو شریانوں میں شدید اکساہٹ ہو اجتماع خون ہو جس کا اظہار نبض کی تیز سے ہوتا ہے سانس بوجھل ہو مشکل سے آئے یا بعد میں اٹھتے وقت متلی اور غشی نبض مدہم اور جسم کا سرد ہو جانا موجود ہو۔

جب عام سادہ بخار ایکونائٹ کے قابو میں نہ آرہا ہو تو بہترین دوا سلفر ہے۔ سلفر کی راہنما علامت درج ذیل ہیں۔

ایکونائٹ استعمال کرنے کے باوجود خشکی اور گرمی موجود رہے یا پسینہ بالکل نہ آئے اگر آئے بھی تو سرسری۔ مریض ابتدا میں بے آرام ہو مگر بعد میں خواب آلودہ ہو جائے سوال کا جواب آہستہ دے یا آپ کے سوال اور مریض کے جواب میں وقفہ ہو جیسے کہ مریض نے آپ کا سوال سمجھا نہ ہو' زبان خشک ہو' مریض کے لئے بولنا تھوڑا مشکل ہو' مریض گواہی دے رہا ہو کہ وہ اس بخار کی گرمی اور کمزوری کی وجہ سے ٹائی فائڈ کی جانب بڑھ رہا ہے۔

میں فیرم فاس کا کئی بار ذکر کر چکا ہوں۔ ایکونائٹ اور فیرم فاس میں امتیاز کرنا بہت ضروری ہے فیرم فاس عروق دمویہ پر عمل کرتی ہے اور معمولی فالج پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے سوزش کے دوسرے درجے میں عروق دمویہ پھیل جاتی ہیں نبض بھرپور اور نرم ہوتی ہے سخت یا تنی ہوئی نہیں ہوتی جیسے کہ ایکونائٹ کی نبض ہے۔

جسم کے کسی بھی حصے کے اجتماع خون میں فیرم فاس مظہر ہوتی ہے۔ جب جسم کے اس حصے سے نکلنے والے اخراجات میں خون کی لس شامل ہو یہ قانون پیچش پر خون تھوکنے کے مرض پر اور نمونیہ کے دوسرے درجے پر لاگو ہو سکتا ہے۔

آرسنک البم بھی ایکونائٹ کی مانند شدید بخار پیدا کرتی ہے بخار کے دوران پریشانی بے آرامی اور موت کا خوف ہوتا ہے لیکن آرسنک کا بخار اور سوزش مقامی مرض سے تعلق رکھتے ہیں اگر سوزش بڑھ جائے تو جسم کا وہ حصہ تباہ کر دیتی ہے۔ بخار ہو تو وہ ٹائی فائڈ میں بدل جاتا ہے اور اخراجات بدبودار ہو جاتے ہیں۔

ایکونائٹ ممکن ہے دماغی سوزشی امراض میں بھی کام آئے آپ کے لئے یہ بات

اہم ہے کہ ایسی سوزش جسکی وجہ نامعلوم ہو اور ایسی سوزش جو کسی گہرے مرض کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو ان کا فرق جان لیں۔ ایکونائٹ دماغی جھلیوں کی ٹیوبر کلر سوزش میں بہت معمولی اثر رکھتی ہے لیکن سورج کی گرمی لگ جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی دماغ کی سوزش جب کہ سورج کی سیدھی شعاعیں مریض کے سر پر پڑی ہوں جب کہ مریض سو رہا تھا تو ایکونائٹ گلونائن اور بیلاڈونا دونوں ادویات سے بہت بلند مقام رکھتی ہے۔

گلونائن اور بیلاڈونا گرمی کے موسم میں لو لگ جانے کے لئے مفید ادویات ہیں آگے چل کر ایکونائٹ بھی لو لگ جانے میں کام آتی ہے جب گرمی کی وجہ سے دوران خون کو فالج ہو رہا ہو ابتدا میں دل بہت محنت کرتا ہے بعد میں دل کی قوت میں کمی آنے لگتی ہے اور نبض کی رفتار ۱۲۰ یا ۱۳۰ فی منٹ ہو جاتی ہے۔

ایمائل نائٹریٹ بھی ایسی ہی تصویر پیش کرتی ہے چہرہ سرخ ہوتا ہے آنکھیں باہر کو ابھر آتی ہیں کانوں میں دھاڑنے کی آوازیں آتی ہیں۔ عروق دمویہ کے تناؤ میں کمی آنے لگتی ہے عروق شعریہ میں دباؤ کی کمی کی وجہ سے ضمنی طور پر دل کا فالج ظاہر ہوتا ہے۔

ایکونائٹ اس وقت بھی کارآمد دوا ہے جب غصہ کی وجہ سے دماغ میں اچانک اجتماع خون پیدا ہو جائے۔ آپ ایکونائٹ کو آنکھوں کے امراض میں بھی استعمال کر سکتے ہیں آپریشن کے بعد ہونے والی آنکھوں کی سوزش کی بہترین دوا ہے یا ایسی سوزش جو آنکھ میں کسی بیرونی شے پڑ جانے سے پیدا ہو۔ آنکھوں کو سرد خشک ہوا لگ جانے سے سوزش پیدا ہو گئی ہو تو اس میں بھی ایکونائٹ مظہر دوا ہوتی ہے۔ آنکھوں میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ریت بھر گئی ہے۔ آنکھیں پر حس ہوں آنکھوں میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض مر جانے کی خواہش کرتا ہے مریض درد برداشت نہیں کر سکتا۔ آنکھیں کھلی نہ رکھ سکے ایسا محسوس ہو کہ ڈیلے باہر نکلے جا رہے ہیں آنکھوں میں درد ہو اور یہ درد آنکھوں کے ڈیلوں کو حرکت دینے سے بڑھ جائے یا چھونے سے درد میں اضافہ ہو جائے۔ حتیٰ کہ سبز موتیے (GLAUCOMA) میں بھی ایکونائٹ فائدہ مند ہے جب درج بالا علامات کے علاوہ آنکھوں سے درد چہرے کی جانب جاتا

ہو جیسا کہ چہرے کہ اعصابی درد (Tic Douloureux) میں ہوتا ہے خاص طور پر سرد خشک ہوا لگ جانے سے یا خشک سردی لگ جانے سے یا مریض گٹھیاوی مزاج ہونے کی وجہ سے درد شروع ہو گیا ہو تاہم اگر ایکونائٹ افاقہ پیدا نہ کرے تو فوراً دوسری ادویات میں سے دوا تلاش کریں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مریض تھوڑے عرصے بعد اندھا ہو جائے۔

جب آنکھوں میں کسی بیرونی شے پڑ جانے کے بعد سوزش ہو گئی ہو اور ایکونائٹ ناکام ہو جائے تو سلفر استعمال کریں۔

سپائی جیلیا کے کئی درد ایکونائٹ کے دردوں سے مماثلت رکھتے ہیں خاص طور پر بائیں آنکھ میں مگر سپائی جیلیا کی سوزش ایکونائٹ کی سوزش سے کم ہوتی ہے۔

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ایکونائٹ کے دو عمل ہیں۔ ہم ایکونائٹ نمبر دو عمل کا مطالعہ کر چکے ہیں یہ عمل جانا پہچانا ہے آیئے اب ایکونائٹ کے پہلے عمل کی جانب چلتے ہیں یہ عمل درج بالا عمل سے بالکل مختلف ہے اس عمل کی علامات دماغی نخاعی اعصابی نظام سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب سے پہلے ہم دماغی علامات کا مطالعہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ ایکونائٹ دماغی امراض یا ہسٹیریا میں کام آتی ہے جب مریض کو جذباتی اکساہٹ سے نفرت ہو مریض پر ہجوم گلیوں سے خاص نفرت کرتا ہو۔ مریض ایسی گلی پار نہیں کر سکتا کیونکہ مریض سمجھتا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ ہو جائے گا یہ علامت چند عام حالات کے تحت تمام و کمال طبعی ہے مگر جب یہ حد سے بڑھ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ دماغ حد سے زیادہ برانگیختہ ہے ہسٹیریا کے مریضوں کی یہ عام علامت ہے۔ ہسٹیریا کا مریض پریشان ہوتا ہے ان کے کان اتنے پرحس ہوتے ہیں کہ یہ مریض گانا نہیں سن سکتے نہ ہی کسی قسم کی آواز برداشت کر سکتے ہیں۔ مریض حیران ہوتا ہے کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ بگڑ گیا ہے یا کوئی جوڑ اتر گیا ہے یا ہونٹ موٹے ہو گئے ہیں یا چہرہ کی شکل بگڑ گئی ہے مریض سمجھتا ہے کہ وہ معدہ سے سوچ رہا ہے کبھی کبھار مریض مرض کے دوران پیشگوئی کرتا ہے کہ وہ فلاں وقت مر جائے گا۔ آپکو یہ علامت زچہ کے بخار میں ملے گی (Purperal Fever) ار جنٹم نائٹریکم اور کافیا میں بھی یہ

علامت موجود ہے یقینی مریض اپنے مرنے کا وقت بتاتا ہے خصوصاً کافیا میں یہ علامت زچگی کے دوران ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں ایکونائٹ فالج پیدا کرتی ہے ایسا فالج جس کو دو یا تین علامات سے ہی یاد رکھا جا سکتا ہے فالج جس کے ہمراہ سردی سن پن اور جھنجھناہٹ کا احساس ہو۔ جب تک متاثرہ حصے میں جھنجھناہٹ نہ ہوگی ایکونائٹ مظہر نہ نظر آئے گی حتیٰ کہ یہ بھی ممکن ہے کہ نچلے دھڑ کا فالج (Paraplegia) بھی ایکونائٹ سے شفایاب ہو جائے جب کہ درج بالا جھنجھناہٹ سن پن اور ٹھنڈک موجود ہو۔

ایکونائٹ کو ہم کئی اقسام کے مقامی فالجوں لقوہ (خدر) میں استعمال کر سکتے ہیں لقوہ یعنی چہرے کا فالج جب سن پن اور جھنجھناہٹ موجود ہو جب یہ معلوم ہو جائے کہ لقوہ سرد خشک ہوا لگ جانے سے ہوا ہے تو ایکونائٹ دوا ہو گی۔ اس فالج کی بنیاد کبھی بھی عضوی نہیں ہوتی۔ اگر ایکونائٹ کے زیادہ استعمال کے بعد فالج پیدا ہو جائے تو سلفر دافع اثر دوا ہے۔

کینابس انڈیکا اور سٹائی سیگریا کو بھی فالج میں یاد رکھا جائے جب متاثرہ عضو میں جھنجھناہٹ ہوتی ہو علاوہ ازیں بعد میں رہس ٹاکس کاسٹیکم اور سلفر قابل ترجیح ادویات ہیں خاص طور پر جب فالج سرد ہوا لگ جانے سے پیدا ہوا ہو۔

سرد خشک ہوا لگ جانے سے اعصابی درد پیدا ہو جائیں تو ان کی دوا بھی ایکونائٹ ہے خاص طور پر جب متاثرہ حصہ میں اجتماع خون ہو۔ اعصابی درد عموماً چہرے کا ہوتا ہے چہرہ سرخ اور سوجا ہوا نظر آتا ہے درد کی وجہ سے مریض پاگل ہو جاتا ہے عموماً متاثرہ حصے میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے یہاں آپ ایکونائٹ کا موازنہ سپائی جیلیا سے کریں۔ سپائی جیلیا میں چہرے کی بائیں جانب درد ہوتا ہے درد جلن دار اور چبھن دار ہوتے ہیں مریض بہت برانگیختہ ہو جاتا ہے درد نا قابل برداشت ہوتے ہیں۔

کالچیکم میں بھی چہرے کے بائیں جانب پر اعصابی درد موجود ہے۔ درد کے ہمراہ چہرے کے پٹھوں میں فالجی کمزوری ہوتی ہے لیکن درد میں سپائی جیلیا والی شدت نہیں

ہوتی۔ سپائی جیلیا کے درد نا قابل برداشت ہوتے ہیں اور مریض بہت برانگیختہ ہوتا ہے۔

اگر مقامی طور پر شدید اجتماع خون ہو تو ایکونائٹ کے بجائے ایمائل نائٹریٹ کی ضرورت ہو گی۔ ایکونائٹ دل کے امراض میں بہت فائدہ مند دوا ہے ایسی حالت میں ایکونائٹ کے اظہار کی بہت سی علامات ہوتی ہیں چونکہ ایکونائٹ دوران خون میں ابتری لاتی ہے۔ علاوہ ازیں دل اور اس کے اعصاب پر خاص عمل کرتی ہے۔ دل اور پھیپھڑوں میں اجتماع خون ہوتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اضطراب ہوتا ہے دل پر جبر ہوتا ہے حتی کہ غشی ہو جاتی ہے۔ حرکت کرتے وقت دھڑکن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بھالا مارنے کے سے درد مریض کو سیدھا اٹھنے یا گہرا سانس لینے سے روکتے ہیں۔ شدید درد دل سے شروع ہو کر بائیں بازو میں جاتا ہے انگلیوں میں سن پن اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔

دل بڑھ جانے میں ایکونائٹ تب مظہر دوا ہوتی ہے جب انگلیوں میں سن پن اور جھنجھناہٹ موجود ہو یہ دل کی غیر پیچیدہ بڑھوتری ہوتی ہے جس میں آپ ایکونائٹ استعمال کر سکتے ہیں اگر دل بڑھ جانے کی وجہ دل کے کواڑوں کی خرابی ہو تو ممکن ہے کہ ایکونائٹ بہت نقصان کر ڈالے۔ یہاں آپ کو چاہیے کہ آپ ایکونائٹ کا موازنہ رہس ٹاکس آرنیکا اور رم میٹ اور کیکٹس سے کریں۔ رہس ٹاکس اور کالمیا کے دل کے امراض میں بھی بائیں بازو میں جھنجھناہٹ اور سن پن کا احساس ہوتا ہے۔

ایکونائٹ کو نمونیہ کی ابتدا میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب بخار تیز ہو ابتدا میں سردی غالب آئی ہو پھیپھڑوں میں اجتماع خون کی علامت موجود ہو سخت خشک کھانسی آتی ہو بلکہ کھانسی دردناک ہو بلغم پانی نما یا رقیق ہو اور اس میں خون کی معمولی مقدار شامل ہو۔ بلغم گاڑھا اور خون آمیز نہیں ہوتا۔ مریض بہت پریشان اور مضطرب ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ وریٹرم ورائیڈ نمونیہ کی ابتدا میں ایکونائٹ کی ہم سری کرتی ہے جب شدید اجتماع خون ہو تو وریٹرم ورائنڈ بہت قابل تعریف عمل کرتی ہے۔ دل میں شدید اکساہٹ ہو جس کا اظہار تیز نبض متلی زبان کے درمیان کی سرخی اور بستر

سے اُٹھتے وقت غشی سے ہوتا ہے زبان درمیان سے آخر تک سرخ ہوتی ہے۔

جب جگر کے ریشوں میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی ہو تو ایکونائٹ کی جگہ برائی او نیا لے لیتی ہے کھانسی ابھی خشک ہو دردناک ہو گاڑھا بلغم نکلتا ہو بخار کے بجائے سانس کی تنگی کی وجہ سے پریشانی ہو مریض کروٹیں بدلنے کی بجائے ساکت رہنا پسند کرتا ہو۔

ممکن ہے کہ پلیوریسی کی ابتدا میں بھی ایکونائٹ مظہر دوا ہو اس سے پہلے کے اخراجات جاری ہوں سینہ کے دونوں اطراف چبھن دار درد ہوں سردی لگے جس کے بعد بخار ہو جائے۔ ایکونائٹ یہاں تب کارآمد ہو گی جب کہ مرض پسینہ دب جانے سے پیدا ہوا ہو یا تازہ ہوا میں جانے سے پسینہ دب گیا ہو۔

کروپ کھانسی میں آپ ایکونائٹ اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب یہ کھانسی شمال مغربی سرد خشک ہوا لگ جانے سے پیدا ہو گئی ہو کھانسی خشک ہو اور کتے کی آواز والی ہو۔ مریض نیند کے دوران سانس کی گھٹن کی وجہ سے جاگ جاتا ہو کھانسی کی آواز پورے گھر میں سنائی دیتی ہو سانس مشکل سے آتا ہو پریشانی ہو تیز بخار ہو۔

سپنجیا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سانس میں سے آری چلنے کی آواز آتی ہو ابھی کتا کھانسی ہو کھانسی کھر دری ہو اور مریض کو برہم کر دیتی ہو۔ سپنجیا ہلکے رنگ اور نیلی آنکھوں والے بچوں کی دوا ہے کھانسی میں آدھی رات سے قبل اضافہ ہو جاتا ہے۔

جب کھانسی میں اضافہ صبح کے قریب ہو تو ہیپر سلفر دوا ہوتی ہے اگر اوپر لیا ہوا کپڑا اتارنے سے کھانسی شروع ہو جائے تب بھی ہیپر سلفر ہی دوا ہو گی کھانسی کے ہمراہ بلغم کھڑ کھڑاتا ہے۔

سمبو کس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب سانس کی نالی کے شروع میں مروڑ دار درد ہوتے ہوں سانس میں سے آوازیں آتی ہوں جیسے کوا بول رہا ہو آدھی رات کے بعد کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہو مریض سر نیچا کر کے لیٹے تب بھی کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہو۔

خون تھوکنے کے مرض (Haemoptysis) میں ایکونائٹ اس وقت مظہر دوا

ہوتی ہے جب خون چمکدار سرخ ہو پریشانی ہو اور بخار بھی موجود ہو خون تھوکنے کے مرض میں آپؐ کو ایکونائٹ کا موازنہ درج ذیل ادویات کے ہمراہ کرنا چاہیے۔

ملی فولیم۔ بغیر بخار خون تھوکنے کا مرض خون سرخ۔

لیڈم۔ شرابیوں یا گٹھیاوی جسم رکھنے والوں کا خون تھوکنا خون سرخ مگر جھاگ دار ہو۔

کیکٹس گرینڈی فلورس ۔دل کی دھڑکن زیادہ سکڑاؤ کا احساس سینہ کے گرد پٹی بندھی ہونے کا احساس اور خون تھوکنا اگرچہ کیکٹس میں پریشانی اور بخار ایکونائٹ سے کم ہوتا ہے۔

ایکونائٹ شکمی امراض میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے اگر یہ امراض سوزشی ہوں آپ ایکونائٹ کو شکم کی سوزش (Gastritis) اور (Gastric Cattarh) نزلہ شکم میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب یہ مرض سرد خشک ہوا لگ جانے سے پیدا ہوا ہو یا سرد مشروب پینے سے معدہ سرد ہو گیا ہو۔ معدہ میں ایسا بوجھ ہو جیسے کہ سرد پتھر پڑا ہوا ہے بار بار قے آنے کے باوجود بھی یہ احساس قائم رہے۔ موازنہ کریں کالچیکم۔ آرسنک۔ ایلاپس وغیرہ ۔اگر خارش دب جانے سے یہ مرض پیدا ہو گیا ہو تب بھی ایکونائٹ فائدہ مند دوا ہے۔

معدہ کے سوزشی قولنجی دردوں میں بھی ایکونائٹ استعمال کی جاسکتی ہے۔ جب درد مریض کو دہرا ہونے پر مجبور کریں دھرا ہونے سے یا پوزیشن بدلنے سے افاقہ نہ ہو۔ شکم میں سوزش کی ابتدا ہو تو یہ علامت بڑی اہم ہوتی ہے۔ کئی مریضاؤں کو جب بیضہ دانی سے درد کے ساتھ خون آتا ہو تب بھی ایکونائٹ فائدہ مند دوا ہوتی ہے۔ اس علامت پر آپ ایکونائٹ کا موازنہ کالوسنتھ کے ساتھ کریں۔ کالوسنتھ میں سوزش کم ہوتی ہے اور مریض کو دہرا ہونے اور دباؤ سے افاقہ ہوتا ہے۔

ایکونائٹ موسم خزاں کی پیچش کی دوا بھی ہے جب دن گرم اور راتیں سرد ہوتی ہیں پاخانہ خونی کیچڑ نما اور کم مقدار آتا ہے بہت مروڑ پڑتے ہوں پیچش میں ایکونائٹ کے بعد مرک

سال کام آتی ہے۔

ایکونائٹ کے دستوں کی بنیاد سوزش ہوتی ہے اور یہ دست گرمیوں کے موسم میں آتے ہیں جن کی وجہ سرد مشروب کا استعمال ہوتا ہے یا ان دستوں کی وجہ پسینہ دب جانا ہوتا ہے دست پانی کے سے کیچڑ نما اور خونی ہوتے ہیں۔ گرم موسم میں بچوں کے دستوں میں بھی ایکونائٹ مظہر دوا ہوتی ہے جب پاخانہ کتری ہوئی پالک کے مانند آتا ہو اور درج بالا سوزشی علامات موجود ہوں۔

ایکونائٹ کو آپ رکاوٹی ہرنیا (Incarcerated Hernia) میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کسی انتڑی میں سوزش کی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو متاثرہ جگہ میں جلن دار درد ہوں صفراکی قے ہو شدید پریشانی ہو سرد پسینے آتے ہوں۔

گردوں کی سوزش کی ابتدا خواہ اصل برائٹس کا مرض ہو یا نہ ہو مریض تیز چبھن دار دردوں کی شکایت کرتا ہو درد گول دائرے کی صورت گردوں سے شروع ہو کر پورے شکم کے گرد گھومتے ہوں اور دونوں کولہوں تک جاتے ہوں تو ایکونائٹ فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

اب ہم زنانہ اعضا تناسل کی جانب آتے ہیں۔ کبھی کبھار ہم دیکھتے ہیں کہ ایکونائٹ ماہواری دب جانے میں مظہر دوا ہوتی ہے جب بیضہ دانی کے اوپر پیری ٹونیم جھلی سخت ہو گئی ہو یا خوف یا غصہ کی وجہ سے ماہواری دب گئی ہو اور مخصوص درد جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں موجود ہوں۔

حمل کے دوران چند مخصوص دماغی علامات کی موجودگی میں ایکونائٹ دی جا سکتی ہے مثلاً موت کا خوف غصہ اور تنگ مزاجی۔ غصہ یا خوف کی وجہ سے اگر حمل ضائع ہونے کا خطرہ ہو تب بھی ایکونائٹ دی جا سکتی ہے۔

دردزہ کے دوران بھی ایکونائٹ فائدہ مند دوا ہے جب درد غیر فطری طور پر شدید ہوں بار بار آتے ہوں۔ مریضہ شکایت کرے کہ اس کے لئے سانس لینا بھی دشوار ہے درد اس

سے برداشت نہیں ہو رہے۔ مریضہ بے چین اور پریشان ہو مریضہ کا جسم گرم پسینے سے بھرا ہوا ہو۔

دودھ کے بخار میں جب پستان گرم اور سوجے ہوئے ہوں جلد گرم خشک ہو بے آرامی اور پریشانی موجود ہو تب بھی ایکونائٹ دی جاسکتی ہے بچے کی پیدائش کے بعد اگر سرد ہوا لگ جانے سے اخراجات بند ہو جائیں یا کسی شدید جذباتی دھچکے کی وجہ سے اخراجات بند ہو جائیں بخار ہمراہ ہو پیاس اور اضطراب ہو پستان ڈھیلے ہوں شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو چھونے سے پر حسی ہو تو ایکونائٹ بند اخراجات جاری کر دیتی ہے۔

کبھی کبھار ایکونائٹ زچگی کے بخار میں بھی مظہر ہوتی ہے کیونکہ بخار خون زہریلا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن زچگی کے بخار کی ایک ایسی قسم بھی ہے جس کی علامات کو ایکونائٹ چند گھنٹوں میں ختم کر دیتی ہے کیونکہ یہ بخار دایہ کی غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے مریضہ کو ہوا لگ گئی ہو یا مریضہ خود سر دپانی سے نہالی ہو تب بھی یا مریضہ نے کپڑے بدلتے وقت بے احتیاطی سے ہوا لگوالی ہو جس کے بعد بخار کی علامات پیدا ہو گئی ہوں۔ بخار تیز ہو پیاس ہو آنکھیں چمکتی ہوں آنکھوں سے غصہ جھلکتا ہو چہرے سے پریشانی ظاہر ہو۔ شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو چھونے سے پر حسی ہو پستان ڈھلکے ہوئے ہوں ان میں دودھ بالکل نہ ہو آپ کو علامات کی ایسی تصویر نظر آئے تو آپ بڑے دعوے کے ساتھ ایکونائٹ دے سکتے ہیں۔

اگرچہ سرخ بخار کے ساتھ ایکونائٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے مگر پھر بھی ممکن ہے کہ سرخ بخار میں ایکونائٹ کی ضرورت محسوس ہو جب جلد پر سے چھلکے اتر چکے ہوں اور بچے کو زکام لگ گیا ہو اور گردوں میں تکلیف (برائٹس ڈیزیز) پیدا ہو گئی ہو۔ بچہ نیند میں چونکتا ہو شدید تکلیف ہو پیشانی پر سرد پسینہ آتا ہو ہاتھ اور پاؤں سرد ہوں استسقاء بھی موجود ہو۔

خسرہ کی ابتدا میں ایکونائٹ دی جاسکتی ہے جب کہ بخار تیز ہو آنکھیں سرخ ہوں کتا کھانسی ہو بے آرامی کھجلی اور جلد کی جلن موجود ہو۔ ایکونائٹ کی باری پلساٹیلا سے پہلے آئے گی ایکونائٹ پر بھروسا کرنا چاہیے جب تک تیز بخار موجود ہو خسرہ کے دانے کھردرے اور

باجرے کے دانوں کی مانند ہوں۔ جلسی میم ایکونائٹ سے مختلف دوا ہے کیونکہ اس میں سستی کاہلی اور خاموشی سے لیٹنے کی خواہش موجود ہے۔

شدید زکام میں ایکونائٹ اس وقت مظہر دوا ہو گی جب ناک کی لعاب دار جھلیاں خشک اور گرم ہوں سر میں شدید دھڑکن دار درد ہو درد کھلی ہوا میں جانے سے کم ہو جاتا ہو یا یہ بھی ممکن ہو کہ زکام بہہ رہا ہو گرم ہو مسلسل چھینکیں آ رہی ہوں جسم کے تمام پٹھے دکھتے ہوں چھینک مارتے وقت مریض سینہ کو تھام لیتا ہو بخار تیز ہو بے آرامی ہو اور دوسری متعلقہ علامات ہمراہ ہوں۔ یہ تمام علامات مرطوب موسم کی پیداوار نہیں ہوتیں نہ ہی جیسا کہ کئی استادوں نے پڑھایا ہے کہ کسی بھی قسم کا موسم جو سردی پیدا کرے ان علامات کو ابھار سکتا ہے بلکہ یہ علامات سرد خشک ہوا لگ جانے سے یا پسینہ دب جانے سے پیدا ہوتی ہیں۔

زکام میں آپ ایکونائٹ کا موازنہ نکس وامیکا سے کریں جب سرد موسم میں زکام ہو گیا ہو ناک بند اور خشک۔ حلق ایسا محسوس ہو کہ چھِل گیا ہے۔

بیلاڈونا اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب کہ سر بہت گرم ہو حلق سرخ ہو اور گلسوئے سوجے ہوئے ہوں۔

چائنا اس سر درد کی دوا ہے جو زکام دب جانے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو سر درد کو کھلی ہوا میں افاقہ کی بجائے اضافہ ہو جاتا ہو جیسا کہ ایکونائٹ میں ہے۔

جلدی امراض میں کبھی کبھار ایکونائٹ مظہر ہوتی ہے ایکونائٹ سرخ باد کی دوا نہیں ہے لیکن کبھی کبھار آپ کو سرخ باد میں مظہر دوا نظر آئے گی جب تیز بخار ہو پریشانی اور ایکونائٹ کی دوسری متعلقہ علامات موجود ہوں۔

اگر ایکونائٹ کے غلط استعمال سے برے اثرات پیدا ہو جائیں تو سلفر بہترین دافع اثر دوا ہے۔

لیکچر نمبر ۳۲

ایکٹیا ریسی موسا۔ رینن کیولس بلبوسس۔ رینن کیولس سیکلیریٹس۔

ایکٹیا ریسی موسا (سمی سی فیوگا)

کتاب الادویہ میں ہمارے پاس ایکٹیا کی دو اقسام موجود ہیں۔ ایک کا نام ایکٹیا ریسی موسا اور دوسری کا نام ایکٹیا پسی کاٹا کی بابت میں چند الفاظ کہوں گا ایکٹیا پسی کاٹا جوڑوں پر اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر چھوٹے جوڑوں پر ہاتھ کے جوڑوں پر اور پاؤں کے جوڑوں پر ہاتھوں اور پاؤں کے اوجاع میں مفید دوا ہے۔ خاص طور پر جب ہاتھ اور کلائی کے جوڑ متاثر ہوں۔

ایکٹیا ریسی موسا دماغی نخاعی اعصابی نظام پر عمل کرتی ہے خاص طور پر حرکتی اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے اور ان رگوں پر عمل کرتی ہے جو پٹھوں تک جاتی ہیں اور پٹھوں میں درد کی مکمل تصویر پیش کرتی ہے۔

ایکٹیا ریسی موسا معکوس اعصابی علامات کی وجہ سے بہت اہم دوا ہے۔ جسم کے کسی بھی حصے میں اعصابی درد جن کی اصل وجہ رحم یا بیضہ دانی کے امراض ہوتے ہیں۔ معکوس طور پر ابھرنے والی سب سے اہم علامت سر کی چوٹی پر سر کے درمیان سے ذرا پیچھے گرمی کا احساس اور دوسری علامت جیسے کہ سر کی کھوپڑی اڑ جائے گی آنکھوں کے اندر اور اوپر تیز چبھن دار اعصابی درد اور سر کی چوٹی میں درد جو حلقہ چشم سے گولی کی مانند سر میں جاتے ہیں۔ ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاص زنانہ امراض اور آنکھوں کے امراض میں ایکٹیا ریسی موسا فائدہ مند دوا ہے۔ آنکھوں کے امراض میں جب درج بالا نوع کے درد ہوں تو سب سے پہلے ایکٹیا ریسی موسا کا خیال آنا چاہیے۔

سپائی جیلیا کے درد بھی اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ مگر سپائی جیلیا کے درد سورج طلوع ہونے کے ساتھ شروع ہوتے ہیں اور سورج غروب ہوتے ہی غائب ہو جاتے ہیں دوپہر کو دردوں میں شدت ہوتی ہے۔ لیکن ایکٹیاریسی موسا کے اعصابی درد بہ نسبت دن کے رات کو زیادہ ہو جاتے ہیں۔ سپائی جیلیا کا سر درد (پشت سر یا سر کی پشت) سے شروع ہو کر پورے سر میں پھیل جاتا ہے اور ایک یا دوسری آنکھ پر آکر رک جاتا ہے۔ سپائی جیلیا میں یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ آنکھوں کے ڈیلے بہت بڑے ہو گئے ہیں لیکن اگر یہ آخری علامت رحم گر جانے کی وجہ سے پیدا ہو تو ایکٹیاریسی موسا بہتر دوا ہے۔

سیڈرون اس وقت بہتر دوا ہوتی ہے جب اعصابی درد حلقہ چشم کو الجھا لیں اور خاص طور پر بائیں آنکھ میں شدید درد ہوتا ہو۔ آنکھوں میں اتنی شدید جلن ہوتی ہے کہ جیسے ان میں آگ لگی ہوئی ہے درد روزانہ ایک ہی وقت ہوتا ہے اس تعلق سے میں ایک اور دوا کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا۔ دوا کا لمیا لیٹی فولیا ہے اس میں بھی حلقہ چشم کا اعصابی درد موجود ہے دائیں آنکھ میں شدت ہوتی ہے۔ ایکٹیاریسی موسا میں ایک ایسا احساس بھی ہے کہ جیسے مریضہ درد کی وجہ سے پاگل ہو جائے گی اس علامت کی اہمیت اس وقت ہوتی ہے جب رحم کی علامات بھی موجود ہوں۔

ایکٹیاریسی موسا اس وقت بھی اہم دوا ہوتی ہے جب کہ بائیں پستان کے نیچے درد ہوتا ہو اور اس کی وجہ رحم کی ابتری ہو اب ہم زنانہ آلات تناسل پر ایکٹیاریسی موسا کا عمل ملاحظہ کرتے ہیں۔

ایکٹیاریسی موسا دردزہ اور اتفاقی اسقاط حمل میں بھی مظہر ہوتی ہے جب شکم کے ایک حصے سے درد اڑ کر آر پار جاتے ہوں (لائیکوپوڈیم دائیں سے بائیں) (اپی کاک بائیں سے دائیں درد کے ہمراہ متلی) درد کی وجہ سے مریضہ دہری ہو جاتی ہے۔

حمل کے ابتدائی مہینوں میں ایکٹیاریسی موسا کو اس وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب درد شکم کی دیواروں میں ہوتے ہوں اور مریضہ کو بہت دکھ دیتے ہوں۔ جب شکم میں بہت

دکھن ہوتی ہو تو بیرونی طور پر ہیمامیلس لوشن لگانے سے فوری شفایابی ہوتی ہے۔

ایکٹیاریسی موسا کے دردزہ کے ہمراہ مریضہ کو غشی کے دورے پڑتے ہیں درد
اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریضہ چلاتی ہے بچے کی پیدائش کے بعد اگر درد بہت شدید ہوں اور
مریضہ دردوں کو برداشت نہ کر سکتی ہو مریضہ پر حس ہو جنگاسہ میں شدید درد ہوں تو
ایکٹیاریسی موسا بہت فائدہ مند دوا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا کو بچے کی پیدائش کے بعد ہونے والے پاگل پن میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مریضہ کہتی ہے کہ وہ پاگل ہو جائے گی اور مریضہ کی ہر حرکت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پاگل ہے۔ مریضہ بدگمان ہوتی ہے بے معنی باتیں کرتی ہے اور مریضہ کو احساس ہوتا ہے کہ وہ کیا کر رہی ہے مگر وہ کہتی ہے کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہے۔ بسا اوقات مریضہ کو چوہے نظر آتے ہیں۔ ان علامات کی وجہ سے ایکٹیاریسی موسا شراب سے پیدا ہونے والے ہذیان کی دوا بھی ہے۔ اس علامت کا موازنہ لیکیسس سے بھی کریں۔ لیکیسس میں مریض نیند سے جاگتا ہے تو اچھل کر چارپائی چھوڑ دیتا ہے نہ صرف مریض میں انسانوں سے زیادہ قوت آجاتی ہے بلکہ مریض زبردست خوف زدہ بھی ہوتا ہے۔

جب مریض کو اکیلا رہنے سے خوف آتا ہو تو لیکیسس کی مددگار دوا آرسنک ہوتی ہے۔

کلکیریا کارب میں مریضہ جونہی آنکھیں بند کرتی ہے اس سے چوہے چوہیاں نظر آتے ہیں

دردزہ میں ایکٹیاریسی موسا کی ایک اور علامت جاڑا سردی یا نروس سردی ہے سردی دردزہ کی ابتدا میں لگتی ہے ایسے حالات میں جلسی میم بھی فائدہ مند دوا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا تپ دق (ٹی بی) پیدا نہیں کرتی لیکن اس کے باوجود یہ ٹی بی کی پہلی دوا ہو سکتی ہے۔ اگر ٹی بی کا مرض وراثتی نہ ہو اور خاص طور پر ٹی بی کا مرض سرد ہوا کے سامنے کھلا رہنے سے پیدا ہوا ہو اور ایکٹیاریسی موسا کی کھانسی موجود ہو کھانسی خشک اور تنگ کرنے

والی ہوتی ہے کھانسی میں رات کے وقت اضافہ ہو جاتا ہے یا تو معمولی بلغم آتا ہو یا بالکل نہیں آتا ہو اور کھانسی کے ہمراہ پسلیوں میں درد ہوتا ہے۔ ٹی بی کے ہمراہ پسلیوں میں درد آپ کو گوائیکم میں نظر آئے گا اور گوائیکم کبھی ناکام نہ ہو گی۔

دل کے درد میں آپ ایکٹیاریسی موسا استعمال کر سکتے ہیں درد سینہ میں ہو درد کے ہمراہ دماغ میں اجتماع خون ہو اور بے ہوشی ہو۔ چہرے کا رنگ سیسے جیسا ہو اور ایسا محسوس ہو کہ بایاں بازو جسم کے ساتھ کس کر باندھا ہوا ہے۔

ایکٹیاریسی موسا کا ایک اور استعمال ریڑھ کے مہروں کی پرحسی میں ہے۔ ایکٹیاریسی موسا خاص طور پر اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب گردن کے اوپر والا اور نچلا مہرہ خصوصاً نچلا مہرہ دبانے سے پرحس ہو۔ اس لئے مریضہ کرسی پر ٹیک نہ لگائے گی کیونکہ اس مہرے میں بے چینی کا احساس ہوتا ہے ایکٹیاریسی موسا کی یہ علامت عموماً رحم کی خرابی کی معکوس علامت ہے۔

ہمارے پاس ریڑھ کی پرحسی کی بہت سی ادویات ہیں جو ایکٹیا سے مماثل ہیں ان میں سے ایک دوا نیٹرم میور ہے نیٹرم میور بھی ریڑھ کے مہروں میں پرحسی پیدا کرتی ہے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ چت لیٹنے سے افاقہ ہوتا ہے اور یہ بھی کہ رحم ٹل جانے کی علامت ہمراہ ہو۔ ایک اور علامت جو نیٹرم میور کو طلب کرتی ہے جب کمزوری کی وجہ سے ریڑھ کا جزوی فالج ہو گیا ہو خصوصی طور پر جب یہ علامت غصہ یا غم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔

فائی سوسٹگما یا کالا بار بین بھی ریڑھ کی ہڈی (مہروں) کی سوزش اور تمام اقسام کی جلن پیدا کرتی ہے۔ پوری ریڑھ میں جلن کا احساس پایا جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور جسم کے دوسرے حصوں میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے ہاتھوں میں مروڑ دار درد اور نیند کے دوران اعضا میں اچانک جھٹکے آتے ہیں۔ کمر کے پٹھے سخت ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ تشنجی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔

اگیریکس مسکیریس بھی کمر کے مہروں کی سوزش پیدا کرتی ہے کمر میں جھنجھناہٹ

اور چیونٹیاں چلنے کا احساس ہوتا ہے جلد پر جلن یا کھجلی ایسی ہوتی ہے جیسے برف سے جل گئی ہو پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں خاص طور پر آنکھوں کے پپوٹے پھڑکتے ہیں اور جسم کے مختلف حصوں میں برفیلی سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہے ممکن ہے کہ ریڑھ کی سوزش سے جزوی فالج ہو جائے ایسی حالت میں ہمارے پاس دوا دویات ہیں جن کا سہارا لیا جاسکتا ہے۔ پہلی دوا زنکم میٹ ہے زنکم میٹ بھی ریڑھ کی سوزش کی تصویر بناتی ہے اور کمر کے آخری ڈورسل مہرے میں درد پیدا کرتی ہے لیٹنے یا حرکت کرنے کی بجائے بیٹھنے سے درد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ خصوصاً دوپہر کو جب مریض بھوکا ہو تو اس علامت کے ہمراہ ٹانگوں میں کمزوری موجود ہوتی ہے آپ کو یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ انگور کی شراب سے زنکم کی علامات میں شدت آجاتی ہے۔

دوسری دوا کوکولس انڈیکا ہے۔ ہم اس دوا کو ان مستورات میں استعمال کرتے ہیں جن کی ریڑھ کی ہڈی کمزور ہو اور ان کو چلنے میں مشکل پیش آتی ہو اس علامت کے ہمراہ شکم میں خالی پن بھی ہوتا ہے شکم میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ وہاں خالی گڑھا ہے۔ مردوں میں یہ علامت ہم بستری کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے جس کی دوا نکس وامیکا ہوتی ہے۔

کوبالٹ میں ہم بستری کی زیادتی کی وجہ سے درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں کمر میں درد ہوتا ہے بیٹھنے پر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ٹانگوں کی کمزوری ہمراہ ہوتی ہے۔

رینن کیولس بلبوسس

رینن کیولس بلبوسس	سیرس جھلیاں اعصاب پٹھے الکحل کے اثرات جلد

موازنہ کریں۔ ایکونائٹ۔ آرنیکا۔ کینتھرس۔ برائی اونیا۔ رہس ٹاکس۔ آرسنک۔ میزیریم۔

ہمارے پاس رینن کیولس کی دو اقسام ہیں۔ پہلی رینن کیولس بلبوسس اور دوسری رینن کیولس سیکلیریٹس دونوں پودوں میں سے رس نکلتا ہے جس کو اگر جلد پر لگا دیا جائے تو زبردست سوزش پیدا کرتا ہے سرخ باد پیدا ہو جاتا ہے سرخ باد کے بعد جلد ہی آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں جلن اور کھجلی ہوتی ہے اگر علامات جاری رہیں تو دوا کے تیز عمل کی وجہ سے زخم بن جاتے ہیں اور گینگرین بن جانے کا خطرہ ہوتا ہے گینگرین کے ہمراہ بخار اور ہذیان ہوتا ہے یہ دوا کی انتہائی تصویر ہے تاہم یہ صرف ایک تصویر ہے جو رینن کیولس کی چند اقسام کے طویل استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔

اب ہم سیرس جھلیوں پر رینن کیولس کا اثر ملاحظہ کریں گے سیرس جھلیوں کی سوزش میں رینن کیولس بلبوسس کا خیال آنا چاہیے خاص طور پر جب پھیپھڑوں کی سیرس جھلی یا پیڑو کی سیرس جھلی کی سوزش ہو۔ ان جھلیوں میں شدید گھائل کر دینے والے درد ہوں اور ان دردوں کے ہمراہ سیرس خلا میں رساؤ بھی موجود ہو۔ رساؤ کے ہمراہ مریض زبردست پریشان ہوتا ہے سانس کی تنگی ہوتی ہے کچھ پریشانی رساؤ کی وجہ سے اور کچھ پریشانی دردوں کی وجہ سے ہوتی ہے یہ ایسی علامات ہیں جن کو عام معالج نہیں جانتے۔ تاہم رینن کیولس

بلبو سس یہاں سلفر برائی اونیا اور ایپس جیسی ہی خدمات بلکہ ان سے بہتر خدمات انجام دے گی۔

ہماری سکیم کا دوسرا حصہ پٹھے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ رینن کیولس بلبو سس پٹھوں کے درد میں شفایہ کردار ادا کرتی ہے۔ خاص طور نچلے دھڑ کے پٹھوں کے درد میں۔ پسلیوں کا درد جتنی جلدی رینن کیولس بلبو سس سے شفایاب ہوتا ہے اتنی جلدی کسی دوسری دوا سے شفایاب نہیں ہو سکتا۔ متاثرہ جگہ پر چھونے سے دکھن ہوتی ہے اور پٹھوں میں چھل جانے کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ ان پٹھوں کو مارا پیٹا گیا ہو۔ میں جانتا ہوں کہ ایسے حالات میں عموماً ایکونائٹ۔ آرنیکا اور برائی اونیا دی جاتی ہے جبکہ دوا رینن کیولس بلبو سس ہوتی ہے۔

تاہم ممکن ہے کہ ایکونائٹ پسلی کے درد کی دوا ہو جبکہ تیز بخار ہو (اگرچہ بخار نہیں ہوتا) خاص طور پر اگر آپ یہ معلوم کر لیں کہ یہ درد مریض کا جسم گرم ہونے کے بعد سرد ہو الگ جانے سے پیدا ہوا ہے۔

رینن کیولس بلبو سس ان افراد کو بھی دی جاسکتی ہے جن کو ہر بار موسم تبدیل ہونے سے سینے میں چبھن دار درد ہوتے ہوں۔

اگر نمونیہ کے بعد سینہ میں دکھن دار دھبہ باقی ہو تب بھی رینن کیولس بلبو سس استعمال کی جاسکتی ہے جلد کے نیچے زخم ہونے کا احساس رینن کیولس بلبو سس کی علامت ہے یہ خالص اندرونی احساس ہے یہ علامت پلساٹیلا کی نمایاں علامت بھی ہے۔

پلیوریسی کے بعد ہونے والے پھیپھڑوں کے درد میں بھی رینن کیولس بلبو سس استعمال کی جاسکتی ہے رینن کیولس کے گٹھیاوی درد مرطوب موسم میں شدت اختیار کر جاتے ہیں یا درجہ حرارت کی تبدیلی سے شدید ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ سر کا گٹھیاوی درد بھی شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ممکن ہے یہ سر درد رینن کیولس بلبو سس کو طلب کرے۔ ممکن ہے کہ پردہ شکم کی سوزش میں بھی رینن کیولس بلبو سس مظہر دوا ہو جب پردہ شکم میں تیز گولی مارنے کا سا درد ہو جو شکم کے اوپری حصے سے کمر تک جاتا ہو۔ پردہ شکم کی سوزش میں میں نے ایک

اور دوا کو بھی فائدہ مند پایا ہے وہ کیکٹس گرینڈی فلورس ہے۔ کیکٹس پردہ شکم کے چبھن دار دردوں کے لئے بہت عمدہ دوا ہے خاص طور پر جب کمر کے گرد پٹی بندھی ہونے کا احساس ہو۔ جو پردہ شکم کے پسلیوں سے جڑے ہونے کی نشاندھی کرتی ہے۔

آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شراب نوشی کی زیادتی کے بد اثرات دور کرنے کے لئے رینن کیولس بلبوسس بہترین دوا ہے۔ ہچکی اور ایک قسم کی مرگی اور ہذیان خمری کے لئے بہترین دوا ہے۔

رینن کیولس بلبوسس (Zonal یا Herpes Zoster) تب خالہ میں فائدہ مند دوا ہے جلد پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور ان میں ماء الدم بھر جاتا ہے کبھی کبھار ان آبلوں کا رنگ نیلاہٹ مائل سیاہ ہوتا ہے اور ان آبلوں میں شدید جلن ہوتی ہے خاص طور پر رینن کیولس بلبوسس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب تب خالہ (Herpes Zoster) حلقہ چشم کے اعصاب یا پسلیوں کے درمیان اعصاب کا راستہ اختیار کرلے اور تیز چبھن دار درد ہوں اس علامت پر آپ رینن کیولس بلبوسس کا موازنہ آرسنک رہس ٹاکس اور میز یریم سے کریں۔

ممکن ہے رینن کیولس بلبوسس پھپھولے پیدا کر دے بڑے بڑے آبلے بن جائیں جو پھٹ کر کھردری جلد چھوڑ جائیں۔

ایگزیما میں بھی رینن کیولس بلبوسس استعمال کی جاسکتی ہے جب ایگزیما جلد کو موٹا کر دیتا ہے اور سخت کھرنڈ بن جاتے ہیں اس علامت پر انٹی مونیم کروڈم اور رینن کیولس بلبوس مماثل ہیں۔ انٹی مونیم کروڈم میں پاؤں کے تلوؤں پر سخت گٹے پڑ جاتے ہیں۔

رینن کیولس بلبوسس جو زخم پیدا کرتی ہے وہ ہموار ہوتے ہیں ان میں سے زرد آب خارج ہوتا ہے اور ڈنک دار درد ہوتے ہیں۔

آخر میں اب ہم رینن کیولس بلبوسس لعاب دار جھلیوں پر اثر دیکھیں گے رینن کیولس بلبوسس بخار کاہی (Hay Fever) گھاس کی سمیت سے آنے والے بخار میں مفید ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ آنکھوں میں چبھن ہوتی ہے آنکھوں کے پپوٹے جلتے ہیں اور ان میں

دکھن ہوتی ہے خاص طور پر شام کے وقت ناک بند ہو جاتا ہے ناک کی جڑ میں دباؤ اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ ناک کے خلا میں کیڑے چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ کبھی کبھار یہ احساس ناک کے اندرونی حصوں پر حملہ آور ہو جاتا ہے تو مریض کھنکارنے اور نگلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مریض کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ متاثرہ جگہ کو کھرچ دے۔ آرسنک اور سلیشیا میں بھی یہ علامات موجود ہے آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ بخار کاہی کے ہمراہ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ پٹھوں میں دکھن ہوتی ہے اور سینہ میں چبھن دار درد ہوتے ہیں۔ ممکن ہے مثانہ کی گردن بھی متاثر ہو جائے اور پیشاب کرتے وقت جلن ہو۔

بخار کاہی (بہاریہ زکام) (Hay Fever) میں امبروشیا آرٹی میزیافولیا سے موازنہ بھی کریں۔ ڈاکٹر ای ای ہول مین کی آزمائش کے مطابق درج ذیل علامات ہوتی ہیں سینہ اور ناک میں گھٹن کا احساس سینہ کی بائیں جانب ظالمانہ درد آسودگی سے سانس لینے کے لئے اٹھ کر بیٹھنا پڑے شام سے آدھی رات تک تکلیف میں شدت ہو نیند سے اچانک جاگے اور کالی کھانسی کی مانند کھانسی ہو چہرہ سیاہی مائل سرخ اور آنکھوں میں اجتماع خون ہو آنکھوں میں چبھن ہو اور پانی بھر آئے ناک سرخ اور سوجا ہوا ہو پانی کی مانند زکام ہو رینن کیولس بلبوسس کے بعد سلفر استعمال نہیں کی جاتی۔

رینن کیولس سیکلیریٹس

رینن کیولس سیکلیریٹس	زبان وغیرہ
	جلد

موازنہ کریں :۔ نیٹرم میور۔ آرسنک۔ ٹرکسا کم۔ رہس ٹاکس

رینن کیولس سیکلیریٹس بلبوسس سے زیادہ سوزش آفریں ہے۔ یہ جلد پر

لگ جائے تو آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں سے زرد تیزابی رقیق آب خارج ہو تا ہے۔ ریٹن کیولس بلبو سس کی مانند زرد آب مگر اس کے آبلے بڑے اور الگ الگ ہوتے ہیں جب یہ آبلے پھٹ جائیں تو زخم بن جاتا ہے جس میں سے بہت تیزابی اخراج ہو تا ہے ارد گرد جلد پر دکھن پیدا کر تا ہے۔ منہ کے مرض آکلہ خورد میں یا ٹائی فائیڈ بخار میں یا خناق میں آپ کو یہ دوا مظہر نظر آئے گی کیونکہ زبان پر ننگے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں بقایا زبان پر پشم موجود ہوتی ہے زبان پر نقشہ بنا ہوا ہو تا ہے نقشہ دار زبان نیٹرم میور۔ آرسنک۔ رہس ٹاکس اور ٹرکساکم میں بھی موجود ہے لیکن ان تمام ادویات میں ریٹن کیولس سیکلیرٹیس جتنی جلن اور کھر دراپن موجود نہیں ہے دوا کا تیزابی پن ہی اس کو دوسری ادویات سے الگ کرتا ہے۔

ریٹن کیولس بلبو سس کی مانند ممکن ہے کہ ریٹن کیولس سیکلیریٹس بھی عام زکام میں مظہر دوا ہو زکام کے ہمراہ چھینکیں پتلا اخراج اور جوڑوں میں درد اور پیشاب کرتے وقت جلن ہوتی ہے۔

لیکچر نمبر ۳۳

ہیلی بورس اور سٹافی سیگریا

ہیلی بورس
- حواس خمسہ کی بے حسی
  - سویٹ سپرٹ آف نائٹر
  - فاسفورک ایسڈ
  - او پیم
- استسقاء
  - ایپس میلی فیکا
  - ڈجی ٹیلس۔ زخم (دماغ)
  - ٹیری بن تھینا

آج ہم ہیلی بورس نائیگر کا مطالعہ شروع کریں گے ہیلی بورس کو کرسمس کا گلاب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس پودے پر سردیوں میں پھول آتے ہیں اس کی جڑ کا رنگ گہرا بھورا ہوتا ہے اس میں دو طاقت ور عناصر ہیلی بورن اور ہیلی بورین پائے جاتے ہیں۔ ہیلی بورین پودے کا زہریلا نمائندہ ہے۔ اور دل کے لئے ایک طاقت ور زہر ہے اور شدید قسم کے دست قے اور شکم کا درد پیدا کرتا ہے جس کے بعد مریض کی قوتیں جواب دے جاتی ہیں۔ اس کا دست آور عمل وریٹرم البم سے مشابہت رکھتا ہے اور قوتوں کی زوال پذیری میں کاربو ویج کیمفر اور چائنا سے مماثل ہے۔ وریٹرم البم میں ہیلی بورس کی بے اعتنائی موجود نہیں ہے کاربو ویج میں پاؤں اور گھٹنے ٹھنڈے ہوتے ہیں بے ہوشی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ کیمفر میں ٹھنڈک نمایاں ہے کبھی کبھار اندرونی گرمی کا احساس ہوتا ہے مریض کپڑے اتار دیتا ہے۔ ہیلی بورن یا تو غیر موثر ہوتی ہے یا چند معالجوں کے مطابق نشہ پیدا کرتی ہے اور جزوی طور پر حسی اور حرکتی

فالج پیدا کرتی ہے۔

ہیلی بورس کا عمل عقل کو کند کرتا ہے اور نیند لاتا ہے۔ ثائی فائڈ کی علامات پیدا ہوتی ہیں پٹھوں کا فالج پیدا ہوتا ہے قوتیں زوال پذیر ہو جاتی ہیں اور استسقاء ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ میں آگے بڑھوں میں چاہتا ہوں کہ قوت حیات کا ہمت ہار جانا یا زوال پذیر ہونے کی اصطلاح کا مطلب واضح کروں (COLLAPSE) یہ عام کمزوری نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں جسمانی درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے یعنی ۹۸.۴ کی بجائے ۹۶ ہو جاتا ہے یا درجہ حرارت قوت حیات کی زوال پذیری کے مطابق اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہیلی بورس دماغ پر عمل کر کے احساسات کو کند کر دیتی ہے یا ان کو دبا دیتی ہے یہ حالت علامات کی رنگ برنگی سے ظاہر ہے مثال کے طور پر جسم پر دماغ کی حکومت کم ہو جاتی ہے مریض سوال کا جواب بہت آہستہ دیتا ہے جیسے کہ مریض کو سوال سمجھ نہ آیا ہو کہ اس سے کیا پوچھا جا رہا ہے یا مریض جو کچھ دیکھتا ہے اس کا ادراک نہیں کر سکتا قوت سماعت ناقص ہو جاتی ہے منہ کا ذائقہ ختم ہو جاتا ہے مریض خود کو مصروف رکھنا چاہتا ہے کام کرنا چاہتا ہے مگر اس کے پٹھوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ کام کر سکے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ ہیلی بورس کے عمل سے حواس خمسہ بے حس ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ پٹھوں کی حس بھی متاثر ہوتی ہے پٹھے فوری حکم پر عمل نہیں کرتے تاآنکہ دماغی جدوجہد نہ کی جائے مثال کے طور پر مریض کے ہاتھ میں اگر کوئی شے پکڑی ہوئی ہے اور مریض آپ سے بات کر رہا ہے مریض کی توجہ دوسری جانب مبذول ہونے سے اس کے ہاتھوں کے پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اس کے ہاتھ سے شے گر جاتی ہے حتیٰ کہ دل کے پٹھے بھی اس فالجی اثر سے محفوظ نہیں ہوتے دل کی حرکات آہستہ ہو جاتی ہیں مریض کو پورے جسم میں بوجھل پن کا احساس ہوتا ہے سر میں دباؤ دار درد ہوتا ہے جو مریض کو بے ہوش کر دیتا ہے بسا اوقات یہ احساس ہوتا ہے کہ دماغ کے اندرونی حصے پیشانی اور آنکھوں کے راستے باہر نکل رہے ہیں بیلاڈونا میں بھی ایسا احساس موجود ہے کہ دماغ کو پیشانی کے راستے باہر دھکیلا جا رہا ہے چہرے سے حماقت ظاہر

ہوتی ہے جس کے تحت مریض جدو جہد کر رہا ہوتا ہے۔

ہیلی بورس کو آپ ٹائی فائڈ میں بھی مظہر دیکھیں گے یا دوسرے امراض جن میں حواس خمسہ بے حس ہو جاتے ہیں درج بالا علامات بھی ہمراہ ہوتی ہیں جن کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں ایسے مریضوں میں آپ کو یہ علامات بھی نظر آئیں گی۔ ناک کے نتھنوں کے اندر سیاہ کالک بھری ہوئی ہوگی ناک کے نتھنے خشک' زبان زرد اور خشک' زبان کے کنارے سرخ اور سانس شدید بدبودار ہوگا۔ مریض جب پیتا ہے تو اسکی آواز باہر سنائی دیتی ہے علاوہ ازیں بخار جس میں یہ علامات نمایاں ہوتی ہیں اس میں دوپہر کے بعد شام ٦ بجے سے آٹھ بجے رات تک بسا اوقات مریض کا چہرہ زرد اور قریب قریب ٹھنڈا ہوتا ہے نبض کمزور غیر محسوس ہوتی ہے۔ مریض بلا مقصد اپنے ہونٹ اور کپڑے نوچتا ہے۔

حواس خمسہ بے حس ہو جاتے ہیں ہیلی بورس فاسفورک ایسڈ سویٹ سپرٹ آف نائٹر اور اوپیم سے مماثلت رکھتی ہے فاسفورک ایسڈ کی مانند ہیلی بورس میں بھی بے حسی سرد مہری اور مکمل بے اعتنائی موجود ہے مریض اپنی ذات سے بے پرواہ ہوتا ہے مریض کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ وہ مرتا ہے یا زندہ رہتا ہے دونوں ادویات میں فرق صرف یہ ہے کہ فاسفورک ایسڈ کے مریض کو غنودگی ہوتی ہے جس سے مریض کو آسانی سے جگایا جا سکتا ہے جاگنے کے بعد مریض مکمل طور پر ہوش میں آجاتا ہے لیکن ہیلی بورس کے مریض کے ساتھ یہ مسئلہ نہیں ہوتا ہیلی بورس کی غشی تو اوپیم کی مانند ہے۔ فاسفورک ایسڈ میں پٹھوں کا ڈھیلا پن بھی نہیں ہوتا جو کہ ہیلی بورس کا خاصہ ہے نہ ہی فاسفورک ایسڈ میں ناک کے اندر دھویں کے مانند سیاہ کالک موجود ہے۔

ہانیمن نے ہدایت کی ہے کہ ٹائی فائڈ بخار میں سویٹ سپرٹ آف نائٹر دی جائے جب کسی دوا کی کوئی نمائندہ علامت موجود نہ ہو حواس خمسہ کی بے حسی موجود ہو کیونکہ یہ ہی قریبی علامت ہے مریض ایک قسم کی بے ہوشی میں ہوتا ہے کوشش کی جائے تو جاگ جاتا ہے مگر فوراً ہی بے اعتنائی اختیار کر لیتا ہے ایسے مریضوں کو ہانیمن آدھ گلاس پانی میں سویٹ

سپرٹ آف نائٹر خام حالت میں ملاکر ہر دو گھنٹے بعد دوا دہرانے کی ہدایت کرتے تھے حتی کہ رد عمل ظاہر ہو جائے اور کسی اور دوا کی علامات ظاہر ہوں آپ دیکھیں گے کہ سویٹ سپرٹ آف نائٹر اور فاسفورک ایسڈ ہیلی بورس سے صرف ایک درجہ مختلف ہیں فاسفورک ایسڈ کی سرد مہری اس سے ایک درجہ زیادہ اور ہیلی بورس کی سرد مہری بہت نمایاں ہے۔

آخری دوا اوپیم ہے جس کو آپ یکدم ہیلی بورس سے مماثل پائیں گے اوپیم میں دماغ میں گہرا اجتماع خون ہوتا ہے سانس کی آمد ورفت زوردار اور سانس گھٹ گھٹ کر آتا ہے۔ چہرے کا رنگ گہرا ابھورا مائل سرخ ہوتا ہے یا اکثر نیلا ہوتا ہے۔ ہیلی بورس میں چہرہ زرد اور اکثر سردیا اصل درجہ حرارت سے کم کبھی کبھار چہرہ کا رنگ سیسے کا سا ہوتا ہے اور سرد پسینے سے بھرا ہوتا ہے نبض دونوں ادویات کا فرق واضح کرتی ہے اوپیم کی نبض بھرپور مگر آہستہ اور ہیلی بورس کی نبض کمزور اور غیر محسوس اور چھوٹی ہوتی ہے۔

آرنیکا میں بھی بے وقوفانہ یا احمقانہ غنودگی موجود ہے مریض کو وقتی طور پر جگایا جاسکتا ہے۔

ہائیڈرو سیانک ایسڈ اور سائنا میں بھی یہ علامت موجود ہے کہ مشروب زوردار آواز کے ساتھ معدے میں جاتے ہیں۔ سائنا کی کالی کھانسی میں یہ علامت موجود ہے لیکن جب پھیپھڑوں یا دماغ کا فالج قریب ہو تو ہائیڈرو سیانک بہترین دوا ہوتی ہے فاسفورس کے ٹائی فائڈ بخار میں بھی یہ علامت موجود ہے کیوپرم میں جب مریض پانی پیتا ہے تو غرارے کرنے کی آواز آتی ہے۔

پٹھوں کی کمزوری میں آپ ہیلی بورس۔ میور اٹک ایسڈ۔ اوپیم۔ جلسی میم۔ سیپونین کونیم۔ کورارے اور کالی کارب کا موازنہ کریں۔

مابعد ہیلی بورس دماغ کی جھلی کی سوزش (Menengitis) میں بھی فائدہ مند ہے جب رساؤ پڑ چکا ہو اور درج بالا علامات کے علاوہ درج ذیل علامات بھی موجود ہوں۔ سر میں گولی مارنے کا سا درد ہو اگر مریض بچہ ہوگا تو یہ علامات بیان کرنے سے قاصر ہوگا لیکن بچہ

اچانک روئے گا چلائے گا کہ اس کے سر میں تیز چبھن دار درد موجود ہے بچہ اپنا سر تکیے میں گھسیڑے گا سر گرم ہو گا پیشانی کی جلد جھری دار ہو گی جیسے کہ تیوری چڑھی ہوئی ہو۔ ایک بازو اور ایک ٹانگ بلا ارادہ حرکت کرتی ہے یہ بلا ارادہ حرکت وقفوں کے بعد ہو گی۔ مجھے ایک مریض بچہ یاد ہے جس کا سر ہر تین منٹ کے بعد جھٹکا دے کر ایک جانب ہو جاتا تھا اور بازو سر کے اوپر جا گرتا تھا جس کے بعد بچہ انتہائی افسوسناک رونا روتا اور دوبارہ درست حالت میں واپس آجاتا۔ ہیلی بورس میں آنکھیں اوپر کی جانب کھچ جاتی ہیں اس لئے آپ آنکھ کی پتلی مشکل سے دیکھ سکتے ہیں چہرہ خون سے سرخ ہو جاتا ہے اور پھر بتدریج دوبارہ زرد ہو جاتا ہے۔ جب بچے کو پانی کا گلاس دیا جائے تو بہت بے صبری سے پیتا ہے جیسے کہ بہت پیاسا ہو اس کی وجہ نہ صرف پیاس بلکہ اضطراب بھی ہے۔ عموماً قبض موجود ہوتا ہے یا اگر پاخانہ آئے تو سفید رنگ کم مقدار اور جیلی کی مانند آتا ہے پیشاب گہرا کم مقدار اور اس میں البومن شامل ہوتی ہے۔

ہم فوری تصور کر سکتے ہیں کہ گرم موسم کے امراض ہیلی بورس طلب کرتے ہیں جب درج بالا علامات موجود ہوں علاوہ ازیں منہ میں خراش تھوک زیادہ اور مریض ناک بھی ملتا ہے۔

ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی دماغ کی جھلی کی سوزش میں (Tubercu-lar Menengitis) ہیلی بورس سے قریب ترین مماثل دوا ایپس میلی فیکا ہے۔ ایپس میں زیادہ اکساہٹ زیادہ زود حسی اور زیادہ اونچی دماغی چیخ (BRAIN CRY) موجود ہے اور ہیلی بورس میں حواس خمسہ کی بے حسی ہے۔ ایپس میں اکثر عضو کو جھکانے والے پٹھوں میں مروڑ دار درد نظر آتا ہے اسلئے پاؤں کے انگوٹھے اوپر کی جانب کھچ جاتے ہیں یہ علامت ہیلی بورس میں موجود نہیں ہے۔

دماغی استسقاء میں ڈجی ٹیلس ہیلی بورس سے مماثل ہے۔ دونوں ادویات حواس خمسہ میں بے حسی پیدا کرتی ہیں دونوں ادویات سرخ بخار کے بعد پیدا ہونے والی استسقائی حالت میں مفید ہیں دونوں ادویات دماغ کی جھلی کی سوزش مع رساؤ پیدا کرتی ہیں۔

ڈجی ٹیلس کا انتخاب پیشاب کی کمی پیشاب میں البو من اور خصوصی طور پر سست رفتار نبض کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے نبض دل کی رفتار سے بھی کم ہو علاوہ ازیں جسم پر سرد پسینہ بھی موجود ہو۔

زنکم ان مریضوں کی دوا ہے جن کا خسرہ دبا دیا گیا ہو یا خسرہ مکمل طور پر باہر نہ آیا ہو بچہ اتنا ناتواں ہوتا ہے کہ وہ خسرہ کو باہر نکال ہی نہیں سکتا۔ بچہ نیند میں خوف زدہ ہو کر جاگ جاتا ہے اس کے پاؤں مسلسل بے آرام ہوتے ہیں۔ ہیلی بورس دوسرے اقسام کے استسقاء میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے عام استسقاء پورے جسم کا استسقاء خاص طور پر شکم کا استسقاء ان حالات میں آپ ہیلی بورس استعمال کر سکتے ہیں جب کہ مرض سرخ بخار کے بعد گردے خراب ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا ہو پیشاب کم مقدار سیاہی مائل یا دھوئیں کے رنگ کا آتا ہے کیوں کہ اس میں سڑا ہوا خون شامل ہوتا ہے پیشاب کے تہ نشین پسی ہوئی کافی کی مانند ہوتے ہیں۔ پاخانوں میں جیلی کی مانند آؤں خارج ہوتی ہے پاخانہ بہت کو نتھنے کے بعد آتا ہے۔

یہاں پر ہیلی بورس کی نزدیک ترین مماثل دوا ٹیری بن تھینا ہے ٹیری بن تھینا گردوں میں اجتماع خون کی وجہ سے پیدا ہونے والے استسقاء کو شفایاب کرتی ہے جیسا کہ گردوں میں یہ جھل درد اور دھوئیں کے رنگ کے پیشاب سے ظاہر ہوتا ہے۔

استسقائی امراض میں آپ آرسنک اور ایپوسائنم سے بھی موازنہ کریں۔

میں ہیلی بورس کی سرد مہری کی تھوڑی سی اور وضاحت کر دوں۔ میں نے سر پر چوٹ لگ جانے سے پیدا ہونے والے عوارض میں ہیلی بورس بہت کامیابی سے استعمال کی ہے جب کہ آرنیکا ناکام ہو چکی تھی مریض غنودہ تھا ایک آنکھ کی پتلی دوسری آنکھ کی پتلی سے بڑی تھی مریض جواب بہت آہستہ دیتا تھا جیسا کہ سوال اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو مریض چلتے وقت ایک ٹانگ گھسیٹ کر چلتا تھا۔ نبض کی رفتار فی منٹ پچاس سے بھی کم تھی شام چار بجے سے رات آٹھ بجے تک مریض کی علامات میں اضافہ ہوتا تھا ہیلی بورس نے مریض کو شفایاب کر دیا۔

سٹافی سیگریا

سٹافی سیگریا
کا سٹیکم
کالوسنتھ

خون
سائیکوسس کی سمیت
سکروی
جسمانی رطوبات کا ضائع ہونا
اعضاء

مماثلت
نکس وامیکا
مرکیورس
تھوجا
سٹس کیناڈینسس
کالوسنتھ
کیمو ملا

سٹافی سیگریا زرد رو مریضوں کی دوا ہے جو ضعف زدہ ہوں ان کی قوتیں کمزور ہو چکی ہوں خاص طور پر ان کا اعصابی نظام کمزور ہو چکا ہو دماغ اور ریڑھ کمزور ہو چکے ہوں چہرہ ڈوبا ہوا ہو ناک کی نوک باہر نکلی ہوئی ہو آنکھیں گہری ہوں اور ان کے گرد نیلے حلقے ہوں۔ دماغی طور پر سٹافی سیگریا کا بچہ بے صبر اور تنگ مزاج ہوتا ہے کیمو ملا کی یاد دہانی کراتا ہے۔ سٹافی سیگریا کے بڑی عمر کے مریض سوداوی مزاج ہوتے ہیں اس دماغی حالت کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں پہلی وجہ مباشرت کی زیادتی ہے۔ سٹافی سیگریا سوداوی مزاج کے لئے طلب کی جاتی ہے خاص طور پر مشت زنی (جلق) جب کہ جوان لڑکوں اور جوان لڑکیوں کا دماغ ہر وقت جنسی خیالات کی جانب رہتا ہو۔ لڑکے مشت زنی کی عادت کی وجہ سے مردہ دل بے پرواہ اور افسردہ ہو جاتے

ہیں اُن کے چہرے کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں یہ لڑکے تنہائی پسند اور صنف نازک سے شرم کرتے ہیں پراسٹیٹ (غدہ مذی) اور پیشاب کی نالی میں مقامی طور پر خراش موجود ہوتی ہے یہ حالت مشت زنی کے بعد پیدا ہو جاتی ہے یہ علامت کبھی بھی ہم بستری کی زیادتی کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر گروو گل نے جوانی میں داخل ہونے سے پہلے مشت زنی کرنے والوں کی اینٹھوں لاغرپن اور سوکھاپن اور ان علامات کے لئے جو مشت زنی کے بعد پیدا ہوتی ہیں پلاٹینا کی سفارش کی ہے۔

ایک اور دوا کیلیڈیم ہے جس کا خیال بھی آنا چاہیے جبکہ مشت زنی کی وجہ آلہ تناسل اتنا ڈھیلا ہو جائے جیسے کہ چھیچھڑا۔ اگر گھونگھٹ کو سپاری سے پیچھے ہٹایا جائے تو وہ وہیں رہ جاتا ہے اس میں اتنی قوت نہیں ہوتی کہ واپس اپنی جگہ پر چلا جائے رات کو خواب یا خواب کے بغیر احتلام ہو جاتا ہے۔

ایسے حالات میں جو دوسری ادویات فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں ان میں ڈائی سکوریا اور جلسی میم ہیں ادویات کا ایک اور گروہ بھی ہے جس کا میں پہلے کسی درس میں ذکر کر چکا ہوں اس گروہ میں نکس وامیکا۔ سلفر۔ کلکیریا کارب اور لائیکو پوڈیم ہیں۔ نئی ادویات میں پوٹاشیم بروم ائیڈ یا کالی بر ومیٹم کی سفارش کی جا چکی ہے جب مشت زنی کے بعد دماغی افسردگی اور ٹانگوں میں کمزوری ہو تو میں نے کیلیڈیم کو فائدہ مند دوا پایا ہے عورتوں میں چونکہ انگشت زنی کی عادت عام نہیں ہوتی۔ لیکن اس عادت کی وجہ سے ہمیں بیضہ دانی کی علامات ملتی ہیں سٹافی سیگریا بیضہ دانی کی سوزشی حالت میں مددگار ثابت ہوتی ہے خاص طور پر وہ مستورات جو بہت جلد برانگیختہ اور پریشان ہو جاتی ہوں۔ عورتوں کے خاوند اگر زیادہ دیر تک غائب رہیں تو ان عورتوں میں یہ علامات پیدا ہو جائیں تو سٹافی سیگریا دوا ہوگی۔ اگر ان عورتوں کی شرم گاہ میں خارش ہو تو کیلیڈیم اکثر شفایاب کرتی ہے۔

سٹافی سیگریا میں دماغی علامت کا ایک اور گروہ بھی موجود ہے جس کا پہلے ذکر نہیں

کیا گیا مریض یکدم غصے میں آجاتا ہے معمولی سی بات غصہ دلا دیتی ہے ذرا سی بات کو مریض اپنی بے عزتی تصور کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ سٹافی سیگریا دماغی قولنج میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے مریض کو غصہ آنے کے بعد شکم میں مروڑ دار درد ہوتا ہے یہی علامت ہمیں کیمو ملا اور کالو سنتھ میں بھی نظر آتی ہے۔

کیمو ملا اس وقت فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب مریض کا چہرہ گرم گال سرخ اور اس قولنجی درد کے ہمراہ گرم پسینہ آتا ہو۔ کالو سنتھ اس وقت فائدہ مند ثابت ہوگی جب مریض درد کی وجہ سے دہرا ہو جاتا ہو تاکہ اس کو درد سے افاقہ ہو۔ یہاں سٹافی سیگریا کالو سنتھ کی پیروی کرتی ہے جب کالو سنتھ کام مکمل نہ کر سکے تو شفا کا عمل سٹافی سیگریا مکمل کرتی ہے۔

ہڈیوں اور جلدی امراض میں بھی ہمیں سٹافی سیگریا مظہر دوا نظر آتی ہے۔ سٹافی سیگریا کو مدتوں سے جوئیں اور کیڑے مارنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جب جلد پر ایگزیما کی مانند ابھار پیدا ہو جائیں تو آپ اس کو اندرونی طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں یہ ابھار جسم کے کسی بھی حصے میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ لیکن خاص طور پر سر اور چہرے پر ایگزیما کی مانند ابھار پیدا ہو جاتے ہیں یہ ایگزیما خشک ہوتا ہے اور اس کے کھرنڈ سخت ہوتے ہیں اور شدید کھجلی ہوتی ہے یہ آخری علامات سٹافی سیگریا کے بیرونی استعمال کا اظہار کرتی ہے اس کھجلی کی خاص بات یہ ہے کہ کھجلی جگہ بدل جاتی ہے مریض ایک جگہ کھجا لیتا ہے تو کھجلی دوسری جگہ ہونے لگتی ہے کبھی کبھار یہ کھرنڈ مرطوب ہوتے ہیں ان کا رنگ زرد ہوتا ہے اور ان سے بدبو آتی ہے حتیٰ کہ ان کے نیچے جوئیں پیدا ہو جاتی ہیں پس آپ دیکھیں کہ سٹافی سیگریا بچوں کے سر کی بھوسی اور سر کے ایگزیما (Eczema Capitis) میں مفید دوا ہے سٹافی سیگریا ان کمزور بچوں کے لئے بھی فائدہ مند دوا ہے جن میں وراثتی سفلس یا سائیکوسس کی سمیت موجود ہو آپ دیکھیں گے کہ ان بچوں کے دانت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں دودھ کے دانت ابھی مکمل بھی نہیں ہو پاتے کہ ان کو کیڑا لگ جاتا ہے دانت سیاہ ہو جاتے ہیں اور ان میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ اس تعلق سے سٹافی سیگریا کریوزوٹ کی ہم چشم ہے جب دودھ کے دانت

وقت سے پہلے گلنے سڑنے لگ جائیں تو دواؤں میں بہترین دوا کریوزوٹ ہے کریوزوٹ میں دانت پہلے زرد ہوتے ہیں پھر سیاہی مائل اور آخر کار ٹوٹنے لگ جاتے ہیں آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تھوجامیں دانت مسوڑھوں کے کناروں سے خراب ہوتے ہیں۔

ان ادویات کے بعد آپ انٹی مونیم کروڈم کا بھی سوچیں۔ دوسرے مریضوں کے لئے کیمو ملا اور کافیا پر بھی دھیان دیں۔

سٹافی سیگریا کے مریض کے مسوڑھے اسفنجی غیر صحت منداور سوجے ہوئے ہوتے ہیں جونہی مسوڑھوں پر غذا یا انگلی لگ جائے تو ان میں سے خون نکل آتا ہے علاوہ ازیں دانت کی جڑوں کے غدود بھی سوجے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرکری (پارہ) کے بے تحاشا استعمال کے بعد بھی سٹافی سیگریا مظہر دوا ہوتی ہے۔

سٹافی سیگریا بچوں کی آنکھوں کی سوزش خاص طور پر پپوٹوں کی سوزش میں جب ان پر گوہانجیاں نکل آتی ہیں اور سخت ہو جاتی ہیں فائدہ مند دوا ہے۔

آنکھوں کے پپوٹوں کے اندرونی اور بیرونی زاویے کے درمیان اگر چھوٹے چھوٹے گومٹر پیدا ہو جائیں تو ان کے لئے گریفائٹس بہترین دوا ہے جب آنکھ کے پپوٹے کو جوڑنے والی بافتوں پر گومٹر پیدا ہو جائیں تو برائٹاکارب شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

سٹافی سیگریا کے بچوں میں ایگزیما کی طرح کے ابھار ان کے کانوں کے گرد پیدا ہو جاتے ہیں ان ابھاروں کے کھرنڈ زرد رنگ کے ہوتے ہیں ان میں سے نکلنے والا خون جلد کو کھردرا کر دیتا ہے۔

آگے چلیں ہم دیکھتے ہیں کہ سٹافی سیگریا ہڈیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے سٹافی سیگریا ہڈیوں کی بیرونی جھلی (PERIOSTEUM) میں سوزش پیدا کرتی ہے بعد میں وہاں پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔

سٹافی سیگریا آلات تناسل اور مقعد کے قریب مسے پیدا کرتی ہے یہ مسے عموماً اکڑے ہوئے ہوتے ہیں پس میں سمجھتا ہوں کہ سٹافی سیگریا تھوجا کی دوست دوا ہے اس لئے جب اس

طرح کے ابھار پیدا ہو جائیں تو اس کو تھوجا پر ترجیح دینی چاہیے دانت اوپر سے گل سڑ رہے ہوں اور اکڑے ہوئے مسے مقعد کے قریب ہوں تو ان مسوں کی وجہ سے سٹافی سیگریا سائیکو سس کی سمیت کی ادویہ میں جگہ بناتی ہے۔

چند مریضوں میں ہمیں سفلس کی سمیت سے پیدا ہونے والے زخموں میں مظہر نظر آتی ہے جب پارہ کا بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو ان زخموں سے رقیق بدبودار اور خراش دار مواد خارج ہوتا ہے اگر زخموں کو اوزار لگا کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زخم کے نیچے ہڈی بھی مرض کا شکار ہے۔ ہڈیوں کے امراض میں ہمارے پاس سٹافی سیگریا سے مماثل ادویات موجود ہیں ہڈیوں کے امراض خواہ خنازیری ہوں یا سفلس کی سمیت کی بنیاد رکھتے ہوں سٹافی سیگریا لمبی ہڈیوں کے امراض میں جیسا کہ پنڈلی کی ہڈی۔ ران کی ہڈی۔ بازو کی لمبی ہڈیاں۔ ہڈیوں کی سوجن یا ہڈیوں کی بیرونی جھلی کی سوجن ہو۔ ہڈیوں کے درد رات کو زیادہ ہو جاتے ہوں اور مرطوب موسم میں شدید ہو جاتے ہوں علاوہ ازیں اس کے ہمراہ خراش دار زکام بھی ہمیشہ موجود ہوتا ہے اور ناک سے سفلس کی سمیت کی جانی پہچانی بدبو بھی آتی ہے فائدہ مند دوا ہے۔

ایک دوا مرکیورس ہے دوسری کالی آئیوڈائڈ ہے جب سفلس کی سمیت اور پارہ مرکب ہو گئے ہوں۔ سٹرونشیم کارب زیادہ تر خنازیری جسم کی دوا ہے یہ بھی ہڈیوں کی سوزش میں مظہر ہوتی ہے خاص طور پر ران کی ہڈی کی سوزش جب زخم سے ہڈی کے ریزے نکلتے ہوں۔ ہڈی کی سوزش کے ہمراہ دست آتے ہوں جو کمزوری پیدا کرتے ہوں بالکل ایسے دست جیسے ٹی بی کے بخار کے ہمراہ آتے ہوں۔

ایک اور دوا کلورائیڈ آف گولڈ (اورم کلوریٹم) ہے ایک اور دوا پلاٹینم ہے جو ہڈیوں کی بوسیدگی (Necrosis) میں فائدہ مند ہے۔

گیٹے برگ سالٹ جس کا موثر پن اس کے اندر موجود لیتھم کاربونیٹ کی وجہ سے ہے خاص طور پر کولہے کے قریب ریڑھ کے مہروں کی بوسیدگی میں فائدہ مند ہے۔

سٹافی سیگریا گنٹھیا کے مرض میں بھی استعمال کی جاتی ہے اگرچہ گنٹھیا کی ابتدا میں اتنی

فائدہ مند نہیں ہوتی جتنی کہ اس وقت جب گنٹھیا باقاعدہ ہو گیا ہو اور سوڈیم یوریٹ جس کو گردے جسم سے باہر نکال دیتے ہیں باہر نکلنے کی بجائے جوڑوں میں آرہا ہو یا جسم کے دوسرے حصوں میں جمع ہو رہا ہو جس کی وجہ سے گانٹھیں پیدا ہو رہی ہوں سٹافی سیگریا آنکھوں کی گٹھیاوی سوزش میں بہت کارآمد دوا ہے آنکھوں میں جلن ہوتی ہے اور آنکھوں میں خشکی کا احساس ہوتا ہے آنکھوں میں پانی بھی بہہ سکتا ہے آنکھوں کا درد دانتوں میں جاتا ہے۔

آنکھوں کے گٹھیاوی امراض میں کالوسنتھ بھی مفید دوا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سٹافی سیگریا معدہ میں ڈھیلا پن پیدا کرتی ہے کیونکہ معدہ میں پلپلا ہونے کمزوری اور لٹکنے کا احساس پایا جاتا ہے یہی علامت اپی کاک اور ابروٹینم میں بھی موجود ہے سٹافی سیگریا کے مریض کو برانڈی انگور کی شراب یا ایسی اشیا کی خواہش ہوتی ہے جو تحریک پیدا کرتی ہیں ایسے مریضوں میں قولنجی درد موجود ہوتے ہیں جو کالوسنتھ کے قولنجی دردوں سے مماثل ہوتے ہیں آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سٹافی سیگریا شکم کے اپریشن کے بعد پیدا ہونے والے قولنجی دردوں کی دوا بھی ہے یہ اس وقت بھی موثر ثابت ہوتی ہے جب اپریشن کے بعد زخم کا گھاؤ سرجن کی بے احتیاطی یا اتفاقی طور پر خراب ہو گیا ہو اور زخم غیر ضروری طور پر پرحس ہو۔ بچوں کے دستوں میں سٹافی سیگریا اس وقت مظہر ہوتی ہے جب دستوں کے ہمراہ منہ میں چھالے موجود ہوں زبان اور مسوڑھے سفید اور اسفنجی ہوں پاخانہ سے پہلے اور بعد میں کاٹنے والے درد ہوں پاخانہ کے دوران مقعد میں اینٹھن ہوتی ہو۔ ہوا خارج ہوتے وقت بھی اینٹھن ہوتی ہو یا ہوا عموماً گرم اور سڑے ہوئے انڈوں کی بو والی ہوتی ہے (کیمو ملا) ہر بار پینے یا کھانے کے بعد پاخانہ آجاتا ہے۔

آیئے اب سٹافی سیگریا کا عورتوں کے اعضا پر عمل دیکھتے ہیں سٹافی سیگریا رحم کا ٹل جانا پیدا کرتی ہے رحم کی یہ حالت عموماً معدہ کے ڈھیلے پن کے ہمراہ ہوتی ہے شکم کے مکمل اعضاء اور دیواریں اتنی ڈھیلی ہوتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ گر پڑے گا آپ اگر مکمل چھان بین کریں تو آپ کو عشق میں ناکامی یا دماغ کا ہر وقت جنسی آلات میں محو رہنا ظاہر ہو گا جس کی وجہ سے یہ ڈھیلا پن پیدا ہوا۔ اس کے ہمراہ زرد رنگ کا خراش دار لیکوریا بھی آتا ہے۔

لیکچر نمبر ۴ ۳

پلساٹیلا پریٹینس (گل لالہ) (شقائق نعماں)

پلساٹیلا
- عروق دمویہ
- لعاب دار جھلیاں
- سائنوویل جھلیاں
- اعضا

پلساٹیلا کا موازنہ :۔ برائی اونیا۔ نکس وامیکا۔ انٹی مونیم کروڈم۔ اپی کاک ۔سلفر۔ سلفیورک ایسڈ ۔آرسنک۔ کالیکم۔ کالی بائی کرام۔ کالوفائلم ۔اگنیشیا۔ایکٹیاریسی موسا۔ ہیلونیاس۔ ہیما میلس اور سیپیا سے کریں۔

آج ہم پلساٹیلا کا مطالعہ کرتے ہیں پلساٹیلا کی دو اقسام ہمارے پاس ہیں ایک ہائیمن کا پلساٹیلا پریٹینس اور دوسرا امریکی پودا پلساٹیلا نٹالیانا ان دونوں ادویات کے عمل میں کچھ اختلاف موجود ہے پلساٹیلا پری ٹینس کی بہترین آزمائش کی جاچکی ہے اس سے مماثل ادویات کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پلساٹیلا بہترین آزمائش شدہ دوا ہے اور یہ بھی کہ یہ اکثر مظہر دوا ہوتی ہے۔ پلساٹیلا کی پیرو کار ادویات سلفیورک ایسڈ اور لائیکوپوڈیم ہیں۔

پلساٹیلا کی دافع اثر ادویات کیمو ملا۔ کافیا۔ اگنیشیا اور نکس وامیکا ہیں۔ پلساٹیلا اور سلفیورک ایسڈ کا تعلق خصوصی توجہ چاہتا ہے سلفیورک ایسڈ ہاضمہ کی خرابیوں میں پلساٹیلا کی مددگار دوا ہے جبکہ پلساٹیلا سلفیورک ایسڈ کی دافع اثر دوا ہے جب سلفیورک ایسڈ کو شراب کی خواہش رد کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ سلفیورک ایسڈ کے پیدا کردہ دستوں کو بند

کرنے کے لئے پلساٹیلا دی جاتی ہے۔

پلساٹیلا بہت ہی پیاراا اور چھوٹا سا پھول ہے اس کا تعلق شقائق نعماں ہے اس کو ہوا کے رخ کا پھول بھی کہا جاتا ہے (گل لالہ) کیونکہ یہ پھول اتنا ہلکا ہوتا ہے جتنی کہ ہوا اس کی خاصیت علامات میں بھی نظر آتی ہے علامات بھی ہوا کے رخ چلتی ہیں یعنی چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو پلساٹیلا کی خصوصیت علامات کا بدلتے رہنا ہے یہ علامت خاص طور پر جریان خون پر صادق آتی ہے جریان خون ظاہرا رک جاتا ہے چند گھنٹوں بعد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے یہی علامت دستوں میں بھی نظر آتی ہے پاخانے مسلسل اپنی شکل بدلتے رہتے ہیں ایک بار سبز دوسری بار ان میں زردی شامل ہوتی ہے پھر رنگ تبدیل ہوتا ہے تو کیچڑ نما ہو جاتا ہے۔
دماغی علامات بھی اسی بے چین فطرت سے تعلق رکھتی ہیں ابھی مریض تنک مزاج ہے ابھی رونے لگے گا پھر نرم دل اور یکدم خوش گوار موڈ میں آجاتا ہے یہ تبدیلیوں کی تفصیل ہے جن کی میں نشان دہی کر رہا ہوں۔

پلساٹیلا خاص طور پر مستورات کی دوا کہلاتی ہے اگرچہ دوا مردوں پر بھی اتنی ہی اثر انداز ہوتی ہے جتنی کہ عورتوں پر یہ ان ادویات میں سے ہے جن کا انتخاب ہم دماغی علامات غالب ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں یہ نرم مزاج اور رونے کا میلان رکھنے والے مریضوں کی دوا ہے ان مریضوں کا مزاج بلغمی اور دھیما ہوتا ہے ایسے مریض کبھی بھی تنک مزاج نہیں ہوتے اگرچہ بسا اوقات چڑچڑے ضرور ہوتے ہیں پس جب کسی بچے کو معدہ کی تکلیف ہو بچہ چڑچڑا ہو زرد ہو اور بچے کو سردی لگتی ہو بچے کو کوئی شے تسکین فراہم نہ کر سکے تو پلساٹیلا دوا دی جا سکتی ہے یہ حالت نہ تو نکس وامیکا کی ہے نہ ہی کیموملا کی ہے کیونکہ دونوں ادویات میں غصہ کی شدت موجود ہے۔

پلساٹیلا کی مریضہ رونے کا میلان رکھتی ہے اس کی دل شکنی آسانی سے کی جا سکتی ہے اس کی ہمت پست کی جا سکتی ہے مریضہ کچھ ہو جانے کی پیشین گوئیاں کرتی ہے مریضہ کی پریشانی معدہ سے اٹھتی ہے اس کے ہمراہ بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے کبھی کبھار اس کے ہمراہ

مریضہ کے دانت بجتے ہیں دل کی دھڑکن زیادہ ہوتی ہے اور گرمی کی لہریں آتی ہیں یہ پلساٹیلا کی مرکزی دماغی علامات ہیں اور یہ علامات ہر اس مرض میں لازماً موجود ہوتی ہیں جن کی دوا پلساٹیلا ہوتی ہے۔

پلساٹیلا کی دماغی علامات کا آپ سیپیا سے موازنہ کریں اگر آپ کو یاد ہو تو سیپیا کی دماغی حالت بھی ایسی ہی ہوتی ہے لیکن سیپیا غصہ اور تنک مزاجی کی وجہ سے الگ ہو جاتی ہے سیپیا کی مریضہ اپنے گھر کے کام کاج سے بے اعتنائی برتتی ہے جبکہ پہلے وہ ایسا نہیں کرتی تھی۔

نیٹرم میور کی مریضہ بھی رونے کا میلان رکھتی ہے لیکن نیٹرم میور میں ہمدردی کرنے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ پلساٹیلا کی مریضہ ہمدردی کی خواہش مند ہوتی ہے۔

سٹینم میٹ میں بھی رونے کی جانب میلان ہے مریض بہت پست ہمت ہوتا ہے اپنے سینہ کی علامات کی وجہ سے مریض کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں مریض کو خوف ہوتا ہے کہ اس کی صحت زوال پزیر ہو رہی ہے۔

اگنیشیا کی مریضہ افسردہ ہوتی ہے مگر وہ اپنے غم دوسروں سے چھپا کر رکھتی ہے۔

پلساٹیلا خاص طور پر خون کی کمی سبز بُھس والی مستورات کی دوا ہے یہ مریضائیں مسلسل بے حسی کی شکایت کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے یہ مریضائیں بند کمرے برداشت نہیں کرتیں ان کو دردوں کے ہمراہ سردی لگتی ہے جتنی زیادہ سردی لگتی ہے درد بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے اور دماغی علامات جن کا ذکر کیا جا چکا ہے ہم رکاب ہوتی ہیں پلساٹیلا اس وقت خاص طور پر فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب مریضہ سبز بُھس میں مبتلا ہو اور مریضہ کو کونین یا لوہے کے شربت بڑی مقدار میں پلائے گئے ہوں سبز بُھس کی مریضائیں آپ کے پاس اس وقت آتی ہیں جب ایلو پیتھک علاج ناکام ہو جاتا ہے پس میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ایلو پیتھک ادویات مریضہ کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتیں آپ دیکھیں گے کہ ان کی پہلی دوا پلساٹیلا ہوگی۔

یہ علامت آپ کو پریکٹس کے دوران مددگار ثابت ہوگی نہ صرف سبز بُھس بلکہ دوسرے امراض میں بھی دراصل پورا جسمانی نظام تباہ وبرباد ہوتا ہے وجہ غذا کی کمی ہوتی ہے ہر رگ نس ڈھیلی ہوتی ہے ان عورتوں میں رحم کی خرابی موجود ہوتی ہے ان کو دیر کے بعد ماہواری آتی ہے ماہواری کم مقدار سیاہی مائل جما ہوا خون اور رنگ بدلتی رہتی ہے پلساٹیلا ہمیشہ لوہے کے مرکبات کے بد اثرات دور نہیں کرتی بلکہ اس کا تعلق بالکل ویسا ہے جیسا کہ نکس وامیکا کا دست آور ادویات کے ساتھ اور کیمفر کا کینتھر ائیڈز کے ساتھ ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ پلساٹیلا کے مظاہر کی وجہ کیا ہے مظاہر مرد میں ہوں یا عورت میں اگرچہ یہ مظاہر عورتوں میں نظر آتے ہیں یا کبھی کبھار مردوں میں آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ پلساٹیلا عروق کے نظام پر عمل کرتی ہے۔ خاص طور پر دل کی دائیں جانب وریدوں اور عروق شعریہ پر یوں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی ان عروق میں دوران خون کو کمزور کرتا ہے جو کچھ بھی دل کی جانب خون کی واپسی میں مزاحم ہوتا ہے یقیناً ایسی علامات کو برانگیختہ کرتا ہے جو پلساٹیلا کی طلب گار ہوتی ہیں۔

مثال کے طور پر ہم جانتے ہیں کہ گرم کمرے میں علامات بڑھتی ہیں اگر ایک انسان بند کمرے میں سویا ہوا ہو یا وہاں سویا ہوا ہو جہاں درجہ حرارت بہت زیادہ ہو تو وریدوں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے سینہ پر کچھ نہ کچھ جبر بڑھ جاتا ہے اور دل کے عمل میں مزاحمت آجاتی ہے یہ علامات خواہ کسی مرض میں بھی ہوں پلساٹیلا طلب کرتی ہیں پلساٹیلا دل کی بائیں جانب کی نسبت دائیں جانب زیادہ عمل کرتی ہے نتیجتاً باوجودیکہ سردی خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہے لیکن کھلی ہوا عروق میں دوران خون کو تحریک فراہم کرتی ہے یوں ان علامات میں بہتری ہوتی ہے جن کی بنیاد دوران خون کی سست روی ہوتی ہے جب وریدی دوران خون میں ابتری ہوگی تو آپ پورے جسم میں ایسی علامات ملیں گی جو پلساٹیلا کو طلب کرتی ہیں۔

سینہ میں دکھن کا احساس جس کا تعلق یا تو دائیں جانب یا بائیں جانب ہنسلی کی ہڈی

کے نیچے یا ایک یا دوسرے پھیپھڑے کی نوک پر ہوتا ہے یہ دکھن اس وقت محسوس ہوتی ہے جب مریض متاثرہ حصے کی جانب لیٹتا ہے یا سینے پر دباؤ ڈالتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ متاثرہ حصے کی جانب کا پٹھوں کا نظام کندھے سے لے کر بازو تک الجھاؤ کا شکار ہے اس علامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وریدوں میں اجتماع خون ہے یا کم از کم پھیپھڑے کے اوپری حصے میں دوران خون ست ہے یہ علامت میرے لئے اور دوسرے معالجوں کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ ٹی بی کی ابتدا کی علامت ہے خاص طور پر جن عورتوں کا مزاج پلساٹیلا کا ہو پھیپھڑے میں اس دکھن کے ہمراہ ممکن ہے تھوڑی کھانسی بھی موجود ہو کچھ بلغم بھی خارج ہوا چہ یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسی مثبت علامت موجود نہ ہو جو یہ ظاہر کرے کہ ٹی بی کی ابتدا ہو چکی ہے تب ہمیں دوسری علامات تلاش کرنی پڑیں گی ایسی مریضاؤں کو ہزاروں بار پلساٹیلا شفایاب کر چکی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پلساٹیلا وریدوں کے پھول جانے (Varicose Veins) میں خواہ وریدیں جسم کے کسی عضو میں ہوں یا خصیوں کی وریدیں (Varicocele) پھول گئی ہوں متاثرہ حصہ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے اور مریض کو بہت تنگ کرتا ہے کیونکہ متاثرہ حصے میں ڈنک دار درد اور دکھن ہوتی ہے۔

پلساٹیلا کی نکسیر مجہول ہوتی ہے نہ روی سے خون نکلتا ہے خون کا رنگ چمکدار سرخ نہیں ہوتا فوارہ کی مانند نہیں پھوٹتا جیسے کہ نکسیر عروق پھٹ جانے سے آتی ہے بسا اوقات نکسیر ماہواری کی قائم مقام ہوتی ہے اسی طرح یہ مریضائیں خون بھی تھوکتی ہیں جس کے ہمراہ سینہ میں مجہول غلبہ خون ہوتا ہے جس کی وجہ ماہواری کا دب جانا ہے وریدی علامات میں پلساٹیلا کی قریب ترین مماثل دوا ہیمامیلس ہے۔ ہیمامیلس میں بھی وریدوں کی ایسی ہی علامات ہوتی ہیں ہیمامیلس کی آزمائش سے پہلے پلساٹیلا ہی واحد دوا تھی جس پر ہم ایسے حالات میں بھروسہ کر سکتے تھے ہیمامیلس وریدوں کے پھول جانے میں قابل ترجیح دوا ہے خاص طور پر خصیوں کی وریدوں کا پھول جانا ہیمامیلس کے اندرونی اور بیرونی استعمال سے شفایاب ہو جاتا

ہے۔

ہیما میلس کی خاص نمایاں علامت جس سے اس کا انتخاب یقینی بن جاتا ہے متاثرہ حصص میں دکھن کا احساس ہے یہ آرنیکا کی چھل جانے والی دکھن نہیں ہے یہ دکھن لیکسیس کی پر حس دکھن بھی نہیں ہے نہ ہی ایپس کی ڈنک دار دکھن ہے بلکہ یہ دکھن وریدوں میں اجتماع خون سے پیدا ہوتی ہے جب یہ دکھن کسی بھی مرض میں ہو تو آپ بڑے اعتماد کے ساتھ ہیما میلس استعمال کر سکتے ہیں میں نے اکثر حاملہ کے شکم پر اُبھرنے والی وریدوں میں ہیما میلس کو استعمال کیا ہے مریضہ کو حرکت کرتے وقت دکھن کا احساس ہوتا ہے۔

ہیما میلس ہر مرض کی دوا نہیں ہے حالانکہ ادویات کے دکاندار ہمیں یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہیما میلس ہر مرض کی دوا ہے یہ ہر مرض کو شفایاب نہیں کر سکتی موچ وغیرہ کو لیکن ان علامات کو شفایاب کرتی ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

پلساٹیلا سے مماثل ایک اور دوا للیم ٹگر ینم ہے۔ للیم ٹگر ینم بھی دل کے دائیں حصے کو متاثر کرتی ہے وریدوں میں اجتماع خون ہوتا ہے۔ کھلی ہوا میں افاقہ 'ماہواری کم' منہ میں خون کا ذائقہ لیکن للیم ٹگر ینم رحم ٹل جانے کی علامت کی وجہ سے پلساٹیلا سے مختلف ہو جاتی ہے للیم ٹگر ینم میں نچلی جانب بوجھ اور رحم ٹل جانے کا میلان ہوتا ہے شکم کو سہارا دینے اور ٹانگوں کو آر پار کرنے سے افاقہ ہوتا ہے اس کی دماغی علامات بھی پلساٹیلا سے مختلف ہیں اس کی مریضہ تنگ مزاج بے آرام اور ہر وقت جلدی میں ہوتی ہے للیم کی اہم علامت بائیں جانب سینہ سے درد شروع ہو کر عقبی جانب جا نکلتا ہے جب للیم مظہر ہو تو یہ علامت موجود ہوتی ہے۔

پلساٹیلا کی ایک اور مماثل دوا سیپیا ہے۔ سیپیا کی کئی علامات پلساٹیلا سے مماثلت رکھتی ہیں سیپیا بھی خون کی کمی یا سبز بخس میں مظہر دوا ہوتی ہے رونے کی جانب میلان اور نرم دلی ہوتی ہے لیکن دماغی علامات میں اختلاف ہے سیپیا میں ممکن ہے کہ تنگ مزاجی یا کبھی کبھار تیزی موجود ہو دیگر سیپیا کی مریضہ گھر کے کام کاج سے بے اعتنائی برتتی ہے۔

اب ہم پلساٹیلا کا لعاب دار جھلیوں پر اثر دیکھتے ہیں یہ اثر بڑی آسانی سے ذہن نشین کیا جاسکتا ہے پلساٹیلا لعاب دار جھلیوں میں نزلاوی سوزش پیدا کرتی ہے جس کا اختتام زرد یا زردی مائل سبز نرم بلغم کے اخراج پر ہوتا ہے اگر یہ مظاہرہ کسی بھی لعاب دار جھلی میں نظر آئے تو آپ پلساٹیلا استعمال کر سکتے ہیں۔ آنکھوں کے سفید پردے کی سوزش (Conjunc-tivitis) میں جب کہ اخراجات گاڑھے زرد یا سبزی مائل زرد ہوں پلساٹیلا استعمال کی جاسکتی ہے تاہم پلساٹیلا مرض کی ابتدا میں استعمال نہیں کی جاسکتی بلکہ مرض کے آخر میں استعمال کی جاتی ہے جب علامات پختہ ہو چکی ہوں۔ خسرہ کے بعد پیدا ہونے والی بصری سوزش میں یا پیپ دار سوزش میں یا نوزائدہ بچوں کی آنکھوں کی سوزش میں پلساٹیلا بہت قیمت دوا ہے خواہ اس سوزش کی وجہ سوزاک ہو یا نہ ہو بلکہ اخراجات ویسے ہوں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں آنکھوں کی سوزش میں پلساٹیلا سے مماثل دوا ہے ارجنٹم نائٹریکم ہے اور اسے تب استعمال کیا جاتا ہے جب پلساٹیلا ناکام ہو جائے اس کی علامات پلساٹیلا کی مانند ہیں مگر ان میں شدت ہوتی ہے کبھی کبھار ارجنٹم نائٹریکم کے درمیان پلساٹیلا دی جاتی ہے تاکہ ارجنٹم کا عمل تیز ہو جائے۔

مرکیورس کروسی وس (مرک کار) تب فائدہ مند ہوتی ہے جب ارجنٹم نائٹریکم دینے کے باوجود آنکھوں کی سوزش ختم نہ ہو اور سوزش پتلی کو الجھالے اور آنکھ میں زخم پیدا ہونے لگ جائیں پلساٹیلا کی آنکھوں کی علامات یہاں تک محدود نہیں ہیں ڈاکٹر جارج ایس مارٹن نے چند سال قبل ماہنامہ ہائیمینین میں پلساٹیلا پر ایک مقالہ پیش کیا تھا جس کے چھ یا آٹھ صفحات تھے۔ آنکھوں کے سفید پردے کی سوزش کے علاوہ پلساٹیلا بصری رکاوٹ بھی پیدا کرتی ہے جس کے ہمراہ متلی چکر دہری نظر مریض ٹکٹکی باندھ لیتا ہے بھوت نظر آتے ہیں مریض آگ کے دائرے دیکھتا ہے عموماً یہ علامات معکوس ہوتی ہیں پتلی پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں پھنسی نکل آتی ہے روشنی سے معمولی سا خوف ہوتا ہے آنکھوں سے پانی بہتا ہے کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے آنکھوں میں ڈنک دار درد ہوتے ہیں پپوٹے سوج جاتے ہیں گویا بخنی

نکل آتی ہے پپوٹوں کے کناروں پر سوجن اور سوزش ہوتی ہے لیکن جلد نہیں چھلتی روشنی سے معمولی خوف میں پلساٹیلا گریفائٹس سے مماثلت رکھتی ہے لیکن پلساٹیلا میں آنکھوں کے کناروں پر پھٹاؤ نہیں ہوتے۔ پتلی کے چھوٹے زخم کے لئے پلساٹیلا بہترین دوا ہے جب اس میں رگیں نہ ہوں خاص طور پر جب یہ زخم خنازیری مزاج افراد کی آنکھ کی پتلی پر ہو مزید بر آں پلساٹیلا کو آنسو پیدا کرنے والے غدودوں کے امراض میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جب تعین شدہ علامات ہمراہ ہوں اور تیز ہوا میں جانے سے آنکھوں میں زیادہ آنسو آتے ہوں۔

پلساٹیلا ناک کی لعاب دار جھلیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے جب زکام ترقی کر چکا ہو پلساٹیلا کو زکام کی ابتدا میں کبھی بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے جب تک کہ مزاج اور دوسری علامات فیصلہ نہ صادر کریں کیونکہ چھینکیں اور خراش دار اخراجات پلساٹیلا کی علامات نہیں ہیں لیکن جب زکام پک گیا ہو ناک سے گاڑھے زردی مائل سبز یا زرد اخراجات نکلتے ہوں اور زکام میں خراش بالکل نہ ہو تو آپ کے سامنے پلساٹیلا کی مکمل تصویر موجود ہے مزمن زکام میں آپ پلساٹیلا استعمال کر سکتے ہیں اگر اخراجات پلساٹیلا کے طلب گار ہوں آپ کو چاہیے کہ بار بار ثابت قدمی سے دوا دیں تاکہ شفا کا عمل مکمل ہو سکے علامات جن کی نشاندھی کی جاچکی ہے ان کے علاوہ ایک اور علامت بھی ہے ذائقہ اور سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے۔

سائی کلیمن بھی اپنی علامات میں پلساٹیلا سے مماثل ہے یہ دوا بھی نزلہ میں اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب ذائقہ اور سونگھنے کی حس ختم ہو گئی ہو اور اخراجات بھی پلساٹیلا کی مانند ہوں لیکن سائی کلیمن میں کھلی ہوا سے نفرت اور چھینکیں موجود ہیں۔

پینتھورم سیڈائڈ نزلہ کی ابتدا میں فائدہ مند ہوتی ہے جب حلق اور ناک میں کھردرے پن کا احساس ہو مریض ناک سے مسلسل رطوبت آنے کی شکایت کرتا ہو لیکن زکام موجود نہیں ہوتا لیکن بعد میں پلساٹیلا جیسے اخراجات پیدا ہو جاتے ہیں۔

سپائی جیلیا ناک کے پچھلے حصے کے زکام میں ہماری بہترین ادویات میں سے ایک

دواہے ناک کے پچھلے حصے سے بلغم نکلتا ہے ڈاکٹر آگسٹین کورن ڈو آر فرنے سپائی جیلیا سے بہت سے ایسے مریضوں کو شفایاب کیا وہ ایسے زکام میں تھریڈون کی سفارش بھی کرتے ہیں۔

ہائیڈراسٹس بھی نزلہ کی مفید دوا ہے جب پانی کی مانند رقیق اخراجات نکلتے ہوں جن کے ہمراہ کھردرے پن اور جلن کا احساس ہوتا ہو اور ناک کے اندر بال کا احساس بھی ہو۔

کانوں کے امراض میں پلساٹیلا بہت قیمتی دوا ہے کانوں کی بیرونی سوزش (Otitis Externa) میں آپ پلساٹیلا اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب کان گرم ہو سرخ ہو اور سوجا ہوا ہو تیر مارنے اور پھاڑنے والے درد ہوتے ہوں دھڑکن دار درد ہوتے ہوں رات کے وقت دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہو۔

کان کی اندرونی نالی کی سوزش (Otitis Media) میں بھی پلساٹیلا فائدہ مند دوا ہے جب کان سے گاڑھی زرد یا زردی مائل سبز پیپ خارج ہوتی ہے۔

پلساٹیلا کان کے نزلہ کی سرکردہ دوا ہے کان بہرے ہوں ایسا احساس ہو کہ کان بند ہو گئے ہیں کانوں میں شور سنائی دے کانوں میں دھڑکن کی آواز سنائی دیتی ہو۔ کانوں کے نزلہ میں پلساٹیلا سے قریب ترین دوا سلیشیا ہے۔

جوف دار بافتوں پر بیلاڈونا اور مرک پلساٹیلا سے زیادہ گہرا عمل کرتی ہیں۔ کانوں کی علامات میں کیمو ملا پلساٹیلا سے مشابہ دوا ہے لیکن کیمو ملا کے درد شدید ہوتے ہیں گال سرخ ہوتے ہیں اور مریض درد برداشت نہیں کر سکتا۔

پلانٹیگو کی باری اس وقت آتی ہے جب کان میں درد کے ہمراہ دانت میں بھی درد ہو ٹیلوریم درمیانی کان کا نزلہ پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کان کے اندر پھوڑا پیدا ہو جائے یا اندرونی کان کے ہمراہ دماغ بھی اُلجھ جائے کان کے درمیانی حصے میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے اور آخر کار کان کے پردے میں سوراخ ہو جاتا ہے کان سے پتلی پیپ خارج ہوتی ہے اور وہ پیپ جہاں لگ جاتی ہے وہاں پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں پیپ کی بو سمندری مچھلی کی بو کی مانند ہو جاتی ہے۔

پلساٹیلا حلق کی سوزش میں کبھی ہی مظہر ہو سکتی ہے اس کا اظہار حلق کی حالت کرے گی گلسوئے نمایاں طور پر سرخ ہوں گے متاثرہ حصے میں عروق دمویہ ابھری ہوئی ہوں گی حلق کا رنگ گہرا سرخ یا ارغوانی ہو گا حلق میں ڈنک دار درد ہونگے (ایپس) کھانے کے بعد یا خالی تھوک نگلنے سے اضافہ ہو گا۔

اب ہم معدہ کی جانب آتے ہیں معدہ کے نزلہ میں پلساٹیلا مظہر دوا نظر آتی ہے زبان پر گاڑھی سفید اور کھردری پشم منہ میں خشکی کا احساس اور اس احساس کے باوجود پیاس ندارد۔ پیاس نہ ہونا ہی پلساٹیلا کی نمایاں اور اہم علامت ہے متلی بھی موجود ہوتی ہے کبھی کبھار قے۔' قے یا تو غذا کی یا پھر بلغم یا صفرا کی آئے گی قے میں جو غذا نکلتی ہے وہ بہت دیر پہلے کی کھائی گئی ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معدہ کا فعل ہضم کمزور ہے غذا کے بعد معدہ میں بوجھ اور بھراؤ کا احساس ہوتا ہے بسا اوقات معدہ میں زخم اور کھردرا ہونے کا احساس ہوتا ہے معدہ میں زخم کا احساس اندرونی ہے اور یہ پلساٹیلا کے مریض کا عام احساس ہے عموماً دست آتے ہیں دست کیچڑ نما یا پانی کی مانند آتے ہیں دستوں میں آدھی رات کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے علاوہ ازیں سینہ میں جلن بھی ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھار منہ میں پانی بھر آتا ہے جب منہ میں پانی بھر آنے کی علامت پلساٹیلا کی طلبگار ہو تو صبح کے وقت منہ کا ذائقہ بدبودار ہوتا ہے جس میں پانی پی لینے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

مریض لیموں کے شربت کی خواہش کرتا ہے ممکن ہے مریض شکایت کرے کہ اس کا منہ خشک ہے لیکن اس کے باوجود بہت سا بلغم موجود ہوتا ہے غذا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد معدہ میں بوجھ بن جاتا ہے جس میں غذا کھانے سے افاقہ ہوتا ہے غذا کی نالی میں ایسا احساس ہوتا ہے کہ غذا نالی میں ہی پڑی ہے (چائنا۔ ابیس نگرا) معدہ کے اوپری حصے میں دھڑکن شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو۔ ہوا ادھر اُدھر حرکت کرتی ہے جس کی وجہ سے چبھن دار درد ہوتے ہیں شکم سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں صبح کو جاگنے پر یا رات کے کھانے کے بعد اضافہ ہوتا ہے درج بالا علامات نزلہ معدیہ میں پلساٹیلا کی طلبگار ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے

پہلے اہم وجوہات۔ علامات پلساٹیلا کو اس وقت طلب کرتی ہیں جب مرض پیسٹریاں کھانے یا
مرغن غذا کھانے سے پیدا ہوا ہو۔ نزلہ معدیہ مرکب غذا کھانے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے
مرغی، سبزیاں پکوڑے، کافی وغیرہ خاص طور پر جب مرکب غذارات کو کھائی جائے معدہ
میں سرد اشیاء بھر لینے سے بھی نزلہ معدیہ پیدا ہو جاتا ہے آئس کریم یا بہت زیادہ سرد پانی
خاص طور پر اس وقت جب کہ معدہ گرم ہو کئی مریضوں میں سرد گرم ہونے کے بعد بھی یہ
علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ پاؤں کو اس وقت گیلا کر لے جب ماہواری بند ہونے کا وقت قریب
ہو۔

آیئے اب ہم ان ادویات کا پلساٹیلا سے موازنہ کریں جو سو ہضمی میں کام آتی ہیں
پلساٹیلا کے علاوہ بہت ادویات جن میں چربی دار غذا کھانے سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے'
اپی کاک تھوجا اور کاربو ویج ہیں آرسنک اور تھوجا میں آئس کریم کھانے کے بعد اضافہ ہوتا ہے
جب شربت لیموں کی خواہش ہو تو آپ چائنا کا بھی سوچ سکتے ہیں لیموں کے شربت کی خواہش
میں سائی کلیمن سبائنا اور بیلاڈونا کے ساتھ بھی موازنہ کریں۔

غذا کے خیال یا غذا کی بو سے متلی جبکہ خاص طور پر چربیلی غذا ہو (سیپیا اور کالچیکم
) بہت دیر پہلے کھائی گئی غذا کی قے (کریوزوٹ) برائی اونیا بھی نزلہ معدیہ پیدا کرتی ہے زبان پر
سفید پشم منہ کا ذائقہ سڑا ہوا بدبودار معدہ میں بوجھ کا احساس معدہ کو سرد کر دینے والے
حالات میں بھی ممکن ہے کہ برائی اونیا مظہر دوا ہو اگرچہ برائی اونیا گرمیوں کی وجہ سے پیدا
ہونے والے امراض معدہ میں زیادہ بہتر ہوتی ہے تاہم برائی اونیا میں قبض موجود ہوتا ہے
لیکن اگر دست آنے لگیں تو زردی مائل سبز یا پانی کے سے نہیں ہوتے بلکہ پُھس پھسے اور
پرانے پنیر کی بو والے ہوتے ہیں۔

نکس وامیکا پلساٹیلا سے مماثل ہے دونوں ادویات زیادہ کھا جانے اور مرکب غذا سے
پیدا ہونے والے نزلہ معدیہ میں مفید ہیں مگر نکس وامیکا خاص طور پر شرابیوں کے نزلہ معدیہ
میں فائدہ مند دوا ہے منہ خشک ہو پیاس بالکل نہ ہو یا معمولی پیاس اور معدہ میں بے آرامی کا

احساس بھی نکس وامیکا کی علامات ہیں قبض بھی موجود ہوتا ہے تقابلی طور پر اگر دیکھا جائے تو سینہ کی جلن پلساٹیلا کی نمایاں علامت اور منہ میں پانی بھر آنا نکس وامیکا کی نمایاں علامت ہے دونوں ادویات کی دماغی علامات بہت مختلف ہیں ان علامات سے دونوں کا فرق تلاش کیا جا سکتا ہے۔

انٹی مونیم کروڈم پلساٹیلا سے مماثل ہے مگر انٹی مونیم کروڈم کی زبان پر سفید پشم ہوتی ہے جیسے کہ زبان پر سفیدی کی ہوئی ہو۔ قے دوسری علامات پر غالب ہوتی ہے معمولی سی غذا سے بھی متلی اور قے ہو جاتی ہے بچوں کے لئے انٹی مونیم کروڈم بہترین دوا ہے اپی کاک نزلہ معدیہ کی نمبر ایک دوا ہے جب نزلہ معدیہ ٹھنڈے یخ پانی کے استعمال پیسٹریاں کھانے یا میٹھی اشیاء کھانے غیر ہضم اشیاء کھانے سے پیدا ہوا ہو عموماً اپی کاک کی زبان صاف شفاف ہوتی ہے کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ انٹی مونیم کروڈم یا پلساٹیلا کی مانند پشم ہو اپی کاک میں متلی غالب ہوتی ہے۔

آرسنک پلساٹیلا کے ادھورے کام کی تکمیل کرتی ہے جب کہ نزلہ معدیہ ٹھنڈے پانی یا آئس کریم کھانے سے پیدا ہوا ہو۔ پلساٹیلا میں معدہ میں پتھر بھرے ہونے کا احساس ہوتا ہے یہ علامت آپ کو ایبس نگرا میں بھی نظر آئے گی ایبس نگرا معدہ کی خرابی میں بڑی کامیابی سے استعمال کی جاتی ہے ایبس نگرا کے مریض کو غذا کھانے کے بعد معدہ میں اُبلے ہوئے انڈے کا احساس ہوتا ہے۔

آپ حاملہ عورتوں کی قبض میں پلساٹیلا استعمال کر سکتے ہیں۔ سنکونا یا کونین یا کونین سے بنی اشیاء کے استعمال کے بعد بھی پلساٹیلا استعمال کر سکتے ہیں۔ پاخانہ لمبا ہوتا ہے اور پاخانہ کے لئے بہت زیادہ اینٹھنا پڑتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے پاخانہ نامکمل ہوتا ہے اور صرف زرد آؤں پر مشتمل ہوتا ہے۔

دستوں میں بھی پلساٹیلا کو استعمال کیا جا سکتا ہے جب دستوں کا رنگ سبزی مائل زرد ہو یا دستوں کا رنگ بدلتا رہتا ہو اس تکلیف کی وجہ عموماً رات کو دیر سے مرکب غذا کا استعمال

ہوتا ہے علامات میں آدھی رات کے بعد نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں آپ کو آئرس ورسیکالر سے موازنہ کرنا چاہیے کیونکہ آئرس ورسیکالر ہیضہ کی بہترین ادویہ میں سے ہے آئرس کے دست عموماً رات دو بجے یا تین بجے شروع ہوتے ہیں غذا اور کھٹے صفراوی مادہ کی قے آتی ہے ساتھ ہی دست بھی آتے ہیں یہ دوا وریٹرم البم سے مختلف ہے کیونکہ اس میں ٹھنڈک اور قوت حیات کا ہار جانا موجود نہیں ہے۔

مثانہ کے نزلہ میں پلساٹیلا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب باربار پیشاب کی حاجت ہو مثانہ پر ایسا دباؤ کہ مثانہ بہت بھرا ہوا ہے پیشاب کی نالیوں میں درد ہوتا ہے پیشاب اکثر گدلا اور اس میں بلغم بھی شامل ہوتی ہے تجرباتی طور پر ہم نے مثانہ کے نزلہ میں پلساٹیلا کو نمبر ایک دوا نہیں دیکھا لیکن حاملہ کے مثانے کی سوزش میں پلساٹیلا ہمیشہ نمبر ایک دوا رہی ہے ۔ مثانہ کی سوزش میں پلساٹیلا کینتھرس ڈلکامارا اور ایکوی زیٹم سے کم تر دوا ہے۔

سوزاک میں بھی پلساٹیلا مظہر دوا ہوتی ہے جب اخراجات گاڑھے زرد یا زردی مائل سبز اور غیر خراش دار ہوں جب پلساٹیلا مظہر دوا ہو تو جنگاسہ میں درد ہوتا ہے میں نے ایک اور علامت بھی دیکھی ہے کہ درد شکم کے نچلے حصے میں ایک جانب سے دوسری جانب جاتے ہیں یہ ایسی علامت ہے جو پلساٹیلا کو زیادہ عرصہ استعمال کرنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے چند خوراک پلساٹیلا استعمال کرنے کے بعد مریض اس کی شکایت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ دوا کا وقفہ طویل کر دیا جائے یا پھر اس علامت کو ختم کرنے کے لئے کچھ اور کیا جائے۔

سوزاک دب جانے سے اگر خصیوں میں سوزش پیدا ہو جائے یا خصیوں کی ڈوری میں سوزش پیدا ہو جائے تو خصیہ اوپر چڑھ جاتا ہے خصیہ بڑھ گیا ہوتا ہے چھونے سے بہت پر حس ہوتا ہے خصیوں کی تھیلی کی جلد سیاہی مائل سرخ ہوتی ہے خصیوں کی ڈوری میں تیز کھچاؤ دار درد ہوتا ہے اگر دوسری علامات پلساٹیلا کے خلاف نہ ہوں تو پلساٹیلا اخراج دوبارہ جاری کر دیتی ہے اور درد کو افاقہ ہو جاتا ہے ایسے مریض کو بستر پر پڑا رہنا چاہیے اور خصیوں کی تھیلی کی مدد کے لئے مریض کو زیر جامہ استعمال کرنا چاہیے میں چند مریضوں کو گرم پانی سے

ٹکور کرنے کا مشورہ دیا کرتا ہوں تاکہ درد میں افاقہ ہو ٹکور کرنے سے سوجن بڑھ جاتی ہے مگر درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

چند مریضوں میں اندرونی علامات غائب ہوتی ہیں آپ دیکھیں گے کہ خصیہ سوجا ہوا ہے لطافت سے چھونے سے بھی پرحس ہوتا ہے سوزاکی اخراج مکمل طور پر بند نہیں ہوتا ایسے مریضوں میں آپ کی دوا ہیما میلس ہوگی۔ خصیہ کی سوزاکی سوزش میں جبکہ خصیہ پتھر کی مانند سخت ہو کلیمٹیس بہترین دوا ہے۔

روڈوڈنڈران اس وقت بہت کار آمد ہوتی ہے جب مرض بہت پرانا ہو گیا ہو اور خصیہ بالکل کلیمٹیس کی مانند ہو اگرچہ روڈوڈنڈران میں خصیوں کی جسامت کم ہو جانے کا میلان ہوتا ہے اور خصیوں میں کچلے جانے پیسے جانے کا احساس ہوتا ہے۔ خصیوں کی سختی میں آپ کونیم۔ آرنیکا۔ سٹافی سیگریا۔ سپنجیا اور اورم میٹ کے ساتھ بھی موازنہ کریں اور ان ادویات کے ساتھ بھی جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

- آپ آگزالک ایسڈ اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب خصیوں کی ڈوری میں زبردست اعصابی درد ہو معمولی سی حرکت یا سوچنے سے ہی درد میں اضافہ ہو جاتا ہو۔

اسٹی لاگو اور ہیما میلس بھی خصیوں کا اعصابی درد پیدا کرتی ہیں۔

مرکیورس کی باری تب آتی ہے جب خصیے سوجے ہوئے ہوں اور بقایا موجود سوزاکی اخراج سبز رنگ کا ہو اور آلہ تناسل کا غلاف حشفہ بھی مبتلائے مرض ہو۔

پلساٹیلا غدہ قدامیہ یا غدہ مذی (پراسٹیٹ گلینڈ) بڑھ جانے کی دوا بھی ہے اور پلساٹیلا اپنی میکانکی علامات سے پہچانی جاتی ہے کیونکہ پاخانہ گول ہونے کی بجائے چھوٹا اور چپٹا ہوتا ہے۔

خصیوں کا استسقاء (HYDROCELE) اگر پیدائشی ہو تو پلساٹیلا شفایاب کر دیتی ہے آئیں اب پلساٹیلا کا سائینوویل جھلیوں پر اثر دیکھتے ہیں پلساٹیلا اصلی سیرس جھلیوں سے کوئی نسبت نہیں رکھتی جیسی نسبت ایکونائٹ اور برائی اونیا رکھتی ہیں۔ مگر پلساٹیلا

سائینوویل جھلیوں پر اثر رکھتی ہے جو سیرس جھلیوں سے قدرے مختلف ہوتی ہیں جوڑوں کا درد گنٹھیا، سوزاکی جوڑوں کا درد اور چوٹ سے پیدا ہونے والی جوڑوں کی سفید سوجن میں پلساٹیلا مظہر دوا ہوتی ہے یقیناً جوڑ سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور جوڑوں میں تیز ڈنک دار درد ہوتے ہیں متاثرہ جوڑ میں چھل جانے کا احساس اور دکھن ہوتی ہے جوڑوں کے یہ سوزشی درد عموماً جگہ بدلتے ہیں کبھی یہاں کبھی وہاں۔ جوڑوں میں پھاڑنے والے درد مریض کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ان حصوں کو حرکت دے۔ دباؤ سے افاقہ ہوتا ہے یہ درد کبھی کبھار بڑھ کر اعضا میں جاتے ہیں اور اعضا میں جھٹکے آتے ہیں اس کی وجہ اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اعضا کو آرام سے حرکت دینے سے افاقہ ہوتا ہے میں ان دردوں پر بھروسہ کرتا ہوں کیونکہ یہ درد عموماً پلساٹیلا کو طلب کرتے ہیں گرمی سے دردوں میں اضافہ اور سردی سے افاقہ ہوتا ہے شام کے وقت دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے پلساٹیلا جوڑوں کی سفید سوجن میں ایپس کا بمقابلہ کرتی ہے لیکن ایپس میں پلساٹیلا کی نسبت زیادہ رساؤ ہوتا ہے ایپس اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب جوڑ میں استسقائی سوجن موجود ہو۔

لیڈم اور لیک کینائنم کے دردوں میں بھی گرمی سے اضافہ ہوتا ہے لیڈم کے درد نچلی جانب سے اوپر آتے ہیں لیک کینائنم میں درد اعضا بدلتے ہیں اور پھر واپس پہلی جگہ آجاتے ہیں۔

وجع المفاصل میں جب درد جگہ بدلتے ہوں تو کالی بائی کرام۔ سلفر۔ برائی اونیا سے بھی موازنہ کریں۔ کیمو ملا کے درد چبھن دار ہوتے ہیں جو جگہ بدل جاتے ہیں گھٹنوں اور ٹخنوں میں درد زیادہ ہوتے ہیں لیکن ان دردوں کے ہمراہ سن ہو جانے اور کمزوری کا احساس ہوتا ہے اور مزاج بھی پلساٹیلا سے مختلف ہوتا ہے۔

کالی بائی کرام سوزاکی وجع المفاصل میں فائدہ مند ہوتی ہے جب درد گرم کمرے میں کم ہو جاتے ہوں گرم کمرے میں جانے سے بہتری پیدا ہوتی ہے۔

اعضائے شکم پر عمل کی وجہ سے پلساٹیلا گنٹھیا اور گٹھیاوی مزاج مریضوں کی دوا بن

جاتی ہے جب گنٹھیا شکم کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ اگر مرض پلساٹیلا کے قابو میں نہ آئے تو کالچیکم دوا ہوتی ہے۔

اب ہم مختلف جسمانی اعضا پر پلساٹیلا کا عمل دیکھتے ہیں دماغی علامات آپ پڑھ چکے ہیں لیکن ابھی پلساٹیلا کا سر درد باقی ہے پلساٹیلا کا سر درد پورے سر میں یا پھر پیشانی میں ہوتا ہے اس سر درد کی اصل وجہ رحم۔ گنٹھیا یا شکم کی ہوتی ہے پلساٹیلا کا سر درد گرمی سے اور دماغی محنت سے بڑھ جاتا ہے سر درد شام کو زیادہ ہوتا ہے اگرچہ شکم کی علامت صبح کے وقت زیادہ ہوتی ہیں جب درد کی بنیاد گنٹھیا ہو تو درد تیز چبھن دار اور سر سے چہرہ کی جانب جاتا ہے درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض کو پاگل کر دیتا ہے کئی مریضوں میں یہ درد جگہ بدلنے والا ہو سکتا ہے سر درد سر کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں آوارہ پھرتا ہے چند مریضاؤں میں سر درد کے ہمراہ ماہواری کا دب جانا بھی پایا جاتا ہے سر گرم ہوتا ہے کھلی ہوا میں سر درد کو افاقہ ہوتا ہے بسا اوقات سر درد کے ہمراہ نکسیر بھی ہوتی ہے۔

سر کے ایسے دردوں میں آپ کو پلساٹیلا کا موازنہ درج ذیل ادویات سے بھی کرنا چاہیے۔

رینن کیولس بلبو سس۔ چوٹی کا درد اور ایسا احساس کہ سر کو دبا کر الگ کیا جا رہا ہے شام کے وقت اضافہ سردی سے گرمی میں جانے اور گرمی سے سردی میں جانے سے اضافہ۔

رینن کیولس سکلیریٹس۔ پیشانی میں ایک دھبے کی صورت کترنے والا درد۔

کوکولس انڈیکا۔ پشت سر میں درد جیسے کہ سر بند کھل ہو رہا ہے گدی کا سر درد

سپائی جیلیا۔ جیسے کہ سر چوٹی سے کھلا ہوا ہے

کاربو اینی میلس۔ جیسے کہ سر کے ٹکڑے کیے جا رہے ہیں اور ان کو اکٹھا کرنا ضروری ہے۔

وریٹرم البم۔ سر کی چوٹی پر دباؤ اور معدہ میں درد چوٹی کو دبانے سے افاقہ حرکت سے اضافہ۔

سپیجیلیا: چوٹی میں بھینچنے والا سر درد حرکت کرتے وقت یہ احساس کہ سر پر وزن ڈالا جا رہا ہے
سر درد کے ہمراہ ہاتھ اور پاؤں سرد۔ سر کو دبانے سے افاقہ۔

فیلنڈری ام: درد جیسے کہ سر کی چوٹی کے اوپر وزن رکھا ہوا ہے جس کے ہمراہ کنپٹیوں اور آنکھوں میں جلن اور درد۔ آنکھوں میں اجتماع خون۔ آنکھوں سے پانی نکلتا ہے۔ نہ ہی روشنی اور نہ ہی شور برداشت ہوتا ہے۔

پلساٹیلا کی آنکھوں اور کانوں کی علامات میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں اب ہم کانوں کی بقایا علامات کا مطالعہ کریں گے پلساٹیلا کان کی درمیانی نالی کی سوزش میں مدتوں سے استعمال کی جا رہی ہے بہت شدید درد ہوتا ہے نالی کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ہڈیوں سے گھری ہوئی ہے بیرونی کان سرخ اور سوجا ہوا ہوتا ہے کان میں عموماً رات کو زیادہ درد ہوتا ہے ممکن ہے کہ کان کا درد کان بہنے پر ختم ہو۔

اب ہم زنانہ اعضا پر پلساٹیلا کے عمل کا مطالعہ شروع کرتے ہیں پلساٹیلا یہاں بہت کامیابیاں حاصل کرتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ پلساٹیلا جوانی میں داخل ہوتے وقت لڑکیوں میں مظہر دوا ہوتی ہے جبکہ ان لڑکیوں کی ماہواری فطری طور پر ابھی شروع نہیں ہوئی ہوتی یا ماہواری بالکل غائب ہوتی ہے۔ آپ کو یہاں ان لڑکیوں کے پھیپھڑوں میں دکھن نظر آئے گی یہ دکھن پلساٹیلا طلب کرتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ علامت دور نہ کی جائے اور ماہواری شروع نہ ہو تو آپ کی مریضہ کو ٹی بی کا مرض ہو سکتا ہے جب لڑکی کو ماہواری شروع ہو گی تو کم مقدار اور دیر کے بعد آئے گی ماہواری کبھی آئے گی کبھی رک جائے گی خون کبھی سیاہی مائل کبھی جما ہوا ماہواری بے رنگ بھی ہو سکتی ہے پانی کی مانند اور ماہواری شروع ہونے سے پہلے قولنجی درد ہو سکتے ہیں درد مروڑ دار اور پکڑنے والے ہوتے ہیں مریضہ ان دردوں کو برداشت نہیں کر سکتی اگر مریضہ بند کمرے میں ہو تو اس کا دم گھٹتا ہے اور اصل بات یہ کہ مریضہ کا مزاج پلساٹیلا سے مماثل ہوتا ہے ماہورای کے دوران اگر پاؤں کو گیلا کرنے سے ماہواری آنا رک گئی ہو تو پلساٹیلا بند ماہواری کھولنے کی طاقت رکھتی ہے اگر ماہواری رک

جانے کی وجہ سے نکسیر آنے لگے تب بھی پلساٹیلا شفا بخش ثابت ہوتی ہے ایسے حالات میں پلساٹیلا کی صرف ایک خوراک چند مریضاؤں میں ماہواری کھول دیتی ہے جبکہ دوسری مریضاؤں میں دوا کو بار بار دہرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آپ حمل کے دوران بھی پلساٹیلا سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب رحم میں دکھن ہو شکم کی دیواریں دکھتی ہوں۔ اسی طرح ہیمامیلس بھی فائدہ مند دوا ہے جب یہ ہی علامات موجود ہوں پلساٹیلا رحم مادر میں بچے کی غلط حالت کو درست کرنے میں فوری مدد کرتی ہے اگر اس کی بنیاد میکانکی نہ ہو میں جانتا ہوں کہ یہ دعویٰ کرتے ہوئے بحث کا راستہ کھول رہا ہوں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ پلساٹیلا بچے کو گول گھما دے گی بلکہ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ پلساٹیلا رحم کی دیواروں پر عمل کر کے رحم کی بالیدگی کو تحریک دے گی کیونکہ کبھی کبھار رحم حمل کے دوران اپنی بالیدگی ایک جانب کم اور ایک جانب زیادہ کرلیتا ہے یعنی رحم کی بالیدگی بے ترتیب ہوتی ہے اور یوں رحم کے اندر بچہ بھی بے ترتیبی کا شکار ہو جاتا ہے پلساٹیلا رحم کی بالیدگی میں ترتیب پیدا کرتی ہے اور بے ترتیبی درست ہو جاتی ہے یوں بچے کی پوزیشن درست ہو جاتی ہے۔

پلساٹیلا دردزہ میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے جب درد ناکافی ہوں آہستہ ہوں لاحاصل ہوں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ دردزہ مروڑدار بے ترتیب ہوں حتیٰ کہ مریضہ غش کھا جائے جیسا کہ نکس وامیکا کی علامت ہے مریضہ سانس کی گھٹن محسوس کرتی ہے اور آپ سے کہتی ہے کہ کھڑکیاں کھول دی جائیں۔

بچہ کی پیدائش کے بعد بھی پلساٹیلا کارآمد دوا ہے جب کہ آنول ابھی باہر نہ آئی ہو ایسی حالت میں پلساٹیلا نہ صرف آنول باہر لائے گی بلکہ رحم کی طاقت میں اضافہ بھی کرے گی تاکہ جریان خون نہ ہو سکے۔ ایسی حالت میں کینتھرس اور گوسی پی ام بھی فائدہ مند ادویات ہیں۔ اگر صرف آنول باقی رہ گئی ہو تو اکثر اوقات پلساٹیلا مددگار ثابت ہوتی ہے اس وجہ سے پلساٹیلا سیپیا۔ سبائنا۔ سیکیل کار اور کالوفائلم کی حلیف ہے پلساٹیلا زچگی کے بعد ہونے والے دردوں کی دوا بھی ہے اگر مریضہ کا مزاج متفق ہو۔ اگرچہ اکثر اوقات یہ درد کیمو ملا۔ کالوفائلم اور

زینتھوزائلم کو طلب کرتے ہیں۔

کیوپرم میٹ زچگی کے بعد ہونے والے دردوں میں ان عورتوں کے لئے بہترین دواہے جنہوں نے بہت سارے بچے پیدا کئے ہوں۔

زچگی کے بعد اخراجات دب گئے ہوں یا کم مقدار آرہے ہوں تو پلساٹیلا ان کو جاری کردیتی ہے۔

(MILK LEG) (وریدی سوجن) میں پلساٹیلا بھی اتنی ہی مظہر دوا ہوتی ہے جتنی کہ ہیمامیلس۔

حمل سے پہلے حمل کے دوران اور حمل کے بعد عورت کے پستان پلساٹیلا سے متاثر ہوتے ہیں پلساٹیلا میکانکی ہیجان میں مظہر دوا ہوتی ہے مثلاً سکول کی کتابیں اٹھا کر چلنے سے پستان سے دودھ نکل آئے۔ زچگی کے بعد آپ پلساٹیلا استعمال کرسکتے ہیں جب پستان سوجے ہوئے ہوں درد کرتے ہوں دودھ کم آتا ہو یا نہ آرہا ہو مریضہ اداس ہو رونے کا میلان ہو۔

اس تعلق سے میں چاہتا ہوں کہ وہ ادویات بھی بیان کرتا چلوں جو پلساٹیلا سے بھی زیادہ اہم ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر دودھ نہ اتر رہا ہو تو آرٹیکا رنز بہترین دوا ہے جب کہ کسی دوسری دوا کی علامات موجود نہ ہوں ایک اور دوا ریسی نس کمنز ہے جس کو کیسٹر آئل بھی کہا جاتا ہے اگر پستانوں پر کیسٹر آئل کی مالش کردی جائے تو بھی دودھ اتر آتا ہے اور اگر نچلی طاقتوں میں کھلادی جائے تب بھی دودھ اتر آتا ہے۔

ایگنس کاسٹس۔ جب مریضہ دماغی طور پر افسردہ ہو دودھ نہ اترے۔

کاسٹیکم۔ ان عورتوں کی دوا ہے جو گٹھیاوی مزاج رکھتی ہوں ان کا چہرہ عموماً زرد یا سانولا ہوتا ہے مریضہ اداس اور افسردہ ہوتی ہے۔

زنانہ امراض کے تعلق سے پلساٹیلا کی حلیف بہت سی ادویات ہیں سب سے پہلے میں سمی سی فیوگا کا ذکر کروں گا یہ بھی پلساٹیلا سے مماثل ہے کیونکہ یہ بھی رحم پر اثرانداز ہوتی ہے دونوں ادویات فطری دردزہ پیدا کرتی ہیں یہاں سمی سی فیوگا افضل دوا ہے تاہم دونوں

ادویات دردزہ میں مماثل ہیں ایسے دردزہ جو بہت دکھ دینے والے ہوں علامات رک رک نہیں آتیں بلکہ مسلسل رہتی ہیں اور مزاج کے مطابق ہوتی ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ سمی سی فیوگا پلساٹیلا سے مختلف ہے مثال کے طور پر سمی سی فیوگا میں اعصابیت نمایاں ہوتی ہے دردزہ کے دوران اور بعد میں بھی مریضہ پریشان ہوتی ہے اسے خوف ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے اور یہ خوف روزانہ منڈلاتا رہتا ہے بسا اوقات مریضہ کسی کام کا ذمہ نہیں لیتی۔ سمی سی فیوگا تب بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم اپنی فطری حالت سے انحراف کر جائے اور شکم کے نچلے درمیانی حصے میں تیز کاٹنے والے درد ایک جانب سے دوسری جانب جاتے ہوں رحم کی سوزش کے معکوس اعصابی درد سمی سی فیوگا سے شفا یاب ہو جاتے ہیں خواہ یہ اعصاب سر کے ہوں سینہ کے ہوں یا اعضا کے جو متاثر ہوں۔

پلساٹیلا سے ایک اور دوا کالو فائلم کا موازنہ کیا جانا چاہیے یہ دوا سالوں تک ہم سے دور رہی ہے لیکن اب ہم اس کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے اس دوا کی خاص فطرت دردوں کا رک رک کر آنا ہے اگر یہ درد اعصابی ہوں اور رحم کے معکوس اثرات ان کی وجہ ہوں تو یہ درد رک رک کر آتے ہیں درد عموماً تیز اور مروڑ دار ہوتے ہیں اور مثانہ جنگاسہ اور نچلے دھڑ میں ہوتے ہیں دردزہ کے دوران کالو فائلم تب مظہر دوا ہوتی ہے جب رحم میں بالکل طاقت نہ ہو درد ممکن ہے اسی شدت سے آرہے ہوں جیسے کہ ہمیشہ آتے ہیں مگر رحم بچے کو خارج کرنے کی کوشش نہ کرتا ہو اگرچہ کالو فائلم ان عورتوں میں استعمال کی جاتی ہے جو درد برداشت نہ کرتی ہوں درد مروڑ دار ہوں اور ادھر اُدھر دوڑتے ہوں ابھی جنگاسہ میں، پھر شکم میں، پھر سینہ میں۔ فطری دردوں کی سمت نہ جاتے ہوں مریضہ کی ہمت جواب دے جاتی ہو پورے جسمانی نظام کی ہمت جواب دے جائے مریضہ بول بھی نہ سکتی ہو اس کی آواز کمزور ہو جاتی ہو۔ درج بالا علامات کالو فائلم کو طلب کرتی ہیں بہت سے معالج کالو فائلم کو نچلی طاقتوں میں استعمال کرتے ہیں تاہم تمام طاقتیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

ممکن ہے کالو فائلم حمل کے آخری ہفتے میں بھی مظہر ہو جب مریضہ کو جھوٹا دردزہ

تنگ کرتا ہے ان دردوں میں شکم کی نچلی جانب بوجھ کا احساس ہوتا ہے مجھے معلوم ہے کہ اگر گھٹنوں سے درد ہو رہا ہو تو کالو فائلم کی ایک خوراک ان کو ختم کر دیتی ہے۔

اب ہیلونیاس کی جانب آتے ہیں ہیلونیاس للّی ایسیاگروہ سے تعلق رکھتی ہے یہ نئی ادویات میں سے ہے یہ ایسی دوا ہے جس نے ثابت کیا ہے کہ یہ پلساٹیلا جیسی بہترین آزمائش شدہ دوا کے شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہے یہ ان مستورات کی دوا ہے جن کی قوتیں بالکل ختم ہو چکی ہوں معمولی سا کام کرنے سے تھک جاتی ہوں کمر میں تھکاوٹ کا درد ہوتا ہو تھکاوٹ کا یہ احساس بڑھ کر اعضا میں چلا جاتا ہو لیکن یہ مستورات جب اپنا کام کر رہی ہوں تو بہتر محسوس کرتی ہیں مگر جب کام کی ابتدا کرتی ہیں اس وقت اتنا بہتر نہیں ہوتا۔ اب یہ رہس ٹاکس کی حالت نہیں ہے یہ جوڑوں کی سختی کا نرم ہو جانا بھی نہیں ہے جیسا کہ رہسٹاکس میں ہے اس علامات کی وجہ یہ ہے کہ جب مریضہ کام کی ابتدا کرتی ہے تو نقاہت کا کچھ حصہ غائب ہو جاتا ہے کمر درد عموماً ریڑھ کی ہڈی میں گردوں سے اوپر ہوتا ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ درد تکونی ہڈی کے اوپر ہو۔ درد ان دو جگہوں پر ہو سکتا ہے جب کہ درد کے ہمراہ رحم کی خرابی بھی موجود ہو۔ آپ دیکھیں گے کہ ہیلونیاس میں ماہواری کا دب جانا بھی پایا جاتا ہے ماہواری دب جانے میں ہیلونیاس پلساٹیلا سے مماثلت رکھتی ہے جب گردوں میں اجتماع خون ہو ایسا محسوس ہو کہ یہ ماہواری کا بھراؤ ہے جو گردوں میں چلا گیا ہے جس کی وجہ سے پیشاب میں البومن آتی ہے پیشاب کم مقدار اور گدلا ہوتا ہے زچگی کے بعد آپ کو ہیلونیاس مظہر دوا نظر آئے گی جب رحم ٹل جانے کا میلان اور دوسری رحمی ابتریاں ہمراہ ہوں مریضہ رحم میں بوجھ اور کھچاؤ کی شکایت کرتی ہے رحم پر حس ہوتا ہے رحم کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے آپ یہ تو بخوبی جانتے ہیں کہ ہمیں جسم کے اندرونی حصوں کا احساس نہیں ہوتا اندرونی حصے حرکت بھی کرتے ہیں اور اپنا کام بخوبی سرانجام بھی دیتے ہیں اور ہمیں ان کا کوئی احساس نہیں ہوتا جس لمحے ہمارے احساسات یہ بتائیں کہ یہ معدہ ہے یہ جگر ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہاں مرض موجود ہے رحم ٹل جانے اور رحم کی پرحسی کے ہمراہ دیر تک نفاس ہوتا ہے اگر میں

کھوں تو خون میں جوش ہونے کی وجہ سے خون خارج ہو رہا ہوتا ہے جو کہ بچے کی پیدائش کے بعد کئی ہفتوں تک آتا رہتا ہے۔

مجھے اپنی ایک مریضہ یاد ہے جس نے ایک بہت بڑے بچے کو جنم دیا اور اس کا رحم ٹل گیا میں نے اس پر کئی ادویات آزمائیں مگر مریضہ تین ماہ تک شفایاب نہ ہو سکی اس کے بعد مریضہ نے سینہ میں کساؤ کی شکایت کی معمولی سی کھانسی اور تھوک میں خون آنے لگا مریضہ کی ماں ٹی بی کی مریضہ تھی اور دو جڑواں بچوں کو جنم دے کر مر گئی تھی اس لئے میں نے اس تعلق پر غور کرنا شروع کیا مریضہ کو فاسفورس دی گئی کوئی فائدہ نہ ہوا انکس دی گئی وہ بھی بے کار گئی میں نے دوبارہ مریضہ کی علامات کا بغور مطالعہ کیا مریضہ نے بتایا کہ اس کی سینہ کی درمیانی ہڈی پر بوجھ رکھا ہوا ہے۔ اور سینہ میں ایسا احساس ہے کہ سینہ کو کسی آلے نے پکڑا ہوا ہے سینہ میں دکھن ہوتی ہے اور جب وہ رات کو جاگ جاتی ہے تو یہ علامت اسے بہت دکھ دیتی ہے یہ وہ علامات تھیں جو مرد آزمائش کنندگان میں ہیلونیاس نے پیدا کی تھیں تاہم میں نے مریضہ کو ہیلونیاس دی ہیلونیاس نے رحم اور سینہ کی علامات ختم کر دیں۔

ہیلونیاس میں آپ کو فرج کے سوراخ کی سوزش کی جانب میلان ملے گا سوزش کے بعد وہاں پیپ پڑ جاتی ہے ہیلونیاس کو آپ رحم کی گردن کی سوزش میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب بدبودار لیکوریا آتا ہو اور ہر حرکت کے ساتھ خون نکلنے کا میلان ہو ان علامات کے علاوہ زنانہ اعضا پر شدید خارش ہوتی ہے خواہ پھنسیاں ہوں یا نہ ہوں۔ دردزہ میں ہیلونیاس کی بابت ہم کم ہی جانتے ہیں۔

ایک اور دوا جو ہیلونیاس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہو سکتی ہے وہ سنیشو اورس ہے یہ دوالعابدار جھلیوں کی سوزش پیدا کرتی ہے خاص طور پر مستورات میں جب ناک کان گلا اور پھیپھڑوں کی سوزش کا میلان ہو۔ سنیشو اورس ان مستورات کی دوا ہے جو بے خوابی کا شکار ہوں اور پریشان مزاج ہوں وجہ رحم کی سوزش ہو ماہواری کم آتی ہو مریضہ رونے کا میلان رکھتی ہو، بلغم خون آمیز خارج ہوتا ہو، خشک اور تنگ کرنے والی کھانسی ہوتی ہو، سینہ

میں درد ہوتا ہو' رحمی عوارض کے ہمراہ مثانہ بھی شامل ہو جاتا ہو' مثانہ کی گردن پر درد ہوتا ہو' جلن اور مروڑ پڑتے ہوں' ماہواری جاری ہونے کے بعد سینہ اور مثانہ کی علامات ختم ہو جاتی ہیں یا کم ہو جاتی ہیں پس آپ دیکھیں کہ علامات کیسے ماہواری کی بے ترتیبی سے آگاہ کرتی ہیں۔

ایک اور دواالیٹرس فیری نوسا ہے جتنے بھی جانے پہچانے کڑوے عناصر ہیں ان سب میں سے کڑوا عنصر الیٹرس فیری نوسا ہے یعنی یہ عنصر شدید ترین کڑوا ہے الیٹرس فیری نوسا ہیلو نیاس اور سنیشو اورس کی قریبی حلیف ہے ایلوپیتھی طریقہ کار میں یہ دوا ٹانک کا رتبہ رکھتی ہے یہ خاص طور پر ان مستورات کی دوا ہے جن کو رحمی خرابیوں کے ہمراہ لیکوریا شدید قبض اور منہ میں جھاگ دار تھوک کا اجتماع ہوتا ہے غذا غیر ہضم معدہ میں پڑی رہتی ہے اور مریضہ دکھ اٹھاتی رہتی ہے۔

سائی کلیمن پلساٹیلا سے بہت مماثل دوا ہے دونوں ادویات سبز بُھس اور خون کی کمی والی مستورات کے لئے مناسب ہیں دونوں ادویات ہضم کے عمل کی مشکلات سے تعلق رکھتی ہیں چربی دار غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ماہواری کے مروڑ دار درد اور ماہواری کی بے ترتیبی میں دونوں ادویات قریبی مماثلت رکھتی ہیں سائی کلیمن کی مریضہ کو کھلی ہوا پسند نہیں ہوتی ہے۔ سائی کلیمن کی مریضہ میں خاص قسم کی جسمانی اور دماغی کاہلی ہوتی ہے اور اس کاہلی کے ہمراہ نقاہت بھی ہوتی ہے یہ مریضائیں سوچ نہیں سکتیں اگر ان عورتوں کو زبردستی ورزش پر مجبور کیا جائے تو بہتر محسوس کرتی ہیں جیسا کہ قریباً ہیلو نیاس میں ہے جب یہ صبح بیدار ہوتی ہیں تو کمزور اور کاہل ہوتی ہیں یہ سمجھتی ہیں کہ دن کا کام کاج کیسے انجام دیں گی لیکن جب کام شروع کر دیتی ہیں تو رات گئے تک کام کرتی رہتی ہیں یہ ہے سائی کلیمن اور یہ ہو بہو ہیلو نیاس کی مانند ہے ان عورتوں کے حواس خمسہ کی پستی کے ہمراہ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی ہیں یہ علامت آپ کو کمزور اور خون کی کمی والی عورتوں میں نظر آئے گی ان عورتوں کو کئی رنگ نظر آتے ہیں جیسا کہ سنیٹو نائن کو نیم اور کالی بائیکرام کی علامت بھی ہے۔ بسا اوقات ان

عورتوں کی نظر آدھی ہو جاتی ہے اور سوء ہضمی کی وجہ سے یہ مستورات دکھ اٹھاتی ہیں اور یہ علامات پیدا ہوتی ہیں شکم میں ہوا اکٹھی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے رات کو قولنجی درد ہوتے ہیں جو مریضہ کو زبردستی جگا دیتے ہیں اور مریضہ مجبوراً چلتی پھرتی ہے تاکہ ہوا خارج ہو کیونکہ ہوا خارج ہو جانے سے مریضہ کو افاقہ ہوتا ہے۔

ابھی ہائیڈراسٹس کیناڈینسس کا ذکر کرنا باقی ہے یہ ایسی دوا ہے جو لعاب دار جھلیوں پر پلساٹیلا سے بھی زیادہ قوت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے ناک، معدہ، انتڑیاں، مثانہ، رحم اور فرج کی لعاب دار جھلیوں میں نزلاوی سوزش پیدا کرتی ہے اس لئے اس کے اخراجات پلساٹیلا سے زیادہ تند ہوتے ہیں اور ان اخراجات کا ظاہری رنگ گاڑھا زرد یا پیلا ہوتا ہے ہائیڈراسٹس رحمی امراض میں بھی مظہر ہوتی ہے رحم کا ٹل جانا۔ رحم کی گردن کے زخم بسا اوقات لیکوریا پانی کی مانند دوسرے اوقات گاڑھا خراش دار اور زرد ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ معدہ کے سوراخ میں کمزوری اور خالی پن کا احساس ہوتا ہے دل کی حرکات بہت تیز ہوتی ہیں زبان مرطوب اور زبان پر گندی زرد پشم ہوتی ہے اور زبان پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں چہرہ کا رنگ سانولا زرد اور آنکھوں کے گرد سیاہی مائل حلقے ہوتے ہیں قبض موجود ہوتا ہے پاخانہ میں آؤں کی آمیزش ہوتی ہے یا پاخانہ کے ہمراہ آؤں لپٹی ہوتی ہے۔

اب للیم ٹگر ینم کی جانب چلتے ہیں للیم ٹگر ینم رحمی امراض تب مددگار ثابت ہوتی ہے جب شکم کے نچلے حصے میں پیڑو کے آرپار تیز درد ہوتے ہوں علاوہ ازیں بوجھل پن کے درد بھی ہوں مریضہ ٹانگیں آرپار کر کے رکھتی ہو اور اپنا ہاتھ فرج پر رکھتی ہو تاکہ اپنے آلات کو سہارا دے سکے۔

درج ذیل علامات کے ہمراہ اگر بخار ہو تو پلساٹیلا شفایاب کر دیتی ہے سر گرم ہونٹ خشک مریضہ مسلسل اپنے ہونٹوں کو تر کرتی ہے سوچنا نہیں چاہتی۔ پلساٹیلا کو باری کے بخاروں' میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب کونین کا بے تحاشا استعمال کیا گیا ہو اور بعد دوپہر دو یا تین بجے پیاس لگتی ہو' اس کے بعد بغیر پیاس سردی لگتی ہو' پریشانی ہو' سینہ میں اجتماع خون

کی وجہ سے جبر ہو' مریضہ خواب آلود ہو' اس کے باوجود سونہ سکتی ہو' بسااوقات ایک ہاتھ گرم اور دوسرا سرد ہوتا ہے۔

پلساٹیلا حنجرہ پر بھی عمل کرتی ہے آواز بھاری ہو جاتی ہے کبھی آواز بیٹھ جاتی ہے کبھی ٹھیک ہو جاتی ہے آواز کا یہ بھاری پن زکام کے بعد پیدا ہوتا ہے ممکن ہے پلساٹیلا اس کو مزمن ہونے سے بچالے پلساٹیلا ہر بار جذبات کے بعد پیدا ہونے والے آواز کے بھاری پن کو شفایاب کرتی ہے۔

ہمیں سینہ میں بھی نزلہ کی علامات نظر آتی ہیں حلق کی سوزش کے ہمراہ گاڑھا اور زرد بلغم نکلتا ہے یا خشک کھانسی گدگدی دار کھانسی جو سانس کی نالی سے اٹھتی ہے شام کو اور لیٹتے وقت کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے سانس کی نالی میں خشکی اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے یا کھردرے پن کا احساس ہوتا ہے کبھی کبھار کھانسی کے ہمراہ سانس کی تنگی اور سینہ میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے۔

میں آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ ڈھیلی کھانسی کے لئے کبھی بھی پلساٹیلا کا انتخاب نہ کریں تاآنکہ آپ کو پکا یقین نہ ہو کہ واقعی پلساٹیلا کی مکمل علامات موجود ہیں اور مریض کو اس دوا کی ضرورت ہے کیونکہ پلساٹیلا ڈھیلی کھانسی کو جکڑ دے گی اور شفا نہ ہو گی۔

خون تھوکنے کی بابت میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں خون تھوکنا قائم مقام بھی ہو سکتا ہے اور سل کی ابتدا بھی۔ اگر سل کی ابتدا ہو اور بلغم میں خون آرہا ہو تو اس کے ہمراہ سینہ میں دکھن کا احساس ہوتا ہے خاص طور پر ہنسلی کی ہڈی کے نیچے شدید دکھن ہوتی ہے خصوصاً دل کے گرد سینہ کے اطراف چبھن دار درد ہوتے ہیں پلساٹیلا نٹالیانا میں بائیں بغل سے نیچے کمر کے قریب درد ہوتا ہے۔

خشک کھانسی میں پلساٹیلا کا موازنہ ہائیوسائمس' کونیم' ایکٹیا ریسی موسا' لاروسیر یس اور برائی اونیا وغیرہ کے ہمراہ کریں۔ پلساٹیلا خسرہ میں مظہر دوا ہوتی ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ پلساٹیلا کو غلط وقت پر استعمال کیا جاتا ہے اس کی ضرورت تو اس وقت ہوتی ہے جب سوزش

کی علامات نمایاں ہوں زکام وافر اور آنکھوں سے وافر آنسو آتے ہوں رات کو خشک کھانسی اور دن کو ڈھیلی کھانسی ہوتی ہو بچہ بستر میں بیٹھ کر کھانستا ہو۔

پلساٹیلا کان کے درد میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے لیکن پلساٹیلا کو کبھی بھی ابتدا میں نہ دیں جبکہ تیز بخار ہو آپ کو چاہیے کہ ابتدا ایکو نائٹ یا جلسی میم سے کریں ہو سکتا ہے کہ خسرہ مکمل طور پر نکل آئے یا خسرہ ظاہری طور پر کسی قدر سیاہی مائل ہو۔

کالی بائی کرام اس وقت مددگار ثابت ہوتی ہے جب آنکھوں کی عام سوزش کی بجائے آنکھ کی پتلی پر آبلہ نکل آئے حلق سوجا ہوا ہو اور درد حلق سے کان میں جاتا ہو تھوک کے غدود سوجے ہوئے ہوں اور زکام کی وجہ سے بہراپن موجود ہو۔

اعصابی دردوں میں بھی پلساٹیلا استعمال کی جاسکتی ہے جبکہ درد جھٹکے دار ہوں اور دورہ دار ہوں اور جب درد شروع ہوجائیں تو مریض درد برداشت نہ کرسکے۔

ریڑھ کی سوزش میں بھی پلساٹیلا مظہر دوا ہوتی ہے گردن یا مکمل جسم سخت تختے کی مانند محسوس ہوتا ہو کمر میں ایسا احساس ہو کہ کس کر پٹی باندھی ہوئی ہے کمر درد بیٹھنے اور پچھلی جانب جھکنے سے شدت اختیار کر جاتا ہو گھٹنے کمزور محسوس ہوں ایسا احساس ہو کہ گھٹنوں کے جوڑ اتر جائیں گے آرام کرنے سے علامات میں افاقہ ہو جاتا ہو پس مریض سونے کے بعد بہتری محسوس کرتا ہو۔

کمر درد میں بیٹھنے سے اضافہ کی علامت پر آپ زنکم، کوبالٹ، سیپیا، کینابس، انڈیکا اگیریکس، بربرس۔ رہس ٹاکس اور ویلیریانا کی بابت بھی سوچ سکتے ہیں۔

پلساٹیلا کی نیند کی علامات بہت نمایاں ہوتی ہیں نیند بے آرام ہوتی ہے مریضہ بار بار جاگ جاتی ہے خوفناک خواب آتے ہیں مریضہ جاگنے پر کند ذہن اور بے پرواہ ہوتی ہے نیند کی علامات میں پلساٹیلا اور نکس میں بہت اختلاف ہے پلساٹیلا کی مریضہ شام کو جاگتی ہے اور خیالات سے دماغ بھرا ہوتا ہے لیکن نکس کا مریض شام کے وقت غنودگی میں مبتلا ہوتا ہے اور صبح تین بجے یا چار بجے جاگ جاتا ہے اس کو احساس ہوتا ہے کہ وہ خوب سو لیا ہے اور مریض

دوبارہ سو جاتا ہے اور پھر اپنے وقت پر جاگتا ہے لیکن بشاشت نہیں ہوتی۔

کوکولس کی بے خوابی کی وجہ دماغی چستی ہوتی ہے نیند کی معمولی سی کمی سے تکالیف آگھیرتی ہیں سلفر کا مریض رات کے وقت معمولی کھٹکے سے جاگ جاتا ہے۔

لیکچر نمبر ۳۵

روبی ایسیا (گلگوں)

روبی ایسیا
- سنکونا
- اپی کاک
- کافیا
- روبیا ٹنکٹوریا
- گیلیم
- می چلا
- گیمبیر

آج ہم پودوں کے ایسے گروہ کا مطالعہ شروع کر رہے ہیں جس سے ہم نے تین بہت ہی قیمتی ادویات سنکونا، اپی کاک اور کافیا حاصل کی ہیں۔ ان پودوں کے گروہ سے کئی اقسام کے رنگ حاصل ہوتے ہیں ایک دوا جو ہمارے میٹیریا میڈیکا میں درج نہیں ہے وہ بھی حاصل کی جاتی ہے اس کا نام گیمبیر ہے اس کے علاوہ می چلا بھی حاصل کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام سرخ رنگ اس گروہ سے حاصل کیے جاتے ہیں ہماری پہلی دوا سنکونا ہے اگرچہ اس کو نامناسب طور پر ہماری ادویات کی فہرست میں چائنا بھی کہا جاتا ہے آئیں سنکونا کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔

سنکونا رُبرا

سنکونا

اپی کاک۔ آرسنک۔ فیرم میٹ۔ وریٹرم البم۔ کاربو ویج۔ ایسڈ فاس۔
فاسفورس۔ رہس ٹاکس۔ برائی اونیا۔ پلساٹیلا
نکس وامیکا۔ پوڈو فائلم۔ یوپے ٹوریم پرف۔ نیٹرم میور
چنی نم سلف۔ ارینیاڈایاڈیما
لیکسیس۔ کارنس فلوریڈا۔ یوکلپٹس۔

>پلساٹیلا۔ آرسنک۔ اپی کاک۔ وریٹرم البم
< سلینیم۔ ڈجی ٹیلس

سنکونا

رطوبات کا ضائع ہونا
خون کی کمی
اچانک پیدا ہونے والے یا شدید امراض کے مابعد اثرات
جریان خون
بخار' ملیریا بخار' باری کا بخار' آنتوں کا بخار
نظام ہضم کے آلات
جوڑوں کا درد (اوجاع المفاصل)
اعصابی درد نیوریلجیا

سنکونا یقیناً ایک نادر دوا ہے کیونکہ اس کی نسل کی کئی اقسام ہیں نہ صرف سنکونا اپنی ترکیب میں نادر ہے بلکہ نادر اثرات بھی رکھتی ہے سنکونا ہومیوپیتھوں کے لئے تاریخی اہمیت کی حامل بھی ہے۔ سنکونا نے ہی ہانیمن کی راہ نمائی قانون بالمثل کی جانب کی تھی اور ہانیمن کو اس

قابل بنادیا کہ وہ ہومیوپیتھی کو ایک مکمل سائنس بنادیں۔ آپ کو ایک نرالی مثال دوں پیرو کے اصل باشندے خاص طور پر ابتدائی زمانے میں کسی فرد کو اجازت نہ دیتے تھے کہ وہ سنکونا کے درخت کو چھوئے وہ کہتے تھے کہ درخت بہت زہریلا ہے اور خاص خداؤں کی ملکیت ہے۔ وہ حیران رہ گئے جب یورپ والوں نے اس کی چھال اتار کر یورپ بھیجنا شروع کی۔ اب سنکونا کی تجارت اتنی بڑھ چکی ہے کہ اس پر پابندیاں عائد کی جارہی ہیں مسلسل نئی درخت کاری کی جارہی ہے تاکہ درخت کم ہونے کا خطرہ ٹالا جاسکے۔ سنکونا کی چھال کی کئی اقسام ہیں تاہم میں تین کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں پیلی چھال (کیلی سایا) یا زرد چھال آخری سرخ چھال یا سنکونا رُبرا' سنکونا کی تقریباً اور تمیں اقسام موجود ہیں۔

مغرب کے ایک معالج جن کے تجربات پر مجھے شک ہے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سنکونا رُبرا شراب کی خواہش دور کرنے کے لئے مفید ہے وہ مریض کو سنکونا کی بڑی بڑی خوراکیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک سے چار ہفتوں میں مریض کی شراب پینے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے ان کے تجربات رسالوں میں طبع ہوئے ہیں وہ ایک ایسے پرانے شرابی کی بابت کہتے ہیں جس کا ایک دن بھی شراب کے بغیر نہ گزرتا تھا اور اس کو لرزہ ہو کر بخار چڑھ جاتا تھا سرخ چھال سے شفایاب ہوا۔

سنکونا سے کھار کی بہت سی اقسام تیار کی جاتی ہیں جو آپس میں کیمیائی مماثلت رکھتی ہیں حقیقت میں سنکونا کھار کی بہت سی اقسام کیمیائی مماثلت رکھتی ہیں ان کے ہمراہ کئی نامیاتی تیزاب شامل ہیں جو اس گروہ کا خاصہ ہیں۔

سنکونا کے اہم کھار درج ذیل ہیں۔

۱۔ کونین $C_{20} H_{24} N_2 O_2$

۲۔ کونی ڈائن $C_{20} H_{24} N_2 O_2$

۳۔ سنکونائن $C_{20} H_{24} N_2 O$

۴۔ سنکونی ڈائن $C_{20}H_{24}N_2O$

۵ کوئنامائن $C_{20}H_{24}N_2O_2$

۶۔ کوئنک ایسڈ $C_7H_{12}O_6$

۷۔ سنکو ٹینک ایسڈ

۸۔ کوئنووک ایسڈ $C_{24}H_{38}O_4$

اس سے پہلے کہ ہم اس کی مکمل علامات کی جانب متوجہ ہوں سب سے پہلے ہم سنکونا کے عام اثرات دیکھتے ہیں یہ فیصلہ شدہ حقیقت ہے کہ کونین کا 1/10000 ویں حصے کا محلول جراثیم پر تباہ کن اثر کرتا ہے یوں ان سیتوں کو تباہ کر دیتا ہے جو متعدی امراض کا باعث بنتی ہیں جیسا کہ زچگی کا بخار وغیرہ آپ سنکونا کی اس خاصیت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں جب آپ ایک مریض کو دیکھ کر دوسرے مریض کو دیکھنے جائیں تو اپنے سر کو اور مونچھوں کو کونین کے محلول سے دھولیں اس محلول میں گڑ کی شراب بھی شامل ہو آپ متعدی امراض سے بچ جائیں گے اور یہ محلول آپ کو تنگ بھی نہیں کرے گا بلکہ آپ کے سر کے اور داڑھی کے بالوں کی بڑھوتری میں مددگار ثابت ہوگا۔

جب کونین یا اس کے کھار برہنہ کھال پر یا کسی لعاب دار جھلی پر لگائے جائیں تو سوزش پیدا کرتے ہیں کونین تمام مادہ اولی پر زہریلے اثرات مرتب کرتی ہے اور خاص طور پر امیبا جیسی حرکات روکتی ہے آپ جانتے ہیں کہ یہ حرکات لیوکوسائٹس کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھک طریقہ کار نے کونین کو سوزش روکنے کے لئے استعمال کیا ہے۔

کونین ہاضم رطوبات کے عمل میں بھی دخل اندازی کرتی ہے یوں غذا کے جزو بدن ہونے میں رکاوٹ ڈالتی ہے یہ سنکونا کا قوت نخش عمل ہے تاہم آپ دیکھیں گے کہ کافیا میں یہ خصوصیت سنکونا سے بھی زیادہ ہے۔

کونین دل پر بھی عمل کرتی ہے اور دل کی جسامت کو کمزور کرتی ہے یوں دوران

خون میں خلل ڈالتی ہے کونین کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اگر اس کی بڑی مقدار کا زیر جلد ٹیکہ لگایا جائے تو خون میں آکسیجن شامل کرنے والی قوت کو تباہ کر دیتی ہے علاوہ ازیں کونین بخار کی تیزی کو کم کرنے کی طاقت رکھتی ہے ظاہری طور پر کونین کا عمل فاسد مرض کے مرکز پر ہوتا ہے جہاں سے جسمانی درجہ حرارت بلند ہو رہا ہوتا ہے۔

کونین تلی پر بھی اثر کرتی ہے اجتماع خون اور سوجن پیدا کرتی ہے تلی بڑھ جاتی ہے کونین کی ایک اور خاصیت جس کا یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ اگر اس کی زیادہ مقدار استعمال کی جائے تو معکوس عمل موقوف کر دیتی ہے۔

آیئے اب میں آپ کو سنکونا کی علامات بیان کرتا ہوں وہ علامات جو سنکونا کی چھال یا کونین کے زیادہ استعمال کے بعد پیدا ہوتی ہیں ان سب علامات میں سے نمایاں علامت بھوک کا بڑھ جانا ہے کیونکہ سنکونا ہضم کے عمل کو تیز کر دیتی ہے جلد ہی متلی اور قے آگھیرتی ہے ممکن ہے کہ ہضم کے عمل کی ابتری کی وجہ سے دست آنے لگیں۔ اس کے علاوہ سر بھی متاثر ہوتا ہے بیرونی تاثرات خاص طور پر اثر انداز ہوتے ہیں روشنی شور یا کوئی بھی ایسی شے جو مریض کو تنک مزاج کر دے۔ ایک خاص قسم کا سر درد شروع ہو جاتا ہے یا تو میٹھا میٹھا سر درد ہوتا ہے یا کبھی کبھار دھڑکن دار سر درد ہوتا ہے کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں یا چنگھاڑنے کی آوازیں آتی ہیں یہ سنکونا کا مخصوص اثر ہے۔ اس کے بعد چکر مرض کو الجھا لیتے ہیں اگر کونین کا استعمال جاری رکھا جائے تو بہرا پن ہو جاتا ہے۔

کئی مریضوں میں سنکونا کا نشہ آور پن پیدا ہو جاتا ہے جو کہ بالکل شراب کی مانند ہوتا ہے جس کے بعد ہذیان ہو جاتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں مریض بے ہوش ہو جاتا ہے سانس مشکل سے آتا ہے اینٹھنیں ہونے لگتی ہیں اور ان کی وجہ اعصابی مراکز میں خون کی کمی ہوتی ہے ان کی وجہ اجتماع خون نہیں ہوتا جیسا کہ بیلاڈونا کی علامت ہے دوا کا استعمال حد سے بڑھ جائے تو مریض کی قوت حیات ہار جاتی ہے اور دل پر فالج ہونے کی وجہ سے مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے یہ سنکونا کے عام اثرات ہیں۔

جب دوا کو کم وقفوں سے بڑی بڑی خوراکوں میں استعمال کیا جائے تو شدت میں تنوع ہو سکتا ہے خواہ کانوں میں عام گھنٹیاں بجنے کی آوازیں آئیں یا مکمل طور پر زہریلی علامات پیدا ہو جائیں۔

ہانیمن نے ہمیں پڑھایا ہے کہ وہ کمزوری جو جسمانی سیال یا رطوبات جسمانی ضائع ہونے سے پیدا ہو یا خون کی کمی سے پیدا ہو اس کے لئے سنکونا فائدہ مند دوا ہے۔

ایلوپیتھک طریقہ کار میں سنکونا کو ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یا تو اکیلی کونین ہی دی جاتی ہے یا لوہے کے شربتوں اور شیری شراب کے ہمراہ دی جاتی ہے لیکن جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہم نے ہانیمن سے سیکھا ہے کہ سنکونا صرف رطوبات ضائع ہونے سے پیدا ہونے والی کمزوری یا خون کی کمی میں فائدہ مند ہوتی ہے پس آپ اس کو جریان خون سے پیدا ہونے والی خون کی کمی میں استعمال کر سکتے ہیں خواہ یہ خون پھیپھڑوں سے آئے منہ سے آئے یا رحم سے آئے آپ سنکونا اس وقت بھی استعمال کر سکتے ہیں جب مریض عرصہ دراز تک دست آنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا ہو۔

سنکونا اس وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب کمزوری کی وجہ استسقاء دماغ جیسے حالات پیدا ہو جائیں ایسے حالات میں تین علامات موجود ہوتی ہیں جب بچے کو ہیضہ ہو جائے تو بچہ غنودگی میں چلا جاتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں سانس کی آمدورفت بہت تیز ہو جاتی ہے اور سطحی ہوتی ہے ممکن ہے کہ دست آنے بند ہو چکے ہوں یا پاخانہ بلاارادہ خارج ہو جاتا ہو۔ جسم کی جلد ٹھنڈی ہوتی ہے چہرہ کی ایک نمایاں علامت یہ ہوتی ہے کہ کان ناک اور ٹھوڑی ٹھنڈے ہوتے ہیں اگر ایسے مریضوں میں کچھ قوت حیات باقی ہو تو سنکونا مریض کی صحت بحال کر دیتی ہے اگر سنکونا ناکام ہو جائے تو فوراً کلکیریا فاس کی جانب دیکھیں جو سنکونا سے مماثل مگر گہرا اثر کرنے والی دوا ہے۔

اگر آپ جنسی کمزوری میں سنکونا استعمال کرنا چاہتے ہوں تو یاد رکھیں کہ سنکونا صرف مادہ منویہ ضائع ہونے سے پیدا ہونے والی کمزوری میں مفید ہے اگر مشکل پیدائشی ہو تو

سنکونا کوئی فائدہ نہ کرے گی۔

اب ہم سنکونا کا دوسری ادویات کے ساتھ تعلق دیکھتے ہیں وہ ادویات جو خون کی کمی اور کمزوری میں کام آتی ہیں۔

فیرم خالص خون کی کمی میں مظہر دوا ہوتی ہے جبکہ چہرے سے غلبہ خون ظاہر ہو۔

آرسنک اس کمزوری کی دوا ہے جب پٹھوں سے زیادہ کام لیا گیا ہو۔ طویل ورزش کی گئی ہو پہاڑوں پر چڑھائی کی گئی ہو۔

فاسفورس اچانک پیدا ہونے والی کمزوری کی دوا ہے جب اعصابی نظام بالکل تھک گیا ہو۔ پس ہم فاسفورس کو سرخ بخار، خسرہ، خناق اور حقیقت میں ہر ایسے مرض میں استعمال کر سکتے ہیں جس میں اعصابی نظام کو دھچکا لگ گیا ہو اور یہ بھی یاد رہے کہ سنکونا میں یہ علامات بالکل موجود نہیں ہیں۔

فاسفورک ایسڈ فاسفورس سے کچھ نہ کچھ مختلف ہے اس کا خیال تب آنا چاہیے جب کمزوری کی بنیاد اعصابی ہو جب اس کے ہمراہ درد نہ ہوں بلکہ ریڑھ کی ہڈی میں عام جلن یا جسم میں جلن ہو بر خلاف اس کے دماغ بے پرواہ ہو اور مریض کا میلان اونگھنے اور کاہلی کی جانب ہو اس غنودگی کی خاصیت یہ ہے کہ مریض کو جگایا جائے تو فوراً جاگ جاتا ہے اور مکمل خبردار ہوتا ہے۔

زنکم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب اعصابی امراض کی وجہ سے دماغ متاثر ہو گیا ہو سرخ بخار یا نوزائندہ بچوں کے گرمی کے موسم کے عوارض اس کی وجہ ہوں خاص طور پر زنکم اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب بچہ سرخ بخار کے دانے نکالنے کی قوت نہ رکھتا ہو۔

سنکونا کو آپ جریان خون میں بھی استعمال کر سکتے ہیں اور آپ سنکونا کے بغیر کچھ کر بھی نہیں سکتے یہ جریان خون جسم کے کسی بھی سوراخ سے ہو سکتا ہے خون سیاہی مائل اور جما ہوا ہوتا ہے جریان خون اتنا شدید ہوتا ہے کہ جسم خون سے خالی ہونے لگتا ہے چہرہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے در حقیقت سارا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے چہرہ سے تھک ہار جانا پایا جاتا ہے مریض ہانپ

جاتا ہے مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو پنکھا جھلایا جائے اب یہ پنکھا کرنے کی خواہش ہے اور یہ اس لئے نہیں ہے کہ مریض کو ہوا سے ٹھنڈک پہنچائی جائے بلکہ اس لئے کہ مریض کو زیادہ آکسیجن کی ضرورت ہے پنکھا مریض کی قریبی ہوا کی تہ میں تبدیلی لے آتا ہے۔

سنکونا بچے کی پیدائش کے بعد یا پہلے ہونے والے جریان خون میں مظہر ہوتی ہے ایسے حالات میں دوا کی صرف ایک خوراک نہ دی جائے بلکہ وقفے وقفے سے دہرائی جائے حتیٰ کہ جریان خون کے نتائج دور ہو جائیں۔ ایک اور حالت جس کے لئے میں سنکونا کا مشورہ دوں گا جب بچے کی پیدائش کے بعد آنول رک گئی ہو اور اخراج خون ہو رہا ہو پلسا ٹیلا کچھ کام نہیں آتی میں جانتا ہوں کہ اس کی بھی سفارش کی جاتی ہے کہ پلاسینٹا (آنول) کو ہاتھ سے باہر نکال لیا جائے لیکن میرا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ میں سنکونا اس وقت تک دیتا رہتا ہوں جب تک کہ رحم طاقت ور نہ ہو جائے اور وہ خود ہی آنول کو باہر نکال دے۔

ان حالات میں سنکونا کے قریب ترین مماثل دوا اپی کاک ہے اپی کاک اس وقت تک فائدہ مند ہوتی ہے جب سرخ رنگ کا جریان خون ہو اور اس کے ہمراہ متلی ہو اور کبھی سانس کی آمد و رفت بوجھل ہو بسا اوقات جلد سرد ہوتی ہے بسا اوقات جلد پر ٹھنڈا پسینہ موجود ہوتا ہے جب ٹی بی کی ابتدا ہو رہی ہو اور مریض کے تھوک میں خون آتا ہو تو اپی کاک ہماری بہترین دوا ہے۔

ہیلاڈونا اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب خون چمکدار سرخ ہو اور فوراً جم جاتا ہو جہاں سے گزرتا ہو گرم محسوس ہوتا ہو۔

ٹریلیم ان عورتوں کی دوا ہے جن کو ہر بار بچے کی پیدائش کے بعد جریان خون ہو جاتا ہو خون کا رنگ سرخ چمکدار یا سیاہی مائل ہو۔ ملی فولیم کا جریان خون سرخ چمکدار ہوتا ہے مگر جریان خون کے ہمراہ درد نہیں ہوتا یہ جریان خون بالکل ایکونائٹ کے جریان خون کی مانند ہوتا ہے مگر اس میں ایکونائٹ کی پریشانی بے چینی اور بخار نہیں ہوتا۔ چوٹ لگنے یا زخم آجانے کے بعد مسلسل خون بہتا رہتا ہے۔

سبائنا کا جریان خون سرخ چمکدار اور اس میں جمے ہوئے لو تھڑے خارج ہوتے ہیں حرکت سے جریان خون میں اضافہ ہو جاتا ہے جریان خون کے ہمراہ شرم گاہ سے لے کر تکونی ہڈی اور ٹانگوں میں درد ہوتے ہیں کاربو ویج مجہول جریان خون کی دوا ہے جب مسلسل سیاہی مائل خون آرہا ہو اور مریض چاہتا ہو کہ اس کو پنکھا کیا جائے جلد سرد اور نیلی ہو نبض تیز مگر کمزور ہو۔

سیکیل کارنیلی پتلی لاغر عورتوں کی بہترین دوا مانی جاتی ہے جریان خون سست رفتار ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ اعضا میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے اگرچہ جسم بیرونی طور پر ٹھنڈا ہوتا ہے مگر مریضہ کی مسلسل خواہش ہوتی ہے کہ اس کے اوپر دیا ہوا کپڑا اتار دیا جائے۔

اری جیرون کا جریان خون سبائنا سے مماثل ہوتا ہے لیکن اری جیرون کے جریان خون کے ہمراہ مثانہ اور مقعد میں خراش ہوتی ہے۔

ہیما میلس وریدی مجہول جریان خون کی دوا ہے جہاں سے خون نکل رہا ہو وہاں پر دکھن اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے۔

ایکلفا انڈیکا میں مریض خشک کھانسی کے دورے کے بعد منہ سے خون تھوکتا ہے۔

سنا مونم۔ غلط قدم پڑ جانے پر جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔

سائی کلیمن۔ میں جریان خون کے ہمراہ سستی ہوتی ہے اور نظر دھندلا جاتی ہے جیسے کہ مریضہ دھند میں سے دیکھ رہی ہو۔ مریضہ کی یہ غنودگی فطری بے ہوشی سے مختلف ہوتی ہے جو زیادہ خون بہہ جانے یا اچانک خون بہ جانے سے پیدا ہوتی ہے لیکن نازک اندام مستورات میں ممکن ہے کہ یہ حالت پیدا ہو جائے جن کا دماغی اعصابی نظام کمزور ہو اگر جریان خون رحم کی لعاب دار جھلیوں کے غیر فطری ابھار سے ہو رہا ہو تو آپ لیڈم، ونکا مائنر، اور فاسفورس سے موازنہ کریں۔

جب جریان خون پر دوا کارد عمل ظاہر ہو جائے تب بھی آپ سنکونا جاری رکھ سکتے ہیں اگر سر درد اور گردن کی شریانوں میں شدید دھڑکن ہو یہ بیلاڈونا کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ

خون کی کمی کی علامت ہے بیلاڈونا میں تو خون کی زیادتی کا اظہار ہوتا ہے۔

بیماری کے ہمراہ اعصابی کمزوری کی علامات سنکونا کی نمایاں خصوصیت ہے یہ وہ حقیقت ہے جو سنکونا کو کاربو ویج کی نسبت آرسنک کے قریب کرتی ہے اگرچہ حرارت کی کمی ہوتی ہے مگر دماغ زیادہ پھرتیلا ہوتا ہے دماغ میں فضول خیالات امڈتے ہیں جن کی وجہ سے مریض سونے سے قاصر ہوتا ہے آنکھیں بند کرنے پر شکلیں نظر آتی ہیں جلد چھونے سے پر حس ہوتی ہے۔ اور یہ زود حسی حقیقت سے زیادہ فرضی ہوتی ہے مریض کو معمولی سادرد بھی ہو تو وہ بھی نا قابل برداشت ہوتا ہے۔ مریض کسی کے نزدیک آنے سے ہی خوف زدہ ہو جاتا ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ مریض کو ہاتھ لگائیں لیکن اس کے باوجود مضبوط دباؤ اور مالش سے افاقہ ہوتا ہے مریض ہوا کے جھونکے سے بھی پر حس ہوتا ہے ہوا کے جھونکوں سے مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے یہ اعصابی دردوں اور دوسرے دردوں کی نمایاں علامت ہے۔

آرنیکا میں یہ خوف گنٹھیا کے مرض میں ہوتا ہے مریض دوسروں کے پاس آنے سے خوف زدہ ہوتا ہے سپائی جیلیا میں یہ زود حسی پورے جسم میں ہوتی ہے معمولی چھونے سے پورے جسم کو اچانک جھٹکا لگتا ہے ممکن ہے آپ کو نظر کی خرابی میں جس میں سر کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے سنکونا استعمال کرنی پڑے لیکن یہ صرف اس وقت جب یہ علامت جریان خون یا جسمانی رطوبات زیادہ نکل جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو آنکھ کا معائنہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آنکھ کی پتلی زرد ہے اور وہاں خون کی کمی ہے آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی ہوتی ہے آنکھوں کو استعمال کرنے سے ان میں درد ہوتا ہے یعنی مطالعہ کرنے سے آنکھوں میں درد ہوتا ہے اشیاء دھندلی دکھائی دیتی ہیں اب ہم سنکونا کا آلات ہضم پر عمل دیکھتے ہیں سنکونا سوء ہضمی میں استعمال کی جاتی ہے جب اس کی وجہ جسمانی رطوبات کا ضیاع ہو۔ معدہ کمزور ہوتا ہے معمولی غذا بھی برداشت نہیں کرتا۔ اگر مریض کو رات کا کھانا دیر سے ملے تو پیٹ ہوا سے پھول جاتا ہے مگر ڈکار آنے سے وقتی افاقہ ہوتا ہے یا بالکل افاقہ نہیں ہوتا۔ معمولی غذا لینے سے اضافہ

ہو جاتا ہے تھوڑی سی غذا کھانے کے بعد مریض کو پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مریض نے بہت کھالیا ہو مریض سینے کی درمیانی ہڈی کے نیچے لوتھڑے کی شکایت کرتا ہے جیسے کہ ساری غذا وہاں پڑی ہو یہ علامت ایبس نگرا کی ابلا انڈا موجود ہونے سے بہت اوپر ہوتی ہے یہ علامات پلسائیلا میں بھی موجود ہے لیکن سنکونا میں یہ علامت رطوبات جسمانی ضائع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے چائے کی زیادتی وغیرہ سے بھی یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے جب متلون مزاجی نہ ہو تو بے حد و حساب بھوک لگتی ہے سرد پانی کی پیاس ہوتی ہے مگر مریض کم پانی پیتا ہے۔ تیزابی اشیاء کھانے کی خواہش، برانڈی شراب کی خواہش، ٹافیاں کھانے کی خواہش ہوتی ہے کانوں میں بھنبھناہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔

ایکونائٹ میں اضطراب کو سرد پانی یا برف سے افاقہ ہوتا ہے۔

وریٹرم البم میں یخ بستہ پانی کی خواہش ہوتی ہے درج ذیل ادویات میں بھی سرد پانی کی خواہش موجود ہے پلساٹیلا۔ پلمبم۔ سکلا۔

بچوں کے معدہ کی خرابی میں سنکونا بہت بہترین دوا ہے ایسے بچے ہر وقت مزیدار اشیاء کی فرمائش کرتے نظر آتے ہیں صبح جاگنے پر تنگ مزاج ہوتے ہیں اور غصہ میں ہوتے ہیں ان کے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے زبان پر سفید رنگ کی پشم ہوتی ہے۔

سنکونا آنتوں کے چند امراض میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب آنتوں میں ہوا بھر جاتی ہو۔ شکم غیر فطری طور پر پھولا ہوا ہوتا ہے جب آپ معائنہ کی غرض سے شکم کو بجا کر دیکھیں تو بالکل ڈھول کی مانند آواز آتی ہے خاص طور پر جب مرض کی ابتدا میں پیٹ ہوا سے پھول جاتا ہو تب سنکونا بہت بہتر کام کرتی ہے۔

یہ علامت کمزوری کی ابتدا ظاہر کرتی ہیں لیکن اگر مرض طویل ہو جائے اور شکم میں تخمیر کی وجہ سے ہوا بھر جاتی ہو تو سنکونا کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اس لئے آپ کو ٹیری بن تھینا اور کالیکیم وغیرہ کی جانب توجہ کرنی چاہیے۔

سنکونا خاص قسم کے دست پیدا کرتی ہے دستوں میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی

ہے خاص طور پر رات کے کھانے کے بعد دستوں میں شدت آجاتی ہے دستوں کے ہمراہ اعضا کا سوکھا پن اور طاقت تیزی سے ختم ہونے لگتی ہے ظاہری طور پر پاخانے زرد پانی کی مانند یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں پاخانہ سے شدید بو آتی ہے۔

گرم موسم میں پھل کھانے سے پیدا ہونے والے دستوں کے لئے سنکونا ہماری بہترین دوا ہے اس علامت پر سنکونا کی قریب ترین مماثل ادویات فیرم میٹ، آرسنک البم، فاسفورک ایسڈ، اولی اینڈر، آئرس ورسیکالر اور پوڈو فائلم ہیں۔

آرسنک البم اور فیرم میٹ کے دستوں میں غیر ہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے ان دونوں ادویات کے دست کھانا کھاتے ہوئے یا کھانا کھانے کے بعد آتے ہیں فاسفورک ایسڈ کے دست سنکونا سے مختلف ہوتے ہیں پاخانے تو وافر آتے ہیں مگر پاخانوں سے کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔

آئرس ورسیکالر گرمیوں کے دستوں کی دوا ہے کثیر دست آتے ہیں دستوں کے ہمراہ قے بھی ہوتی ہے صبح دو بجے یا تین بجے پاخانوں کا زور ہوتا ہے آئرس ورسیکالر سنکونا سے مختلف ہے کیونکہ آئرس میں ٹھنڈک موجود نہیں ہے۔

پوڈو فائلم کے دست فوارہ کی مانند آتے ہیں اور رات کی نسبت صبح اور دن کے وقت زیادہ آتے ہیں ممکن ہے کہ دستوں میں غیر ہضم شدہ غذا بھی خارج ہو بسا اوقات بچوں کے دستوں میں آٹے جیسا مادہ بھی خارج ہوتا ہے۔

اولی اینڈر کے دست بھی غیر ہضم شدہ غذا والے ہوتے ہیں ایک دن پہلے کھائی گئی غذا دستوں میں خارج ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ سنکونا لرزہ اور بخار کی بہت قیمتی دوا ہے سنکونا ایسے بخاروں کی دوا ہے جو تیسرے دن یا چوتھے دن چڑھ جاتا ہو یعنی تنے کا بخار یا چوتھیے کا بخار، لرزہ کے ہمراہ پیاس نہیں ہوتی بلکہ لرزہ سے پہلے اور بعد میں پیاس لگتی ہے لرزہ کے دوران یا تو مریض آگ کے پاس بیٹھتا ہے یا پھر خود کو کمبلوں میں لپیٹ لیتا ہے لیکن اس طرح حاصل کی گئی گرمی سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا لرزہ کے بعد طویل بخار ہوتا ہے بخار کے

دوران مریض کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کپڑے اتار دے بخار میں مریض کو پیاس نہیں لگتی
مریض کا چہرہ آگ کی سرخی لئے ہوتا ہے بخار کے دوران مریض حواس باختہ ہوتا ہے بخار کے
بعد کثیر پسینہ آتا ہے جو کمزور کر دیتا ہے شدید پیاس لگتی ہے اور بخار کے بعد بھی علامات جاری
رہتی ہیں چہرہ زرد میلا زرد جس کی وجہ صفرا کی ابتری ہوتی ہے تلی بڑھ جاتی ہے تلی کے ارد
گرد دکھن اور درد ہوتے ہیں یا پھر بھوک بالکل مر جاتی ہے یا بھوک بہت بڑھ جاتی ہے پاؤں کا
استسقاء ہو جاتا ہے کبھی کبھار اس کی وجہ خون کی مرکبیت کی خرابی ہوتی ہے لیکن استسقاء کی
وجہ تلی اور جگر کے دوران خون کی رکاوٹ ہوتی ہے۔ نیند خراب ہو جاتی ہے مریض جوں ہی
آنکھیں بند کرتا ہے اس کو شکلیں نظر آتی ہیں کونین سلفیٹ میں بھی یہ علامت موجود ہے۔
لیکن اس کی اضافی علامت یہ بھی ہے کہ لرزہ عین وقت پر واپس آجاتا ہے لرزہ عموماً صبح تین
بجے ہوتا ہے ناخن نیلے ہو جاتے ہیں اور ریڑھ میں سردی لگتی ہے۔

ممکن ہے کہ دونوں ادویات(ANTEPONING TYPE OF FEVERS)

بخار کی اقسام میں مظہر ہو سکتی ہیں بخار کی گرمی میں بہت پیاس لگتی ہے چہرہ سرخ ہوتا ہے زبان
درمیان سے زرد ہوتی ہے کنارے پیلے ہوتے ہیں بخار بتدریج کم ہوتا ہے پسینہ آتا ہے جس
سے افاقہ ہوتا ہے۔ سنکونا اور اس سے بنی ادویات کو باری کے بخاروں میں بہت زیادہ استعمال
کیا جاتا ہے ضروری ہے کہ سنکونا کو اس کی مماثل ادویات سے الگ کر لیا جائے۔

سب سے پہلے میں کاربنس فلوریڈا کا ذکر کروں گا اس دوا میں لرزہ لگنے سے پہلے نیند
مکمل آنا شروع ہو جاتی ہے مریض کو سردی محسوس ہوتی ہے مگر مریض کا جسم ہاتھ لگانے سے
گرم محسوس ہوتا ہے بخار کے ہمراہ غنودگی ہوتی ہے اور اس کے بعد کثیر پسینہ آتا ہے۔

مینیتھس اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سردی لگنے سے پہلے ہاتھوں کی انگلیوں
کے پورے برف کی مانند سرد ہو جائیں دراصل جسم کے وہ حصے جو مرکز سے دور ہوتے
ہیں (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں) وہ یخ بستہ ہو جاتے ہیں۔

کیپسیکم میں سردی کمر سے شروع ہوتی ہے سردی کے ہمراہ پیاس لگتی ہے مریض

کپڑا اوڑھ لے یا کمر پر گرم ٹکور کرے تو بہتری ہوتی ہے (اگنیشیا)۔

یوپے ٹوریم پرف اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سردی صبح کے وقت لگے یا ایک دن صبح اور دوسرے دن دوپہر کو سردی لگے اور بخار ہو جائے عموماً دن ۹ بجے سردی لگتی ہے سردی سے پہلے پیاس لگتی ہے اور کڑوی قے ہوتی ہے پانی پینے کے بعد مریض کو سردی لگنا شروع ہو جاتی ہے بخار کے بعد معمولی سا پسینہ آتا ہے۔

جب کونین کا غلط اور بے جا استعمال کیا گیا ہو اور لرزہ موسم بہار میں دوبارہ واپس آجائے تو لیکسیس کو استعمال کیا جائے۔

کینچالاگوا موسم بہار کے بخار میں مظہر دوا ہوتی ہے جب شدید لرزہ ہوتا ہو اور ہاتھ دھوبن کے ہاتھوں کی مانند شکن دار ہو جاتے ہوں۔

ملیریا بخار میں یوکلپٹس کی سفارش کی جاتی ہے لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ مجھے اس دوا کی بابت کوئی علم نہیں ہے یا میں اس کے بارے میں بہت کم جانتا ہوں۔

اپی کاک باری کے بخار کی دوا بھی ہے جب بخار کو کونین سے خراب کیا گیا ہو اور آپ مریض سے مکمل علامات حاصل نہ کر سکتے ہوں ہر علامت الجھی ہوئی ہو۔ اپی کاک میں یہ خاصیت ہے کہ علامات کو ترقی دے کر شفایاب کر دیتی ہے یا پھر آپ کو ایسی علامات مہیا کر دیتی ہے کہ آپ کسی دوسری دوا کا انتخاب کر سکتے ہیں اپی کاک کی مخصوص علامت یہ ہے کہ سردی کم لگتی ہے اور بخار طویل ہوتا ہے عموماً معدہ کی خرابی اور متلی ہمراہ موجود ہوتی ہے کونین یا ہومیوپیتھک ادویات کے اناڑی پن نے بخار خراب کر دیا ہو تو سیپیا بہترین دوا ہے۔

آرسنک البم کونین کے بد اثرات دور کرنے کی طاقت رکھتی ہے اس کی ضرورت تب پڑتی ہے جب بخار کا دورہ قریب قریب عین الوقتی ہو پیاس بہت زیادہ ہو تلی سوجی ہوئی ہو اور استسقاء کی علامات ظاہر ہو جائیں چہرے کا اعصابی درد ظاہر ہو جائے اور بار بار درد ہو آرسنک اس وقت بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کوئی بھی مرض بدل کر ملیریا کی شکل اختیار کرے ایسے حالات میں عام ادویات کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

ایک اور دواکار بووتج ہے جو مرض کی شدت میں فائدہ مند ہے خاص طور پر جب کونین کو بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو لرزہ کے دوران پیاس لگتی ہو جسم برف کی مانند سرد ہو خاص طور پر گھٹنوں سے پاؤں تک یا پھر رد عمل کی کمی ہو آپ حیران ہوں گے کہ ظاہری طور پر کس طرح ناامیدی ایک دوایا دوسری دوا سے امید میں بدل جاتی ہے۔

کچھ جسم ایسے ہوتے ہیں جن میں دلدل کی سمیت موجود ہوتی ہے ان جسموں کے لئے ضروری ہے کہ گہرا عمل کرنے والی ادویات استعمال کی جائیں ان ادویات میں سر فہرست ارینیاڈایاڈیما ہے یہ دواان افراد کے لئے موزوں ہے جن کو کوئی الگ قسم کا بخار نہیں ہوتا بلکہ مریض ہربار ٹھنڈ سے یا مرطوب موسم سے تکلیف اٹھاتے ہیں ان میں نازیبا علامات ہوتی ہیں کبھی ان کا ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے کبھی ان کے سارے جسم میں درد ہونے لگتا ہے ایسے تمام مریضوں میں مزاجی دلدل کی سمیت موجود ہوتی ہے ارینیاڈایاڈیماان افراد کا مزاج اتنا بدل دیتی ہے کہ مریض مرطوب موسم میں دوبارہ تکلیف نہیں اٹھاتا۔ ایسے حالات میں ملیریا آفشی نیلس سے موازنہ کرنا بہت ضروری ہے۔

کئی مریضوں میں آپ کو فیرم میٹ استعمال کرنی پڑے گی تاکہ کونین کے بد اثرات دور کئے جاسکیں خاص طور پر اس وقت جب فیرم میٹ کی خفیہ خون کی کمی موجود ہو۔ خون ابل کر چہرے پر آجاتا ہو اور عروق دمویہ میں دھڑکن ہوتی ہو تلی بڑھی ہوئی ہو اور پاؤں کا استسقاء ہو۔

سنکونا کی جانب واپس چلتے ہیں سنکونا دق کے بخار میں بھی بہت خدمت گزار ثابت ہوتی ہے ایسے بخار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیپ کا عمل ابتدا کر چکا ہے جب کسی پھوڑے کے خشک ہونے کے بعد دق کے بخار کی علامات ترقی کر جاتی ہیں تو بڑے ڈاکٹر کو بلایا جاتا ہے کہ وہ دوا دے۔ گال سرخ ہوتے ہیں مریض بہت پریشان ہوتا ہے یہ پریشانی اور تنگ مزاجی مریض کی قوت سے بے اندازہ زیادہ ہوتی ہے مریض بخار کی وجہ سے اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ تکیہ سے سر بھی نہیں اٹھا سکتا دست مریض کی کمزوری میں اور اضافہ کر دیتے ہیں رات کو

شدید پسینے مریض کو اور کمزور کر دیتے ہیں۔

سنکونا کے ساتھ آپ اس کی مماثل ادویات کو بھی نگاہ میں رکھیں یہ ادویات آرسنک اور کاربو و تیج ہیں آپ کو ایسے مریضوں سے پالا پڑے گا جن میں سنکونا اپنا کام ختم کر دے گی اور مریض کی صحت میں ترقی لانے سے قاصر ہو گی تب آپ کو بقایا موجود علامات پر کاربو و تیج یا آرسنک کا انتخاب کرنا پڑے گا۔

جب مزمن پھوڑا پھٹنے سے مریض کی قوت حیات جواب دے جائے جیسا کہ ریڑھ کی ہڈی کی بوسیدگی سے پیدا ہو جاتا ہے دونوں ادویات کی علامات مماثل ہیں دونوں میں سے ایک دوا کا انتخاب مشکل ہوتا ہے تاآنکہ کوئی علامت ایک یا دوسری دوا کی جانب اشارہ نہ کرے۔

سنکونا کی مانند سوریٹم بھی رات کے پسینوں میں مددگار ثابت ہوتی ہے سوریٹم تب مظہر دوا ہوتی ہے جب کسی شدید مرض کے بعد رات کو بہت زیادہ پسینے آتے ہوں مثلاً ٹائی فائڈ بخار کے بعد مریض بہت ناامید ہوتا ہے اسے امید ہی نہیں ہوتی کہ وہ شفایاب ہو جائے گا مریض کمزور ہوتا ہے ہاتھ کانپتے ہیں کمر اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ سلفر بھی بہت مماثل دوا ہے۔

اگر شرابیوں کو دق کا بخار ہو اور ان کے پھیپھڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو تو بھی آپ سنکونا استعمال کر سکتے ہیں سنکونا کو بے ترتیب حالات میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے خواہ پھیپھڑوں میں بے ترتیبی ہو یا بیرونی رگوں میں ہو۔ اگر بے ترتیبی پھیپھڑوں میں ہو تو دق کا بخار موجود ہو گا اور سانس سے بدبو آتی ہو گی اس علامت پر سنکونا، لیکسیس، آرسنک البم اور سیکیل کار کی ہمسری کرتی ہے سانس کی بدبو جس کا ذکر کیا گیا ہے اس کو زکام کی وجہ سے پیدا ہونے والی سانس کی بدبو سے نہ ملائیں کیونکہ زکام کی وجہ سے پھیپھڑوں میں بلغم بہت دیر تک موجود رہتا ہے اور اس میں بوسیدگی کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور بدبو آنے لگتی ہے لیکن جب مریض خاموشی سے سانس لے رہا ہو تو آپ کو کوئی بدبو محسوس نہ ہو گی جوں ہی مریض گہری کھانسی کرے گا تو

سانس خوفناک حد تک بدبودار ہو جائے گا ایسی کھانسی کی نمبر ایک دوا لیپیکم اور نمبر دو دوا سینگو نیریا ہوتی ہے۔

بسا اوقات جوڑوں کی سوزش میں بھی سنکونا مظہر دوا نظر آئے گی سوزش کی ابتدا میں نہیں بلکہ جب باری کا بخار گزر چکا ہو جوڑا بھی تک سوجے ہوئے ہوں ایسے مریضوں میں درد جھٹکے دار اور دباؤ دار ہوتے ہیں مریض آپ کو پاس آنے کی اجازت نہ دے گا بیرونی جلد اتنی پرحس ہوتی ہے کہ اگر آپ متاثرہ حصے کو چھولیں تو مریض درد سے بلبلا اٹھے گا ایسی حالت میں کونین سلفیٹ بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

سنکونا اعصابی دردوں کی دوا بھی ہے خاص طور پر ان اعصابی دردوں کی دوا ہے جو حلقہ چشم کے نیچے دونوں اطراف ہوتے ہوں اور علامات مخصوص وقت پر آتی ہوں اور معمولی سا چھوا جانا بھی ناقابل برداشت ہو یا ہوا کے جھونکے سے مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہو اگر ان اعصابی دردوں کی بنیاد ملیریا ہو تو سنکونا زیادہ مظہر دوا ہوتی ہے اس علامت پر آپ کو سنکونا کا موازنہ سیڈرون سے کرنا چاہیے کیونکہ سیڈرون ملیریا کی وجہ سے پیدا ہونے والے حلقہ چشم کے اعصابی دردوں کی دوا ہے اور سیڈرون کی علامات جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں عین الوقتی ہوتی ہیں۔

یرقان میں آپ کو سنکونا استعمال کرنی چاہیے جب جسم کی جلد اور آنکھوں کا سفید حصہ زردی مائل ہو جگر سوجا ہوا ہو چھونے سے پرحس ہو اور شکم کی دائیں جانب ایسا احساس ہو کہ جیسے جلد کے نیچے کوئی زخم موجود ہے پاخانہ کا رنگ سفید ہو پاخانہ کے ہمراہ بدبودار ہوا خارج ہو یا پھر دست موجود ہوں سنکونا اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب مباشرت کی زیادتی یا رطوبات زندگی ضائع ہونے یا الکحل کے زیادہ استعمال اور معدہ اور چھوٹی آنت کے ابتدائی حصے میں شدید سوزش کی وجہ سے یرقان پیدا ہو گیا ہو۔

سنکونا کی دافع اثر ادویات آرسنک البم۔ اپی کاک۔ کاربو ویج۔ لیکسیس۔ پلساٹیلا۔ فیرم میٹ۔ اور وریٹرم البم ہیں ان میں سے بہت سی ادویات کے اظہار میں آپ کو بتا چکا ہوں۔

سنکونا اور مارفیا ایک دوسرے کی دماغی علامات کی دافع ہیں

سنکونا اور بیلاڈونا ایک دوسرے کے بخار اور دل کی علامات کی دافع ہیں۔

لیکچر نمبر ۳۶

اپی کاک اور کافیا کروڈا

اپی کاک	برائی اونیا۔ پلساٹیلا۔ نکس وامیکا۔ سنکونا
	انٹی مونیم کروڈم۔ ٹیکم
	آرسنک البم۔ انٹی مونیم ٹارٹ۔ وریٹرم البم
	لوبیلیا انفلاٹا
کیوپرم میٹ	ٹیکم۔ آرسنک البم۔ نکس وامیکا

اپی کاک سیفا ایلس ایک چھوٹی سی جھاڑی ہے جو برازیل میں پیدا ہوتی ہے اس کا ذائقہ تیز کڑوا ہوتا ہے اور متلی پیدا کرتا ہے اس کی ایک مخصوص بو ہوتی ہے جو چند افراد میں چھینکوں سے لے کر دمہ تک پیدا کر دیتی ہے چند افراد کی آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہے ان کی آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں آنکھوں کے نیچے ڈھیلی سوجن پیدا ہو جاتی ہے شدید زکام لگ جاتا ہے اور آنکھوں کے اوپر کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

اپی کاک کا مخصوص ست ایمی ٹین ہے جو دوا کو اپنی خصوصیت کی وجہ سے قے آور بناتا ہے۔ اپی کاک میں ایک تیزاب بھی پایا جاتا ہے جس کو اپی کاہنک ایسڈ کہتے ہیں اپی کاک میں ایک فراری تیل بھی ہوتا ہے جس میں سے بدبو آتی ہے اس بدبودار فراری تیل کا بھی دوا کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق موجود ہے اس کا اثر پھیپھڑوں معدہ کے اعصاب اور لعاب دار جھلیوں پر ہوتا ہے اسی وجہ سے اپی کاک دمہ میں استعمال کی جاتی ہے۔

اپی کاک کا مطالعہ آسان ہے۔

یہ دوا خاص طور پر پھیپھڑوں معدہ کے اعصاب اور لعاب دار جھلیوں پر اثر انداز ہوتی ہے ایلوپیتھ حضرات اس کو دمہ اور پھیپھڑوں کی سوزش میں استعمال کرتے ہیں تاکہ دمہ کا دورہ دور

کیا جاسکے۔ پھیپھڑوں کی سوزش میں اسے قے لانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یقیناً یہ وقتی افاقہ پیدا کرتی ہے۔

اپی کاک غذا کی نالی اور پھیپھڑوں کی لعاب دار جھلیوں کے استر سے خاص لگاؤ رکھتی ہے۔ اس دوا کی مخصوص خاصیت متلی اور قے پیدا کرنا ہے یہ اتنی نمایاں اور خصوصی علامت ہے کہ وہ تمام امراض جہاں اپی کاک مظہر دوا ہو گی یہ علامت موجود ہو گی۔

اگر اپی کاک کا تفصیل سے مطالعہ کیا جائے تو اپی کاک ان مریضوں کی دوا ہے جو آسانی سے تنک مزاج ہو جاتے ہوں بہت آرزوئیں رکھتے ہوں یہ نہ جانتے ہوں کہ ان کی خواہش کیا ہے۔ اگر مریض بچہ ہے تو مسلسل روتا چلا تا رہتا ہے اگر بالغ ہے تو تنک مزاج چڑچڑا اور بد خو ہوتا ہے ہر بات کو اپنی حکم عدولی سمجھتا ہے۔

پس آپ کو اپی کاک سر درد میں مظہر نظر آئے گی۔ یہ درد گھٹیاوی بنیاد رکھتے ہیں اس سر درد کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جیسے سر کی ہڈیاں چھل گئی ہوں یا ہڈیاں کچلی جارہی ہوں یہ احساس زبان کی جڑ تک جاتا ہے سر درد کے ہمراہ متلی اور قے بھی ہوتی ہے۔ آپ اپی کاک کو یک جانبی سر درد میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب اس کے ہمراہ موت کی سی متلی ہو ایسے حالات میں مریض کا چہرہ زرد آنکھوں کے گرد نیلے حلقے اور چہرے سے شدید متلی کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے یہ علامت بالغوں کی نسبت بچوں میں زیادہ نظر آتی ہے آپ دیکھیں گے کہ بچے کے منہ کے کونے کھچے ہوئے ہیں ناک سے منہ کے کونوں تک لکیر سے متلی کا اظہار ہوتا ہے آپ کے دماغ میں اچانک اپی کاک انٹی موینیم ٹارٹ اور خاص طور پر ایتھوزا کا خیال آئے گا۔

اپی کاک کے اس پھاڑنے والے سر درد میں آپ کو وریٹرم البم سے موازنہ کرنا چاہیے۔ وریٹرم البم میں بھی دماغ کے اندر اِدھر اُدھر درد ہوتا ہے اور چھل جانے کا احساس ہوتا ہے ایک اور دوا ٹیلیا ہے جس میں یہ علامت پائی جاتی ہے مزید برآں معدہ کی وہ علامات جو اپی کاک کو طلب کرتی ہیں امیرانہ غذا جیسے کہ پیسٹریاں سور کا گوشت۔ گوشت پھل ٹافیاں

چیونگ گم آئس کریم وغیرہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ تمام شکایات میں متلی کا موجود ہونا ضروری ہے صفرا کی قے غذا کھانے کے فوراً بعد قے (آرسنک) مرغن غذا یا غیر ہضم غذا کھانے کے بعد قے بلغم کی قے حاملہ کی صبح کی متلی زبان عموماً صاف ہوتی ہے یہ ایسی علامت ہے جو اپی کاک کو نکس وامیکا اور انٹی مونیم کروڈم سے الگ کرتی ہے۔ معدہ میں تشویش معدہ ڈھیلا اور لٹکا ہوا محسوس ہوتا ہے (سٹافی سیگریا۔ لوبیلیا انفلاٹا۔ ٹیبکم۔ تھین)۔

اپی کاک کی معدہ کی علامات کا موازنہ تین ادویات سے کیا جانا چاہیے سب سے پہلی دوا پلساٹیلا ہے۔ دونوں ادویات مرکب غذا جیسے پیسٹری سور کا گوشت آئس کریم چربی دار غذا سے پیدا ہونے والی معدہ کی تکالیف میں مظہر ہوتی ہیں ممکن ہے کہ پلساٹیلا مرض کے حملہ کے دوران دونوں میں سے بہتر ثابت ہو جبکہ معدہ میں وہ غذا موجود ہو جس کو معدہ قبول نہ کر رہا ہو اور اپی کاک تو اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب معدہ خالی ہو اور صرف کھائی گئی غذا کے اثرات باقی ہوں دونوں ادویات کا اختلاف زبان کی رنگت میں ہے اپی کاک کی زبان صاف یا اس پر معمولی سی پشم ہوتی ہے جبکہ پلساٹیلا کی زبان پر میلی سفید یا زرد پشم ہوتی ہے اور منہ کا ذائقہ ناگوار ہوتا ہے۔

آرسنک البم اپی کاک کی پیروکار ہے جب معدہ کی خرابی غیر ہضم غذا سے پیدا ہوئی ہو خاص طور پر جب معدہ کو اچانک ٹھنڈا کر دیا گیا ہو آئس کریم یا یخ بستہ پانی استعمال کیا گیا ہو قے آجاتی ہے معدہ میں جلن ہوتی ہے دست آنے لگتے ہیں بے چینی ہوتی ہے۔

انٹی مونیم کروڈم بھی اپی کاک کی مانند نزلہ معدیہ میں مفید ہے جب معدہ کی خرابی مرکب غذا کے استعمال یا پیسٹریاں وغیرہ کھانے سے پیدا ہوئی ہو زبان پر گاڑھی سفید پشم ہوتی ہے جیسے کہ زبان پر سفیدی کی گئی ہو۔

جب بچوں میں مرغن غذا نے اینٹھنیں پیدا کر دی ہوں تب بھی اپی کاک مظہر دوا ہوتی ہے حتیٰ کہ جب بچوں کے دانت نکل رہے ہوں اور ان میں اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تب بھی اپی کاک استعمال کی جا سکتی ہے یا ایسی اینٹھنیں جو خارش دبا دینے سے پیدا ہو گئی ہوں یا سردی لگ

جانے سے اینٹھنیں پیدا ہو جائیں یہ اینٹھنیں بہت سخت ہوتی ہیں اور کبھی کبھار یہ سختی بالترتیب ڈھیلے پن کے ساتھ آتی ہے اور دونوں بازو جھٹکا لگ کر ایک دوسرے کی جانب جاتے ہیں۔

ممکن ہے شکم میں قولنجی درد بھی ہوں یہ درد پکڑنے والے ہوتے ہیں درد ناف میں ہوتا ہے جیسے کسی نے ہاتھ سے بڑی آنت کو پکڑ لیا ہو یا پھر قولنجی درد شکم میں گولی کی مانند بائیں سے دائیں آتے ہیں پاخانے یا تو سبز ہوتے ہیں یا پھر ان کا رنگ زرد اور پتلے پاخانے آتے ہیں ان پر آؤں اور خون لگا ہوتا ہے کبھی کبھار پاخانے تخمیری ہوتے ہیں جیسے کہ راب ہو یہ اچھا موازنہ ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

جب یہ پاخانے جھاگ دار ہوں تو راب کی مانند ہوتے ہیں کبھی کبھار سیاہ پاخانے آتے ہیں جس کی وجہ صفرا کی شمولیت ہے کئی مریضوں کو پاخانہ کے ہمراہ مروڑ پڑتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ آنتوں کی جھلی کے استر میں سوزش موجود ہے۔ بچوں کے موسم گرما کے اسہال میں اپی کاک مظہر دوا ہوتی ہے آپ کو بچے کے چہرے پر بے رونقی اور زردی نظر آئے گی آنکھوں کے گرد نیلے حلقے اور تالو ابھی کھلا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ غذا کی کمی کا شکار ہے ممکن ہے بچے کا چہرہ نکسیر کی وجہ سے زرد ہو بچہ غنودگی میں ہوتا ہے بچے کے پٹھے نیند کے دوران جھٹکتے ہیں بچہ نکسیر کے تسلط تلے ہوتا ہے بار بار نکسیر آتی ہے اور یہ حالت پہلے سے ہی دماغی استسقاء کی ہم شکل ہوتی ہے آپ کو سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اپی کاک کا تعلق معدہ کی علامات سے ہے اور سر کی معکوس علامات میں اپی کاک مظہر نہیں ہو سکتی۔ آپ دیکھیں گے کہ متلی اور قے بھی موجود ہو گی بچہ جو کچھ کھائے گا یا پئے گا قے کر دے گا خاص طور پر اپی کاک ان مریضوں کی دوا ہوتی ہے جن میں آرسنک سے پہلے اپی کاک کی علامات ہوتی ہیں آرسنک جو کہ پہلے ہی مظہر تھی امراض شکم میں اپی کاک کی پیروی کرتی ہے۔

چند مریض بچوں میں جب شکم کی خرابی موجود ہو تو اپی کاک اور دوسری ادویات جن کا میں ذکر کر چکا ہوں ناکام ہو جاتی ہیں تب آپ کے لئے بہت ضروری ہے کہ آپ دماغ

میں درج ذیل ادویات کی جانب توجہ کریں اگرچہ یہ ادویات باربار مظہر نہیں ہوتیں مگر ممکن ہے فائدہ مند ثابت ہوں۔

اونوتھیرا بینس اسے شام کا جنگلی گلاب بھی کہا جاتا ہے یہ کھیتوں اور غیر مزروعہ زمینوں میں نظر آتا ہے جب اسہال کی وجہ سے شدید کمزوری پیدا ہورہی تو یہ بہت قیمتی دوا ہے پانی کی مانند پتلے دست آتے ہوں کہا جاتا ہے کہ ٹینک ایسڈ کی وجہ سے یہ دوا قابض تاثیر رکھتی ہے فی الواقعہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقی ہومیوپیتھک دوا ہے جو اسہال پیدا کرتی ہے اور ان کو شفایاب بھی کرتی ہے۔پاخانہ کسی کوشش کے بغیر خارج ہو جاتا ہے اسہال کے ہمراہ پریشانی اور ضعف موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ استسقاء دماغ (HYDROCEPHALU'S) کی ابتدا میں بھی کارآمد ہے۔

گنیفائلم۔ صبح کے پتلے بدبودار دست پیدا کرتی ہے جو دن کے وقت دوبارہ آتے ہیں۔اس دوا کے آزمائش کنندگان بچے تھے ان بچوں نے موسم گرما کے اسہال کی بہت اچھی تصویر پیش کی۔بچوں کی انتڑیوں سے گڑگڑ کی آوازیں آتی تھیں قولنجی درد ہوتے تھے اور ان علامات کے ہمراہ بچوں میں غصہ اور تنک مزاجی تھی۔ پیشاب کی مقدار کم بھوک اور ذائقہ ختم۔ایک ہومیو پیتھ مصنف نے اس کے بہت فائدے تحریر کئے ہیں ڈاکٹر ہیل نے بھی اپنی دافع امراض کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

جیرنیم میکولیٹم۔بچوں کی کامیاب دوا ہے۔ ڈاکٹر ہیل نے جیرنیم میکولیٹم اور دوسری قابض ادویات پر آٹھ صفحات کا مقالہ لکھا تھا اور اپنے قانون کے مطابق ادویات کے عمل کو دو حصوں میں تقسیم کیا یعنی ابتدائی علامات اور ثانوی علامات اور دوا کے استعمال کے دو قول وضع کئے ہیں اگرچہ دوا کی آزمائش مختصر ہے مگر یہ قول دوا کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتے ہیں پاخانہ کرنے کی مسلسل اور مضبوط خواہش مگر کچھ وقت کے لئے پاخانہ خارج نہیں ہوتا بعد ازاں بغیر کوشش یا بغیر درد کے پاخانہ خارج ہو جاتا ہے منہ خشک ہوتا ہے زبان کی نوک پر جلن ہوتی ہے۔ایلوپیتھ حضرات جیرنیم میکولیٹم کو بطور قابض استعمال کرتے ہیں۔

پاؤلینیا سار بیلس۔ اسہال میں اس دوا کی سفارش کی جاتی ہے سبز رنگ کے باافراط دست آتے ہین لیکن پاخانہ مین بو نہیں ہوتی۔

اوپنیشیا کی سفارش ڈاکٹر برڈک کرتے ہیں ڈاکٹر برڈک بہت احتیاط سے مشاہدہ کرتے ہیں اگرچہ میں نے ذاتی طور پر اس دوا کو استعمال نہیں کیا اور میں اس کو بطور نئی دوا پیش کر رہا ہوں معدہ اور آنتوں سے متلی اٹھتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ شکم کے نچلے حصے میں آنتیں بیٹھ گئی ہوں (بالغوں میں علامت) بچوں کے لئے ہمیں اس دوا کی ضرورت پڑتی ہے جب بچوں کے شکم کا نچلا حصہ مرض کا مرکز ہو کیونکہ یہ دوا اسی جگہ حملہ آور ہوتی ہے۔

نیو فرلیوٹم۔ زرد رنگ کے اسہال پیدا کرتی ہے جو صبح کے وقت زیادہ آتے ہیں یا تو درد کے بغیر یا قولنجی درد ہوتا ہے یہ دوا ٹائی فائڈ بخار کے دوران آنے والے اسہال میں استعمال کی گئی ہے یقیناً نیوفرلیوٹم اعصابی کمزوری پیدا کرتی ہے یہ صرف بچوں کے امراض میں ہی کام آئے گی ہمیں چاہیے کہ ہم اس دوا کی جانب اس وقت دیکھیں جب کیمومِلا اور چیلی ڈونیم ناکام ہو چکی ہوں اور ضعف بہت نمایاں ہو۔

کالی برومیٹم۔ بچوں کے موسم گرما کے اسہال میں بڑی کامیابی سے استعمال کی جاتی رہی ہے جب شدید ضعف موجود تھا جلد سرد اور دماغی استسقاء کی علامات موجود تھیں۔ موازنہ کریں (سنکونا) (دماغ کے استسقاء کی ابتدا جب بار بار اسہال آنے لگتے ہوں (کلکیریا فاس۔ کاربوو تیج۔ وریٹرم البم۔ کیمفر

آیئے واپس اپی کاک کی جانب چلیں ہمیں اپی کاک کا ایک اور اثر یاد رکھنا چاہیے اور یہ بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ اپی کاک کا آنتوں پر اثر۔ اپی کاک آلات تنفس کی لعاب دار جھلیوں پر اثر کرتی ہے خواہ زکام ہو ناک بند محسوس ہو بسا اوقات نکسیر بھی آجاتی ہے سونگھنے کی حس جاتی رہتی ہے متلی ہوتی ہے آلات تنفس کی لعاب دار جھلیوں کا نزلہ ہوتا ہے اس علامت پر آپ اپی کاک کا موازنہ ایلم سیپا سے کریں ایلم سیپا عام نزلہ کی دوا ہے ناک سے پتلا خراش دار پانی نکلتا ہے اور آنکھوں سے غیر خراش دار آنسو آتے ہیں حلق میں کھردرے پن کا احساس ہوتا

ہے حنجرہ میں گدگدی ہو کر کھانسی اٹھتی ہے میں یہ کہوں گا کہ اگرچہ ایلم سیپا یہ علامات دور کردے گی لیکن سوزش سینہ پر قبضہ کرے گی ایلم سیپا کے اس عمل کو فاسفورس روکتی ہے۔

یوفریشیا بھی ایلم سیپا سے بہت مماثلت رکھتی ہے مگر یوفریشیا میں آنکھوں سے خراش دار پانی اور ناک سے غیر خراش دار پانی آتا ہے۔ موٹے اور گول مٹول بچوں کے زکام میں آرسنک اپی کاک کی پیروی کرتی ہے۔

اب جبکہ اپی کاک معدہ اور آلات تنفس کے اعصاب پر بہت نمایاں طور پر اثرانداز ہوتی ہے اس لئے ہمیں امید ہونی چاہیے کہ ایسی سوزشیں جو معدہ اور آلات تنفس کے اعصاب میں ابتری پھیلاتی ہوں تو اپی کاک فائدہ مند دوا ہونی چاہیے جیسا کہ دمہ۔ جب سینہ میں سکڑاؤ کا احساس ہو ذرا سی حرکت سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہو جب مریض کھانسے تو سینہ میں بلغم کھڑ کھڑائے مگر بلغم باہر نہ نکلے۔ اس طرح کے دمہ میں آپ کو اپی کاک کی ضرورت محسوس ہو گی۔ ایسے دمہ کے مریض موٹے اور ڈھیلے جسم والے ہوتے ہیں یہ مریض خواہ بچے ہوں یا بڑے یہ گرم مرطوب موسم سے پر حس ہوتے ہیں۔

دمہ میں اپی کاک کی قریب ترین مماثل دوا آرسنک البم ہے جو اکثر زکام یا دمہ میں کام آتی ہے۔ کیوپرم میٹ اس وقت کام آتی ہے جب کہ تشنجی عنصر غالب ہو چہرہ نیلا ہو جاتا ہے حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے اور مریض کو دمہ میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

اپی کاک سے قریبی مماثلت رکھنے والی ایک اور دوا لوبیلیا انفلاٹا ہے لوبیلیا کے دمہ کے ہمراہ معدہ کے اوپری حصے میں کمزوری کا احساس ہوتا ہے یہ کمزوری بڑھ کر سینہ میں پھیل جاتی ہے متلی ہوتی ہے منہ میں تھوک بڑھ جاتا ہے اور ایسا احساس ہوتا ہے کہ جیسے معدہ میں کوئی ڈھیلا پڑا ہے۔

نوزائیدہ بچوں کے آلات تنفس کی سوزش میں اپی کاک ہماری بہترین دوا ہے۔ خاص طور پر جب اس سوزش کی وجہ گرم مرطوب موسم ہو۔ سینہ بلغم سے بھرا ہوا ہوتا ہے سینہ میں بلغم کی کھڑ کھڑاہٹ ہوتی ہے تشنجی کھانسی ہوتی ہے عموماً کھانسی کے ہمراہ بلغم کی

قے ہوتی ہے ممکن ہے بخار بھی ہمراہ ہو تب بھی اپی کاک مظہر دوا ہوتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچے کے سینے میں بلغم کے اجتماع کی وجہ سے اس کو سانس لینے میں دقت ہو رہی ہو ایسے حالات میں میں نے اپی کاک کی تمام طاقتیں تین طاقت سے بیس ہزار طاقت تک استعمال کی ہیں اور میں دوا کے عمل سے مطمئن ہوں۔ ایکونائٹ کا وقت گزرنے کے بعد اپی کاک کا اظہار ہوتا ہے کیونکہ فاسد مواد پیدا ہونا شروع ہو چکا ہوتا ہے اگر آپ ہومیوپیتھی کے قوانین پر ثابت قدمی سے عمل کریں تو آپ ایکونائٹ اور اپی کاک بدل بدل کر نہیں دیں گے اپی کاک دینے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ بلغم اب آلات تنفس کی دیواروں سے چپکا ہوا نہیں ہے اور آسانی سے اکھڑ رہا ہے۔

میں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ علامات میں دو یا تین تبدیلیاں ممکن ہیں جو اپی کاک کی کسی مماثل دوا کو طلب کریں ایک تبدیلی انٹی مونیم ٹارٹ کو طلب کرتی ہے جب کھانسی تو کم ہو جائے مگر بلغم ختم نہ ہو رہا ہو کھانسی کا کم ہو جانا کوئی اچھی علامت نہیں ہے اگرچہ بچے کی ماں ایسا سوچے گی۔ کہ بچہ بہتر ہو رہا ہے لیکن بچے کا سینہ بلغم سے پر ہوتا ہے اس لئے بچہ کھانسی نہیں کر رہا بچہ زیادہ غنودگی میں رہے گا آپ انٹی مونیم ٹارٹ اس وقت تک دہراتے جائیں جب تک کہ کھانسی بڑھ نہ جائے۔

دوسری تبدیلی فاسفورس کو طلب کرتی ہے لیکن فاسفورس اس وقت استعمال کی جائے جب سوزش کی علامات بڑھ جائیں پھیپھڑوں پر اچانک نمونیہ کا حملہ ہو جائے جو معالج سرد علاقوں میں رہتے ہیں ان کو یہ مرض زیادہ نظر آئے گا اگر ایکونائٹ کے ساتھ اپی کاک انٹی مونیم ٹارٹ اور فاسفورس معالج کے پاس موجود ہوں تو وہ معالج ڈھیروں مریضوں کو شفایاب کر سکتا ہے۔

اس کے باوجود ممکن ہے کہ دوسری ادویات کی بھی ضرورت محسوس ہو کیونکہ چند مریضوں میں انٹی مونیم ٹارٹ مظہر دوا ہوتے ہوئے بھی علامات پر قابو پانے میں ناکام ہو جاتی ہے تب ہمیں سلفر کا سہارا لینا پڑتا ہے کیونکہ سلفر صحت مند انسانوں کے آلات تنفس کی

لعاب دار جھلیوں میں سوزش پیدا کرتی ہے سینہ بلغم سے بھر جاتا ہے اور بلغم کی خر خراہٹ کی آواز آتی ہے خصوصاًبایاں پھیپھڑا متاثر ہوتا ہے۔ سلفر خاص طور پر اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب نوزائیدہ بچوں کو نمونیہ ہو جائے اور پھیپھڑوں کی ہوائی نالیاں پھیل نہ سکیں ایسے حالات میں سلفر نے مجھے بہت کامیاب کیا ہے۔

ایک اور دوا ٹیری بن تھینا ہے میں اس کو اس وقت استعمال کرتا ہوں جب بچہ غنودگی میں ہو ایسا محسوس ہو کہ پھیپھڑوں میں رکاوٹ آچکی ہے اہم علامت یہ ہے کہ پیشاب میں خون کی آمیزش ہوتی ہے اور پیشاب کم آتا ہے یہاں ٹیری بن تھینا کا بار بار دھرایا جانا ضروری ہے۔

ان ادویات کے باوجود ایک اور دوا لائیکو پوڈیم ہے جو دائیں پھیپھڑے پر نمایاں اثر رکھتی ہے دائیں پھیپھڑے میں بلغم کا اجتماع ہوتا ہے اور زوردار خرخراہٹ ہوتی ہے بلغم زرد اور کثیف نکلتا ہے۔

ہم اپی کاک کو کالی کھانسی میں بھی استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ اس کا وصف تشنجی کھانسی پیدا کرنا ہے اور پھیپھڑوں اور معدہ پر اثر انداز ہونا ہے علاوہ ازیں آپ کو تشنجی اینٹھنیں بھی موجود ملیں گی کھانسی کے دوران بچہ سخت ہو جاتا ہے اکڑ جاتا ہے سانس رک جاتا ہے بچے کا چہرہ زرد یا نیلا ہو جاتا ہے آخر کار بچہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور بلغم کی قے کرتا ہے بلغم کے اخراج سے بچے کو افاقہ ہو جاتا ہے ان علامات پر اپی کاک بہت کار آمد دوا ہے میں یہاں آپ کو بتاتا چلوں کہ دوا اور مماثل ادویات بھی ہیں ایک دوا سائنا ہے اور آپ سائنا کو محض کیڑے نکالنے والی دوا نہ سمجھیں۔ سائنا کالی کھانسی WHOOPING COUGH میں مفید ہے جب درج بالا علامات موجود ہوں لیکن ان علامات کے علاوہ جونہی کھانسی کے دورہ کا اختتام ہوتا ہے غذا کی نالی سے کڑکڑاہٹ کی آواز آتی ہے علاوہ ازیں آپ کو بچے کے دانت پیسنے کی علامت بھی نظر آئے گی ایسے حالات میں یقیناً سائنا اپی کاک سے بہتر دوا ہوتی ہے۔

کیوپرم میٹ اپی کاک کی پیروکار ہے جب کالی کھانسی میں تشنج ہوتا ہو خاص طور پر

جب بچے کے پیٹ میں کیڑے بھی ہوں اور کالی کھانسی بھی ہو عضو کو جھکانے والے پٹھوں میں اینٹھنیں ہوتی ہوں۔

اپی کاک ہم بخاروں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب باری کا بخار ہو اور مریض کا بخار خراب ہو چکا ہو سردی کم لگتی ہو اور طویل بخار ہو جاتا ہو متلی ہوتی ہو خاص طور پر جب کونین کا بے تحاشہ استعمال کیا گیا ہو۔

پیشاب میں خون آنے کے مرض (HAEMATURIA) میں جب گردوں سے خون آرہا ہو متلی ہو سینہ پر جبر ہو سانس لینے میں دشواری ہو شکم میں کاٹنے والے درد ہوں تو اپی کاک بہت عمدہ دوا ہے جو مریض اپی کاک میں کام کرتے ہیں ان کی آنکھوں میں شدید سوزش ہو جاتی ہے اس حقیقت نے ڈاکٹر جوسٹ کی راہنمائی کی کہ دوا کو آنکھوں کی سوزش (OPTHALMIA) میں استعمال کیا جا سکتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خنازیری مزاج بچوں کی آنکھوں کی سوزش کو اپی کاک سے شفایاب کیا ہے آنکھوں میں پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں آنکھوں سے بہت پانی نکلتا ہے جونہی آنکھ بند کر کے کھولی جاتی ہے آنسوؤں کا سیلاب آجاتا ہے تاہم اگر سوزش آنکھ کی پتلی میں ہو تو ڈاکٹر جوسٹ ایپس میلی فیکا کو اہم قرار دیتے ہیں۔

لیکچر کے اختتام پر مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو اپی کاک کے مزاج کے متعلق بیان کرتا چلوں ہم نے بطور ہومیو پیتھک دوا اپی کاک کا مطالعہ کیا ہے یہ ان افراد میں مظہر دوا ہوتی ہے جن میں خواہشات کی بھرمار ہو لیکن وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ ان کو کیا درکار ہے بچے ہوں تو مسلسل روتے رہتے ہیں بڑے ہوں تو تنک مزاج اور ترش رو ہوتے ہیں اپنی ہر بات کو حکم عدولی سمجھتے ہیں۔

بسمتھ اپی کاک کے عمل میں مداخلت کرتی ہے۔

اوپیم اپی کاک کے آلات تنفس کی لعاب دار جھلیوں پر اثر کو بڑھا دیتی ہے۔

دوا کی مرکزی علامت "متلی" ہے۔

کافیا عربیکم (عربی قہوہ)(قشر خولان)

کافیا بطور مشروب پوری دنیا میں بے انتہا استعمال کی جاتی ہے کافیا کا کھار کیفین کیمیائی طور پر بہت سے دوسرے عناصر سے مماثل ہے مثلاً تھین جو چائے کا عنصر ہے کیمیائی طور پر کیفین کا تعلق یورک ایسڈ اور زینتھین سے ہے۔

کیفین پیشاب میں یوریا کی مقدار کو کم کر دیتی ہے یہ اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب جسم میں سے یوریا کی زیادہ مقدار خارج ہو رہی ہو جب مریض نے سخت گرم موسم میں بہت محنت کا کام کیا ہو سخت محنت اور سخت گرمی کی وجہ سے چونکہ جسم دہری تھکن کا شکار ہو جاتا ہے تب کافی کا ایک کپ بہت اچھی شے ہے اسے بے خوابی کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جب کہ بچے کی پیدائش کی محنت کرنے کے بعد زچہ کو نیند نہ آتی ہو۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کافی جوان افراد کے لئے کوئی اچھی شے نہیں ہے لیکن عمر رسیدہ افراد کے لئے بہتر ہے کہ ایسا انسان جو کاروبار کر رہا ہو یا وہ فرد جس نے سارا دن محنت کی ہو یا ایک ایسا بوڑھا جس کی قوتیں ضائع ہو چکی ہوں اور ناقابل اصلاح ہوں تو اس کے لئے کافی فائدہ مند ہے حقیقت میں یہ ہر محنت کش کی فطرت ہے کہ وہ کافی کو بطور مشروب استعمال کرتا ہے کیونکہ کافی ان کو وہ قوت فراہم کرتی ہے جس کو وہ غذا سے حاصل نہیں کر سکتے۔ خاص مقدار میں محنت کرنے کے بعد جسمانی فرسودگی کو رفع کرنے کے لئے وہ کافی استعمال کرتے ہیں۔

جسم پر کیفین کے اثرات کسی حد تک سڑکنیا سے مماثلت رکھتے ہیں محسوس ایسا ہوتا ہے لیکن کیفین معکوس عمل کو تحریک دیتی ہے اگر اس کو مسلسل استعمال کیا جائے تو تشنج بھی پیدا کر دیتی ہے سڑکنیا کی مانند مریض کو ذرا سا چھوا جائے تو مریض اچانک چونک جاتا ہے کافیا بیرونی اثرات سے زود حسی پیدا کرتی ہے بڑھی ہوئی زود حسی ہی اس کی بہت سی علامات کی توضیح کرتی ہے زبردست جذباتیت خواہ خوشی ہو یا درد ہو اس سے ہی علامات پیدا ہوتی ہیں مریض اچانک خوش ہو جاتا ہے اچانک ہی جذباتی اکساہٹ سے بیمار پڑ جاتا ہے ایسے مریض رات کو

بغیر خواہش جاگ جاتے ہیں اور پھر سو جاتے ہیں۔

کافیا دماغ کو وجد میں لاتی ہے از حد خوشی لاتی ہے اس علامت پر کافیا سے مماثل دوا سائی پیری پیڈیم ہے سائی پیری پیڈیم خاص طور پر ان بچوں کی دوا ہے جو رات کو جاگ جاتے ہوں اور غیر فطری طور پر خوش ہوں اور کھیلنا شروع کر دیں ان میں دوبارہ سونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے یہ علامات کسی دماغی مرض کی ابتدا کا اشارہ ہوتی ہیں اس مرض کو سائی پیری پیڈیم بروقت ختم کر دیتی ہے۔

سکتہ بھی کافیا سے شفایاب ہو سکتا ہے جب اکساہٹ کی وجہ سے دماغ کی عروق میں خون کا اجتماع ہو گیا ہو جب کوئی فرد کسی دوسرے سے بات کر رہا ہو اور باتوں باتوں میں غصہ آجائے اور دماغ میں اجتماع خون پیدا ہو جائے تو ایسی حالت میں کافیا دوا ہوتی ہے تاہم مرض کی ابتداء میں تو کافیا ہی شفا بخش ثابت ہو گی لیکن اگر مرض بڑھ کر دماغ میں رساؤ پڑ جائے (سوزشی رساؤ نہیں) بلکہ صرف دماغ کی عروق سے سیرم نکل رہا ہو (جب عروق شعیر یہ پھولی ہوئی ہوں) تو آپ کو بیلاڈونا برائی اونیا یا کسی بھی ایسی دوسری دوا کی جانب متوجہ ہونا چاہیے جو کافیا سے زیادہ بہتر کام کرتی ہو۔

کافیا اچانک پھوٹ پڑنے والے جلدی امراض میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے جب کہ کھجلی اور جلن مریض کو رات بھر جگائے رکھتی ہو مریض اتنا کھجاتا ہے کہ جلد سے خون نکل آتا ہے یہ کافیا کے مریض کی علامت ہے کیونکہ مریض کی جلد بہت زیادہ پر حس ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں کافیا میں موت کا خوف بھی موجود ہے اس لئے یہ علامت کافیا کو ایکونائٹ سے مماثل کرتی ہے کافیا کے مریض کے تمام درد ناقابل برداشت ہوتے ہیں معمولی سا درد بھی مریض کو رونے چلانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

کافیا اکثر بچوں اور پریشان لوگوں کے دانت درد میں مظہر دوا ہوتی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ دماغی علامات کیمو ملا کی نشاندھی کر رہی ہیں مگر کیمو ملا کوئی مدد نہیں کرتی بلکہ معمولی سا وقتی افاقہ پیدا کرتی ہے آپ کیمو ملا دے سکتے ہیں جب کہ مریض کا چہرہ سرخ ہو بچہ معمولی سا

درد بھی برداشت نہ کر سکتا ہو چڑچڑا ہو تنگ مزاج ہو منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے افاقہ ہو لیکن اگر منہ میں ٹھنڈا پانی رکھنے سے درد فوراً بند ہو جائے تو دوا کافیا ہی ہو گی کافیا میں تمام حسیات بڑھی ہوئی ہوتی ہیں نہ صرف چھونے کی حس بلکہ سونگھنے کی حس اور سننے کی حس بھی بڑھ جاتی ہے کافیا کے محرک عمل کے تحت مریض باریک ترین لکھائی پڑھ سکتا ہے جو کہ مکمل طور پر غیر فطری عمل ہے دور کی آوازیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔

کافیا میں حد سے زیادہ بڑھی ہوئی زود حسی کی الٹ حالت ہوتی ہے یہ دوا کا ثانوی عمل یا بے حس کرنے والا عمل ہے دوران خون پر عمل کی ابتدا میں کافیا نبض کی رفتار تیز کرتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دل کا عمل تیز ہو گیا ہے اس کے بعد دلی افسردگی دل کی دھڑکن زیادہ اور نبض میں بے ترتیبی آتی ہے یہ یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ نبض کی تیزی کے ہمراہ نبض کی قوت میں اضافہ نہیں ہوتا (جیسا اضافہ برائی اونیا ایکونائٹ اور بپٹیشیا میں ہوتا ہے)۔

اب آپ دیکھیں کہ تحریک حقیقی نہیں ہے بلکہ اس کے بر خلاف یہ دل کے پٹھوں کو کمزور کرتی ہے اگر دوا کا مسلسل استعمال جاری رکھا جائے یا کافی کو بطور مشروب عرصہ تک استعمال کیا جائے تو دل بڑھنے کا میلان شروع ہو جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کافیا دستوں میں بھی مظہر دوا ہوتی ہے ایسے دست عموماً خانہ دار عورتوں کو آتے ہیں ان عورتوں کو گھریلو انتظام میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے آپ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ لمبے سفر کے تھکان میں بھی کافیا فائدہ مند دوا ہے خاص طور پر اگر لمبا سفر گرم موسم میں کیا گیا ہو۔

میری خواہش ہے کہ میں دو یا تین ادویات آپ کو بتاؤں جو کافیا سے مماثل ہیں جن کی آزمائش مکمل ہو چکی ہے پائپر میتھا سٹیکم جس کو کاوا کاوا بھی اور آوا سمو آبھی کہا جاتا ہے اس کو آسٹریلیا کے مشرقی جزیروں میں بطور مشروب استعمال کیا جاتا ہے بطور دوا اس کی آزمائش کی جا چکی ہے اس کے اثرات بھی کافی کے مانند ہیں ابتدا میں یہ دوا بھی زندہ دلی پیدا کرتی ہے یا تناؤ پیدا کرتی ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ ہر رگ نس رسی کی مانند انتہائی درجے تک تن گئی ہے

آزمائش کنندہ کو احساس ہوتا ہے کہ وہ بغیر تھکان کام کر سکتا ہے اگر یہ اثرات انتہا تک پہنچ جائیں تو دماغی تناؤ کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ سر بہت بڑھ گیا ہے تقریباً بھرا ہوا اور پھٹنے کے قریب ہے چکریا بد حواسی موجود ہوتی ہے آنکھیں بند کرنے یا کسی شے کی جانب توجہ دینے سے سر گھومتا ہے دماغ کی عروق دمویہ خاص طور پر دماغ کے پینڈے کے عروق دمویہ بھری ہوئی محسوس ہوتی ہیں جیسے کہ ان پر پٹی بندھی ہوئی ہے (یہ علامت آزمائش کنندہ نے اپنی زبان سے بیان کی) پس آپ دیکھیں کہ کاوا کاوا کافیا سے کس قدر مماثل ہے لیکن پائپر میتھا سٹیکم کا ثانوی عمل فوراً شروع ہو جاتا ہے اور اس کے الٹ اثرات کا عمل دماغی تھکان ہے جاگنے پر دماغ تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ مریض رات دیر تک باہر رہا ہو اور نیند کم آئی ہو یا مریض رات کو دیر تک مطالعہ کرتا رہا ہو سر میں بوجھل اور میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے پڑھنے سوچنے یا کوئی بھی دماغی کام کرنے سے سر درد میں اضافہ ہوتا ہے۔

دماغی علامات اکساہٹ یا افسردگی سے تعلق رکھتی ہیں یہ علامات دماغ کی توجہ تبدیل کرنے سے کم ہو جاتی ہیں علاوہ ازیں پائپر میتھا سٹیکم اینٹھنیں بھی پیدا کرتی ہے اور ان کو شفایاب بھی کرتی ہے یہ تشنج سکتہ کی مانند ہوتے ہیں دماغ تھکا ہوا ہوتا ہے اور ذرا سی مصیبت سے ہار جاتا ہے بیرونی تاثرات سے بہت زیادہ زود حسی ہوتی ہے۔

لیکچر نمبر ۷۳

سکروفولیری ایسیا

- سکروفولیری ایسیا
  - ڈ.جی ٹیلس
    - مائریکا سیری فیرا
    - سپائی جیلیا
    - کالمیا
    - ہیلی بورس
    - < چائنا (سنکونا)
  - گریشی اولا
  - لیپٹنڈرا
  - یوفریشیا
  - وربا سکم
  - لائی نیریا

پودوں کے اس گروہ سے ہم نے ڈ.جی ٹیلس ۔ گریشی اولا ۔ لیپٹنڈرا۔ یوفریشیا۔ وربا سکم اور لائی نیریا ادویات حاصل کی ہیں ان تمام ادویات کی مکمل آزمائش نہیں ہوئی لیکن وہ ادویات جو کہ مشہور ہیں اور امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور بہت آسانی سے یاد رکھی جاسکتی ہیں۔ اس گروہ کی اہم ترین دوا ڈ.جی ٹیلس ہے۔

ڈجی ٹیلس

دوسرے عناصر کے علاوہ ڈجی ٹیلس میں دو اور عنصر بھی موجود ہیں ایک کو ڈجی ٹیلین اور دوسرے کو ڈجی ٹاکسین کہا جاتا ہے ڈجی ٹیلس میں ڈجی ٹاکسین کی مقدار ڈجی ٹیلین سے زیادہ ہوتی ہے ڈجی ٹی لین کی علیحدہ آزمائش بھی کی جا چکی ہے تاہم اس کی علامات دوسرے عناصر کی مانند اصل دوا کی علامات سے مماثل ہیں۔

آزمائش کے دوران یا ڈجی ٹیلس کی زہریلی علامات میں دوسری علامات کے علاوہ شدید متلی اور قے موجود ہے۔ قے اور متلی کے ہمراہ معدہ کے منہ پر موت کی مانند ڈوبنے کا احساس ہوتا ہے اکثر اوقات جلد سرد ہوتی ہے اور اس پر سرد پسینہ ہوتا ہے نبض بے ترتیب ہوتی ہے ڈجی ٹیلس کی ابتدائی علامات کئی دوسری ادویات کی یاددہانی کراتی ہیں خاص طور پر انٹی مونیم ٹارٹ۔ ٹیبکم اور لوبیلیا انفلاٹا۔

قرین قیاس یہ ہے کہ یہ ادویات اور ڈجی ٹیلس راس النخاع پر اثر انداز ہو کر متلی اور قے پیدا کرتی ہیں راس النخاع پر اثر انداز ہو کر ریوی معدی عصب پر اثر کرتی ہے اور راس النخاع کو چھوڑ دیتی ہے۔

ایسی علامات جیسا کہ موت کی سی متلی اور قے یہ راہنمائی کرتی ہے کہ ڈجی ٹیلس کو استعمال کیا جائے کیونکہ یہ علامت دماغی امراض میں پیدا ہوتی ہے دماغ کی جھلی کی سوزش میں متلی اور قے ڈجی ٹیلس کی راہنما علامات ہو سکتی ہیں مثال کے طور پر دماغ کی جھلی کی سوزش، سوزش خواہ دماغ کی جھلیوں کی ہو یا دماغ اور حرام مغز میں سوزش ہو۔

ڈجی ٹیلس کو حاملہ کی متلی اور قے میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسقاط حمل کی ابتدا میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے ایک آزمائش کنندہ عورت جو کہ حاملہ تھی اس نے ڈجی ٹیلس کی بڑی مقدار استعمال کی تو متلی اور قے کے ہمراہ فرج سے خون آنے لگا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ڈجی ٹیلس کے دل پر عمل کا بھی مطالعہ کریں اگرچہ ریوی

معدی عصب کی سوزش کے توسط سے ہمیں دل کے عمل میں مزاحمت نظر آتی ہے دوا کے اثر کے تحت نبض آہستہ ہو جاتی ہے وریدوں میں تناؤ بڑھ جاتا ہے یقیناً اس کی وجہ دوا کا راس النخاع پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ دوا وریدوں کی گولائی پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس کا مرکز راس النخاع میں ہے۔

اس لئے نبض ابتدائی طور پر آہستہ مگر طاقتور ہو جاتی ہے دوا کے اعصابی ساختوں پر عمل کے علاوہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ڈجی ٹیلس پٹھوں پر بھی عمل کرتی ہے دونوں اقسام کے پٹھوں پر لکیر دار اور غیر لکیر دار پٹھوں پر اس لئے ڈجی ٹیلس دل کے عضلات میں کمزوری پیدا کرتی ہے کمزوری کی شدت گھٹتی بڑھتی ہے عام کمزوری سے لے کر پٹھوں کے مکمل فالج تک جس کے نتیجے میں درج بالا علامات کے علاوہ نبض کمزور ہو جاتی ہے معمولی سے معمولی ورزش مثلاً بستر پر اٹھ کر بیٹھنا یا بیٹھی ہوئی حالت سے اٹھنے سے نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے لیکن نبض کی قوت غائب ہو جاتی ہے ممکن ہے نبض کی یہ تیزی بے ترتیب ہو جائے یا نبض رک رک کر آنے لگے انہی کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ دوا کے فزیالوجیکل عمل سے دل اور آلات تنفس کی درج ذیل علامات کو سمجھ سکتے ہیں۔

ایک بات میں آپ کو گوش گذار کردوں اس سے پہلے کہ آپ ڈجی ٹیلس استعمال کریں یہ جان لیں کہ ڈجی ٹیلس کا میلان لیکیسس اور آرسنک البم کی مانند پستی کی جانب ہوتا ہے اس لئے آپ ڈجی ٹیلس کو بے احتیاطی یا بے اصولی سے ہرگز استعمال نہ کریں جب تک کہ مریض کی علامات کاملہ اس دوا کو طلب نہ کریں نہیں تو مریض کی حالت خراب ہو جائے گی جب دل میں عضوی خرابی ہو تو ڈجی ٹیلس کے استعمال میں اور بھی احتیاط کی ضرورت ہوگی کیونکہ ممکن ہے فطرت کے پاس دل کے پھیلاؤ کو مرمت کرنے کا وقت موجود نہ ہو کہ دل دوران خون کو درست کر سکے یوں ڈجی ٹیلس دل کے پھیلاؤ میں اضافہ کا سبب بن جائے گی ممکن ہے قوت حیات زبردستی تکان کا شکار ہو جائے اگر ایسا ہو جائے تو علامات کی طویل قطار پیدا ہو جائے گی ان علامات کا میں مختصراً ذکر کروں گا جن کا تعلق ڈجی ٹیلس سے ہے یہ تنبیہ

خاص طور پر دوا کے زیادہ استعمال پر بھی لاگو ہوتی ہے کیونکہ دوا کی بڑی بڑی خوراکیں وقتی طور پر افاقہ پیدا کر دیتی ہیں لیکن بعد میں مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے ان تنبیہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کو ڈ.جی ٹیلس کی دل کی علامات کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔

ایسا احساس ہوتا ہے کہ دل اپنی حرکت بند کر دے گا اس احساس کے ہمراہ بہت پریشانی ہوتی ہے یہ بے آرامی یا بے کلی ناقابل بیان ہوتی ہے اس کو دل کے گرد جبر یا جکڑن کا احساس بھی کہا جا سکتا ہے بائیں بازو میں بے آرامی اور سن پن کا احساس ہوتا ہے معدہ میں ڈوبنے کا احساس یا خالی پن کا احساس ہوتا ہے بسا اوقات کھانا کھا لینے کے بعد اس احساس میں کمی ہو جاتی ہے لیکن اکثر کھانے کے بعد اس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر ناشتہ کرنے کے بعد یہ احساس زیادہ ہو جاتا ہے دل کے گرد چبھن دار درد ہوتے ہیں کبھی کبھار نگلنے کی کوشش پر گلا بند ہونے کا احساس ہوتا ہے اور اس کی وجہ نگلنے والے پٹھوں کی معکوس اینٹھنیں ہوتی ہے نبض مدھم ہوتی ہے ان مریضوں میں دل کی دھڑکن اتنی بے ترتیب ہوتی ہے کہ نبض کی چند لہریں کلائی تک پہنچ ہی نہیں پاتیں کوئی بھی حرکت مثلاً کرسی سے اٹھنا، بستر سے باہر نکلنا یا قدم تیز کرنے سے نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے مگر نبض کی قوت نہیں بڑھتی دوران خون کی بے ترتیب ترسیل جو دل کی اس تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کئی اقسام کی علامات میں مظہر ہوتی ہے جب مرض بہت بڑھ چکا ہو تو ایسے مریضوں میں ہمیں جلد کی رنگت نیلاہٹ مائل نظر آتی ہے نوزائیدہ بچوں میں یہ علامت ڈ.جی ٹیلس کا مشورہ دیتی ہے نوزائیدہ بچوں کی ایسی حالت میں ڈ.جی ٹیلس ممکنہ دوا ہے بچہ نیلا ہو جاتا ہے اور معمولی سی حرکت سے بے ہوش ہو جاتا ہے یا پھر موت کی مانند بیمار ہو جاتا ہے ایسی حالت کو (CYNOSIS NEONATRUM) کہا جاتا ہے یہ سب کچھ آپ کو بچے کے چہرے اور بے اختیار منہ کھل جانے سے معلوم ہو سکتا ہے اگر آپ بچے کی نبض محسوس کر سکیں تو آپ کو محسوس ہو گا کہ نبض کا باقاعدہ تواتر اور جسامت دونوں ہی بے ترتیب ہیں جلد سرد ہوتی ہے ہونٹوں کے بیرونی کنارے نیلے یا ارغوانی ہوتے ہیں بچے کی آنکھوں کے گرد نیلا پن ہوتا ہے جلد کے نیچے نظر آنے والی وریدیں سانولی نظر آتی

ہیں۔ دوران خون کے بے ترتیب ترسیل ممکن ہے نیند کے دوران نظر آئے مریض کی نیند بے آرام اور بے چین ہوتی ہے مریض کو بہت خواب آتے ہیں خوابوں میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اونچائی سے گر رہا ہے کبھی کبھار مریض نیند سے جاگ جاتا ہے اور اسکو پریشانی یا مصیبت کا احساس ہوتا ہے مگر مریض اس کی وجہ تلاش کرنے سے قاصر ہوتا ہے دراصل یہ تکلیف دل کے مرض کی وجہ سے ہوتی ہے۔

دماغی طور پر ڈ.جی ٹیلس کا مریض مضطرب ہونے کے علاوہ افسردہ پیش گوئیاں کرتا ہے ان کا تعلق دل کے امراض سے ہوتا ہے مریض کو پریشانی کا احساس ہوتا ہے تاہم پھر بھی یہ خوفناک ہوتی ہے مریض افسردہ اور پر اضطراب ہوتا ہے دل کے اس عمل کی وجہ سے سانس کی آمدورفت میں بھی فرق پڑ جاتا ہے مریض گہرے سانس لیتا ہے یہ علامت دل کے امراض کا اظہار ہے بسا اوقات لمبا اور گہرا سانس لینے کی خواہش ابھرتی ہے لیکن یہ صرف آدھے پھیپھڑے میں آکسیجن بھر سکتی ہے چونکہ پھیپھڑے اپنی پوری وسعت تک پھیل نہیں پاتے گہرا سانس لینے کی وجہ سے خشک کھانسی اٹھتی ہے مریض جتنا زیادہ گہرا سانس لینے کی کوشش کرتا ہے کھانسی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے یہ مکمل طور پر پھیپھڑوں کی علامت ہے کھانسی کی وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑوں کی عروق میں زیادہ خون بھر جاتا ہے دم کشی کے دورے ہوتے ہیں ان کے ہمراہ سینہ میں سکڑنے کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ سینہ کے اندرونی حصے آپس میں مل گئے ہوں یہ عام علامت ہے کبھی کبھار دم کشی کے یہ دورے مریض کو بیٹھنے پر مجبور کر دیتے ہیں تاکہ مریض آسانی سے سانس لے سکے اگر دل کی درج بالا علامات موجود ہوں تو ڈ.جی ٹیلس آپ کو کئی اقسام کے امراض میں مظہر ملے گی اور ان امراض کا دارومدار ضمنی یا براہ راست دل کے امراض کی وجہ سے ہوتا ہے۔

وہ تمام امراض جن میں ڈ.جی ٹیلس استعمال ہوتی ہے ان میں نبض کی رفتار آہستہ یا مدھم بے ترتیب یا تیز ہو جاتی ہے مثلاً استسقاء کا مرض ڈ.جی ٹیلس طلب کرتا ہے اس استسقاء کی وجہ گردے نہیں ہوتے۔ آپ استسقاء کے مرض میں ڈ.جی ٹیلس کا سوچ بھی نہیں سکتے

استسقاء جس کی بنیاد گردے یا جگر کے امراض ہوں ان کی دوا ڈجی ٹیلس نہیں ہوتی بلکہ جب استسقاء کی وجہ دل کی کمزوری ہو تو اس وقت ڈجی ٹیلس بے حد قیمتی دوا بن جاتی ہے آپ ڈجی ٹیلس کو کئی اقسام کے استسقاء میں استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں عام استسقاء میں جب جلد کی رنگت نیلگوں ہو جائے سنگ مرمر کی رنگت کے جو کہ گردوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے استسقاء میں ہوتی ہے مقامی استسقاء بھی موجود ہوتا ہے حتیٰ کہ سینہ کا استسقاء دل کی جھلی کا استسقاء، شکم کی جھلی کا استسقاء اگر ان سب کی قرابت داری دل کے امراض سے ہو سینہ کے استسقاء میں ایک دوا سے اکثر غفلت برتی جاتی ہے وہ دوا مرکیورس سلف ہے یہ دوا خاص طور پر اس وقت فائدہ مند ہوتی ہے جب سینہ کا استسقاء جگر یا دل کے امراض کی وجہ سے ہو جب یہ دوا عمل شروع کرتی ہے تو کثیر مقدار دست آنے لگتے ہیں جن کی وجہ سے مریض کو افاقہ ہوتا ہے۔

ایک بہت ہی عام استسقاء جو ڈجی ٹیلس کو طلب کرتا ہے وہ خصیوں کی تھیلی اور آلہ تناسل کا استسقاء ہوتا ہے حتیٰ کہ ہم خصیوں کے استسقاء (HYDROCELE) میں ڈجی ٹیلس استعمال کر سکتے ہیں جب دل کی علامات جو ڈجی ٹیلس کو طلب کرتی ہیں موجود ہوں پیشاب کم مقدار آتا ہے یا دب چکا ہوتا ہے گردوں کی یہ کوتاہی گردوں کے ابتدائی مرض کی وجہ سے نہیں بلکہ دوران خون کی ابتری کی وجہ سے ہوتی ہے ممکن ہے پیشاب میں البومن کا اخراج بھی ہو یا پیشاب کا رنگ سیاہی مائل سرخی لئے ہو۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ڈجی ٹیلس جگر کی چند علامات پیدا کرتی ہے ان علامات کو یاد رکھنا بہت ضروری ہے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ ڈجی ٹیلس براہ راست جگر کے خلیات پر اثر انداز نہیں ہوتی نہ ہی جگر کے صفرا کے اخراج پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے لیکن یرقان (JAUNDICE) میں جب یرقان کی ابتداء دل سے ہو پاخانے راکھ کی مانند سفید ہوں تو ڈجی ٹیلس یقیناً قابل تعریف دوا ہے جگر بڑھا ہوا ہوتا ہے جگر میں دکھن ہوتی ہے کہ جیسے چھلا ہوا ہے جب جگر کا بیرونی معائنہ کیا جائے تو کمر سخت محسوس ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ

ہمیں یرقان نظر آتا ہے ممکن ہے زبان بالکل شفاف ہویا ممکن ہے کہ زبان سفیدی مائل زرد ہو نبض سست رفتار ہوتی ہے حتیٰ کہ دل کی دھڑکن سے بھی کم ہوتی ہے منہ کا ذائقہ کڑوایا کبھی کبھار میٹھا ہوتا ہے۔

ناگہانی غنودگی ہو سکتا ہے بڑھ کر بے ہوشی میں بدل جائے پاخانے راکھ کے رنگ کے یا سفید ہوتے ہیں پیشاب صفرا کی زیادتی کی وجہ سے گہرے رنگ کا ہوتا ہے جس یرقان کی دوا ڈجی ٹیلس ہو وہ یرقان صفرا کی رکاوٹ بڑی آنت کی سوزش یا صفرا کی نالیوں میں رکاوٹ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ یہ یرقان دراصل جگر کے عیب دار عمل کی وجہ سے ہوتا ہے جگر خون میں سے وہ عناصر نہیں نکال رہا ہوتا جو صفرا پیدا کرتے ہیں۔

مائی ریکا سیری فیرا ایسی دوا ہے جو ڈجی ٹیلس سے قریبی مماثلت رکھتی ہے مائی ریکا سیری فیرا میں درج ذیل علامات ہوتی ہیں سب سے پہلے مایوسی ناامیدی جس کا انحصار جگر کی بے ترتیبی پر ہوتا ہے مائی ریکا سیری فیرا اور ڈجی ٹیلس کی علامات آپس میں مماثلت رکھتی ہیں کیونکہ دونوں ادویہ کے یرقان میں جگر کے اندر صفرا کی پیدائش ناقص ہوتی ہے ان ادویہ کا یرقان صفرا کی رکاوٹ کی وجہ سے نہیں ہوتا لیکن دونوں ادویات کے جسم پر اثرات بہت مختلف ہیں ڈجی ٹیلس کا یرقان دل کے امراض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور مائی ریکا سیری فیرا کا یرقان دل کی عضوی خرابی کی وجہ سے نہیں بلکہ دل کے مقررہ کام پورا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے کسی وجہ سے صفرا پورا نہیں بنتا اس لئے اس کے اجزاء خون میں موجود رہتے ہیں اور ضمنی طور پر دل متاثر ہوتا ہے نبض آہستہ ہو جاتی ہے۔

درج ذیل علامات مائی ریکا سیری فیرا کو طلب کرتی ہیں۔

مایوسی ناامیدی سر میں میٹھا میٹھا بوجھل درد صبح کے وقت اضافہ، آنکھوں کا رنگ گندا زردی مائل، پپوٹے غیر فطری طور پر سرخ، زبان پر گندی زرد پشم، کھانا کھانے کے بعد معدہ کے سوراخ میں ڈوبنے اور کمزوری کا احساس، مریض سست اور کاہل ہوتا ہے اعضاء اور پٹھوں میں دکھن کی شکایت کرتا ہے نبض سست مگر اس میں شدت ہوتی ہے پاخانے راکھ

کے رنگ کے ہوتے ہیں پیشاب سیاہی مائل گدلا ہوتا ہے یہ علامت آپ کو ڈ.جی ٹیلس میں بھی ملے گی لیکن ڈ.جی ٹیلس کی نسبت مائی ریکا میری فیرا سطحی دوا ہے اور شدت مرض میں ڈ.جی ٹیلس جتنی فائدہ مند نہیں ہے۔

دل کے امراض میں آپ ڈ.جی ٹیلس کا موازنہ بہت سی ادویات سے کر سکتے ہیں مگر خاص طور پر کالمیا۔ آرسنک البم۔ ہیلی بورس اور کونیم سے موازنہ کرنا ضروری ہے۔

کالمیا لیٹی فولیا اری کیسیا گروہ سے تعلق رکھتی ہے اسی طرح روڈوڈ نڈران اور لیڈم پال بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں کالمیا بہت کار آمد دوا ہے جب وجع المفاصل سینہ پر اثر انداز ہو۔ کالمیا کے دل کے درد تیز ہوتے ہیں سانس روک دیتے ہیں درد کی شدت سے مریض ایک حد تک دم کشی کا شکار ہو جاتا ہے۔ درد گولی کی مانند معدہ یا شکم کو جاتے ہیں نبض ڈ.جی ٹیلس کی مانند سست ہوتی ہے کالمیا گنٹھیا وجع المفاصل میں خصوصاً فائدہ مند دوا ہے جب گنٹھیا جوڑوں سے دل میں منتقل ہو گیا ہو۔ خاص طور پر اس وقت جب جوڑوں پر غیر ہومیو پیتھک ادویات لگائی گئی ہوں جب کہ وہ ادویات مریض کے لئے بالمثل نہ ہوں لیکن اگر آپ مظہر دوا آرنیکا کھانے کے لئے دے رہے ہوں اور آرنیکا ہی جوڑوں پر لگائی جا رہی ہو تو مرض بدلنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی جوڑوں پر ایکونائٹ ٹنکچر لگا رہا ہو تو اس بات کا خطرہ موجود ہوتا ہے کہ مرض بدل کر **زیادہ قیمتی جوڑ مس چلا جائے** کالمیا کے جوڑوں کے درد اوپر سے نیچے کی جانب جاتے ہیں جب کہ **لیڈم کے نیچے سے اوپر کی جانب** آتے ہیں دل کے امراض میں کالمیا کے درد تیز ہوتے ہیں سانس لینا بھی متاثر ہوتا ہے۔

ہیلی بورس نبض کے مدہم پن میں ڈ.جی ٹیلس سے مماثلت رکھتی ہے سانس بھی **آہستہ آتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بہت کم ہو جاتا ہے** اکثر اوقات ۹۶ یا ۹۵ تک نیچے چلا جاتا ہے ایسا عموماً **دماغی** امراض میں ہوتا ہے۔ پائی جیلیا کا موازنہ ڈ.جی ٹیلس سے ضرور کیا جائے علامات درج ذیل ہیں۔

تیز گولی مارنے کے سے **درد جو دل سے کمر کی** جانب جاتے ہیں یا دل سے شروع

ہو کر سینہ سے ہوتے ہوئے بائیں بازو میں جاتے ہیں یا دل سے شروع ہو کر ریڑھ کی جانب جاتے ہیں دل کے گرد شدید جبر اور پریشانی ہوتی ہے جسم کے کسی بھی حصے یا بازو کی حرکت سے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے دل میں سے ایک لہر سی اٹھتی ہے یا خرخراہٹ کی آواز آتی ہے یہ آواز بلی کی خرخراہٹ جیسی ہوتی ہے (جب آپ بلی کو کمر پر چوٹ لگائیں تو جیسی آواز بلی نکالتی ہے یہ آواز بالکل ویسی ہوتی ہے) دھونکنی کی آواز جو دل سے اٹھتی ہے۔ سپائی جیلیا آپ کو دل کے امراض میں مظہر ملے گی اگرچہ دوسرے امراض بھی ہمراہ ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر اعصابی درد خاص طور پر جب کہ یہ اعصابی درد چہرے کے بائیں جانب ہوں یہ درد سر کی چوٹی سے شروع ہو کر بائیں آنکھ پر آکر ٹھہر جاتا ہے یہ سپائی جیلیا کا مخصوص سر درد ہے یہ درد سورج کے ساتھ گھٹتا بڑھتا ہے درد صبح شروع ہوتا ہے دوپہر کو شدید ہو جاتا ہے اور رات کو ختم ہو جاتا ہے آپ سپائی جیلیا کو آنکھوں کے اعصابی درد میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب کہ درج بالا دل کی علامات بھی ہمراہ ہوں آنکھ کے ڈیلے سے تیز گولی مارنے کے سے درد شروع ہو کر ہر طرف پھیلتے ہیں ان دردوں سے مریض پاگل ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آنکھ کو کسی شکنجے میں کس کر نچوڑا جا رہا ہے یا آنکھوں کے ڈیلے بہت بڑے ہو گئے ہیں اور ان کو دھکیل کر سر سے باہر نکالا جا رہا ہے اگر آنکھوں کی سوزش کے ہمراہ شدید درد ہوں تو سپائی جیلیا سرکردہ دوا ہے اس کا خیال آنا چاہیے۔

میں سپائی جیلیا کی وہ علامت بھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں جس کی ڈاکٹر جیکب جینز نے کئی بار تصدیق کی ہے وہ علامت ہے نبض کا رک رک کر آنا جب نبض کی یہ علامت موجود تھی تو انہوں نے سپائی جیلیا کو درمیانی دوا کے طور پر استعمال کیا۔

کنولیریا میجالس کی دل کی علامات کے ہمراہ رحم کی علامات بھی موجود ہوتی ہیں شکم کے زیریں حصے میں دکھن ہوتی ہے درد تکونی ہڈی سے ٹانگوں میں جاتے ہیں پیشاب کے سوراخ اور شرم گاہ میں کھجلی ہوتی ہے۔

ایک اور دوا میگنولیا گرینڈی فلورا ہے اس میں افسردگی، پریشانی، دل کمزور، دل کے

گرد سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے تیز حرکت کرنے سے اس احساس میں اضافہ ہوتا ہے بسااوقات یہ احساس ہوتا ہے کہ دل بند ہو گیا ہے۔

ڈجی ٹیلس کے دماغ پر اثر کا مطالعہ ہمارے لئے اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ڈجی ٹیلس دماغ کی جھلی کی سوزش جیسی سوزش پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ دماغ کی جھلیوں کی سوزش مع رساؤ پیدا کرتی ہے یا دماغ کا استسقاء حتیٰ کہ دماغ اور حرام مغز کی سوزش پیدا کرتی ہے ڈجی ٹیلس کا فیصلہ درج ذیل علامات کریں گی۔

سر کے اگلے حصے میں دھڑکن دار درد۔ ہذیان۔ ہذیان اتنا شدید بھی ہو سکتا ہے کہ پاگل پن کا روپ بھرے۔ نظر خراب، آگ کے چمکدار گولے نظر آئیں یا سینیٹو نائن کی مانند اشکال کے کئی رنگ نظر آئیں جیسے کہ زرد یا سبز اس کے بعد جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے دماغی پراگندگی بڑھتی جاتی ہے آنکھ کے ڈیلوں میں خون کا بھراؤ ہو جاتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور روشنی کا آنکھوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا آخر کار بے ہوشی آگھیرتی ہے جسم میں شدید کمزوری اور ٹھنڈک ہوتی ہے جسم سرد پسینے سے تر ہوتا ہے حتیٰ کہ ایسے دماغی امراض میں جب ڈجی ٹیلس دوا ہو تو اس کا فیصلہ ڈجی ٹیلس کی نبض کرے گی اور وہی راہ نما علامت کا فریضہ انجام دے گی۔

اگر کانوں میں بھنبھناہٹ کی آواز سنکونا کی جانب راہنمائی کرے تو ڈجی ٹیلس کے بعد کبھی بھی سنکونا استعمال نہ کریں کیونکہ یہی ہانیمن کا حکم ہے اگرچہ دماغی علامات اور کمزوری میں مماثلت موجود ہے مگر سنکونا ڈجی ٹیلس کی دشمن دوا ہے۔

آخر میں ہم ڈجی ٹیلس کے آلات بول اور آلات تناسل پر اثر کا مطالعہ کرتے ہیں ڈجی ٹیلس مثانہ کی نزلاوی سوزش پیدا کرتی ہے خاص طور پر مثانہ کی گردن کی سوزش پیشاب رک رک کر آتا ہے بار بار پیشاب کرنے کی خواہش ابھرتی ہے خاص طور پر اگر مریض کھڑا ہو یا بیٹھا ہو پیشاب کر لینے کے بعد بھی مثانہ سے بوجھ ختم نہیں ہوتا۔ مریض کو رات کو بھی بار بار پیشاب کرنے کی خواہش ابھرتی ہے پیشاب کی نالی سوجی ہوئی ہوتی ہے پیشاب کی نالی میں

جلن اور پیشاب کی نالی سے گاڑھی چمکدار زرد پیپ خارج ہوتی ہے اب اگر آپ ان علامات کو دوسری علامات میں جمع کریں یعنی آلہ تناسل کا سوج جانا اور آلہ تناسل کے اوپر پیپ کی تہہ تو یہ ڈجی ٹیلس کی سوزاک سے مماثل تصویر بنتی ہے اس حالت والے مریض کو ڈجی ٹیلس شفاء سے ہمکنار کرے گی خواہ نبض مدہم ہو نرم ہو یا جو کچھ بھی ہو۔

اگر ڈجی ٹیلس سوزاک میں مظہر دوا ہو گی تو آپ کو گھو نگھٹ میں ہوا ابھری ہوئی محسوس ہو گی اور سیرم کی سرایت بھی ہو گی مجھے کہنے کی اجازت دیں کہ اگر گھو نگھٹ میں سختی ہو گی تو ڈجی ٹیلس کسی کام کی نہ ہو گی لیکن سلفر کام کرے گی۔

سوزاک میں ڈجی ٹیلس کی قریب ترین مماثل دوا مرکیورس ہے سوزاک کے ہمراہ اگر گھو نگھٹ کی سوزش بھی موجود ہو تو مرکیورس بہترین دوا ہے لیکن استسقائی حالت کم ہونی چاہیے غلاف حشفہ کی سوجن کا رنگ گہرا ارغوانی ہو غلاف سخت ہو گیا ہو پیچھے نہ ہٹ سکتا ہو یا غلاف حشفہ پیچھے ہٹ گیا ہو۔

مرک کار ایسے حالات میں فائدہ مند دوا ہے جب کہ آلہ تناسل کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہو یا ظاہری طور پر گینگرین کی حالت ہو اگر غلاف حشفہ پیچھے ہٹ گیا ہو۔
مرض کی ابتدا ہو تو کالو سنتھ کبھی کبھار مرض کو کم کر دیتی ہے اور غلاف حشفہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور آگے بڑھ کر آلہ تناسل کو ڈھانپ لیتا ہے۔

پیٹرو سلینیم کو سوزاک کی درمیانی دوا کے طور پر دیا جانا چاہیے جب مثانہ کی گردن پر سوزش ہو اور اچانک پیشاب کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مریض کو پیشاب روکنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس سے پہلے کہ مریض کسی موزوں جگہ پہنچ جائے۔

ڈجی ٹیلس آلہ تناسل میں شدید تناؤ بھی پیدا کرتی ہے حتیٰ کہ نعوذ سوزاکی بھی پیدا کرتی ہے اگر رات کو نیند کے دوران خواب آئے بغیر احتلام ہو جاتا ہو تو ڈجی ٹیلس بہترین دوا ہے احتلام ہو جانے سے بہت کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

لائی نیریاو لگیرس

یہ دوا خود کار عصبی نظام پر بڑی قوت سے اثر انداز ہوتی ہے۔ ممکن ہے غشی میں اس کی ضرورت پڑے جب کہ غشی کی بنیاد دل ہو اور کوئی دوسری ظاہری وجہ نظر نہ آتی ہو مریض موت کی سی غشی میں ہو لائی نیریا بار بار یہ علامت پیدا کرتی ہے یہ سچ ہے کہ ایسی علامت کا ثبوت مہیا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مریض بہت جلد غشی سے باہر آجاتا ہے اور کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن اگر کسی مریض کو بار بار غشی کے دورے پڑتے ہوں تو نہ صرف لائی نیریا افاقہ پیدا کرتی ہے بلکہ شفایاب بھی کر دیتی ہے۔ یہ دوا کے نتائج ہیں لائی نیریا مثانہ پر بھی کچھ اثر رکھتی ہے جب رات کو پیشاب کرنے کی دردناک خواہش پیدا ہوتی ہو لائی نیریا یہ خواہش پیدا کرتی ہے اور شفایاب بھی کرتی ہے۔

وربا سکم

ایسا زکام جس میں چہرے کے بائیں جانب اعصابی درد بھی ہو اس وقت آپ کو وربا سکم کا خیال آنا چاہیے یہ اعصابی درد نوبتی ہوتے ہیں اور عموماً دن میں دوبار ہوتے ہیں صبح کو بھی ایک ہی وقت اور دوپہر کو بھی ایک ہی وقت درد کا احساس ایسا ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے رخسار کی ہڈی کو انگلی سے دبایا ہوا ہے رخسار میں سن پن اور تناؤ کا احساس ہوتا ہے۔ درجہ حرارت کی تبدیلی سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے خاص طور پر گرمی سے سردی میں جاتے وقت اضافہ ہوتا ہے شدید زکام اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے وربا سکم کی کھانسی سانس کی نالی سے یا حنجرہ سے اٹھتی ہے۔

کھو کھلی کھانسی ہوتی ہے کھانسی سے کتے کے بھونکنے کی سی آواز آتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے کھانسی گہری اور لگل کی آواز والی ہوتی ہے گہری آواز میں وربا سکم۔ ڈروسرا۔ سپنجیا اور سلفر سے کچھ مماثلت رکھتی ہے۔

گریشی اولا

گریشی اولا دستوں میں کام آتی ہے (اسہال) اور زرد پانی کی مانند پتلے دست پیدا بھی کرتی ہے اور ایسے دستوں کو شفایاب بھی کرتی ہے دست فوارہ کی مانند پھوٹتے ہیں جیسے کسی نے پانی کا نل کھول دیا ہو ایسے دست گرمیوں میں عام آتے ہیں دراصل ان دستوں کی وجہ پانی کا زیادہ استعمال ہوتا ہے خواہ پانی ٹھنڈا ہو یا نہ ہو مگر پانی کا زیادہ استعمال ہی ان دستوں کی بنیاد ہوتا ہے گریشی اولا سے مماثل ادویات کروٹن ٹگ۔ ایلاٹیرم۔ اور پوڈوفائلم ہیں اگرچہ کئی دوسری ادویات بھی مماثل ہیں۔

لیپٹنڈرا ورجینکا

لیپٹنڈرا جگر پر نمایاں اثر رکھتی ہے بیرونی طور پر شکم کے اوپری دائیں حصے میں ہمیں بو جھل درد نظر آتے ہیں جو پتہ کی جگہ ہے درد جگر کے بیرونی عقبی حصے میں بھی ہوتے ہیں درد کے ہمراہ اکثر دکھن بھی ہوتی ہے بسا اوقات اجتماع خون اتنا ہوتا ہے کہ جگر کے اندر باہر جلن اور تنگی کا احساس ہوتا ہے یہ احساس اکثر معدہ اور شکم تک پھیل جاتا ہے اس کے ہمراہ مایوسی، سستی اور کاہلی جس کا تعلق جگر کی اس قسم کی خرابی سے ہوتا ہے موجود ہوتی ہے تارکول کے رنگ کے دست آتے ہیں پاخانوں کے ہمراہ جلن اور دکھ کا احساس ہوتا ہے ناف میں قولنجی درد ہوتا ہے کئی مریضوں کو صفراوی تے بھی ہوتی ہے تے کے ہمراہ جلن ہوتی ہے بسا اوقات مٹی کے رنگ کے دست آتے ہیں زبان پر زرد پشم یا سیاہی مائل پشم ہوتی ہے یا زبان کے درمیان سے عقب تک گہری بھوری سیاہی مائل پشم ہوتی ہے اگر یہ علامات موجود ہوں تو لیپٹنڈرا صفراوی بخاروں یا ٹائی فائڈ بخار میں بھی مظہر ہو سکتی ہے۔

لیپٹنڈرا مرکیورس سے مماثلت رکھتی ہے مگر ان دونوں کا نمایاں اختلاف یہ ہے کہ مرکیورس میں پاخانہ کرنے کے بعد مروڑ پڑتے ہیں لیکن لیپٹنڈرا میں یہ علامت موجود نہیں ہے اگرچہ ممکن ہے کہ لیپٹنڈرا میں دست آنے کے بعد پکڑنے والے قولنجی درد موجود ہوں۔

یہاں میں آئرس ور سیکالرس کا ذکر کرنا چاہوں گا یہ دوا پوری غذا کی نالی میں سوزش یا خراش پیدا کرتی ہے اس لئے آنتوں میں جلن پتلے دست حتیٰ کہ چاولوں کی پیچھ جیسے دست مروڑ اور قے ہوتی ہے گرم موسم کے ہیضہ میں جب صبح دو بجے یا تین بجے اسہال شروع ہو جائیں تو لیپٹنڈرا ور یٹرم سے افضل دوا ہے لیپٹنڈرا لبلبہ میں بھی سوزش پیدا کر دیتی ہے مگر اس کا زیادہ عمل جگر پر ہوتا ہے اگر دست سیاہ نہ ہوں مگر پانی کی مانند پتلے ہوں کیچڑ نما ہوں اور صبح حرکت کرتے ہی آنا شروع ہو جائیں۔

یوفریشیا آفشی نیلس

یوفریشیا خصوصی طور پر آنکھوں اور ناک کی لعاب دار جھلیوں کی دوا ہے اور آنکھوں کے امراض میں جانی پہچانی دوا ہے اور مدتوں سے استعمال ہو رہی ہے پپوٹوں کی سوزش (Blephritis) جب کہ پپوٹے سرخ ہوں ان میں اجتماع خون ہوتا ہے خاص طور پر پپوٹوں کی اندرونی سطح میں اجتماع خون ہوتا ہے پپوٹے سرخ اور پھولے ہوتے ہیں حتی کہ سیاہی مائل سرخ ہو جاتے ہیں زخم پیدا ہو جاتے ہیں آنکھوں سے گاڑھا خراش دار پانی نکلتا ہے بہت زیادہ آنسو آتے ہیں جو گالوں کو چھیل دیتے ہیں روشنی سے بہت خوف آتا ہے مریض سورج کی روشنی برداشت نہیں کر سکتا بلکہ مصنوعی روشنی سے بھی بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے چند معالجوں کا کہنا ہے کہ پلکوں کے بالوں میں شگاف آجاتے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی روشنی سے زیادہ مصنوعی روشنی سے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ان معالجوں کا یہ خیال قوی ہے کیونکہ سورج کی روشنی اور مصنوعی روشنی کی ترکیب میں فرق ہے۔

بیلاڈونا میں مصنوعی روشنی سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے اور ایکونائٹ میں سورج کی روشنی سے اضافہ ہوتا ہے۔

آنکھوں کے پردہ ملتحمہ کی سوزش Conjunctivitis میں یوفریشیا کبھی کبھار مظہر دوا ہوتی ہے یہ سوزش خنازیری مریضوں کو ہوتی ہے۔ آنکھوں کے قرنیہ کے قریب یا اس کے اوپر باریک آبلے پیدا ہو جاتے ہیں آنکھوں سے نکلنے والے اخراجات پیپ دار اور خراش دار ہوتے ہیں آنکھ کی پتلی پر پیپ کی ایک تہہ سی چڑھ جاتی ہے آنکھوں کا یہ دھندلا پن آنکھ جھپکنے یا آنکھ کو صاف کرنے سے دور ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یوفریشیا چوٹ سے پیدا ہونے والی آنکھوں کی سوزش میں مظہر دوا ہوتی ہے جب کہ درج بالا علامات موجود ہوں آرنیکا جو کہ چوٹ کی دوا ہے ایسی حالت میں فائدہ مند نہیں ہوتی کیونکہ آرنیکا کا خراش دار اخراجات اور باریک باریک آبلوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر چوٹ لگنے کے بعد یہ آبلے پیدا ہو جائیں تو یوفریشیا قابل ترجیح دوا ہے۔

یوفریشیا اگرچہ آنکھوں کی بیرونی ملوث پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یوفریشیا وجع المفاصلی سوزش میں بھی کار آمد ہے اگر آپ آنکھ کا معائنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ آنکھ کی پتلی روشنی سے بہت کم رد عمل ظاہر کرتی ہے اور آنکھوں سے بہنے والا پانی بادل کے رنگ جیسا ہوتا ہے کیونکہ اس میں سوزشی مواد شامل ہوتا ہے درد جلندار ڈنک دار اور گولی مارنے کے سے ہوتے ہیں دردوں کے ہمراہ آنکھوں سے خراش دار پانی بہتا ہے رات کے وقت دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

یوفریشیا نزلہ کی دوا بھی ہے جب آنکھوں سے خراش دار پانی اور ناک سے غیر خراش دار پانی آتا ہو اگر ہم یوفریشیا کا دوسری ادویات سے موازنہ کریں جن کی علامات آنکھوں سے شروع ہوتی ہیں تو سب سے قریب ترین مماثل دوا مرک سالوبلس ہے دونوں ادویات میں پپوٹوں کی سوزش (Blephritis) اور پردہ ملتحمہ کی سوزش (Conjunctivitis) موجود ہے یہ سوزش سردی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے مگر مرکیورس سالوبلس کے اخراجات یوفریشیا سے

پتلے ہوتے ہیں علاوہ ازیں مرک سالوبلس میں آگ کی گرمی اور مرطوب موسم میں نمایاں ا
اور مرطوب موسم میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے مرکیورس سالوبلس کے بعد یوفریشیا کی مماثل
دوا آرسنک البم ہے۔ دونوں کے اخراجات خراش دار اور دونوں میں قرنیہ کے اوپر یا نزدیک
باریک باریک آبلے بن جاتے ہیں اور دونوں ادویات خنازیری امراض میں مظہر ہوتی ہیں مگر
آرسنک البم میں جلن نمایاں ہوتی ہے جیسے کہ آگ سے جل گیا ہو خاص طور پر آدھی رات
کے بعد جلن زیادہ ہو جاتی ہے جلن کو ہمیشہ تو نہیں تاہم بسا اوقات گرم پانی کی ٹکور سے افاقہ
ہوتا ہے یوفریشیا میں اتنی بے آرامی بھی موجود نہیں ہے جتنی کہ آرسنک البم میں موجود ہے۔

یوفریشیا سے ایک اور مماثل دوا رہس ٹاکس ہے جس میں چشمہ کی مانند آنسو آتے
ہیں یہ آنسو گالوں پر جلن پیدا کرتے ہیں آنکھوں سے کثیر پیپ خارج ہوتی ہے لیکن رہس
ٹاکس کی پیپ یوفریشیا کی پیپ سے پتلی ہوتی ہے اور رہس ٹاکس عموماً دائیں آنکھ پر حملہ آور
ہوتی ہے جب کہ یوفریشیا دونوں آنکھوں پر یا کسی بھی آنکھ میں سوزش پیدا کر سکتی ہے رہس
ٹاکس کی آنکھوں کی پتلی کی گٹھیاوی سوزش میں درد آنکھوں سے تیر کی مانند سر کے عقبی حصے
میں جاتے ہیں زبردست بے آرامی ہوتی ہے دکھ کی وجہ سے مریض رات کو کروٹیں بدلتا ہے
حرکت کرنے اور ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے۔ نزلہ میں ہماری عادت ہے کہ ہم یوفریشیا کو ایلم سیپا
سے جوڑ دیتے ہیں آیئے میں آپ کو ان دونوں کا فرق بتا دوں۔ ایلم سیپا کے نزلہ میں ناک سے
خراش دار اور آنکھوں سے صاف پانی نکلتا ہے جب کہ یوفریشیا میں آنکھوں سے خراش دار پانی
اور ناک سے صاف پانی نکلتا ہے۔

یوفریشیا ایک اور جگہ بھی مظہر دوا ہوتی ہے وہ جگہ آنکھوں کے اعصاب کا تیسرا
جوڑا ہے یوفریشیا یہاں فالج پیدا کرتی ہے اوپر والے پپوٹے کا فالج ہو جاتا ہے پپوٹا گر جاتا ہے یہ
فالج خاص طور پر وجع المفاصلی مزاج رکھنے والوں کو سردی لگنے سے پیدا ہو جاتا ہے اس
علامت پر یوفریشیا کی مماثل ادویات رہس ٹاکس اور کاسٹیکم ہیں دونوں ادویات میں ہو بہو یہی
علامت موجود ہے اسی سے آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ یوفریشیا آنکھوں اور ناک کی نزلاوی

سوزش میں کتنی اہمیت رکھتی ہے۔

یوفریشیا کو ہم مسوں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب یہ مسے سوراخ مقعد میں ہوں مگر ہموار ہوں یقیناً ان مسوں کی بنیاد سائیکوسس کی سمیت ہی ہوتی ہے ان ہموار مسوں سے عموماً معمولی رطوبت خارج ہوتی ہے۔



لیکچر نمبر ۳۸

بپٹیشیا ٹنکٹوریا

بپٹیشیا ٹنکٹوریا
- جلسی میم
- رہس ٹاکس
- آرنیکا۔ میوراٹک ایسڈ۔ لیکسیس۔ آرسنک البم
- ایلی اینتھس

بپٹیشیا دو دال والے پودوں کے گروہ سے تعلق رکھتی ہے اسے جنگلی نیل بھی کہا جاتا ہے بپٹیشیا کی کہانی بہت مختصر ہے مگر ہے دلچسپ ہماری کتابیں اور رسالے ٹائی فائڈ بخار سے شفا حاصل کرنے کی وجہ سے بپٹیشیا کی تعریفوں سے بھرے پڑے ہیں یہ دوا خون میں دو طرح کی تبدیلیاں لاتی ہے یعنی خون کی خاصیت اور مقدار میں ابتری پیدا کرتی ہے یہ ابتریاں ٹائی فائڈ بخار میں مظہر ہوتی ہیں سانس سے بدبو آتی ہے دماغی اور اعصابی مظاہر جو ٹائی فائڈ کی خصوصیت ہیں موجود ہوتے ہیں یہ دوا ٹائی فائڈ کے تمام درائج میں مفید ہے خواہ بخار کی ابتدا ہو یا دیر ہو چکی ہو۔ میں اس کی علامات کے دو گروہ بناؤں گا پہلے وہ علامات جو بخار کی ابتدا میں نظر آتی ہیں دوم وہ علامات جو دیر کے بعد بپٹیشیا کو طلب کرتی ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ درج ذیل تمام علامات کسی مریض میں موجود نہ ہوں تب بھی بپٹیشیا مظہر دوا ہو۔ میں آپ کو بپٹیشیا کی مخصوص علامات بیان کروں گا۔ اور جب تک ان علامات میں سے بہت سی علامات موجود نہ

ہوں ہیپٹیشیا کا دیا جانا مناسب نہ ہو گا۔ علامات درج ذیل ہیں

دماغی اکساہٹ جیسی ہذیان سے پہلے ہوتی ہے آوارہ گرد بے قابو احساسات۔ مریض دماغ مرکوز نہ کر سکے خیالات منتشر رہتے ہوں بے آرامی جگہ بدلنے کی مسلسل خواہش ہوتی ہے۔ مریض رات کو دو بجے یا تین بجے جاگ جاتا ہے اوراس کے بعد سو نہیں سکتا بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہتا ہے نیند کے دوران نامعقول خواب آتے ہیں مریض کو خواب آئیں کہ اس کو بستر سے باندھ دیا گیا ہے یا مریض دریا میں تیر رہا ہے یا کسی ایسی صبر آزما مصیبت کا مقابلہ کر رہا ہے جس کے لئے بہت طاقت کی ضرورت ہے ممکن ہے کہ مریض کابوس کا شکار ہو ڈراؤنے خواب آئیں مریض جاگے تو اس کو محسوس ہو کہ اس کا کمرہ ناقابل برداشت حد تک گرم ہے جس کی وجہ سے مریض کو سانس لینا دشوار ہے اگر مریض میں ابھی اتنی طاقت موجود ہو تو مریض اٹھ کر کھڑکیاں کھول دیتا ہے تاکہ تازہ ہوا لے سکے۔ اب آپ دیکھیں کہ یہ حقیقی دمہ نہیں ہے نہ ہی یہ ہوا کی نالیوں کا مروڑ دار سکڑاؤ ہے یہ سینہ میں بھراؤ ہے جس کی وجہ سے جبر کا احساس ہوتا ہے ایک آزمائش کنندہ نے اس علامت کو یوں بیان کیا کہ یہ سانس لینے میں تنگی نہیں ہے بلکہ مریض میں اتنی قوت بھی نہیں ہے کہ وہ سانس لے کر سینہ کو اوپر اٹھا سکے۔

مریض ذاتی طور پر بار بار غلطیاں کرتا ہے کبھی کبھار مریض کو احساس ہوتا ہے کہ وہ دوگنا ہے یا اس کا جسم بکھرا ہوا ہے مریض بستر پر ہاتھ پاؤں مارتا ہے تاکہ وہ اپنے جسم کے ٹکڑے اکٹھے کر سکے۔ اعصابی اکساہٹ کے ہمراہ شدید تھکاوٹ موجود ہوتی ہے کمر اور جسمانی اعضاء درد کرتے ہیں کمر اکڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے مریض تھکا ہوا اور مریض کو پورا جسم کچلا ہوا محسوس ہوتا ہے مریض بستر سخت ہونے کی شکایت کرتا ہے اس وجہ سے مریض بہت بے آرام ہوتا ہے مریض بستر میں نرم جگہ تلاش کرنے کے لئے کروٹیں بدلتا ہے کمزوری بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ مریض چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے مریض اس کمزوری کو بیان نہیں کر سکتا کمزوری کے ہمراہ چکر بھی آتے ہیں یا چکر موجود نہیں ہوتے۔

چہرے پر خون کا جوش ہوتا ہے چہرہ گرم ہوتا ہے چہرہ سے مریض ایسا نظر آتا ہے جیسے نشہ پی رکھا ہو آنکھیں بوجھل اور مریض ظاہری طور پر مخبوط نظر آتا ہے زبان کا پہلا حصہ سفید درمیانی حصہ معمولی سا زرد زبان کے کنارے گہرے سرخ اور حلمہ زبان جو زرد یا سفید پشم سے ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سر درد بوجھل اور درد کے ہمراہ ایسا احساس ہوتا ہے کہ سر اندر کی جانب دبایا جا رہا ہے بسا اوقات یہ دباؤ پیشانی سے شروع ہو کر ناک کی جڑ تک جاتا ہے مریض ایک ایسے احساس کی شکایت کرتا ہے کہ جیسے پیشانی کی کھال کو سر کی پشت کی جانب کھینچا جا رہا ہے اس کی وجہ سر کی چوٹی اور پیشانی کے پٹھوں میں سکڑاؤ ہے یا کبھی کبھار مریض کی شکایت یہ ہوتی ہے کہ پیشانی کی جلد تنی ہوئی ہے ان علامات کے ہمراہ کبھی کبھار پیشانی میں یا سر کی چوٹی میں جھنجھناہٹ یا سن پن کا احساس ہوتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار بیپٹیشیا کی نمایاں علامت ہے بیپٹیشیا ان چند ادویات میں سے ہے جو اس طرح کا بخار پیدا کرتی ہیں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے بخار کی شدت کے لحاظ سے نبض کی رفتار تیز ہوتی ہے حتی کہ ٹائی فائڈ کی ابتدا میں بیپٹیشیا آپ کو شکم کی علامات کی وجہ سے مظہر ملے گی شکم دائیں جانب پر حس پاخانہ متعفن سڑا پاخانے کا رنگ زرد یہ وہ علامات ہیں جو بیپٹیشیا کو ٹائی فائڈ بخار میں طلب کرتی ہیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہومیو پیتھک قوانین کے مطابق جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں آپ ٹائی فائڈ بخار کا دورانیہ بہت کم کر سکتے ہیں اگر دوا کو علامات کاملہ سے منتخب کیا جائے تو یہ دوا ٹائی فائڈ بخار کو بھگا دے گی۔ ٹائی فائڈ بخار اپنا دورانیہ مکمل نہ کر سکے گا جب کہ ایلوپیتھک حضرات کا دعویٰ ہے کہ ٹائی فائڈ اپنا دورانیہ پورا کرتا ہے۔

بعد میں جب بخار کا دوسرا یا تیسرا ہفتہ ہو تو آپ کو بیپٹیشیا اس وقت مظہر ملے گی جب کمزوری بہت بڑھ گئی ہو مریض بے ہوش پڑا ہو سوال کا جواب دیتے ہوئے مریض سو جاتا ہو مریض کا چہرہ گہرا سرخ ہوتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ مخمور نظر آتا ہے زبان کے درمیان بھوری لکیر نظر آتی ہے مگر زبان کے کنارے سرخ ہوتے ہیں مریض کے تمام اخراجات

بدبودار اور متعفن ہوتے ہیں دانتوں پر کچرے کی تہہ ہوتی ہے جس میں سے شدید بو آتی ہے
سانس بدبودار ہوتا ہے پاخانوں کا رنگ زرد یا گہرا زرد ہوتا ہے اور ان میں سے شدید بو آتی ہے
پیشاب اور پسینہ بھی بدبودار ہوتا ہے بس آپ ملاحظہ کریں کہ بپٹیشیا اس وقت کارآمد دوا ہوتی
ہے جب جسمانی رطوبتوں میں سڑن اور بافتوں کے اجزا الگ ہو رہے ہوں۔

ٹائی فائڈ بخار میں بپٹیشیا کو جائز جگہ فراہم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بپٹیشیا
کا موازنہ اس سے مماثل ادویات سے کریں سب سے پہلے میں جلسی میم کا ذکر کرنا چاہوں گا
اس کی باری عموماً بپٹیشیا سے پہلے آتی ہے جب کہ پٹھوں میں دکھن اور بے آرامی کا احساس ہو۔
مریض کو سردی لگتی ہے جو کہ کمر تک جاتی ہے یہ ٹائی فائڈ بخار کا پہلا دن ہوتا ہے اسی دن بعد
دوپہر بخار ہو جاتا ہے نبض تیز ہوتی ہے بھری ہوئی اور طرارہ بھرتی ہے ایکونائٹ کی مانند
سخت نہیں ہوتی بخار کے ہمراہ سستی اور کاہلی ہوتی ہے چہرے پر سرخ رنگ یکساں طور پر پھیلا
ہوا ہوتا ہے ممکن ہے کہ بخار کی ابتدا میں ہی کمزوری بہت ہو چونکہ جلسی میم حرکتی اعصاب کا
فالج پیدا کرتی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ پٹھوں میں کمزوری ہو لیکن اگلے روز جلسی میم
دینے کے باوجود جب دوپہر کو بخار تیز ہو جائے تو آپ جلسی میم بند کر کے بپٹیشیا دے سکتے ہیں
اگر درج بالا علامات موجود ہوں اس کی وجہ دونوں ادویات کا آپس میں تعلق ہے دونوں ادویات
کی علامات بہت حد تک مماثل ہیں دونوں میں پٹھوں کی دکھن اور کمزوری موجود ہے دونوں
ادویات میں سستی اور کاہلی موجود ہے دونوں میں پھیلنے کا احساس جیسے کہ سر پھیل گیا ہے یا جسم
کا کوئی اور حصہ پھیل گیا ہے موجود ہے دونوں کا بخار بعد دوپہر بڑھ جاتا ہے دونوں ادویات میں
دراصل شدت کا تعلق ہے جلسی میم بپٹیشیا سے نرم عمل رکھتی ہے۔

ایک اور دوا رہس ٹاکس ہے جو بپٹیشیا سے مماثلت رکھتی ہے بپٹیشیا کی مانند بے
آرامی پٹھوں میں دکھن اور درد زبان رہس ٹاکس میں بھی موجود ہے مجھے اعتراف ہے کہ رہس
ٹاکس اور بپٹیشیا میں فرق تلاش کرنا آسان نہیں ہے قانون کے مطابق رہس ٹاکس بلا اختلاف
ایسے تمام امراض کی دوا ہے جو ٹائی فائڈ کی شکل اختیار کر جاتے ہوں خواہ مرض خناق ہو سرخ

بخار ہو شکم کی سیرس جھلی کی سوزش ہو نمونیہ ہو اب آپ دیکھیں کہ رہس ٹاکس اس شان و شوکت میں بپٹیشیا کی حصہ دار ہے دونوں ادویات کا سب سے بڑا فرق میں مختصراً بیان کرتا ہوں رہس ٹاکس کی بے چینی زیادہ تر گھٹیاوی ہوتی ہے بہ نسبت پٹھوں کی دکھن کے رہس ٹاکس میں زبان کی نوک پر سرخ تکون بنی ہوئی ہوتی ہے جب کہ بپٹیشیا (Baptisia) میں یہ علامت موجود نہیں ہے رہس ٹاکس کا ہذیان بڑبڑاہٹ والا ہوتا ہے جتنا کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ وہم ذاتی شناخت سے متعلق ہوتے ہیں نہ ہی رہس ٹاکس کے اخراجات بدبو دار ہوتے ہیں جب کہ بپٹیشیا کے اخراجات متعفن ہوتے ہیں اگر رہس ٹاکس میں دست آنے لگیں تو دست پانی کی مانند پتلے کبھی کبھار خونی اور بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں نمونیہ کی علامات بسا اوقات ٹائی فائڈ کو الجھا دیتی ہیں یہ رہس ٹاکس میں نمایاں ہوتی ہیں۔

آرنیکا کا دعویٰ ہے کہ وہ بھی بپٹیشیا کی رشتہ دار ہے بے ہوشی میں آرنیکا بپٹیشیا مماثلت رکھتی ہے آرنیکا کا مریض بھی سوال کا جواب دیتے دیتے سو جاتا ہے مریض بستر سخت ہونے کی شکایت بھی کرتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آرنیکا مرگی کی مانند اجتماع خون میں زیادہ فائدہ مند دوا ہے جب کہ بے ہوشی بہت گہری ہو پاخانہ اور پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہوں مریض بے ہوشی کے دوران زور دار خراٹے بھرتا ہو دراصل اس کی وجہ دماغ کا الجھ جانا ہوتا ہے اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ آرنیکا میں جلد کے نیچے خون پھیل جاتا ہے۔

لیکسیس بھی بپٹیشیا سے مماثلت رکھتی ہے دونوں ادویات اخراجات کی بدبو سانس کی بدبو اور شدید کمزوری میں مماثل ہیں میرا تجربہ ہے کہ ظاہری طور پر ایسے مریض بھی جن کی حالت بدتر تھی وہ بھی لیکسیس کے عمل سے شفایاب ہو گئے چونکہ یہ حیوانی زہر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بپٹیشیا سے زیادہ گہرائی تک سرائیت کرتا ہے اس لئے جب حالات سے ناامیدی ظاہر ہو تو لیکسیس کو طلب کرنا چاہیے۔

لیکسیس اور بپٹیشیا کا فرق درج ذیل علامات سے واضح ہو جائے گا جب زبان باہر نکالی جائے تو کانپتی ہے زبان دانتوں تک آکر رک جاتی ہے اگر مریض کوشش کر کے زبان باہر نکال

بھی لے تو زبان لٹکی ہوئی کانپتی رہتی ہے ممکن ہے مریض کو زبان واپس اندر لے جانے کی عقل ہی نہ ہو۔ لیکسیس کے مریض میں جریان خون کا بہت رحجان ہوتا ہے خون جسم کے کسی بھی سوراخ سے آسکتا ہو ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے سیاہی مائل خون رسنے لگتا ہے آنتوں سے سیاہ خون آتا ہے جب کہ خون ذرا دیر ایک جگہ پڑا رہے تو جلے ہوئے بھوسے کی مانند نظر آتا ہے مرض کی شدت میں نرم دباؤ بھی نا قابل برداشت ہوتا ہے حتی کہ جب دماغ مکمل طور پر بے حس ہو جائے تو مریض حلق پر معمولی سا دباؤ بھی برداشت نہیں کر سکتا تاہم اس سے بھی زیادہ برے حالات میں آپ کو لیکسیس اور بیپٹیشیا الگ الگ کرنا پڑے گا جب دماغ کو فالج ہونے کا خطرہ ہو نچلا جبڑا گر گیا ہو اور بول و براز بلا ارادہ خارج ہو رہے ہوں۔

کمزوری میں رطوبات جسمانی کی سڑن میں اور نرم قسم کے ہذیان میں میور اٹک ایسڈ بیپٹیشیا سے مماثلت رکھتی ہے میور اٹک ایسڈ کی عام علامات بیپٹیشیا کی علامات سے ایسی مماثلت نہیں رکھتیں کہ ان کو الگ کرنا مشکل ہو میور اٹک ایسڈ میں اتنی شدید کمزوری ہوتی ہے کہ مریض اپنا سر تکیے سے اٹھا ہی نہیں سکتا اس لئے مریض بستر پر نچلی جانب پھسل جاتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار کے علاوہ چند الفاظ بیپٹیشیا کی بابت بیان کروں گا آپ بیپٹیشیا کو پیچش میں اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب پاخانے شدید بدبو دار ہوں خونی ہوں مروڑ پڑتے ہوں لیکن درد موجود نہ ہوں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قوت حیات میں بہت کمی آچکی ہے اور قوت حیات نڈھال ہو چکی ہے۔

بیپٹیشیا تپ دق (ٹی بی) کی دوا بھی ہے جب مرض کا آخری درجہ ہو بخار بعد دوپہر تیز ہو جاتا ہو تو یہ بخار کو کم کر دیتی ہے معمولی سی غنودگی ہوتی ہے آواز بھاری ہوتی ہے اور مریض کا دماغ حواس باختہ ہوتا ہے۔

خناق کے مرض میں بیپٹیشیا ہماری بہترین دوا ہے جب خناق ٹائی فائڈ بخار میں بدل گیا ہو وہ چند علامات بھی موجود ہوں جن کا میں ذکر کر چکا ہوں منہ سے شدید بدبو آتی ہو جھلی کا

رنگ سرخ ہو اور میلان گینگرین کی جانب ہوں کبھی کبھار خناق کی ابتدا میں ہی آپ کو بپٹیشیا نمایاں علامات ملیں گی جب کہ مریض صرف سیال اشیاء ہی نگل سکتا ہو آپ کو مریض کو دودھ دیں گے تو پی لے گا مگر جب ٹھوس غذا دیں گے تو انکار کر دے گا۔

خناق سرخ بخار اور ٹائی فائڈ بخار میں بپٹیشیا موازنہ ایلی انتھس سے بھی کیا جانا چاہیے کیونکہ ایلی انتھس کی بے ہوشی بپٹیشیا سے گہری ہوتی ہے ناک سے جلن دار پانی خارج ہوتا ہے جو اوپر والے ہونٹ میں دکھن پیدا کرتا ہے اگر حمرہ موجود ہو تو اس کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خون زہریلا ہو گیا ہے۔

میری خواہش ہے کہ آپ جلسی میم۔ بپٹیشیا۔ رہس ٹاکس۔ اور لیکیسس کی علامات کو مکمل طور پر ذہن نشین کر لیں اسلئے جب بھی ضرورت پڑے تو آپ ان علامات کو مد نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کریں یہ چاروں ادویات امراض کے علاج میں بہت اہمیت رکھتی ہیں ان چاروں ادویات کو امراض کے علاج کی رباعی کہا جاتا ہے۔

لیکچر نمبر ۳۹

سولینیسیا (ٹماٹر کی نسل)

سولینیسیا

بیلاڈونا	زبردست نشہ آور بے ہوشی پیدا کرنے والی
ہائیوسائمس	
سٹرامونیم	آنکھوں کی پتلیاں پھیلادیتی ہیں
سولینم نائیگرم	
ٹیبکم	
ڈلکامارا	
کیپسیکم	(خراش دار)

اس گروہ کی ادویات کی علامات میں بہت مماثلت ہے اور پہلی تین ادویات بہت استعمال کی جاتی ہیں کوئی بھی ایسی علامت موجود نہیں ہے جو دوسری دوا میں نہ ہو حقیقت میں یہ مماثلت حیران کن ہے میں نے ادویات کی نباتاتی ترتیب نہیں لکھی بلکہ تعاقات الادویہ کی وجہ سے یہ ترتیب بنائی ہے مثلاً پہلی چار ادویہ دماغ پر نمایاں حملہ آور ہوتی ہیں اور ان کی خاص الخاص خاصیت نشہ آور بے ہوشی ہے اس لئے میں نے ان کا ایک گروہ بنالیا ہے ان کے بعد ٹیبکم کی باری آتی ہے اس کی خصوصیت بھی نشہ ہے مگر یہ دماغ کے علاوہ جسم کے دوسرے اعضا پر بھی عمل کرتی ہے اس کے بعد ڈلکامارا ہے ڈلکامارا میں سولینین کی معمولی سی مقدار موجود ہے اور یہ محض معمولی نشہ آور ہے سٹرامونیم یا ہائیوسائمس جیسے اثرات پیدا کرنے کے لئے ڈلکامارا کی بہت بڑی مقدار کھلانے کی ضرورت ہوگی آخر میں ہمارے پاس کیپسیکم ہے یہ فیصلہ شدہ امر ہے کہ کیپسیکم درشت اثر رکھتی ہے اگر جلد پر لگادی جائے تو آبلے پیدا کردیتی ہے

ممکن ہے کہ یہ بھی نشہ آور خاصیت رکھتی ہو لیکن اس گروہ کی دوسری ادویات سے مکمل طور پر مختلف ہے

اس گروہ کی پہلی تین ادویات کی علامات میں زبردست مماثلت ہے حقیقتاً یہ تینوں ادویات قریبی مماثلت رکھتی ہیں بہتر ہے کہ ان کو ایک دوسری کے بعد استعمال نہ کیا جائے۔ چند علامات یاد رکھ لیں جو بیلاڈونا اور ہائیوسائمس میں متضاد ہیں ممکن ہے لکھنے میں ایک جیسی ہی ہوں لیکن ان کے عمل کا رخ الٹا ہے اس لئے نتیجتاً کبھی کبھار بیلاڈونا اور ہائیوسائمس ایک دوسرے کی دافع اثر بن جاتی ہیں اور جلدی علامات میں یہ بات خاص طور پر درست ثابت ہوتی ہے

بیلاڈونا

گول پٹھے جو کسی بھی جسمانی سوراخ میں موجود ہیں سکڑ جاتے ہیں۔

بیلاڈونا (عنب الثعلب)

- اعصاب
  - مرکز میں خراش
  - خراش پیدا ہوتی ہے بعد میں فالج ہو جاتا ہے
  - دوران خون میں ابتری لاتی ہے
  - اور دماغ میں حد سے زیادہ ابتری
  - دوران خون میں ابتری اور بخار
- تکالیف
  - اچانک حملہ آور ہوتی ہیں
  - عموماً دماغی علامات ہمراہ ہوتی ہیں
- سوزش
  - اجتماع خون کا میلان اوپر کی جانب
  - خلیات دماغ میں

بیلاڈونایاڈیڈلی نائٹ شیڈ بطور دوا پندرھویں صدی عیسوی میں استعمال ہونا شروع ہوئی۔ وینس کے لوگوں نے اس کا نام بیلاڈونا پودا رکھا کیونکہ عورتیں اس کا عرق نکال کر آنکھوں اور گالوں کو خوبصورت بنانے کے لئے استعمال کرتی تھیں۔ بیلاڈونا کے تنے اور پتوں میں اٹروپین کھار پایا جاتا ہے جو کہ جانا پہچانا کھار ہے جڑ میں بھی اٹروپین پایا جاتا ہے اگرچہ تناسب مختلف ہوتا ہے بیلاڈونا انسان کے لئے زبردست مہلک ہے سبزی خور جانور اسے شوق سے کھاتے ہیں بیلاڈونا بطور زہر درج ذیل علامات پیدا کرتی ہے۔

آنکھیں خشک اور ان میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے سوج جاتا ہے اور گرم ہو جاتا ہے جلد سرخ ہو جاتی ہے اور جلد پر چھوٹے چھوٹے گول آبلے نکل آتے ہیں حلق زبردست خشک ہو جاتا ہے اور یہ احساس نچلی جانب سفر شروع کر دیتا ہے مریض بار بار نگلتا ہے حلق میں دم کشی کے مروڑ پڑتے ہیں شدت کی پیاس لگتی ہے مگر پانی پینے سے اضافہ ہوتا ہے چکر آتے ہیں دماغ ماؤف ہو جاتا ہے وہم اور سراب اور آخر کار بے ہوشی آلیتی ہے پتلی اتنی پھیل جاتی ہے کہ نظر نہیں آسکتی پٹھوں میں اعضا شکنی ہوتی ہے تشنج ہو جاتا ہے۔

☆ (بیلا ڈونا پتلی پھیلا دیتی ہے فائی سوسٹگما پتلی سکیڑ دیتی ہے اور جلسی میم تیسری کرینیل عصب کو فالج کر کے پتلی کو پھیلا دیتی ہے۔

ایسے مریض یورپ میں عام ہیں کیونکہ یہ پودے کا وطن ہے اور لوگ اس کا پھل چیری سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ اتفاقاً بیلاڈونا بیری کھا لیتے ہیں لوگ اس کو کھا کر خودکشی بھی کرتے ہیں۔ بیلاڈونا کے زہر کو ختم کرنے کے لئے معدہ کو سٹامک پمپ سے صاف کریں رائی کا گرم پانی پلا کر قے کرائیں کافی بغیر چینی بغیر دودھ پلائیں۔

بیلاڈونا بطور ہومیو پیتھک دوا اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ ہومیو پیتھی کا ہنر۔ وہ علامات جو بیلاڈونا کے زہریلے اثرات سے اور آزمائش کے دوران نظر آئیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دوا کا یقینی اور بچا تلا استعمال کر سکتے ہیں جہاں تک بیلاڈونا کے انتخاب کا تعلق ہے اس کو بھی تمام پولی کرسٹ ادویات کی مانند بے تحاشہ اور بے احتیاطی سے استعمال کیا جاتا ہے اور بیلاڈونا کو

اس وقت استعمال کر لیا جاتا ہے جب اس کی صرف سطحی علامات موجود ہوتی ہیں یوں بیلاڈونا مخالف اثرات پیدا کر دیتی ہے۔

بیلاڈونا کی علامات کو میں پچھلے لیکچروں میں دوسری ادویات کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے بیان کر چکا ہوں آپ ان علامات سے واقف ہو نگے اسلئے اب میں مختصراً اس کی علامات بیان کروں گا لیکن سب سے پہلے بیلاڈونا کے عام کردار کا ذکر کروں گا بیلاڈونا صحت مند پر خون بلغمی مزاج افراد جن کو سر میں اجتماع خون کا میلان رہتا ہو ان کے لئے مفید دوا ہے ان کے جسم کلکیر یا کارب جیسے جسم کی مانند ہوتے ہیں لیکن بیلاڈونا میں کلکیر یا کارب جیسا پلپلا پن نہیں ہوتا بیلاڈونا کے مریض جب صحت مند ہوں تو بہت خوش باش ہوتے ہیں لیکن جب بیمار ہو جائیں تو بہت تنک مزاج اور چڑ چڑے اور تحکم پسند ہو جاتے ہیں یہ خوش مزاجی جو ان کو ملنسار بناتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے بیمار ہو جانے سے بالکل الٹ جاتی ہے بڑے سر والے اور پتلے دھڑ والے نفیس مزاج بچوں کے لئے بھی بیلاڈونا موزوں دوا ہے یہ بچے خنازیری مزاج رکھتے ہیں ان کے غدودوں کا میلان بڑھنے کی جانب ہوتا ہے اور ان کے ہونٹ سوجے رہتے ہیں یہ بچے ہر چیز بہت جلد سیکھ جاتے ہیں ان کی نیند غیر فطری ہوتی ہے ان کا سر گرم اور گال سرخ ہوتے ہیں یہ بچے نیند میں چلاتے ہیں جب بیلاڈونا بچوں کو دی جائے تو دماغی علامات کی موجودگی بہت اہمیت رکھتی ہے دماغ میں کچھ نہ کچھ سوزش موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء میں جھٹکے آتے ہیں تنک مزاجی اور پریشانی ہوتی ہے ممکن ہے کہ دماغ کی جھلیوں میں سوزش بھی موجود ہو۔

بیلاڈونا کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عروق دمویہ کے گول ریشوں اور گول پٹھوں میں سکڑاؤ پیدا کرتی ہے بیلاڈونا کی اہم خصوصیت حلق کے پٹھوں کے سکڑاؤ میں نظر آتی ہے سیال اشیاء پینے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہے یہی کیفیت سوراخ مقعد میں بھی نظر آتی ہے مقعد میں سکڑاؤ ہوتا ہے پاخانہ کرنے کی لاحاصل خواہش ہوتی ہے اور یہ راہنما علامت پیچش زحم کے تشنجی سکڑاؤ بچے کی پیدائش میں مزاحمت یا پیشاب کرنے کی لاحاصل خواہش اخراجات

ہیں کمی بیلاڈونا کو منظر بناتی ہے۔

بیلاڈونا کے امراض حاد اچانک اور شدید ہوتے ہیں اچانک پیدا ہونے والے امراض بیلاڈونا کو طلب کرتے ہیں مثلاً ایک بچہ جب سونے لگے تو بالکل ٹھیک ٹھاک ہو مگر چند گھنٹوں بعد نیند کے دوران رونے لگے اور علامات فوری طور پر شدت اختیار کر جائیں جیسا کہ اعضاء میں جھٹکے آنے لگیں دماغ میں سوزش ہو جائے بے آرامی ہو بچہ بستر پر لیٹ نہ سکے خاص طور پر بازو مسلسل حرکت کرتے ہیں یہ تمام علامات بیلاڈونا کو طلب کرتی ہیں۔

اگر کوئی سوزش اچانک پیدا ہو جائے حتیٰ کہ شدت میں بے قابو ہو جائے تو بیلاڈونا کی سفارش کی جاتی ہے ایسے حالات ہم پھوڑوں میں دیکھتے ہیں جب بجلی کی مانند تیزی سے پیپ پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے پھوڑا خواہ گل سوئے پر ہو یا کسی بھی جگہ ہو اور کسی بھی قسم کا پھوڑا ہو پس ہم دیکھتے ہیں کہ بیلاڈونا جوف دار بافتوں کے سرخ باد جس میں فوراً پیپ پیدا ہونا شروع ہو جائے متاثرہ حصص زبردست سوج جائیں پیپ کئی پھٹوں سے راستہ بنالے فائدہ مند ہے مرض کا اچانک حملہ بیلاڈونا طلب کرتا ہے دردوں کا کردار بھی بیلاڈونا جیسا ہے درد یکدم ظاہر ہوتے ہیں طویل یا قلیل عرصہ جاری رہتے ہیں اور اسی طرح اچانک ختم ہو جاتے ہیں جیسے کہ درد ظاہر ہوئے تھے میرے خیال میں بیلاڈونا کے کردار کے متعلق یہی کافی ہے۔

بیلاڈونا جوڑوں کی اعصابی بافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے جوڑوں کی حاد داد اور مزمن سوزش میں بیلاڈونا بہترین دوا ہے درد پھاڑنے والے اور کاٹنے والے ہوتے ہیں اور یہ درد اعضاء کے ساتھ ساتھ بجلی کی مانند دوڑتے ہیں جوڑ سوجے ہوتے ہیں سوجن چمکدار سرخ ہوتی ہے سوجے ہوئے جوڑوں پر سرخ دھاریاں نظر آتی ہیں وجع المفاصلی بخار میں جب گدی کاندھوں اور اوپری بازوؤں پر درد کا حملہ ہو تو بیلاڈونا ہماری بہترین دواؤں میں سے ایک ہے گردن کی گٹھیاوی سختی جس کی وجہ حجامت کرانا ہو سر کو گیلا کرنا ہو یا سر اور گردن کو ہوا لگ گئی ہو تب بھی بیلاڈونا بہترین دوا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم آگے قدم بڑھائیں ہم دماغ پر بیلاڈونا کا اثر سمجھ لیں بیلاڈونا کی

علامات پر دوبارہ غور کرتے ہیں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ بیلاڈونا دماغی جھلیوں کی مثبت سوزش پیدا کرنے کی بجائے ہم پہلو قسم کی علامات پیدا کرتی ہے پس ایکونائٹ دماغی جھلیوں کی سوزش پیدا کرتی ہے اور اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ برائی اونیا دماغی جھلیوں کی سوزش پیدا کرتی ہے اور اخراجات میں ماء الدم اور لیوکوسائٹس ہوتے ہیں لیکن بیلاڈونا صرف دماغی جھلیوں میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عروق دمویہ پھٹ جاتی ہیں اور جلد کے نیچے سرخ یا نیلے داغ پیدا ہو جاتے ہیں پس یوں دماغی جھلیوں کے نیچے اجتماع خون کی سوزش ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں اگر اخراجات جاری ہو جائیں تو وہ رقیق ہوتے ہیں۔ یہ عروق میں اجتماع خون کا نتیجہ ہوتا ہے یہ اخراجات سوزشی نہیں ہوتے جب کہ برائی اونیا' ایپس' سلفر کے اخراجات میں بیش قیمت پلازما شامل ہوتا ہے

تاہم بیلاڈونا دماغ کی سوزش کے ہم پہلو بہت سی علامات پیدا کرتی ہے ایسے حالات میں ہمیں مجبوراً بیلاڈونا استعمال کرنی پڑتی ہے سب سے پہلے بیلاڈونا دماغ میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے اگر یہ بھراؤ نرم ہو تو سر میں صرف گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں لیکن اگر بھراؤ شدید ہو تو چہرہ سرخ اور آنکھوں کے سفید پردہ میں اجتماع خون ہوتا ہے مریض شدید دھڑکن دار درد کی شکایت کرتا ہے ممکن ہے مریض کو غنودگی بھی ہو یا مریض مکمل طور پر جاگ رہا ہو یہ علامات ادل بدل کر آتی رہتی ہے کیونکہ بسا اوقات مریض غنودگی یا گہری نیند میں ہوتا ہے اور بعد میں اچانک جاگ جاتا ہے روتا ہے یا کوئی اور گواہی جیسے کہ بازوؤں میں جھٹکے اور انفرادی طور پر پٹھوں میں پھڑکن جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ میں سوزش موجود ہے جوں جوں یہ سوزش ترقی پذیر ہوتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ آنکھوں میں سرخی بڑھ جاتی ہے اور آنکھ کا سفید پردہ کچے گوشت کی مانند نظر آتا ہے گردن کی شریانیں اتنے زور سے پھڑکتی ہیں کہ ان کی پھڑکن باہر سے نظر آتی ہے یہ اجتماع خون بڑھ کر سوزش میں بدل جاتا ہے مریض روتا چلا تا ہے یا شدت تکلیف سے دوہرا ہوتا ہے سر میں شدید درد ہوتا ہے یہ درد اچانک بجلی کی چمک کی مانند آتے ہیں اور اسی طرح اچانک غائب ہو جاتے ہیں پہلے پہل

مریض سو نہیں سکتا اگرچہ مریض پر نیند چھائی ہوتی ہے خاص طور پر جب بچوں میں علامات ترقی کرتی ہیں تو بچے اپنا سر تکیے میں گھسیڑتے ہیں سر کو تکیہ پر پھینک دیتے ہیں سر کو دائیں بائیں گول گول گھماتے ہیں آنکھوں میں معمولی سا بھینگا پن بھی نظر آتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں بچہ دانت پیستا ہے چہرے کا رنگ سرخ یا اگر اجتماع خون زیادہ ہو تو ارغوانی نظر آتا ہے اگر مریض بہت چھوٹا بچہ ہو تو اس کا تالو کھلا ہو تو آپ کو وہ جگہ پھولی ہوئی نظر آئے گی سر کی چوٹی پر ابھار سا نظر آتا ہے وہاں دھڑکن گھونسا مارتی دکھائی دیتی ہے اکثر تشنج ہو جاتا ہے خاص طور پر بچوں میں یہ تشنج شدید ہوتا ہے جسم تڑ مڑ جاتا ہے غالباً تشنج کی وجہ سے سر اور پاؤں پچھلی جانب مڑ جاتے ہیں پیشاب یا تو کم آتا ہے یا دب جاتا ہے۔ اب اندرونی اور بیرونی علامات جن کا اس حالت سے تعلق ہے درج ذیل ہے سب سے پہلے سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے آنکھیں بند کرنے پر مریض کو شکلیں نظر آتی ہیں اور آنکھیں کھولتے ہی غائب ہو جاتی ہیں کبھی کبھار مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریض اونچائی سے نیچے گر رہا ہے اگر مریض بچہ ہو تو اچانک جاگ جاتا ہے اور ہوا کو پکڑنا شروع کر دیتا ہے اور ایسے کانپتا ہے جیسے کہ خوف زدہ ہو کبھی کبھار اس علامت کی وجہ خواب ہوتے ہیں بسا اوقات یہ علامت سر میں شدید درد کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے اور درد کی شدت کی وجہ سے بچہ جاگ جاتا ہے تاہم کبھی کبھار بچے کو احساس ہوتا ہے کہ وہ بلندی سے نیچے گر رہا ہے۔

بسا اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ مریض دماغی سوزش کی وجہ سے بے ہوش ہے اس بے ہوشی سے مریض کو جگانا مشکل ہوتا ہے لیکن اگر مریض جاگ جائے تو تکلیف کی شدت سے کروٹیں بدلتا ہے جو مریض کے سامنے آئے مریض اس کو مارنے دوڑتا ہے اس کے کپڑے پھاڑ دیتا ہے تمام علامات اکساہٹ کی گواہی دیتی ہیں اگرچہ اس کی وجہ اصل سوزش تو نہیں ہوتی مگر کم از کم اس حالت تک رسائی کا پتہ دیتی ہے۔

دماغ یا اس کی جھلیوں کی سوزش میں جب اخراج جاری ہو جائیں تو بیلاڈونا دوسری ادویات کے لئے جگہ خالی کر دیتی ہے خواہ جھلیوں کی سوزش سادہ ہو یا اس کی وجہ ٹیوبر کلر کی

سمیت ہو ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی دماغ کی جھلیوں کی سوزش اور بیلاڈونا میں بہت معمولی تعلق ہے ٹیوبر کلر کی سمیت سے پیدا ہونے والی سوزش سست رفتار ہوتی ہے ادویات جو فوراً ہمارے ذہن میں آتی ہیں وہ سلفر کلکیریا کارب ایپس اور دوسری چند ادویات ہیں جن کا عمل گہرا اور بیلاڈونا سے سست رفتار ہوتا ہے لیکن جب عروق دمویہ سے اخراج شروع ہو چکا ہو جس کا اظہار سر کو گول گول گھمانا اور اچانک چیخ ہوتی ہے تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اب ہم دوسری ادویات کی جانب دیکھیں کیونکہ بیلاڈونا کے بعد جب کہ بچے کا چہرہ سرخ ہو یا رنگ بدل کر سرخ اور زرد ہوتا رہتا ہو تو خاص طور پر ایپس اور برائی اونیا کی باری آتی ہے بچے کو معمولی سی حرکت دی جائے تو بچہ درد سے چیخنے لگتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں روشنی پر فوری رد عمل ظاہر نہیں کرتیں بچہ منہ کو ایسے حرکت دیتا ہے کہ جیسے کچھ چبا رہا ہو یا چوس رہا ہو دونوں ادویات میں مماثلت اتنی زیادہ ہے کہ ان کا انتخاب مشکل اور پیچیدہ بن جاتا ہے دونوں ادویات میں مریض پانی پینے میں جلدی کرتا ہے دونوں میں مریض درد سے کراہتا ہے دونوں میں حرکت سے اضافہ ہوتا ہے دونوں ادویات میں قبض موجود ہوتا ہے بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ ایک دوا کا انتخاب بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

بیلاڈونا کو ایکونائٹ سے الگ کرنا بہت آسان ہے وہ یوں ادویات کے بخار کو مندرجہ ذیل علامات سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ بیلاڈونا تاثر پذیر اعصابی نظام پر عمل کر کے بخار پیدا نہیں کرتی۔ لیکن ایکونائٹ ایسا کرتی ہے بیلاڈونا ابتدا میں دماغ اور حرام مغز اثر انداز ہوتی ہے اور ثانوی طور پر تاثر پذیر اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے اس لئے بیلاڈونا تب استعمال کی جاتی ہے جب دماغ اور حرام مغز کا نظام متاثر ہو۔ بچوں میں ایسا بہت جلد واقع ہو جاتا ہے اور بڑوں میں بخار کی صورت واقع ہوتا ہے جب دماغی علامات تعاقب کر رہی ہوں تو بیلاڈونا دوا ہوتی ہے۔ ایکونائٹ بخار کی ابتدا میں قابل ترجیح ہوتی ہے جب دماغی پریشانی، بے آرامی، بستر پر کروٹیں بدلنا، موت کا خوف، گرم خشک جلد، نبض بھری بھری ہو طرارہ بھرتی ہو، سراب نیند میں رونا، بے ربط گفتگو، بڑبڑاہٹ، ان سب کا تعلق بخار سے ہوتا ہے دماغی علامات تیز بخار

کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں نہ کہ دماغی سوزش کی وجہ سے لیکن آپ فرض کریں کہ بخار لمبا ہو گیا ہے اور دماغ الجھاؤ کا شکار ہے تو جلد اتنی گرم ہو جاتی ہے کہ چھونے والا ہاتھ میں جلن محسوس کرتا ہے اگر آپ مریض کے بستر کی چادر اٹھائیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ مریض کے جسم سے گرم بھاپ نکل رہی ہے یہ بیلاڈونا کی گرمی ہے۔ بسا اوقات مریض کے چہرے اور سر پہ گرم گرم پسینہ آتا ہے بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ مریض کی پیشانی پر موتیوں کی مانند پسینہ موجود ہے اگر آپ اس پسینہ کو ہاتھ لگا کر دیکھیں تو یہ پسینہ آپ کو گرم محسوس ہو گا یہ علامات کسی صورت بھی ایکونائٹ کی نہیں ہیں حقیقت میں دونوں ادویات اس علامت سے ہی الگ کی جاسکتی ہیں کہ بیلاڈونا میں نیند کے دوران جھٹکے آتے ہیں سراب شکلیں نظر آتی ہیں اور موت کے خوف کی بجائے موت نزدیک محسوس ہوتی ہے پورا جسم مرض میں مبتلا ہوتا ہے ایسا وجع المفاصلی بخار میں ہوتا ہے درد جوڑوں سے اڑ کر جگہ جگہ جاتے ہیں بخار کے ہمراہ کھٹا پسینہ کثیر مقدار آتا ہے پسینہ آنے سے افاقہ نہیں ہوتا مریض کی ہر شے پسینے سے بھری ہوتی ہے اتنا پسینہ آنے کے باوجود بھی کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔ یہاں ایکونائٹ کچھ نہیں کر سکتی لیکن بیلاڈونا سب کچھ کر سکتی ہے جب بخار کم ہو گیا ہو اور پسینے اسی طرح آرہے ہوں تو مرکیورس بہترین دوا ہوتی ہے جو بیلاڈونا کے بعد کام آتی ہے ٹائی فائڈ بخار کی مانند بخاروں کی ابتدا میں بیلاڈونا مظہر دوا ہوتی ہے جب دماغ میں اجتماع خون غالب ہو اور برانگیختگی کا مرحلہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ غضب ناک ہذیان ہوتا ہے مریض روتا چلاتا ہے اور بستر سے بھاگ جانے کی کوشش کرتا ہے یا گھر سے بھاگ جانے کی کوشش کرتا ہے مریض کا چہرہ چمکدار سرخ یا گہرا سرخ ہوتا ہے چہرے کے کنارے ارغوانی رنگ کے ہوتے ہیں آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں آنکھوں میں خون اترا ہوا ہوتا ہے مریض خوف سے بھرا ہوتا ہے قیاس کرتا ہے کہ ہر قسم کے حادثات اس کے ساتھ پیش آنے والے ہیں پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے پیشاب کا رنگ چمکدار گہرا زرد ہوتا ہے پیشاب میں تہہ نشین ہو بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی ہوتے۔ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ مریض خراٹے دار نیند سوتا ہے اگرچہ یہ اصل نیند نہیں ہوتی تاہم یہ دماغی

سوزش کی شہادت ہوتی ہے پٹھوں کا پھڑکنا اعضاء میں جھٹکے آنا رونا چلانا اس سے کوئی غرض نہیں کہ نیند کتنی گہری ہے مگر یہ کسی بھی طور مکمل بے ہوشی نہیں ہے اگر ایسا ہے تو بیلاڈونا ہرگز ہرگز دوا نہیں ہے آپ کو اس سے پتہ چلے گا کہ خون زہریلا ہونے کی وجہ سے دماغ میں تبدیلی نہیں آئی بلکہ یہ تبدیلی سوزش یا اجتماع خون کی وجہ سے ہے تو بیلاڈونا مظہر دوا ہے۔

لیکن جب مرض اتنا بڑھ گیا ہو کہ جسم کے مائعات میں ابتری پیدا ہو گئی ہو جوں جوں یہ تبدیلی ترقی کرتی ہے تو بیلاڈونا کم مظہر ہوتی جاتی ہے اس لئے آپ کو ہائیوسائمس رہس ٹاکس اور لیکیسس جیسی ادویات یا دوسری ادویات کی جانب رجوع کرنا پڑے گا۔

کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ علامات جو میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں حالات اس سے مختلف ہوتے ہیں اور مختلف علامات جنم لیتی ہیں چہرہ بجائے سرخ ہونے کے زرد ہوتا ہے آپ یاد رکھیں کہ یہ علامات بھی بیلاڈونا کی ہیں جس طرح کہ سرخ چہرہ بیلاڈونا کی علامت ہے اس علامت کے ہمراہ نیند میں چونکنا اور دماغ کی سوزش بھی موجود ہوتی ہے ایسا عموماً گرم موسم کی شکایات میں یا جب بچے دانت نکال رہے ہوں یا ایسے امراض جن میں شکم کا قولنجی درد موجود ہوتا ہے نبض یا تو بھرپور طرارہ بھرتی ہے سخت ہوتی ہے جیسا کہ ایکونائٹ کی نبض ہوتی ہے یا پھر نبض سست ہوتی ہے اور نبض تب سست ہوتی ہے جب دماغ میں شدید اجتماع خون ہو اور اس کی وجہ سے دماغ پر دباؤ ہو یہاں پھر آپ کو بیلاڈونا کے بدل بدل کر آنے والے اثرات کی نمائندگی ملے گی ممکن ہے کہ نبض ایک لحظہ کے لئے تیز ہو اور پھر سست ہو جائے نبض اول بدل کر آئے۔

بیلاڈونا کا سر درد بھر اؤدار اور پریشان کن ہوتا ہے اجتماع خون کی وجہ سے چکر آتے ہیں مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ آگے کی جانب گر جائے گا یا مریض اچانک پچھلی جانب گر جاتا ہے اور بے ہوش ہو جاتا ہے یہ پریشان کن درد آدھے سر کا اور دائیں جانب کا ہوتا ہے سہ پہر چار بجے سے صبح تین بجے تک شدید ہوتا ہے لیٹ جانے سے سر درد میں اضافہ ہوتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دماغ پر کسی ہتھوڑے سے ضرب لگائی جا رہی ہے سر درد میں شور روشنی

اور کرخت آواز سے اضافہ ہوتا ہے قے آجاتی ہے مریض خاموش پڑا نہیں رہ سکتا بے آرام اور مضطرب ہوتا ہے یہ اجتماع خون والے سر درد دھڑکن دار ہوتے ہیں۔ جس جانب سر میں درد ہوتا ہے سر کو اس جانب جھکانے سے درد میں شدت آجاتی ہے اکثر اوقات درد گولی مارنے کے سے بھالا مارنے کے سے ہوتے ہیں درد کی وجہ سے مریض پاگل ہو جاتا ہے اگر سر درد پورے سر میں ہو رہا ہو تو مریض اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیٹھ جاتا ہے تاکہ سر جھکے نہیں۔ سر درد کے ہمراہ چہرہ سرخ ہوتا ہے گردن کی شریان میں شدید پھڑکن ہوتی ہے اکثر اوقات دماغ متاثر ہو جانے کی وجہ سے مریض ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے وحشی اور برانگیختہ ہو جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مریض کو ہر قسم کے سراب نظر آتے ہیں۔

ہم یہ پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ سر کے اجتماع خون میں بیلاڈونا کیسے مظہر دوا ہو سکتی ہے بیلاڈونا جسم کے دوسرے حصص کی سوزش میں بھی بے حد قیمتی دوا ہے مثال کے طور پر جب درمیانی کان کی سوزش ہو اگرچہ یہ واحد دوا تو نہیں مگر بہترین دوا ہے یہ مرض آپ کو بسا اوقات حیرت زدہ کر دے گا علامات بہت شدید ہوتی ہیں بچہ اپنے ہاتھ سر پر رکھتا ہے اور آپ فرض کر لیتے ہیں کہ مرض کی جگہ یہی ہے درد کھودنے والے اور پھاڑنے والے ہوتے ہیں اور دردوں کا متاثرہ حصص سے تشریح الاعضائی تعلق ہوتا ہے درد اچانک اور شدت سے آتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درد کان میں یا سر میں گولی کی مانند جا رہے ہیں کانوں میں بھنبھناہٹ اور گرج کی آوازیں آتی ہیں اب اگر آپ کان کا معائنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ کان کا پردہ باہر کو ابھرا ہوا ہے دراصل کان کی عروق دمویہ میں اجتماع خون ہوتا ہے بہت جلد پیپ پیدا ہو جاتی ہے جو پردہ پھاڑ کر باہر کان کی نالی میں نکل آتی ہے یا کسی اندرونی حصے میں نکل آتی ہے اگر پیپ کسی اور جانب نکل جائے تو یہ زبردست خطرہ سے خبردار کرنے والی علامت ہے اگرچہ یہ مہلک نہیں ہے لیکن یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس مرض کو ابتدا میں ہی سمجھ لیں کیونکہ اب موقع ہے کہ کان بچایا جا سکے ایسے امراض میں بیلاڈونا کے متعلق یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ہماری بہترین دوا ہے بعد میں دوسری ادویات مظہر ہوتی ہیں جیسے کہ

ہیپر سلفر ٹیلوریم وغیرہ۔

ٹیلوریم درمیانی کان کی سوزش پیدا کرتی ہے کان کا پردہ پھٹ جاتا ہے اور پیپ بہنے لگتی ہے ممکن ہے ابتدا میں پیپ خراش دار نہ ہو لیکن جلد ہی پیپ بدبودار ہو جاتی ہے پیپ کی بو نمکین خار ماہی کی بو کی مانند ہوتی ہے۔ آشوب چشم میں ہم دیکھتے ہیں کہ سوزش کے اچانک پن اور شدت درد میں اور علامات کی شدت میں بیلاڈونا مظہر دوا ہوتی ہے روشنی ناقابل برداشت ہوتی ہے آنکھ زبردست سوجی ہوئی ہوتی ہے آنکھ کا پردہ عطف چمکدار سرخ ہوتا ہے یہ علامات آپ کے سامنے بیلاڈونا کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں بیلاڈونا میں بائیں آنکھ سے زیادہ دائیں آنکھ متاثر ہوتی ہے یہ اجتماع خون کی شدت ہے جو ہماری راہنمائی کرتی ہے کہ آنکھوں کے امراض میں ہم بیلاڈونا کا انتخاب کریں۔ انہی علامات سے ہم آنکھ کے اندر یا باہر اعصابی دردوں میں بیلاڈونا کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

سپائی جیلیا کے آنکھ کے درد بھی بیلاڈونا کی مانند ہوتے ہیں لیکن سپائی جیلیا کے درد بائیں جانب ہوتے ہیں اور آنکھ میں بیلاڈونا جتنا اجتماع خون نہیں ہوتا۔

ایمائل نائٹریٹ بھی بیلاڈونا سے مماثل دوا ہے کیونکہ اس میں بھی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوتا ہے۔

پارس کوآرزی فولیا اس وقت فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب آنکھوں کے درد کے ہمراہ ایسا احساس ہو کہ آنکھ کو رسی باندھ کر عقبی جانب کھینچا جا رہا ہے آنکھوں کے ڈیلے بہت بڑے محسوس ہوتے ہیں (سپائی جیلیا)۔

پرونس سپائی نوسا کے درد کھلنے والے ہوتے ہیں یا ایسا احساس ہوتا ہے کہ آنکھوں کو دبا کر الگ کیا جا رہا ہے یا آنکھوں میں تیز چھید نے والے درد ہوتے ہیں۔

بیلاڈونا میں تھوک پیدا کرنے والے غدودوں میں سوزش ہوتی ہے خاص طور پر دائیں جانب کے غدود میں سوزش ہوتی ہے غدودوں میں چبھن دار درد ہوتے ہیں جو کانوں میں جاتے ہیں غدود سوجے ہوئے ہوتے ہیں جیسے کہ پھل گئے ہوں تھوک گاڑھا اور چپک دار

ہوجاتا ہے **تھوک** کا رنگ زرد ہو جاتا ہے منہ اور حلق میں بلغم کی موٹی چپک دار تہہ ہوتی ہے زبان سفید اور پھٹی ہوئی ہوتی ہے۔

بیلاڈونا حلق کی سوزش پیدا کرتی ہے بیلاڈونا کی زبان عموماً چمکدار سرخ ہوتی ہے زبان کے بیننی کی طرح کے ابھار حلمہ زبان بڑے اور ہموار ہوتے ہیں سٹرابیری (جنگلی بیری) سے مماثل ہوتے ہیں پس اسلئے ایسی زبان کو سٹرابیری زبان کہا جاتا ہے بسااوقات آپ دیکھیں گے کہ زبان کے پچھلے حصے پر پتلی سفید پشم ہوتی ہے جس میں سے سرخ حلمہ زبان نظر آتے ہیں جوں جوں مرض بڑھتا ہے یہ پشم صاف ہوتی جاتی ہے اور زبان چمکدار سرخ اور زبردست سوجی ہوئی باقی رہ جاتی ہے بیلاڈونا کی آزمائش میں موجود ہے کہ بیلاڈونا حلق پر حملہ آور ہوتی ہے اور جو سوزش ترقی کرتی ہے وہ بہت ہی عام سی سوزش ہوتی ہے آپ دیکھیں گے کہ اندرونی منہ چمکدار سرخ ہے دایاں گلسوا سوجا ہوا ہے مرض کا میلان دائیں گلسوئے سے بائیں گلسوئے کی جانب ہوتا ہے علامات تیزی سے ترقی کرتی ہیں جیسا کہ بیلاڈونا کی علامات کی خصوصیت ہے۔ حلق اور غذا کی نالی میں شدید اینٹھن ہوتی ہے نگلنے کی کوشش پر اچانک سکڑاؤ پیدا ہوتا ہے اور غذا منہ اور ناک کی راہ باہر آجاتی ہے مریض پانی پینا چاہتا ہے جوں ہی پانی کا حلق سے اتصال ہوتا ہے جس راہ سے چاہے پانی نکل آتا ہے مریض کو مائع اشیاء نگلنے سے تکلیف ہوتی ہے حقیقت میں مریض کو تھوک یا ٹھوس غذا سے زیادہ مائعات تکلیف دیتے ہیں گلسوؤں میں فوراً پیپ پیدا ہو جاتی ہے عموماً گردن کے غدود بھی متاثر ہوتے ہیں اور باہر سے چھونے سے سخت محسوس ہوتے ہیں لیکن گردن کے اندر بہت پرحس ہوتے ہیں۔

بسااوقات آپ دیکھیں گے کہ حلق میں موتیوں کی مانند آبلے نظر آتے ہیں یہ آبلے بلغم کی مانند محسوس ہوتے ہیں ریشہ دار نہیں ہوتے اس لئے سچ پوچھیں تو بیلاڈونا کی سوزش اور خناق کی سوزش میں کوئی مماثلت نہیں ہے آپ اگر بیلاڈونا کو خناق میں دینا چاہیں تو حلق کی جھلی کی علامات کے علاوہ دوسری علامات میں بیلاڈونا مظہر ہوگی خناق کی نمایاں علامت خون کا زہریلا ہو جانا ہے جب کہ بیلاڈونا خون میں زہریلا پن پیدا نہیں کرتی آپ خناق میں بیلاڈونا

استعمال کریں گے تو پہلے یقین کرلیں کہ بیلاڈونا مظہر دوا ہے ورنہ آپ صرف وقت ضائع کریں گے ممکن ہے بیلاڈونا خناق کی ابتدا میں مظہر ہو جب حملہ کی شدت بیلاڈونا کو طلب کرے میں آپ کو یاد دہانی کراتا چلوں کہ لائیکوپوڈیم دائیں گلسوئے کی دوا ہے لائیکوپوڈیم بھی بخار پیدا کرتی ہے نیند میں رونا چلانا بھی پایا جاتا ہے جب مریض نیند سے جاگتا ہے تو تنک مزاج اور غصہ میں ہوتا ہے۔ یہی علامات ہمیں بیلاڈونا میں بھی نظر آتی ہیں آپ کو یہ یقین بھی ہونا چاہیے کہ بیلاڈونا مظہر ہے یا لائیکوپوڈیم۔

حلق کی سوزش میں ایپس کی جانب بھی نظر کرنی چاہیے کیونکہ ایپس خناق کی عظیم الشان دوا ہے سوزش عموماً دائیں گلسوئے میں نمودار ہوتی ہے حلق چمکدار سرخ گلاب کے رنگ کا ہوتا ہے زبان سرخ اور بخار بہت تیز ہوتا ہے جلد گرم اور خشک ہوتی ہے نبض کی رفتار تیز اور مریض بہت بے آرام ہوتا ہے لیکن گلسوؤں کی سوزش کی ادویات میں بیلاڈونا سر فہرست دوا ہے گلسوؤں کی سوزش میں بیلاڈونا ایپس سے بھی بہت بہتر ہوتی ہے کیونکہ حملہ اعضاء کے فرض منصبی پر ہوتا ہے ایپس کی سوزش سطحی اور صرف لعاب دار جھلیوں میں ابتری پیدا کرتی ہے۔ امراض حلق میں بیلاڈونا' ہیپر سلفر' مرکیورس' سلیشیا' سلفر' کے ہمراہ دلچسپ گروہ بناتی ہے جب کہ بیلاڈونا کے مظہر ہونے کے باوجود گلسوؤں میں پیپ پڑ جائے جس کا اظہار لرزہ دھڑکن دار اور نشتر مارنے کے دردوں سے ہوتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ بیلاڈونا بند کر کے ہیپر سلفر دیں کیونکہ آپ ہیپر سلفر دے کر گلسوؤں میں پھوڑا پیدا ہونے سے بچالیں گے لیکن اگر پیپ پہلے ہی پیدا ہو چکی ہو تو آپ کو مرکیورس استعمال کرنی چاہیے گلسوا بڑھ گیا ہو اور نزدیکی حصص میں بے جا مداخلت شروع ہو چکی ہو سانس بوجھل ہو گیا ہو جب پیپ ظاہر ہو گئی ہو تو مرکیورس کی نچلی طاقتیں بار بار دھرانے سے پھوڑا پھٹ جائے گا اور تمام علامات میں افاقہ ہو جائے گا اگر آپ مرض کی ابتدا میں مرکیورس دے دیں گے تو مرض کو بہت لمبا کر دیں گے۔

بسا اوقات آپ کو سلیشیا کی ضرورت محسوس ہو گی جب پھوڑا پیپ تو خارج کر رہا ہو

مگر مندمل نہ ہورہا ہو پیپ بن رہی ہو اور روز بروز گہری اور بدبودار ہوتی جارہی ہو پیپ کا ذائقہ ناقابل برداشت ہو تو ایسے چند مریضوں میں سلیشیا بھی ناکام ہو جاتی ہے تو آپ کو چاہیے کہ آپ سلفر کی چند خوراکیں دیں پھر جو کچھ آپ کی خواہش ہے وہ ہو جائیگا ممکن ہے فلورک ایسڈ کی جانب رجوع کرنا پڑے۔

ایمائیگ ڈیلاامارا ایک اور دوا ہے جسے کسی حد تک استعمال کیا جاسکتا ہے ایمائیگ ڈیلاامارا حلقوم اور گلسوؤں اور کوے میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے حلق کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے چبھن دار درد اتنے شدید ہوتے ہیں کہ مریض چلاتا ہے اگر درج بالا علامات خناق میں موجود ہوں تو ایمائیگ ڈیلاامارا خناق میں بھی دی جاسکتی ہے۔ میں نے ذاتی طور پر کئی مریضوں کو اس دوا سے شفایاب کیا ہے جب اچانک تیز درد حلق کا رنگ گہرا سرخ اور شدید کمزوری موجود تھی۔ ایمائیگ ڈیلاامارا ویسی ہی کمزوری نقاہت تھکاوٹ پیدا کرتی ہے جو خناق کے ابتدائی دنوں میں موجود ہوتی ہے۔

بیلاڈونا غذا کی نالی کی سوزش (OESOPHAGITIS) پیدا کرتی ہے غذا کی نالی میں سکڑاؤ کا احساس ہوتا ہے نگلنا اور سانس لینا مشکل ہوتا ہے (وریٹرم ورائڈ۔ رہس ٹاکس اور آرسنک بھی غذا کی نالی کی سوزش میں مظہر ہوا کرتی ہیں) شکم کی علامات میں بیلاڈونا تب مظہر دوا ہوتی ہے جب شکم میں مروڑ دار درد ہوتے ہوں غذا کھانے کے دوران دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہو درد چبھن دار ہوں مریض پچھلی جانب جھک کر سانس روک لیتا ہو جلن ہوتی ہو شکم کے یہ درد ہمیشہ بڑھ کر کمر میں جاتے ہیں شکم میں بھینچنے والے درد ہوتے ہوں اور یہ نمایاں علامت ہے دردوں میں غذا کے بعد اضافہ ہو جاتا ہے بسا اوقات چلتے چلتے بھی دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

کلکیریا کارب میں شکم کے اندر پتھر کی مانند بوجھ ہوتا ہے اور اس بوجھ میں حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے چنی نم آرسینی کو سم کمر کے نچلے حصے میں دباؤ پیدا کرتی ہے وہاں ریڑھ کی ہڈی پر حس ہوتی ہے۔

بسمتھ کا درد شکم حلق سے ریڑھ کی ہڈی کو جاتا ہے جس کو پچھلی جانب جھکنے سے افاقہ ہوتا ہے بسمتھ بیلاڈونا سے قریبی مماثل ہے مگر بسمتھ میں حد سے زیادہ پریشانی اور بخار موجود نہیں ہے بسمتھ کے مریض کا چہرہ سرد اور زرد ہوتا ہے اگرچہ ہو سکتا ہے کہ درد کے ہمراہ اضطراب اور بے آرامی موجود ہو۔

بسا اوقات بیلاڈونا شکم کی سوزش میں مظہر دوا ہوتی ہے مثال کے طور پر شکم کی جھلی کی سوزش (PERITONITIS) (ورم باریطون) خواہ اس کے ہمراہ رحم کی سوزش ہو یا نہ ہو . اور اس کی بنیاد زچہ کی تکلیف ہو یا نہ ہو۔ جو علامات بیلاڈونا کی طلب گار ہوتی ہیں درج ذیل ہیں۔

شکم ہوا سے پھول جاتا ہے ڈھول کی مانند سوجا ہوا ہوتا ہے چھونے سے شدید پرحسی ہوتی ہے علی ھذا القیاس مریضہ چاہتی ہے کہ بستر کے تمام کپڑے ہٹا دیے جائیں مریضہ کمرے میں معمولی سا شور بھی گوارہ نہیں کرتی اگر آپ کا پاؤں چلتے ہوئے مریضہ کی چارپائی سے لگ جائے تو آپ دیکھیں گے کہ مریضہ درد کی شکایت کرے گی اور آپ کو وہ گرمی بھی مریضہ سے نکلتی محسوس ہو گی جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں مریضہ کے پیٹ پر ہاتھ لگائیں تو شدید گرم محسوس ہوتا ہے مریضہ کا بستر اٹھایا جائے تو گرم گرم بھاپ نکلتی ہے اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔

دماغ میں نمایاں سوزش موجود ہوتی ہے بچہ کی پیدائش کے بعد رحم سے نکلنے والے اخراجات کم مقدار یا دبے ہوئے ہوتے ہیں۔

ٹیلیا یوروپا ایک ایسی دوا ہے جس کو ہومیوپیتھی نے اتنی عزت نہیں جتنی کہ اس دوا کو ملنی چاہیے تھی یہ دوا زچہ کے رحم کی سوزش میں جب کہ رحم میں شدید دکھن کا احساس ہوتا ہو رحم کا بوجھ نمایاں طور پر نچلی جانب ہو گرم پسینے آتے ہوں جن سے افاقہ نہ ہوتا ہو بہت کار آمد ہے۔

ٹیری بن تھینا ایسی دوا ہے جس کو ایلوپیتھ عام استعمال کرتے ہیں لیکن ٹیری بن تھینا کی اصل آزمائشی علامات درج ذیل ہیں۔

رحم میں نچلی جانب بوجھ کا احساس شکم کے نچلے حصے میں جلن جیسے کہ آگ لگی ہوئی ہے پیشاب کرتے وقت جلن پیشاب کہر آلودلوں کا ساکیچڑ نما پیشاب ان مریضوں کی زبان سرخ اور خشک ہوتی ہے۔

رحم کی دکھن کی علامات میں ڈاکٹر جینز نے ایک دوا استعمال کی تھی جس کا نام میل کم سیل ہے یہ دوا شہد اور نمک کا مرکب ہے ڈاکٹر مذکور نے اس دوا کی چھٹی طاقت یا تیسری طاقت استعمال کی تھی دوا کے انتخاب کی کلیدی علامت شکم کے نچلے حصے میں درد ہے جو تکونی ہڈی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جاتا ہے۔

رحم ٹل جانا اور رحم کی سوزش اس دوا کی نمایاں علامات ہیں۔

بیلاڈونا کا پیشاب زرد اور شفاف یا گدلا اور سرخ رنگ کے تہہ نشین یا بافراط آتا ہے ممکن ہے کہ نیند کے دوران پیشاب خطا ہو جائے اس علامت پر یہ دوا بچوں کو دی جا سکتی ہے اور آپ مایوس نہ ہونگے جب کہ دوسری علامات بھی متفق ہوں اصلی اور حقیقی غیر ہم آہنگی موجود نہیں ہوتی بلکہ گول پٹھوں میں ڈھیلا پن اور طولانی پٹھے ضرورت سے زیادہ ڈھیلے ہوتے ہیں مثانہ میں گیند لڑھکنے کا احساس پایا جاتا ہے (لیکیسس۔ لائیکوپوڈیم میں بھی یہ احساس موجود ہے) مثانہ میں مروڑ پڑتے ہیں پیشاب میں رکاوٹ پیشاب گہرا گدلا اور آگ کی سرخی لیے ہوتا ہے بار بار پیشاب کی خواہش ہوتی ہے جب کہ پیشاب کم مقدار آتا ہے۔

نیند کے دوران اگر پٹھوں کے ڈھیلے پن کی وجہ سے بے اختیار پیشاب خطا ہو جاتا ہو تو پلانٹیگو میجر اور کاسٹیکم کی جانب رجوع کریں۔ ایسے مریضوں میں ممکن ہے بیلاڈونا کے بعد کلکیر یا کارب سلفر یا سلیشیا کی ضرورت پڑے کریوزوٹ اس وقت فائدہ مند دوا ہوتی ہے جب مریض کو نیند کے دوران پیشاب کرنے کا خواب آئے اور مریض بستر پر پیشاب کردے ہائیوسائمس کو بھی نگاہ میں رکھیں۔

اب میں بیلاڈونا کے جلد پر عمل کی بات بیان کروں گا سب سے پہلے بیلاڈونا جلد کا حمرہ پیدا کرتی ہے جلد نہایت سرخ اور چمکدار ہوتی ہے اور زبردست پر حس ہو جاتی ہے کبھی

کبھار پورے جسم کی جلد یکساں طور پر سرخ نظر آتی ہے جیسا کہ سرخ بخار میں ہوتا ہے بسا اوقات جلد کی شکل سرخ بادہ کی سی اور سرخ دھاریاں پڑ جاتی ہیں جو ایک مرکز سے شروع ہو کر اطراف کی جانب پھیل جاتی ہیں رنگ عموماً سرخ چمکدار ہوتا ہے جلد بہت جلد سوج جاتی ہے جلد کے نیچے جوف دار بافتوں میں ابتری ہوتی ہے چند مریضوں میں جوفدار بافتوں کی گہرائی میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے یوں آپ کو جوف دار بافتوں کے سرخ بادہ کی مکمل تصویر نظر آئے گی ان علامات کے ہمراہ آپ کو اکثر آبلے یا چھالے نہیں ملیں گے اس کی بجائے جلد ہموار چمکدار اور تنی ہوئی نظر آئے گی درد شدید تیز ڈنگ دار اور بھالا مارنے کے سے ہوتے ہیں جب سوزش گہرائی میں ہو دردوں کے ہمراہ دھڑکن بھی ہوتی ہے۔

اگر سرخ باد چہرہ پر حملہ کر دے تو ابتداء دائیں جانب سے ہوتی ہے اور بائیں جانب بڑھنے کا میلان ہوتا ہے یہ میلان ہمیشہ مظہر ہوتا ہے اس الجھن میں نہ پڑیں کہ سرخ باد کی سوزش جگہ بدل کر دماغ میں چلی گئی ہے یہ تو عام سوزش ہے جس کی وجہ یا تو بخار ہے یا شدت درد یا خون کا زہریلا پن یا ممکن ہے کہ تینوں وجوہات اکٹھی موجود ہونے کی وجہ ہے لیکن اس کو مرض کی جگہ بدلنا نہیں کہا جا سکتا لیکن اگر واقعی مرض جگہ بدل جائے تو بھی ممکن ہے کہ بیلاڈونا ہی دوا ہو تاہم اگر بیلاڈونا ناکام ہو جائے تو ہمارے پاس دوسری ادویات موجود ہیں مثلاً جب مرض جگہ بدل کر دماغ میں چلا جائے تو لیکیسس۔ چہرے کا رنگ بدل کر ارغوانی یا نیلاہٹ مائل ہو مریض کمزور نبض تیز مگر اس کی قوت کم ہو اور غنودگی بیلاڈونا سے زیادہ ہو۔

کروٹیلس لیکیسس سے بہت مماثلت رکھتی ہے ان دونوں ادویات میں اتنی زبردست مماثلت موجود ہے کہ میں ان کو الگ کرنے کا کوئی ایک اشارہ بھی آپ کو نہیں بتا سکتا۔

مرض اگر جگہ بدل کر کسی دوسرے عضو پر حملہ آور ہو جائے تو کیوپرم کا خیال آنا چاہیے اگر مریض پر اینٹھنوں کے حملوں کا خطرہ ہو تو جھٹکانے والے پٹھوں میں طاقتور انقباض ہوتا ہے۔

ایلی اینتھس اس وقت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے جب بے ہوشی گہری ہو چہرہ کا رنگ سیسے کی مانند ہو اور داغ دار ہو ایسی علامات پر اپیس اور سلفر بھی فائدہ مند ادویات ہیں۔ آئیں بیلاڈونا کے سرخ باد کی جانب واپس چلتے ہیں ہم سمجھتے ہیں جب یہ عمومی حالت ہو جائے تو بیلاڈونا سرخ بخار کی دوا بھی بن جاتی ہے سرخ بخار میں بیلاڈونا درج ذیل علامات سے مظہر ہوتی ہے۔

سب سے پہلے پورا جسم گلاب کے پھول کی مانند سرخ ہوتا ہے دوم دماغی سوزش جو کہ چست قماش ہوتی ہے اس کی علامات میں نیند کے دوران چونکنا اور پٹھوں میں پھڑکن سے لے کر ہذیانی کیفیت چیخ مارنا اور بستر سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش ہیں بیلاڈونا کا احتراق خون ہموار ہوتا ہے بیلاڈونا باجرے کے سے دانوں والا احتراق خون پیدا نہیں کرتی شدید قئیں آتی ہیں بیلاڈونا اپی کاک کی مانند شدید قے پیدا کرتی ہے بیلاڈونا خاص طور پر دماغی قے میں مظہر دوا ہوتی ہے حلق کی علامات نمایاں ہوتی ہیں حلق میں سرخ چمکدار سوجن موجود ہوتی ہے گلسوئے چمکتے ہیں زبان کا رنگ سٹرابیری کی مانند ہوتا ہے لیکن اگر زبان پر پشم ہو تو بالکل پتلی ہوتی ہے زبردست بے آرامی ہوتی ہے زبان میں سے حلمہ زبان ابھرے نظر آتے ہیں نبض تیز طاقتور اور طرارہ بھرتی ہے ہو سکتا ہے کہ غدود بھی سوجے ہوئے ہوں خاص طور پر گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوتے ہیں ممکن ہے کہ پیشاب بھی دب گیا ہو یا بافراط آرہا ہو یہ حالات بیلاڈونا کے مریض کا مکمل ماجرا ہیں۔ غنودگی یا نیند یہ غنودگی یا بے ہوشی نہیں ہوتی جو کہ خون زہریلا ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس بے ہوشی میں دماغ کو آکسیجن کی ترسیل ناقص ہوتی ہے اور دماغ اپنا کام چھوڑ دیتا ہے یہ بیلاڈونا کی حالت نہیں ہے ممکن ہے کہ بیلاڈونا کی نیند گہری ہو مریض خراٹے بھرتا ہو بہت گہری نیند سوتا ہو لیکن یہ نیند پر سکوت نہیں ہوتی مریض نیند کے دوران چلاتا ہے روتا ہے پٹھے پھڑکتے ہیں مریض کا منہ ایسے ہل رہا ہوتا ہے کہ جیسے کچھ چبا رہا ہو مریض دانت پیستا ہے دراصل ہر وقت کوئی نہ کوئی ایسی علامت موجود ہوتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ میں سوزش موجود ہے جس کا کردار چست

ہے۔

جب مریض کو نیند سے جگایا جائے تو مریض تند ہوتا ہے وحشیوں کی مانند کمرے میں ادھر ادھر دیکھتا ہے جو مریض کے سامنے ہو اس کو مارنے دوڑتا ہے۔ لیکن جب مرض ابتدا سے ہی مہلک ہو یا بیلاڈونا کے باوجود مہلک ہو جائے تو آپ بہت جلد کوئی بھی دوسری دوا نہیں دے سکتے مثلاً آپ فوراً دوسری دوا کا انتخاب کرتے ہیں جیسے کہ لیکیسس رہس ٹاکس یا بائیوسائمس ان مریضوں میں لیکیسس کی بہت سی علامات بیلاڈونا سے مماثل ہوتی ہیں لیکیسس اور بیلاڈونا دونوں میں مریض نیند کے دوران روتا ہے دونوں میں بے آرامی اور جاگنے پر تنگ مزاجی ہوتی ہے زبان کا رنگ سٹرابیری کی مانند ہوتا ہے پورا جسم سرخ پیشاب دبا ہوا۔ حلق میں دکھن اور تے لیکن دونوں ادویات میں فرق کہاں ہے دونوں ادویات مرض کی اصل روح میں مختلف ہیں۔ لیکیسس کو لیں مرض میں شدت نہیں ہوتی مگر خون میں گہرا زہریلا پن ہوتا ہے مگر بیلاڈونا کی مانند پاگل پن ترقی نہیں کرتا لیکن بے ہوشی زیادہ ہے جلد کا رنگ بھی بیلاڈونا کی مانند سرخ نہیں ہوتا نہ ہی چمک ہوتی ہے بلکہ لیکیسس کی جلد کا رنگ زردی مائل یا ارغوانی یا نیلاہٹ مائل ہوتا ہے اور سرخ باد بے ترتیبی سے اور نامکمل طور پر باہر آتا ہے حلق کے غدود نہ صرف بیرونی طور پر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ اتصالی بافتیں بھی سوجی ہوئی ہوتی ہیں منہ کے اندر بھی اور باہر بھی متاثرہ حصے کا رنگ ایک حد تک ارغوانی ہوتا ہے یا اودا ہوتا ہے اور اگر میلان پیپ کی جانب ہو اور پیپ بدبودار ہو تو لیکیسس زیادہ مظہر دوا ہے۔

اکثر رہس ٹاکس کی باری لیکیسس سے پہلے آتی ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب جوف دار بافتوں میں پیچیدگی ہو اور اس سے پہلے کہ جلد کا رنگ ارغوانی ہو سوزش بلبلی قسم کی ہو اور سرخ باد کے دانے باجرے کی مانند ہوں (ہائیوسائمس۔ برائیونیا۔ سٹرامونیم۔ لیکیسس)۔

بیلاڈونا کی جانب واپس آتے ہیں بسا اوقات بیلاڈونا سرخ باد میں ناکام ہو جاتی ہے اگرچہ علامات بیلاڈونا کو ہی طلب کر رہی ہوتی ہیں ایسی حالت میں جس دوا کا خیال آنا چاہیے وہ سلفر ہے کیونکہ سلفر بھی بیلاڈونا کی مانند سطح سرخ باد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور یہ

بھی ممکن ہے کہ سرخ باد کی ابتدا میں ہی سلفر مظہر دوا ہو۔

کلکیریا آسٹر یرم (کارب) جو کہ بیلاڈونا کی پیروکار دوا ہے اور اکثر بیلاڈونا کا نامکمل چھوڑا ہوا کام مکمل کرتی ہے پس اس لئے ہم اس کو سرخ بخار میں مظہر دیکھتے ہیں جب بیلاڈونا سرخ باد کو باہر نکال دے لیکن پھر سرخ باد دھیمہ پڑ جائے مریض کا چہرہ زرد اور سوجا ہوا ہوتا ہے گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوتے ہیں پیشاب کم آتا ہے یا بالکل دب چکا ہوتا ہے اور بیلاڈونا کا مشورہ دینے والی دماغی علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم اس وقت مددگار ثابت ہوتی ہے جب بچہ مدہوش نظر آئے اور اس کے باوجود نیند میں خوف زدہ ہو کر روئے بچہ تنگ مزاج ہو اور اپنی نرس کو مارتا ہو۔

بیلاڈونا کا ایک اور عمل جلد پر پھوڑے پیدا کرنا ہے بیلاڈونا کو آپ پستان کی سوزش میں یا پستان کے پھوڑے میں استعمال کر سکتے ہیں یہاں بھی بیلاڈونا اپنی علامات کی شدت سے پہچانی جاتی ہے سرخی پن شعاعی افشاں دھڑکن دار درد اور پیپ کی جانب میلان یہ علامات کسی بھی پھوڑے یا دنبل میں بیلاڈونا کو طلب کرتی ہیں ممکن ہے کہ نیوبو بھی بیلاڈونا کو طلب کرے اگر علامات میں ایسی ہی شدت ہو جیسی کہ بیان کی جاچکی ہے یہاں بھی بیلاڈونا وقتی طور پر بہتر کام کرے گی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ موسم بہار میں بار بار نکلنے والے پھوڑے بھی بیلاڈونا طلب کرتے ہیں۔

بیلاڈونا نوزائدہ بچوں کی گرمیوں میں پیدا ہونے والی تکالیف میں کامیابی سے استعمال کی جاسکتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ان بچوں کی دوا بیلاڈونا اس وقت ہوتی ہے جب یہ بچے گھنٹوں روتے ہیں اور ظاہری وجہ بالکل نظر نہیں آتی بچوں کا ہضم کا عمل بالکل خراب ہوتا ہے جس کے ہمراہ شکم میں مروڑ دار درد ہوتے ہیں اور بچے پچھلی جانب اکڑتے ہیں دوہرے ہو جاتے ہیں اگلی جانب دوہرے نہیں ہوتے جیسا کہ کالوسنتھ کی علامت ہے کبھی کبھار بڑی آنت میں اتنی ہوا ابھر جاتی ہے کہ ناف کے قریب ایک گدی کی مانند ابھر آتی ہے یہ علامت بھی کبھار سیسے سے پیدا ہونے والے قولنج میں نظر آتی ہے۔

بیلاڈونا دستوں کی دوا بھی ہے اور خاص طور پر پیچش نما دستوں میں فائدہ مند ہے دست جو آنتوں کی سوزش اور سردی لگ جانے سے پیدا ہوئے ہوں دستوں کے ہمراہ شدید مروڑ پڑتے ہیں (آپ کو یہ بات دماغ میں بٹھالینی چاہیے کہ بیلاڈونا گول پٹھوں پر اثرانداز ہوتی ہے) اخراجات خونی اور کیچڑ کی مانند ہوتے ہیں گرمیوں کی شکایات میں پاخانوں کا رنگ زردی مائل یا سبز ہوتا ہے اور ان میں چاک کی مانند ڈلے ہوتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ چاک نما شے چربی اور دودھ کی پروٹین ہوتی ہے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کے قولنجی دردوں میں بیلاڈونا کیموملا کی مددگار دوا ہے۔

اعصابی دردوں میں بیلاڈونا اس وقت مظہر ہوتی ہے جب درد اچانک آگھیرتا ہو کم یا زیادہ دیر تک رہتا ہو اور اچانک ختم ہو جاتا ہو درد جلن دار پھاڑنے والے اور بھالا مارنے کے سے ہوتے ہیں اور جگہ بدلتے ہیں۔ درد، شور، حرکت، روشنی، معمولی سے کھڑ کھڑ سے اور لیٹنے سے بڑھ جاتے ہیں بیٹھنے سے بہتری ہوتی ہے یہ اعصابی درد ہمیشہ چہرے کی دائیں جانب حملہ آور ہوتے ہیں (PROSOPALGIA) بیلاڈونا خاص طور پر خانہ چشم کے نچلے اعصاب پر حملہ کرتی ہے چہرہ گرم اور سرخ ہوتا ہے اگر درد لنگڑی کا (SCIATICA) ہو تو کولہے کی ہڈی میں رات کو شدید درد ہوتا ہے اور درد جگہ بدلنے کا تقاضہ کرتا ہے تمام درد اور بخار بعد دوپہر دو یا تین بجے مشتعل ہو جاتے ہیں اور دوبارہ رات بارہ بجے دردوں میں اضافہ ہو جاتا ہے بیلاڈونا دوا کی کمر میں اعصابی درد کو اکسانے والی قوت بھی بیلاڈونا کو ایسے سفاک دردوں میں جو کہ چال میں لڑکھڑاہٹ (LOCOMOTOR ATAXIA) کی ابتداء میں پیدا ہوتے ہیں ان کی دوا بناتی ہے اعصابی دردوں میں ایکونائٹ، ایماکل نائٹریٹ، کیکٹس گرینڈی فلورس، وربا سکم، پلاٹینا اور فیرم کاربونیکم سے موازنہ کریں۔ فیرم کارب عروق دمویہ میں اکساہٹ اور چہرہ کی سرخی پیدا کرتی ہے یہ علامات بیلاڈونا سے مماثل ہیں۔

اکثر اوقات اینٹھنوں میں اور مرگی میں بیلاڈونا فائدہ مند ہوتی ہے کیونکہ بیلاڈونا مرگی کے مرض کو شفایاب کر دیتی ہے اسی طرح ایک اور خوفناک مرض جو عورتوں کو حمل یا

زچگی کے دوران ہو جاتا ہے مرض کو(PUERPERAL ECLAMPSIA)(زچگی کی اینٹھنیں) کہا جاتا ہے یہ مرگی نما اینٹھنیں ہوتی ہیں یہ مرگی نما اینٹھنیں حاملہ میں زچگی کے دوران پیدا ہو جاتی ہیں۔

خارش دب جانے سے بچوں کو دانت نکالنے کے زمانے میں اینٹھنیں پیدا ہو جائیں تب بھی بیلاڈونا کی ضرورت پڑتی ہے بیلاڈونا کی روزانہ ضرورت پڑتی ہے ان تمام مریضوں میں دماغی علامات نمایاں ہوتی ہیں سر گرم چہرہ سرخ گردن کی شریانیں پھڑکتی ہیں مریض نیند کے دوران خوف سے اچانک جاگ جاتا ہے منہ سے جھاگ نکلتا ہے جس میں سے سڑے ہوئے انڈوں کی بو آتی ہے ممکن ہے یہ اینٹھنیں مرکب ہوں اور اگلی جانب بھی جھکائیں اور جسم اکڑ بھی جائے یا مریض جو کہ عموماً بچہ ہوتا ہے اچانک اس کا جسم اکڑ جائے آنکھیں سکتہ کی مانند کھلی رہ جاتی ہیں۔

زچگی کے دوران عورتیں بے ہوش ہو جاتی ہیں ہر درد دوبارہ اینٹھنوں میں اکساہٹ پیدا کرتا ہے دردوں کے درمیانی وقفہ میں مریضہ بستر پر کروٹیں بدلتی ہے ہائے ہائے کرتی ہے یا گہری نیند میں پڑی رہتی ہے۔

جب بچے دانت نکال رہے ہوں تو ان کے مسوڑھے سوج جاتے ہیں منہ گرم اور خشک ہوتا ہے۔

مرگی میں ہمیں ایب سنتھم کو یاد رکھنا چاہیے ایب سنتھم دماغ کی جھلیوں اور گودے میں اجتماع خون پیدا کرتی ہے حتی کہ دماغ اور اس کی بیرونی جھلی میں ریشہ دار مائع رس جاتا ہے بہت خوفناک وہم ہوتے ہیں آنکھیں چمک دار ہوتی ہیں مرگی کے بعد دماغ کند ہو جاتا ہے۔ گھبراہٹ کی حالت مرگی دار چکر یا وقتی بے ہوشی ہو جاتی ہے۔

آرٹی میزیا ولگیریس نباتاتی طور پر ایب سنتھم سے مماثل دوا ہے اور اگر خوف زدہ ہونے کے بعد مرگی کا دورہ پڑ جائے اور ایک کے بعد دوسرا دورہ پڑتا ہو تو مددگار ثابت ہوتی ہے شدید بے آرامی ایب سنتھم۔ آرٹی میزیا ولگیرس سائنا اور کیمو ملا اور اس گروہ کی دوسری

ادویات کی نمایاں علامت ہے دانت نکلنے کے زمانے کی تکالیف میں موازنہ کریں۔

کریوزوٹ۔ بچہ ساری رات غم زدہ رہتا ہے ساری رات تھپکیاں دینی پڑتی ہیں اور اِدھر اُدھر گھمانا پڑتا ہے دانت جلد ہی گلنے سڑنے لگ جاتے ہیں۔

کالیکیم پاخانے رنگ بدلتے ہیں اور دانت نکلنے کے زمانے میں شکمی سوزش کی وجہ سے معکوس اینٹھنیں ہوتی ہیں

سائنا۔ اینٹھنیں چہرہ زرد بچہ تن جاتا ہے سخت ہو جاتا ہے بے آرام ہوتا ہے

ڈولی کوس۔ مسوڑھے زبردست پرحس ہوتے ہیں مسوڑھوں پر کھجلی ہوتی ہے

ایتھوزا مسوڑھے سوجے ہوئے بچہ دودھ کی دھی بنا کر نکال دیتا ہے جس کے بعد بچہ گہری نیند سو جاتا ہے۔

زچگی کے دوران گلونائن بھی بیلاڈونا سے مماثل ہے۔

کیمومِلا۔ بچے تنک مزاج غصہ ور چہرہ سرخ گرم اور چہرے پر پسینہ۔

اوپیم۔ خاص طور پر خوف زدہ ہونے کے بعد چہرہ سیاہی مائل سرخ اور گہری نیند۔

آیئے اب بیلاڈونا کا زنانہ اعضاء پر عمل دیکھتے ہیں بیلاڈونا زنانہ اعضاء پر فیصلہ کن عمل کرتی ہے رحم کا بوجھ مسلسل نچلی جانب ہوتا ہے لیٹ جانے سے اضافہ ہوتا ہے کھڑا ہونے سے افاقہ ہوتا ہے (سیپیا اس کے الٹ) ایکونائٹ میں رحم کے بوجھ میں لیٹنے سے اضافہ اور حرکت کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔

بیلاڈونا کی ماہواری وقت سے قبل آتی ہے اور وافر مقدار ہوتی ہے خون چمکدار سرخ ماہواری کے ہمراہ کمر میں اور بازوں میں پھاڑنے والے درد ہوتے ہیں دھڑکن دار سر درد انتہا درجہ دردناک ماہواری نچلی جانب بوجھ درد عقبی جانب سے آگے آتے ہیں اور اگلی جانب سے عقبی جانب جاتے ہیں ماہواری بدبودار جس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی رحمی جریان خون باہر نکلے تو گرم محسوس ہو رحمی جریان خون کے ہمراہ رحم کا بوجھ نچلی جانب محسوس ہو اور کمر میں بوجھ محسوس ہو لیکوریا اور رحم کا بوجھ نچلی جانب رحم کے منہ پر مروڑدار سکڑاؤ آئے۔

رحم کا منہ گرم اور پر حس محسوس ہو کمر درد ایسا کہ مانو کمر ٹوٹ جائے گی۔ درد زہ اچانک وارد ہوں اور اچانک غائب ہو جائیں۔ یہ درد بہت شدید ہوتے ہیں مگر غیر موثر ہوتے ہیں بیلاڈونا دردزہ کے دوران بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب رحم کا منہ نہ کھل رہا ہو جس کی وجہ سے رحم کی گردن میں اینٹھنیں ہوتی ہیں دردزہ شدید ہوتا ہے مگر اس کے باوجود بچہ آگے نہیں بڑھتا اگر رحم کے منہ کو انگلی لگا کر دیکھا جائے تو رحم کا منہ سخت اور اینٹھا ہوا محسوس ہوتا ہے اس حالت میں بیلاڈونا کی چند خوراکیں کافی ہوتی ہیں اور مشکل حل ہو جاتی ہے۔ رحم کا منہ سخت ہو تو جلسی میم کو بھی یاد رکھا جائے۔

بیلاڈونا آلات تنفس پر بھی کچھ عمل رکھتی ہے حنجرہ میں گدگدی سے کھانسی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ گرد میں سانس لیا ہو چہرہ سرخ اور آنکھیں جگ مگ کرتی ہیں خشک کھانسی ہوتی ہے اور کچومر نکال دیتی ہے، کھانسی کا حملہ بہت شدید ہوتا ہے کھانسی کے ہمراہ سینہ کے اوپر والے حصے میں خشکی اور تنگی کا احساس ہوتا ہے، رات کو بستر پر لیٹتے ہی کھانسی شروع ہو جاتی ہے کھانسی کے میکانکی جھٹکے موجود وجہ کی ذمہ داری سے زیادہ شدید ہوتے ہیں اور دوا کے شدید عمل سے ہم آہنگ ہوتے ہیں بلغم کے ہمراہ خون کی آمیزش ہوتی ہے حنجرہ دکھتا ہے اور اندرونی طور پر گرم محسوس ہوتا ہے دبانے سے اضافہ ہوتا ہے سینہ میں جلن کھانسنے اور حرکت کرنے سے چبھن دار درد ہوتے ہیں لیکن سانس لینے سے درد نہیں ہوتے دائیں جانب ہنسلی کی ہڈی کے نیچے درد زیادہ ہوتے ہیں بیٹھنے حرکت کرنے سے سینہ اور شانوں کے درمیان دباؤ اور سانس کی تنگی ہوتی ہے چلتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے سانس میں تنگی ہوتی ہے۔

کلکیریا کارب میں بھی بستر پر لیٹتے ہی کھانسی پیدا ہو جاتی ہے۔

فاسفورس بیلاڈونا سے مختلف ہے۔ فاسفورس میں حنجرہ سے نیچے آلات تنفس میں سوزش موجود ہوتی ہے فاسفورس میں زیادہ کھردراپن اور دکھن بھی زیادہ ہوتی ہے بولنے اور دبانے سے اضافہ ہوتا ہے لیکن بیلاڈونا میں صرف دبانے سے دکھن ہوتی ہے۔

کاسٹیکم کی کھانسی حنجرہ میں گدگدی سے پیدا ہوتی ہے آواز بالکل ختم ہو جاتی ہے

سانس کی نالی میں دکھن اور کھر دراپن ہوتا ہے لیکن سینہ میں نہیں ہوتا گہرا سانس لینے یا سرد ہوا میں سانس لینے سے کھانسی میں آضافہ ہوجاتا ہے۔

ایلم سیپا کی کھانسی میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے حنجرہ پھٹ جائے گا جس کی وجہ سے مریض گھٹنوں کے بل جھکتا ہے نزلہ بھی ہمراہ ہوتا ہے۔

لیکسیس کی کھانسی بیلاڈونا کی کھانسی سے زیادہ گہرائی میں سے اٹھتی ہے کھانسی میں کپڑے کے معمولی سے دباؤ سے اضافہ ہوجاتا ہے۔

بیلاڈونا پٹھوں اور جوڑوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے جوڑوں کے حاد اور مزمن دردوں میں بیلاڈونا ہماری بہترین ادویہ میں سے ایک دوا ہے متاثرہ جوڑ سوجے ہوئے ہوتے ہیں جوڑ سرخ چمک دار اور اکثر اوقات جوڑوں پر سرخ دھاریاں ہوتی ہیں جو جوڑوں سے شروع ہوکر اس عضو کی جانب جاتی ہیں۔

گردن کی سختی (STIFF NECK) میں بیلاڈونا ہماری بہترین دوا ہے جب بال کٹوانے یا سر کو گیلا کرنے یا ہوا لگ جانے سے گردن سخت ہوگئی ہوا کڑ گئی ہو۔اس مرض میں گوائیکم برائی اونیا اور نکس وامیکا نزدیکی تعلق رکھتی ہیں۔

بیلاڈونا کلکیر یا کارب کی پیروکار دوا ہے بیلاڈونا کا اثر کافیا نکس وامیکا اور اوپیم زائل کرتی ہیں جب بیلاڈونا کا غلط استعمال کیا گیا ہوتو ہائیوسائمس بیلاڈونا کے جلدی امراض اور کھانسی کو زائل کرتی ہے۔

لیکچر نمبر ۸۰

سٹرامونیم اور ہائیوسائمس

دھتورہ سٹرامونیم

سٹرامونیم کا درجہ ہائیوسائمس اور بیلاڈونا کے درمیان ہے سٹرامونیم دماغی اکساہٹ پیدا کرتی ہے اور دماغ کے اصل عمل میں ابتری پیدا کر دیتی ہے حواس خمسہ متاثر ہو جاتی ہے نظر دہری ہو جاتی ہے اشیا دہری نظر آتی ہیں یا خم دار نظر آتی ہیں۔ دماغی علامات درج ذیل ہیں۔

مالیخولیا یا ہذیان وحشی پن چہرہ چمکدار سرخ آنکھوں سے مریض وحشی لگتا ہے آنکھوں میں اتنا اجتماع خون نہیں ہوتا جتنا کہ بیلاڈونا میں ہے اوہام مریض کو خوف زدہ کر دیتے ہیں ہر کونے سے شکلیں نکلتی نظر آتی ہیں انسانوں اور حیوانوں کی شکلیں گڈمڈ ہو کر نظر آتی ہیں جن سے مریض خوف زدہ ہوتا ہے مریض اگر بچہ ہو تو ماں کو پکارتا ہے اگرچہ ماں نزدیک ہی ہوتی ہے آنکھیں کھلی اور پتلیاں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اگر مریض بڑا ہو تو ہذیانی بکواس کرتا ہے بعض اوقات مریض ہذیانی بکواس سے خوش ہوتا ہے جبکہ دوسرے لوگ دہشت زدہ ہو جاتے ہیں ایک لمحے مریض گانے گائے گا اپنی شکلیں بدلے گا دوسرے لمحے مریض دعائیں کرے گا روئے گا مدد کے لئے پکارے گا روشنی کی خواہش کرے گا مریض کو اندھیرے میں خوف محسوس ہوتا ہے بسا اوقات مریض کہے گا کہ وہ روحوں سے ہم کلام ہے کبھی کبھار مریض کے ہذیان کی حالت بدل جائے گی تو وہ بے وقوفانہ یاوہ گوئی کرے گا اور اپنے الفاظ کی نکتہ سنجی پر قہقہے لگائے گا یہ بکواس لیکسیس سے مختلف ہے ۔

سٹرامونیم کی بکواس سادہ ہوتی ہے جبکہ لیکسیس کا مریض ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر چھلانگ لگاتا ہے۔ سٹرامونیم کے ہذیان کے دوران مریض بھاگ جانے

کی کوشش کرتا ہے جیسے کہ یہ علامت بہت ساری نشہ آور اشیاء میں ہے ایگریکس سٹرامونیم اور لیکیسس کی درمیانی دوا ہے اور دونوں سے تھوڑی سی مماثلت رکھتی ہے۔

ایسے حالات میں جب مریض کو خوف الماء کا مرض ہو تو کبھی کبھار سٹرامونیم طلب کی جاتی ہے اس حالت میں مریض چمک دار اشیاء سے خوف کھاتا ہے اور ہذیان میں مبتلا ہو جاتا ہے حلق میں خوفناک اینٹھنیں شروع ہو جاتی ہیں خاص طور پر ٹائی فائڈ کا ہذیان شدید ہوتا ہے اور ایسا احساس ہوتا ہے کہ ہذیان مریض کی طاقت سلب کر لیتا ہے۔

سٹرامونیم کی حرکات بہ نسبت زاویہ دار حرکات کے خوب صورت ہوتی ہیں یہ حرکات جھٹکوں کی بجائے گردشی ہوتی ہیں خاص طور پر یہ علامت جوان بچوں میں نظر آتی ہے جب کسی قسم کا سرخ باد باہر نہ آرہا ہو سٹرامونیم نوزائدہ بچوں اور بڑے بچوں میں بیلاڈونا سے بہتر عمل کرتی ہے۔

خسرہ کی مثال لیں خسرہ مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوتا بچہ گرم چہرہ چمکدار سرخ ہوتا ہے جوں ہی سوتا ہے خوف زدہ ہو کر رونے لگتا ہے اِدھر اُدھر اُدھر کروٹیں بدلتا ہے کسی کو پہچانتا نہیں ہے حرکات اگرچہ تشنجی ہوتی ہیں مگر نہ جھٹکے دار اور نہ زاویہ دار ہوتی ہیں یہ سٹرامونیم کا مریض ہے۔

ایسے امراض میں سٹرامونیم سے مماثل دوا کیوپرم میٹ ہے کیوپرم میٹ میں بھی نیند سے جاگنے پر مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے کیوپرم میٹ میں خوف زدگی بھی موجود ہے اور یہ خوف زدگی اپنی علامات کی شدت سے پہچانی جاتی ہے چہرے کا رنگ نیلاہٹ مائل ہوتا ہے کیوپرم میٹ اس وقت مظہر دوا ہوتی ہے جب حمرہ دب گیا ہو اور شدید دماغی علامات ظاہر ہو گئی ہوں۔

سٹرامونیم سے مماثل ایک اور دوا زنکم میٹ ہے اس میں بھی مریض نیند کے دوران روتا ہے اور جاگنے پر خوف زدہ ہوتا ہے کمزوری موجود ہوتی ہے بچے میں اتنی طاقت موجود نہیں ہوتی کہ وہ حمرہ کو باہر نکال سکے۔

ایک اور مرض جو کہ سٹرامونیم سے شفایاب ہو جاتا ہے یا کم از کم سٹرامونیم اس میں افاقہ پیدا کر دیتی ہے وہ اعصابی دمہ ہے مریض تشنج کی وجہ سے سانس اندر کی جانب نہیں کھینچ سکتا بولنے سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے سٹرامونیم چال میں لڑکھڑاہٹ میں بھی مظہر دوا ہے مریض آنکھیں بند کر کے نہیں چل سکتا اگر ایسا کرنا چاہے تو مریض لڑکھڑا جاتا ہے۔

سٹرامونیم کے مریض میں دماغی ابتری نمایاں ہوتی ہے مثال کے طور پر مریض سوچتا ہے کہ بہت بڑا ہو گیا ہے یا مریض کا ایک ہاتھ بہت بڑا ہو گیا ہے مریض سوچتا ہے کہ وہ دہرا ہے یا اس کی دو کی بجائے تین ٹانگیں ہیں یا کبھی کبھار مریض سوچتا ہے کہ اس کا ہم زاد بھی ہے سٹرامونیم کے مریض کی وضع کی غلط فہمی سے کئی دوسری ادویات بھی ذھن میں آتی ہیں مثال کے طور پر بپٹیشیا کسی بھی اور علامت میں سٹرامونیم سے مماثل نہیں دونوں ادویات میں جسامت کے اوہام موجود ہیں۔ بپٹیشیا کا مریض سوچتا ہے کہ اس کا ہمزاد بھی ہے یا اس کا جسم بکھر گیا ہے وہ اپنا جسم اکٹھا کرتا ہے دوسری ادویات جن میں یہ علامت موجود ہے وہ تھوجا اور پٹرولیم ہیں تھوجا میں مریض سمجھتا ہے کہ وہ شیشے کا بنا ہوا ہے مریض بہت احتیاط سے چلتا ہے کہ مبادہ کہ اس کو ٹھوکر نہ لگ جائے نہیں تو وہ ٹوٹ جائے گا ٹائی فائڈ بخار میں اس علامت کی وجہ سے تھوجا مظہر دوا ہوتی ہے۔

ایسا سرخ باد جس میں دماغ الجھاؤ کا شکار ہو اور مریض کی قوتیں سلب ہو گئی ہوں تو آپ سٹرامونیم کو مظہر پائیں گے علامات بالکل رہس ٹاکس کی مانند ہونگی لیکن آپ اس کو دماغی علامات کی شدت سے الگ کریں گے ہذیان بے آرامی رونا جیسے کہ مریض خوف زدہ ہو تاہم ان علامات کے باوجود بخار بالکل کم یا موجود نہیں ہوتا۔

سٹرامونیم سرخ بخار کی ابتدا میں بھی مظہر ہو سکتی ہے جب حمرہ باہر نہ آرہا ہو اور دماغ متاثر ہونا شروع ہو گیا ہو لیکن بخار اور حلق کی علامات بیلاڈونا سے کم ہوں ممکن ہے کہ پیشاب دب گیا ہو پیشاب کرتے وقت درد نہ ہو اور نہ ہی کوئی دوسری بے آرامی ہو۔

وہ تمام ادویات جو دماغ میں سوزش پیدا کرتی ہیں ان میں ہم دیکھتے ہیں کہ مریض

دانت پیستا ہے ممکن ہے مریض ہکلاتا بھی ہو برسبیل تذکرہ اس علامت کا موازنہ بچوں میں پیشاب کی تشنجی حالت میں کیا جا چکا ہے جب کہ معمولی سے اکساہٹ سے بچے کو بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا ہے اسی طرح الفاظ منہ سے جھٹکے جھٹکے سے باہر آتے ہیں خاص طور پر مریض حروف علت کو حروف موافق کے ساتھ ملانے سے قاصر ہوتا ہے۔

ہکلا کر بولنے کی ایک اور دوا بووسٹا ہے۔

سٹرامونیم کے مریض کی زبان سرخ یا سفیدی مائل اور زبان پر سرخ نقطے نظر آتے ہیں زبان خشک اور پھٹی ہوئی ہوتی ہے چند مریضوں میں زبان سوجی ہوئی اور منہ سے باہر لٹکی ہوئی نظر آتی ہے ممکن ہے کہ سٹرامونیم عورتوں میں شدید خواہش نفسانی پیدا کر دے اس دوران عورت جو کہ فطری طور پر پاک دامن ہوگا نوں اور بات چیت میں بہت عیاش ہو جائے ہوسکتا ہے کہ مریضہ اپنے طرز معاشرت میں تند ہو جائے۔ بسا اوقات یہ علامات ماہواری سے پہلے پیدا ہو جاتی ہیں ایسے حالات میں سٹرامونیم قابل تعریف عمل کرتی ہے سٹرامونیم کی ماہواری کثرت سے ہوتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شدید اجتماع خون ہوتا ہے جس کی وجہ سے عورت کی خواہش نفسانی بہت بڑھ جاتی ہے ان عورتوں کے جسم سے ایک خاص قسم کی سخت بو آتی ہے ایسی بو جو حیوانوں کے جسموں سے تب آتی ہے جب ان کا ملاپ کرنے کا موسم آتا ہے۔

میں آپ کی توجہ سٹرامونیم کے دستوں کی جانب کرانا چاہوں گا جن کو سٹرامونیم شفایاب کر دیتی ہے دست بہت بدبودار ہوتے ہیں ان میں سے سڑے گلے گوشت کی سی بو آتی ہے دست زردی مائل ہوتے ہیں ممکن ہے ان کا رنگ گہرا ہو یا نہ ہو لیکن ان کی بدبو ہی اہم علامت ہے۔

ماسوائے پھوڑوں کے درد کا نہ ہونا سٹرامونیم کی اہم علامت ہے خاص طور پر پھوڑا جب بائیں کولہے کے جوڑ میں ہو تو مریض کو اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ مریض کو تشنج ہونے لگتے ہیں۔

سٹرامونیم کے زہر کو دفع کرنے کے لئے لیموں کا رس استعمال کیا جاتا ہے۔

ہائیوسائمس نائیگر (شاہ دانہ)

نباتاتی طور پر اور علم العلاج کے ناپ تول میں ہائیوسائمس بیلاڈونا سے مماثل دوا ہے یہ دلچسپ دوا اگرچہ چند جانوروں کے لئے بے ضرر ہے مگر مرغیوں کے لئے زہریلی ہے اور اس لئے ہی اس کا نام مرغ کش رکھا گیا ہے۔

ہائیوسائمس خاص طور پر شدید مالیخولیا کی دوا ہے۔ وہ مالیخولیا جس میں کوئی سوزش موجود نہ ہو شدید دماغی اکساہٹ ہی مالیخولیا کی کلیدی علامت ہے ایسے حالات میں مریض کو عجیب وغریب وہم ہوتے ہیں یہ تمام وہم غیر فطری تحریک سے پیدا ہوتے ہیں مثال کے طور پر مریض تصور کرتا ہے کہ اس کو زہر دیا جا رہا ہے ممکن ہے وہ آپ کی دوا لینے سے بھی انکار کردے اور غصہ سے اعلان کرے کہ یہ دوا اس کو مار ڈالے گی یا مریض یہ قیاس کرتا ہے کہ اس کی جانب بھوت بڑھ رہے ہیں یا کوئی شے اس کی زندگی سے کھیلنا چاہتی ہے اس کی وجہ سے مریض شدید بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے مریض چارپائی سے چھلانگ لگا کر بھاگ جانا چاہتا ہے تا کہ وہ ان دشمنوں سے جان بچا سکے۔ حواس خمسہ ابتر ہو جاتے ہیں۔ اشیاء اپنی جسامت سے بہت بڑی نظر آتی ہیں یا ان کی رنگت خون کی مانند سرخ نظر آتی ہے کبھی کبھار اشیاء بہت زیادہ شفاف نظر آتی ہیں اشیاء کی حدود تیز نظر آتی ہیں مریض روزمرہ زندگی کے موضوعات پر باتیں کرتا ہے۔ اور ایک موضوع سے دوسری موضوع پر چھلانگ لگاتا ہے (لیکسیس) اس دوران تمام وقت مریض کا چہرہ سرخ نہیں ہوتا ممکن ہے چہرے پر معمولی سا جوش ہو پتلیاں عموماً پھیلی ہوئی ہوتی ہیں نیند زبردست ابتر ہوتی ہے مریض گھنٹوں جاگتا رہتا ہے جوں جوں مالیخولیا ترقی کرتا ہے مریض ایک قسم کی بے ہوشی میں پڑا رہتا ہے تاہم یہ حقیقی بے ہوشی نہیں ہوتی کیونکہ معمولی سا شور بھی مریض کو شدید مالیخولیا میں مبتلا کر دیتا ہے معمولی سا تاثر بھی دماغ

میں آکساہٹ کا باعث بن جاتا ہے اس کے علاوہ مریض میں نقاہت نمایاں نظر آتی ہے یہ نقاہت
حرکت کرنے کی ہر کوشش سے ظاہر ہوتی ہے مالیخولیا کے بعد ایک یا زیادہ پٹھوں کا فالج ہوتا ہے
جوں جوں دماغ افسردہ ہوتا ہے مریض سوالات کا جواب آہستہ دیتا ہے یا پھر غیر متعلق جواب
دیتا ہے بسا اوقات مریض بے ہوشی میں ہوتا ہے مگر اٹھایا جائے تو درست جواب دیتا ہے لیکن
فوری طور پر اسی احمقانہ حالت میں واپس چلا جاتا ہے دماغی کمزوری ہمراہ ہوتی ہے جس کی وجہ
دماغ کی مسلسل اور ضرورت سے زیادہ اکساہٹ ہوتی ہے اس حالت میں بھی ہمیں ہذیان نظر آتا
ہے مگر مریض کی طاقتیں کمزور ہو چکی ہوتی ہیں پاخانہ اور پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں
نبض بھرپور اور تیز نہیں رہتی نبض تیز رفتار بے ترتیب اور جسامت کے بغیر ہوتی ہے اب بے
ہوشی مکمل ہو چکی ہے زبان اور دانتوں پر ریزے جمع ہو جاتے ہیں پھیپھڑوں میں سیال بھر جاتا
ہے یہ نمونیہ کا عمل نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ پھیپھڑوں میں تہ نشیں کا پیدا ہونا ہے اس کے
ہمراہ مریض خراٹے لیتا ہے سانس کی آمدورفت کے وقت پھیپھڑوں میں خرخراہٹ ہوتی ہے
منہ کھل جاتا ہے جبڑا گر جاتا ہے مریض خاموشی سے لیٹا ہوتا ہے پٹھوں کے کسی گروہ میں جھٹکے
آتے ہیں اگر مرض میں افاقہ نہ ہو سکے تو اس کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے بسا اوقات ہم دیکھتے
ہیں کہ ہذیان اپنی شکل تبدیل کر لیتا ہے اور علامات نیا رخ اختیار کر لیتی ہیں مریض بے ادب اور
غیر سنجیدہ ہنسی ہنستا ہے کبھی کبھار مریض چہرے سے گھٹنوں تک بے وقوف اور احمق نظر آتا
ہے یہ بھی ممکن ہے کہ مریض شہوت انگیز ہو جائے کپڑے اتار دے اور ننگا ہو جائے ان
علامات کے ہمراہ غیر فطری حرکات ایک حد تک زاویہ دار ہوتی ہیں یہ حرکات کسی بھی طور
مرکز کے گرد نہیں گھومتی جو کہ سٹرامونیم کا وصف ہے۔

مالیخولیا کی ایک اور قسم بھی ہے جس میں ہائیوسائمس کی دماغی علامات ظاہر ہوتی ہیں
یہ مالیخولیا عورتوں میں ظاہر ہوتا ہے وہ ہے حسد اور زبردست جذباتیت کا اثر جیسا کہ محبت میں
ناکامی خوف یا ایسی جذباتی کیفیات جو کسی حد تک اکساہٹ اور افسردگی بھی پیدا کرتی ہیں۔
اب دماغ یا اس کی جھلیوں کی سوزش کی جانب آتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ کبھی کبھار

ہائیوسائمس مظہر دوا ہوتی ہے جب وہ علامات جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں موجود ہوں اور ان کے ہمراہ سر کو ہلانے یا سر کو پچھلی جانب جھکا کر بیٹھنے سے افاقہ ہوتا ہے یہ علامت مکمل طور پر بیلاڈونا کے الٹ ہے مریض شکایت کرتا ہے کہ اس کے سر میں دھڑکن دار لہریں آرہی ہیں ہائیوسائمس کی کھانسی کوے کے بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ کوے کا ڈھیلا ہو جانا یا کوے کی سوزش ہوتی ہے کوا لمبا ہو کر زبان کی جڑ میں ٹکراتا ہے وہاں خراش پیدا ہوتی ہے اور کھانسی ہوتی ہے لیٹنے سے کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن مریض بیٹھ جائے تو کھانسی میں افاقہ ہوتا ہے کھانسی عموماً غذا کھانے سے پینے سے اور رات کو زیادہ ہو جاتی ہے بولنے سے بھی کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

دو تین ادویات جن کا موازنہ ہائیوسائمس سے کیا جانا چاہیے ان میں سے ایک دوا ریومیکس کرسپس ہے یہ گدگدی سے پیدا ہونے والی کھانسی کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے یہ کھانسی سینہ کی درمیانی ہڈی سے اٹھتی ہے مریض گرم ہوا میں سانس لینا چاہتا ہے کوئی بھی ایسی چیز جو ہوا کے درجہ حرارت کو ابتر کر دے تو گدگدی ہو کر کھانسی شروع ہو جاتی ہے ممکن ہے کہ یہ گدگدی سینہ کی گہرائی تک جا پہنچے مگر پھر بھی دوا ریومیکس ہی ہو گی۔

نیٹرم میور میں کوا بڑھ جانے سے خشک کھانسی ہوتی ہے ایک اور دوا میں بھی یہی علامت موجود ہے اور جس کی بار بار تصدیق ہو چکی ہے وہ دوا مینتھا پپر یٹا ہے۔ مینتھا پپر یٹا ریومیکس سے کم رتبہ دوا ہے میں نے سنا ہے کہ اگر ایسی کھانسی لگ جائے تو سیب کھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔

ہائیوسائمس کو بے خوابی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے یہ بچوں کی بے خوابی میں فائدہ مند ہے جب نیند کے دوران پٹھے پھڑکتے ہوں بچے روتے اور کانپتے ہوں اور جاگ جاتے ہوں تو خوف زدہ ہوتے ہوں۔

ہائیوسائمس اینٹھنوں کے لئے بھی قیمتی دوا ہے مرگی کے تشنج میں ہائیوسائمس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے اگر کسی دوسری دوا کی علامات نہ ہوں۔ جب مریض کے پٹھے پھڑکتے

ہوں اورزاو یہ دارحرکات ہوں جن کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ان میں غذا کھانے کے بعد تحریک ہوتی ہے یہ علامت خاص طور پر بچوں میں دیکھی جا سکتی ہے بچہ نیند سے جاگے تو بھوکا ہوتا ہے بچے کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اور دورے کے دوران ارغوانی رنگ کا ہو جاتا ہے منہ سے جھاگ نکلتا ہے بچہ اپنی زبان کو دانتوں سے کاٹ لیتا ہے ان علامات کے بعد ہمیشہ گہری نیند آتی ہے۔

زچہ کی اینٹھنوں میں بھی ہائیوسائمس فائدہ مند دوا ہے اعصابی ہیجان نمایاں ہونے کی وجہ سے ایسی اینٹھنوں کو سٹرامونیم اور بیلاڈونا سے الگ کیا جا سکتا ہے معکوس اکساہٹ موجود ہوتی ہے۔

مرگی میں سائی کیوٹا وروسا سے موازنہ کریں سائی کیوٹا وروسا میں سر سے صدمہ شروع ہوتا ہے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں چہرہ سرخ اعضاء مسخ ہو جاتے ہیں سانس میں زبردست رکاوٹ ہوتی ہے دورہ سے پہلے اور بعد میں مریض کانپتا ہے جس کے بعد شدید کمزوری ہو جاتی ہے (دیکھیں اوئینتھی کروکاٹا)۔

آپ دیکھیں گے کہ ہائیوسائمس رعشہ (CHOREA) میں بھی مظہر دوا ہے مریض بہت کمزور ہوتا ہے اور چلتے وقت ڈگمگاتا ہے مریض کو فاصلے کا غلط اندازہ ہوتا ہے مریض سمجھتا ہے کہ ہر شے اس کی پہنچ میں پڑی ہے جب کہ حقیقت وہ شے کمرے کے دوسری طرف پڑی ہوتی ہے رعشہ میں سٹرامونیم کا خیال بھی آنا چاہیے خاص طور پر اس وقت جب کہ دماغ متاثر ہو بچہ نیند میں چیخ مار کر جاگ جاتا ہے اور بلا وجہ گاتا ہے اور ہنستا ہے۔

مرگی کی ایک اور دوا اوریٹرم ورائڈ ہے یہ اس وقت مظہر ہوتی ہے جب اعصابی مراکز میں شدید اجتماع خون ہو نبض بہت مضطرب ہوتی ہے۔

اب میں ہائیوسائمس کے بخار کی بابت بیان کروں گا میں آپ کو ٹائی فائڈ کے بخار کی علامات پہلے ہی بیان کر چکا ہوں جن سے ہائیوسائمس ٹائی فائڈ بخار میں مظہر ہوتی ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اس کو ایسے بخار میں جس کے ہمراہ جلد کی علامات بھی ہوں کیسے استعمال

کر سکتے ہیں مثلاً سرخ بخار کو ہی لیں اگر چہ سرخ بخار میں ہائیوسائمس بہت مظہر نہیں ہوتی مگر آپ اس کو ان مریضوں میں استعمال کر سکتے ہیں جن کو بیلاڈونا نے خراب کر دیا ہو حمرہ یا جرے کے دانوں کے مانند ہوتا ہے سیاہی مائل یا گہرا سرخ ہوتا ہے بلکہ کم مقدار ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ردعمل کی کمی کی وجہ سے اندر واپس جا چکا ہوتا ہے۔ مریض بستر کی چادر کو چنتا بھی ہے نیند کے دوران روتا چلاتا بھی ہے گہری بے ہوشی مرض کی علامات کی خطرناک حد تک ترقی کی گواہی دیتی ہے۔

سٹرامونیم بھی سرخ بخار میں مظہر دوا ہوتی ہے جب علامات کی شدت بیلاڈونا کی مانند ہو چہرہ بہت سرخ ہو سرخ باد کے دانے کہیں کہیں نظر آتے ہوں مریض بہت کمزور ہو جلد گرم اور خشک ہو مگر بیلاڈونا کی مانند کثیر گرم پسینہ نہ ہوا گر پسینہ آتا بھی ہے تو کوئی افاقہ نہیں ہوتا۔

آیئے اب تینوں ادویہ (بیلاڈونا۔ ہائیوسائمس۔ سٹرامونیم) کا ایک دوسری کے ساتھ موازنہ کریں عام طور پر ہم جانتے ہیں کہ بیلاڈونا دماغ میں اجتماع خون یا سوزش پیدا کرتی ہے سٹرامونیم میں اجتماع خون کے ہمراہ بہت دماغی اکساہٹ ہوتی ہے اور ہائیوسائمس میں دونوں ادویات سے کم اجتماع خون اور کم اعصابی ہیجان ہوتا ہے۔

بیلاڈونا کا ہذیان وحشی ہوتا ہے مریض میں بھاگ جانے کی خواہش ہوتی ہے مریض مارتا کاٹتا ہے چہرہ سرخ اور آنکھیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں گردن کی بڑی شریان میں شدید پھڑکن ہوتی ہے یا تو مریض آنکھیں بند کرنے پر شکلیں نظر آنے کی شکایت کرتا ہے یا ٹکٹکی لگا کر ایک جگہ کو تاکتا رہتا ہے مریض اونگھتا ہے مگر سو نہیں سکتا اگر بے ہوشی ہو تو اس کی وجہ دماغ میں اجتماع خون یا سوزش ہوتی ہے اس کے ہمراہ چند علامات حد درجہ اکساہٹ کی بھی ہوتی ہیں مریض کو نیند سے جگایا جائے تو وہ تند ہوتا ہے یا ہذیان اور بے ہوشی بدل بدل کر آتے ہیں خون میں مخدوش تبدیلی کی کوئی شہادت نہیں ملتی۔

ہائیوسائمس میں بھی بھاگ جانے کی خواہش موجود ہے مریض کے گرد جو لوگ

ہوتے ہیں مریض ان کو مارنے کاٹنے کی کوشش کرتا ہے مریض میں ننگا ہونے کی خواہش بھی ہے لیکن ہائیوسائمس کے مریض کی گردن کی شریان میں کم پھڑکن چہرے کی سرخی کی شدت اور آنکھوں کی پھیلاوٹ بھی کم ہوتی ہے ہائیوسائمس کا مریض روشنی سے بیزار ہوتا ہے مریض کو زہر دیے جانے کا خوف بھی ہوتا ہے یا مریض کو یہ خوف ہوتا ہے کہ اس سے دشمن کے حوالے کر دیا جائے گا بستر پر لیٹے ہوئے مریض اچانک اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور کمرے میں اِدھر اُدھر ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہے اس سے توقع ہوتی ہے کہ کمرے میں کوئی موجود ہے نرس کے منہ سے ایک لفظ سن کر دوبارہ بستر پر لیٹ کر سو جاتا ہے ممکن ہے کہ مریض اپنے آلات تناسل کو ننگا کر دے۔

مریض کی بیداری کی حالت بیلاڈونا سے مختلف ہوتی ہے مریض پریشان ہوتا ہے کراہتا ہے روتا ہے اور اسے جھٹکے لگتے ہیں۔

ننگا ہونے کی خواہش میں فاسفورس ہائیوسائمس سے مماثل ہے لیکن عورتوں کی شدید خواہش نفسانی میں وریٹرم البم ہائیوسائمس کی حلیف ہے۔

ہائیوسائمس پاگلوں کے غیر سوزشی مالیخولیا میں بے تحاشا استعمال کی جاتی ہے آپ ہمیشہ دیکھیں گے کہ یہ مریض کمزور اور ان کی نبض کی جسامت کم ہوگی یا تو ان کو بھوک بالکل نہ لگے گی یا بھوک بہت زیادہ لگے گی غذا کھانے کے بعد یک دم علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے ایلوپیتھ حضرات ہائیوسائمیا نمک پاگلوں کے علاج میں بے تحاشا استعمال کرتے ہیں ہائیوسائمس کالی برومیٹم سے بہت مماثلت رکھتی ہے کالی برومیٹم بھی دماغ میں اکساہٹ پیدا کرتی ہے مگر دماغ میں سوزش پیدا نہیں کرتی پس ہم دیکھتے ہیں کہ بچوں کے شدید مالیخولیا میں کالی برومیٹم مظہر دوا ہوتی ہے جب بچے نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو روتے ہیں اور تصور کرتے ہیں کہ کوئی ان کو نقصان پہنچائے گا ممکن ہے مریض کے ذہن میں یہ خیال بھی ہو کہ اسکو قتل کر دیا جائے گا یا اس کی عزت خطرے میں ہے یا جو لوگ گھر میں موجود ہیں اس کو پسند نہیں کرتے اور اس کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

ہائیوسائمس ایسے مریضوں میں مظہر دوا ہوتی ہے جن کے مرض کی بنیاد زچگی ہو ہمیں ہائیوسائمس کی یہ علامات ٹائی فائڈ بخار ٹیں بھی نظر آتی ہیں آپ دیکھیں گے کہ میلان سست رفتار امراض کی جانب ہے ہائیوسائمس بیلاڈونا سے زیادہ کمزوری اور نقاہت پیدا کرنے والی دوا ہے ٹائی فائڈ بخار میں آپ کو فاسفورک ایسڈ' رہسٹاکس' لائیکوپوڈیم اور لیکسیس سے موازنہ کرنا چاہیے لیکن ان تمام ادویات میں سے فاسفورک ایسڈ زیادہ قوت سے اثر انداز ہوتی ہے اور ہائیوسائمس کا بقایا کام مکمل کرتی ہے۔

بیلاڈونا مرض کی ابتدا میں مظہر ہوتی ہے جب ہذیان تیز اور تند ہو وحشی ہو ہائیوسائمس اس وقت کام کرتی ہے جب بے ہوشی نمایاں ہو اور مریض بستر کی چادر کو چنتا ہو یا کبھی کبھار نیم خوابیدگی کی حالت میں ایسے ہاتھ چلاتا ہو جیسے کہ کسی شے کو پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے ایسے مریضوں کی زبان خشک اور سرخ ہوتی ہے بولنا مشکل ہوتا ہے دانتوں اور منہ میں ریزے ہوتے ہیں اور اس کے ہمارہ بول و براز بلاارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔ نچلا جبڑا گر جاتا ہے میں یہاں چند الفاظ احتیاط کی بابت کہوں گا اگر چہ علامات کی روح سے یہ مریض ہائیوسائمس کا ہوتا ہے تاہم ہائیوسائمس کام نہیں کرتی میں آپ کو یہ نہ بتا سکوں گا کہ کیوں کام نہیں کرتی اس کے سوا میں کوئی اور وجہ تلاش نہیں کر سکا کہ ہائیوسائمس گہرائی میں عمل نہیں کرتی ایسے حالات میں عموماً میں لیکسیس' لائیکوپوڈیم' میوراٹک ایسڈ اور آرسنک البم کی جانب دیکھتا ہوں۔

ایسے بخاروں میں سٹرامونیم بیلاڈونا اور ہائیوسائمس سے مختلف ہے مریض کو کمرے کے ہر کونے سے اشیاء نکلتی دکھائی دیتی ہیں اور اس کی جانب بڑھتی نظر آتی ہیں مریض روشنی اور مجلس کا خواہاں ہوتا ہے یہ علامت بیلاڈونا کے الٹ ہے مریض حد سے زیادہ باتونی ہوتا ہے ایک ہی سانس میں ہنستا گاتا ہے قسمیں اٹھاتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے بھاگ جانے کی خواہش موجود ہوتی ہے مریض کا سر تشنج کی وجہ سے اچانک تکیے سے اٹھ جاتا ہے اور دوبارہ تکیے پر گر جاتا ہے مریض نیند سے جاگتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے اپنے ارد گرد موجود افراد کو پہچانتا نہیں ہے جو حرکات مریض کرتا ہے خوبصورت اور آسان ہوتی ہیں ممکن ہے ان میں شدت ہو بسا

اوقات مریض کا جسم گرم پسینے سے نہا جاتا ہے پسینہ آ جانے کے بعد بھی مریض کو افاقہ نہیں ہوتا ہائیو سائمس کی مانند ننگا ہونے کی خواہش موجود ہوتی ہے لیکن مریض آلات تناسل کے بجائے پورا جسم ننگا کرنا چاہتا ہے زبان اکثر صاف ہوتی ہے زبان پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں بسا اوقات مریض نیند کے دوران ہچکیوں کے ساتھ روتا ہے چہرہ عموماً چمکدار سرخ ہوتا ہے لیکن چہرے پر بیلاڈونا جتنا گہرا اجتماع خون نہیں ہوتا۔

لیکچر نمبر ۱۴۱

ٹبیکم ۔ ڈلکامارا۔ کیپسیکم ۔گلونائن

ٹبیکم (تمباکو)

ٹبیکم میں کئی چست عناصر موجود ہیں سب سے اہم نکوٹین ہے حتی کہ جب تمباکونوشی محض شوقیہ کی جاتی تھی اس وقت بھی نکوٹین سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جاتی تھی ہر شخص جانتا ہے کہ نکوٹین جسم پر بہت خراب اثر ڈالتی ہے۔تمباکو کے استعمال کے بعد علامات کے تین گروہ پیدا ہوتے ہیں ابتدائی علامات کاتعلق شکم سے ہےموت کی سی متلی اور قے مریض موت کی مانند زرد ہوتا ہےاور مریض کو بالکل پروانہیں ہوتی کہ وہ مر جائے یا زندہ رہے بسااوقات پورے جسم پرٹھنڈاپسینہ پھوٹ پڑتا ہےدوسرے درجے کےاثرات بہت گہرے ہوتے ہیں جوسالوں تک تمباکواستعمال کرنے کے بعد پیدا ہوتے ہیں یہ سوءہضمی نظر کی کمزوری اور چند دل کی علامات ہوتی ہیں میری خواہش ہے کہ آپ دل کی علامات یادرکھیں اگر یہ علامات تمباکو نے پیدا نہ کی ہوں تو ٹبیکم بہت قیمتی دوا ہوگی اور شفا سے ہم کنار کرے گی۔خاص طور پر جب یہ علامات موجود ہوں اور دل پھیل گیا ہومسلسل کمزوری ہو چہرہ نیلا ہوکبھی قبض ہو جائے اور کبھی اسہال آنے لگیں بائیں جانب لیٹنے سے دل کی دھڑکن میں اضافہ ہوجاتا ہوکانوں میں آوازیں آتی ہوں خشک کھانسی ہوجس کی بنیاددل ہو دم کشی کے دورے ہوں سینہ کےاوپری حصہ میں آر پارتناؤ کااحساس ہونبض مدھم اور بےترتیب ہودل کے درد کی مانند دردول سےشروع ہوکر بائیں بازو میں جاتے ہوں یا گردن میں جاتے ہوں اورکئی رگوں کے جال تک جاتے ہوں ہاتھوں اور پاؤں پرچپچپاپسینہ آتا ہوایک اور علامت بھی تمباکو استعمال کرنے

کے بعد آتی ہے وہ چہرے کا اعصابی درد ہے اگر یہ علامت موجود ہو تو اس کی شفا سیپیا ہے اسی طرح تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی سو ہضمی کی دوا بھی سیپیا ہے۔

تمباکو استعمال کرنے سے پیدا ہونے والی نامردی اکثر لائیکو پوڈیم سے شفایاب ہو جاتی ہے تمباکو استعمال کرنے کے تیسرے درجے میں دماغ کی رگ پھٹ جانے سے فالج بھی شامل ہے تمباکو کے شکم پر اثرات ہائیڈرو سیانک ایسڈ۔ وریٹرم البم اور کیمفر سے مماثل ہیں۔

مثال کے طور پر ہم ٹیبکم کو ہیضہ میں مظہر دیکھتے ہیں جب متلی اور سرد پسینہ وریٹرم البم یا سیکیل کار یا کیمفر استعمال کرنے کے باوجود ثابت قدمی سے قائم رہے مگر دست رک چکے ہوں متلی کے ہمراہ شکم میں جلن دار گرمی موجود ہو اور بقایا جسم سرد ہو مریض ہر وقت اپنا شکم ننگا رکھنا چاہے۔

میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ اس طرح کی علامات درد گردہ اور رکاوٹی فتق میں ٹیبکم کا مشورہ دیتی ہیں جب موت کی سی متلی اور کیچڑ نما پاخانے جن کی وجہ آنتوں کی خراش ہوتی ہے موجود ہوں جب خون میں آکسیجن شامل نہ ہو رہی ہو تو ٹیبکم ہائیڈرو سیانک ایسڈ سے مماثل ہے۔ ہائیڈرو سیانک ایسڈ پل دماغ اور حرام مغز پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح دل پر پھیپھڑے اور معدہ کے اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے نتیجتاً جن علامات کی آپ کو توقع ہو گی ان کا تعلق دل اور پھیپھڑوں سے ہوتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ٹیبکم اینٹھنیں پیدا کرتی ہے راس النخاع میں اکساہٹ کی وجہ سے گردن میں کھچاؤ پیدا کرتی ہے اس کے ہمراہ سانس کی آمدورفت بے ترتیب ہو جاتی ہے دل کے گرد تنگی اور دکھ کا احساس ہوتا ہے وقفہ وقفہ سے کمزوری جسم کا نیلا پن اور ٹھنڈک۔ یہ حقیقت یاد رکھنا بہت ضروری ہے کہ خون میں پیشاب کا زہر پھیل جانے سے پیدا ہونے والی اینٹھنوں میں جب کہ حرام مغز متاثر ہو تو ہائیڈرو سیانک ایسڈ ہماری آخری امید ہوتی ہے۔

سائی کیوٹا وروسا کے بد اثرات دور کرنے کے لئے ٹیبکم استعمال کی جاتی ہے۔

تمباکو کے ابتدائی اثرات دور کرنے کے لئے اپی کاک دوا ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی کی زیادتی سے جب منہ کا ذائقہ خراب ہو جائے اور صبح کے وقت سر میں درد ہو تو نکس وامیکا دوا ہو گی کہا جاتا ہے کہ پلانٹیگو میجر سگریٹ کی عادت چھڑا دیتی ہے۔

میں نے ایک دو مریض ایسے دیکھے ہیں جنہوں نے پلانٹیگو استعمال کرنے کے بعد کہا کہ ان کو تمباکو سے نفرت ہے

ڈلکامارا

ڈلکامارا یا بٹر سویٹ (کڑوی مٹھاس) میں سولانین کی معمولی سی مقدار موجود ہوتی ہے یہ مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے حقیقت میں اس کے دوسرے ارکان سے بھی کم۔ نازک پتے اور ٹہنیاں ٹنکچر بنانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں ڈلکامارا کے بیر کھانے سے بہت سے لوگوں میں زہریلا پن دیکھا گیا ہے اور جو علامات پیدا ہوئیں درج ذیل ہیں۔ آنتوں میں پکڑنے والے درد اور اس کے بعد بے ہوشی یہ درد تشنجی ہوتے ہیں ان کے ہمراہ جلد خشک گرم۔ عضلات اکڑ جاتے ہیں جبڑا اینٹھ جاتا ہے سانس زوردار اور سانس میں خرخراہٹ کی آواز آتی ہے ایک مریض تو مر بھی گیا تھا۔ دوا کی عام آزمائشی علامات اتنی شدید نہیں ہوتیں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام علامات ایک مرکزی نقطہ کے گرد جمع ہو جاتی ہیں وہ علامت ہے سرد مرطوب موسم میں اضافہ گرم موسم بدل کر سرد ہو جائے تو اضافہ۔ خاص طور پر اس وقت جب یہ تبدیلی اچانک وقوع پذیر ہو ہم دیکھتے ہیں کہ ڈلکامارا میں موسم کی اچانک تبدیلی سے جوڑوں کے درد میں اچانک اضافہ ہو جاتا ہے منہ یا آنکھوں کے پٹھوں میں جھٹکے آتے ہیں جب بھی موسم مرطوب ہو جائے تو خشک زکام لگ جاتا ہے گلہ دکھتا ہے گردن کے پٹھے اکڑ جاتے ہیں سردی سے شکم میں قولنجی درد ہوتا ہے خاص طور پر رات کو اسہال کے ہمراہ درد ہوتا ہے جب بھی اچانک موسم تبدیل ہو جائے کان کا درد واپس آ جاتا ہے۔

ڈلکامارا اعصابی نظام پر نمایاں اثر کرتی ہے لیکن ڈلکامارا کے استعمال کی بنیاد درج بالا اضافہ پر ہی منحصر ہے آپ دیکھیں گے کہ اگر مرطوب موسم میں زبان کا فالج ہو جائے گفتگو بے

ترتیب ہو جائے ریڑھ میں اجتماع خون کے ہمراہ فالجی حالت ہو جس کی وجہ سرد مرطوب زمین پر لیٹنا ہو تکلیف ہر بار مرطوب موسم میں عود کر آئے۔ ڈلکامارا مثانہ کے فالج کی دوا بھی ہے جب مرطوب موسم میں تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہو جب بڑھاپے میں پھیپھڑوں کے فالج کی ابتدا ہو تو ڈلکامارا خاص طور پر اس وقت استعمال کی جا سکتی ہے جب علامات میں موسم کی تبدیلی سے اضافہ ہو جاتا ہو۔

ڈلکامارا مثانہ کی جھلی کے استر پر زبردست اثر رکھتی ہے مثانہ کا نزلہ پیدا کرتی ہے پیشاب میں سے شدید بدبو آتی ہے پیشاب میں بلغم شامل ہوتا ہے۔

ڈلکامارا جلد پر بھی نمایاں اثر رکھتی ہے اس لئے جلد پر گول چمکدار سرخ ابھار پیدا کرتی ہے جگہ جگہ بڑے بڑے گول چکتے پیدا ہو جاتے ہیں چکتے سرخ یا سفید ہو سکتے ہیں ان میں کھجلی اور جلن ہوتی ہے۔

ڈلکامارا شکم کی خرابی سے پیدا ہونے والی چھپاکی میں بھی مظہر ہوتی ہے جب سرد ہوا سے افاقہ ہو۔

ڈلکامارا کی مددگار دوا برائٹاکارب ہے خاص طور پر خنازیری مزاج بچوں میں سرد موسم سے اضافہ برائٹاکارب میں بھی موجود ہے۔

کیپسیکم این نوام

کیپسیکم بھی سولانیسیا گروہ کی ادویات کی مانند کچھ نہ کچھ نشہ آور خصوصیات رکھتی ہے لیکن اس کی حقیقی خصوصیت اونچے درجے کی سوزش پیدا کرنا ہے سوزش پیدا کرنے کے لئے دوا کی بہت کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے کیپسیکم گردوں سے گزر کر پیشاب کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے اور پیشاب میں رکاوٹ اور جلن پیدا کرتی ہے کیپسیکم دبلے پتلے افراد پر اچھا عمل کرتی ہے اگر ہاضمہ خراب ہو تب بھی کیپسیکم فائدہ مند ہوتی ہے۔ کیپسیکم کے مریض کا ہاضمہ کمزور

ہوتا ہے یا معدہ کمزور ہوتا ہے اس لئے مریض کمزور ہوتا ہے ایسے مریض تنک مزاج ہوتے ہیں اور بہت جلد غصہ میں آجاتے ہیں یہ علامت بچوں اور بڑوں دونوں میں درست ہے یہ مریض معمولی سی ہوا لگ جانے سے بیمار پڑ جاتے ہیں اگرچہ ہوا گرم ہی کیوں نہ ہو بے ہنگم حرکات کرتے ہیں ان مریضوں کو فوراً سردی لگ جاتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے سردی کمر سے شروع ہوتی ہے اگرچہ مریض پیاسا ہوتا ہے تاہم مریض پانی پینے سے کانپنے لگتا ہے۔

کیپسیکم کے مریض کا دمہ نزلاوی ہوتا ہے چہرہ سرخ اور سانس کی نالی سے سی سی کی آوازیں آتی ہیں مریض کھانستا ہے اور کامیابی سے بلغم نکال لیتا ہے بلغم نکل جانے سے دمہ میں افاقہ ہو جاتا ہے کیپسیکم کی ایک اور علامت جو پریکٹس کے دوران کم دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہے جب مریض کھانستا ہے تو اس کے سانس سے بو آتی ہے۔

کیپسیکم کانوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر کان کے درمیانی حصے پر اگر مرض کی وجہ سے کان کا پردہ پھٹ گیا ہو تب بھی فائدہ مند دوا ہے جب کان میں دکھن ہو کن پٹی کی ہڈی میں سوزش ہو کان کی نالی میں پھوڑا ہو تو قابل ترجیح ادویات اور م اور نائٹرک ایسڈ ہیں۔

اگر کان کی درمیانی نالی میں مزمن پیپ دار سوزش ہو تو آپ سلیشیا کا سوچ سکتے ہیں کیپسیکم حلق کے امراض کی مفید دوا ہے خناق ہو گینگرین ہو منہ کے اندر تالو پر جلن دار پھنسیاں ہوں اور منہ سے سڑے ہوئے گوشت کی بو آتی ہو حلق میں سکڑاؤ کا احساس ہو جیسے اینٹھن سے بند ہو گیا ہو مریض جب غذا نہ نگل رہا ہو تو شدید تکلیف ہوتی ہے مرض بہت بڑھ گیا ہو اور تمام قوتیں سلب ہو گئی ہوں تو کیپسیکم کے قریب ترین مماثل دوا کینتھرس ہے اگر کوا ڈھیلا ہو گیا ہو تب بھی کیپسیکم مفید دوا ہے۔

کیپسیکم پیچش میں بھی مفید ہے جب پاخانہ تھوڑا آتا ہو اور مروڑ زیادہ پڑتے ہوں مثانہ اور مقعد میں جلن ہوتی ہو پاخانے خونی کیچڑ نما اور پاخانے میں گچھے ہوتے ہوں پیاس موجود ہوتی ہے مگر پانی پینے سے مریض پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

گلونائن

گلونائن

	خون
گلونائن	چوٹ
	اینٹھنیں

گلونائن یا نائٹروگلیسرین کا ذکر میں یہاں اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ اس کی علامات بیلاڈونا سے مماثلت رکھتی ہیں اس کا مطالعہ بہت آسان ہے اگرچہ گلونائن کے عمل کا مرکزی نقطہ خون ہے لیکن گلونائن خون کی ذاتی خوبیوں پر اتنی اثر انداز نہیں ہوتی جتنی کہ دوران خون پر اثر کرتی ہے گلونائن تیزی سے اور شدت کے ساتھ عمل کرتی ہے گلونائن کی علامات سے کلیدی علامات صرف ایک فقرے میں بیان کی جا سکتی ہیں۔ دوران خون میں اچانک اور شدید بے ترتیبی کا میلان پیدا ہو جانا۔ یہی فقرہ ہماری بنیاد ہے جس سے ہم دوسری علامات پر آسانی سے توجہ دے سکتے ہیں علامات جو دوران خون میں ابتری سے پیدا ہوتی ہیں درج کی جا رہی ہیں اور بہت ہی خاص الخاص علامت سر درد ہے دھڑکن دار سر درد' درد ہو سکتا ہے پیشانی میں ہو سر کی چوٹی میں ہو یا سر کے کسی بھی حصے میں ہو دھڑکن محض ایک احساس نہیں ہے یہ ایک اٹل حقیقت ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عروق دمویہ پھٹ جائیں گی دوا کا اجتماع خون کا عمل بہت شدید ہوتا ہے یہ دھڑکن دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ ہم وقت ہوتی ہے خون ایک زبردست لہر کی صورت ریڑھ اور سر میں جاتا ہے عروق دمویہ بیرونی طور پر پھول جاتی ہیں گردن کی بیرونی عروق دو پیچ دار رسے کی مانند نظر آتی ہیں گردن کی بڑی شریان میں شدید پھڑکن ہوتی ہے یہ شریان سخت تنی ہوئی ہوتی ہے ہاتھ سے دبتی نہیں ہے چہرہ گہرا سرخ ہوتا ہے

دھڑکن کے ہمراہ دکھ دینے والے درد یا تیز اور شدید درد ہوتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ گلونائن لو لگ جانے کی دوا بھی ہے (SUN STROKE) اور درج بالا علامات میں مظہر ہوتی ہے یا وہ علامات جو یہ ثابت کریں کہ عروق دمویہ میں طویل اجتماع خون دماغ پر پژمردگی کے اثرات مرتب کر رہا ہے چہرہ ایک حد تک زرد ہوتا ہے نبض جو پہلے بھرپور تھی وہ نرم اور غیر محسوس ہو جاتی ہے سانس بوجھل ہو جاتا ہے سینہ میں اتنا دباؤ نہیں ہوتا جتنا دباؤ راس النخاع میں ہوتا ہے یوں سانس کی آمدورفت میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے آنکھیں بسا اوقات ٹکٹکی باندھ لیتی ہیں ممکن ہے کہ مریض بے خبر بھی ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ لو کے بعد اثرات دور کرنے کے لئے گلونائن ہماری بہترین دوا ہے۔ خواہ سورج کی گرمی براہ راست اثر انداز ہوئی ہو یا کسی پگھلائی کی بھٹی سے سینک لگ گیا ہو جیسا کہ فونڈری میں کام کرنے والوں یا مشین چلانے والوں کو لگ جاتا ہے عام گرمی کے اثرات صرف سر پر ہی نہیں ہوتے بلکہ ہو سکتا ہے کہ پورا جسم ان اثرات کی لپیٹ میں ہو۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ سانس کی آمدورفت میں تنگی دل کی دھڑکن میں اضافہ متلی قے زبان پر سفید پشم۔ اس متلی کی بنیاد شکم نہیں ہوتا بلکہ متلی کی وجہ دماغ ہوتا ہے (رہس ٹاکس۔ بیلاڈونا۔ اپیو مارفین) غذا کی خواہش مفقود ہو جاتی ہے بھوک بالکل ختم ہو جاتی ہے شکم کے اوپری حصے میں وحشتناک خالی پن کا احساس ہوتا ہے (ڈوبنے کا احساس) بسا اوقات اسہال ہمراہ ہوتے ہیں یہ تمام علامات گلونائن کو طلب کرتی ہیں۔

آنکھوں میں اجتماع خون کے اثرات بھی پائے جاتے ہیں آنکھیں بڑی محسوس ہوتی ہیں اور باہر کو نکلی ہوئی ہوتی ہیں ایسا احساس ہوتا ہے کہ آنکھیں کھوپڑی پھاڑ کر باہر نکل جائیں گی۔

گلونائن آنکھوں کے ان امراض میں فائدہ مند ہے جو آنکھوں میں چمکدار روشنی پڑ جانے سے پیدا ہوئے ہوں (آسمانی بجلی کی چمک یا ویلڈنگ کی چمک) یا کسی تیز روشنی میں میز پر بیٹھ کر کام کرنا جب کہ روشنی کی تیزی گرم بھی ہو اگر آپ آنکھ دیکھنے والے آلے

(Opthelmoscope) سے معائنہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ آنکھ کی پتلی کی عروق خون سے بھری ہوئی ہیں مرض اگر زیادہ بڑھ گیا ہو تو آنکھ کی پتلی کی رگ پھٹ کر پتلی میں جریان خون ہو جاتا ہے۔

گلونائن کے بلند فشار خون (High Blood Pressure) کی علامات منہ کی علامات سے حاصل کی جاسکتی ہیں زبان کی قوت میں کمی اور گفتار میں دقت جس کی وجہ دماغی مراکز پر دباؤ ہوتا ہے انگور کی شراب استعمال کرنے سے تمام علامات میں اضافہ ہو جاتا ہے بسااوقات اجتماع خون اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مریض بدحواس ہو جاتا ہے مریض بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کھڑکی سے کود جائے۔

دماغ میں اجتماع خون کا ایک اور اثر اینٹھنیں ہیں۔ گلونائن دردزہ کے دوران اور زچگی کے دوران پیدا ہونے والی اینٹھنوں کی قابل تعریف دوا ہے چہرہ چمکدار سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے نبض سخت اور بھری ہوئی ہوتی ہے پیشاب میں البومن خارج ہوتی ہے مریضہ کے منہ پر جھاگ نظر آتا ہے مریضہ بے خبر ہوتی ہے ہاتھ اکڑے ہوئے ہوئے اور انگوٹھے ہتھیلیوں کی جانب مڑ جاتے ہیں بسا اوقات ہاتھ پھیلے ہوئے ہوتے ہیں (سیکیل کار) اور مریضہ غافل ہوتی ہے گلونائن زچگی اور اسقر بوط میں ہونے والی اینٹھنوں کی بہترین دوا ہے جب دماغ میں اجتماع خون کی زیادتی ہو خاص طور پر جب پیشاب میں البومن خارج ہو رہی ہو۔

ماہواری دب جانے سے جب دماغ میں اجتماع خون ہو جائے تو گلونائن بے حد قیمتی دوا ہے اجتماع خون کی وجہ سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں درج ذیل ہیں۔

چکر آتے ہیں یا اچانک بے ہوشی مریضہ کا چہرہ زرد یا بسا اوقات سیسے کے رنگ کا ہوتا ہے آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے دکھائی دیتے ہیں مریضہ اچانک بے خبر ہو جاتی ہے مریضہ کو دیکھی بھالی گلیاں عجیب محسوس ہوتی ہیں یہ آخری علامت فیصلہ شدہ ہے کہ خطرناک ہے ممکن ہے کہ یہ علامت آنے والے حملہ کی پیش گوئی کر رہی ہو ایسا مریض جس کو اجتماع خون کی وجہ سے سر میں جریان خون ہو جائے اور مریض پر مرض کا حملہ گلی میں ہو جائے اور مریض

یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کہاں ہے تو اس کی دوا گلونائن ہے پیٹرولیم کا مریض بھی جگہیں بھول جاتا ہے۔

گلونائن خوف کے بد اثرات دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے اس علامت کا ذکر میں اوپیم کی علامت بیان کرتے وقت کر چکا ہوں مریض کو سخت خوف ہوتا ہے کبھی کبھار زہر دیے جانے کا خوف بھی ہوتا ہے یہ آخری علامت گلونائن کو ہائیوسائمس لیکسیس، رہسٹاکس، برومائیڈ آف پوٹاشیم اور ہیپیٹیشیا کے ساتھ کھڑا کرتی ہے۔

گلونائن کا ایک اور استعمال چوٹ میں ہے چوٹ لگ جانے سے پیدا ہونے والے یہ درد اور دوسرے غیر فطری احساسات جو کہ بیرونی چوٹ لگ جانے سے پیدا ہوتے ہیں چوٹ والا حصہ بہت دکھتا ہے اگر کوئی پرانا زخم دوبارہ ہرا ہو جائے تو گلونائن شفایاب کرتی ہے۔

اگر چوٹ سر پر لگ جائے تو گلونائن کا موازنہ نیٹرم سلف سے کیا جائے اہم بات یہ ہے کہ آپ بیلاڈونا اور گلونائن کا فرق ذہن میں محفوظ کر لیں کیونکہ دونوں ادویات بچوں اور بوڑھوں کے دماغ کے اجتماع خون میں اور دماغی سوزش میں ایک جیسی ہیں ایسے امراض میں دونوں ادویہ حصہ دار ہیں اور ہر دوا نے کئی مریضوں کو شفایاب کیا ہے۔

گلونائن میں دماغی چیخ موجود ہے جو کہ بیلاڈونا میں اتنی نمایاں نہیں ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گلونائن بیلاڈونا سے زیادہ شدت رکھتی ہے وہ علامات جو آپ کو ادویہ کو الگ کرنے میں مددگار ہونگی درج ذیل ہیں۔ پہلے گلونائن، گلونائن میں سر کو پچھلی جانب جھکانے سے علامات میں اضافہ ہوتا ہے مرطوب موسم میں اضافہ 'سر دپانی لگانے سے اضافہ 'ممکن ہے سرد پانی تشنج پیدا کر دے کپڑے اتارنے سے اور کھلی ہوا میں افاقہ۔ بسا اوقات مریض بستر سے اٹھ کر ٹہلتا ہے اگرچہ اس کو حرکت کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ ایک اور علامت جو زچگی کے دوران اینٹھنوں سے پہلے آتی ہے اور یہ دماغ میں اجتماع خون کی ابتدائی علامت ہے اور اس کی وجہ ماہواری کا دب جانا ہے سورج کی گرمی سے پیدا ہونے والے بد اثرات یہ احساس کہ سر بہت بڑا ہو گیا ہے جیسے کہ سر پھیل رہا ہے اگرچہ یہ علامت بیلاڈونا میں بھی ہے لیکن اتنی نمایاں نہیں جتنی کہ گلونائن میں ہے۔

اب بیلاڈونا۔ بیلاڈونا میں سر کو پچھلی جانب جھکانے سے افاقہ ہوتا ہے بیٹھ کر سر کو ایک جگہ قائم رکھنے سے افاقہ۔ بیلاڈونا میں عموماً سر ڈھانپنے سے افاقہ ہوتا ہے جبکہ گلونائن میں کپڑے اتارنے سے افاقہ ہوتا ہے اگرچہ یہ علامت دوسری علامات سے کم اہمیت رکھتی ہے۔ گلونائن کا بہترین تریاق میرے علم کے مطابق ایکونائٹ ہے۔

لیکچر نمبر ۴۲

لائیکوپوڈیم کلیوٹیم

لائیکوپوڈیم

- ۱۔ ساخت
- ۲خون
  - ا۔ بخار
  - ب۔ نبض جوش (خون میں ابال)
  - ج۔ وریدوں کی پھلاوٹ
  - د۔ ٹائی فائڈ
  - و۔ سرخ بخار
  - ہ۔ خناق
- ۳۔ جگر
- ۴۔ استسقاء
- ۵۔ زکام نزلہ (لعاب دار جھلیوں کی سوزش)
- ٦۔ گردے

لائیکوپوڈیم یا کلب ماس لائیکوپوڈیسیا گروہ کی رکن ہے اور اس کو کلب ماس اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی شکل بھیڑیئے کے پاؤں سے ملتی ہے۔ مصنوعی روشنی شعبدہ بازی اور آتش بازی میں اس کا استعمال سالوں سے جاری ہے شعبدہ بازی کے لئے ہاتھوں پر اس کا لیپ کیا جاتا ہے ہاتھوں کو پانی میں ڈبویا جائے تو ہاتھ گیلے نہیں ہوتے۔ دوا کے طور پر ایلوپیتھک طریقہ کار میں یہ غیر متحرک دوا تھی اس کو نرسیں خشک کرنے والے پوڈر کے طور پر استعمال

کرتی تھیں تاہم مشاہدہ میں آیا ہے کہ چند لوگوں میں پوڈر استعمال کرنے سے علامات پیدا ہو جاتی تھیں مگر دوسروں نے استعمال کیا اور سالہا سال استعمال کیا اور ان کو کچھ بھی نہ ہوا یہ ایسا کیوں تھا۔

کئی دوسرے بغیر پھول پودوں میں بیجوں کی بجائے Spores (تخمک) ہوتے ہیں جو بسا اوقات پتوں کے نیچے چھپے ہوتے ہیں یہی معاملہ لائیکوپوڈیم کے ساتھ بھی ہے ان کے اوپر سخت چھلکا ہوتا ہے اس میں معمولی سا تیل نما مادہ ہوتا ہے جو کہ ان (تخمک) کا پھرتیلا عنصر ہے جب تک لائیکوپوڈیم کو (Spores) بیج (تخمک) توڑے بغیر استعمال کیا جائے تو یہ صرف خشک کرنے والے پوڈر کا کام کرتا ہے تاہم جب یہ (تخمک) (بیج) ٹوٹ جائیں تو استعمال کے بعد علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

لائیکوپوڈیم کی تیاری میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ضروری ہے کہ تمام Spores (بیج) تخمک ٹوٹ جائیں جب اس طریقے سے دوا تیار ہو گی تو حقیقی قیمتی دوا دستیاب ہو گی اس کی آزمائش ہانیمن نے کی۔ اس کی ہمیں علاج معالجے میں روزانہ ضرورت پڑتی ہے میں اس نادر دوا کی خوبیوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ ہانیمن نے اپنے بے خطا قوانین سے اس کو بچوں کا پوڈر ہونے کی رسوائی سے بچالیا اور دافع سورا ادویات میں بلند مقام عطا کیا۔

دوا کی علامات سمجھنے کے لئے میں نے ایک طریقہ کار وضع کیا ہے جس سے آپ کو سمجھنے میں مدد ملے گی سب سے پہلے ہم دوا کی عمومی علامات کا مطالعہ کریں گے لائیکوپوڈیم قوت حیات پر بہت گہرا عمل کرتی ہے اور علامات کا گروہ بناتی ہے جن سے مظہر ہوتا ہے کہ لائیکوپوڈیم دماغی تھکاوٹ (Brain Fag) ٹائفس بخار سرخ بخار وغیرہ میں جب علامات فالجی خطرے کی جانب اشارہ کریں بے حد قیمتی دوا ہے۔

ہمیں لائیکوپوڈیم ان افراد میں مظہر ملتی ہے جو پٹھوں کی کمزوری کا شکار ہوں دبلے ہوں لاغر ہوں لیکن ان کی دماغی نشوونما اچھی ہو خاص طور پر یہ علامت بچوں کے معاملے میں

قابل غور ہے بچے ضدی مگر نفیس ہوتے ہیں ان کے جسم کابالائی حصہ اور گردن لاغر ہوتی ہے چہرہ اکثر زردیا سانولا ہوتا ہے اور جگر اور پھیپھڑوں کی خرابی کی جانب میلان ہوتا ہے آنکھیں گہری اور آنکھوں کے گرد نیلے حلقے ہوتے ہیں بسااوقات چہرے پر جھریاں یا لکیریں پڑی ہوتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مرض گہرائی میں موجود ہے چہرہ اور گال رات کا کھانا کھانے کے بعد سرخ ہو جاتے ہیں مزاجاً لائیکو پوڈیم کا مریض تنگ مزاج اور بے صبرا ہوتا ہے آسانی سے غصہ آجاتا ہے بسااوقات مریض افسردہ اور اشکبار ہوتا ہے ایسے مریض جب علیل ہوں تو ایک حد تک مغرور ہوتے ہیں حکم چلاتے ہیں یا اپنی اہمیت جتاتے ہیں ان کے لئے دوسروں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس لئے یہ مریض سخت غصے میں حکم صادر کرتے ہیں جہاں تک دماغ کا تعلق ہے ان کی یادداشت کمزور ہوتی ہے گفتگو کرتے وقت بار بار غلطیاں کرتے ہیں یہاں ہمیں لائیکوپوڈیم مظہر دوا نظر آتی ہے مریض الفاظ بھول جاتا ہے مریض پڑھ نہیں سکتا کیونکہ مخصوص الفاظ کے معنی اُلجھ جاتے ہیں گفتگو کرتے وقت درست الفاظ تلاش نہیں کر سکتا لیکن اگر موضوع بہت اہم ہو تو اس کو اپنی تمام قوتیں صرف کرنا پڑتی ہیں تب الفاظ میں روانی آجاتی ہے۔ موازنہ کریں سلفر۔ لیکسیس۔ فلورک ایسڈ۔ سلیشیا۔

شام چار بجے سے رات آٹھ بجے تک مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے صرف لائیکوپوڈیم واحد دوا نہیں ہے جس میں یہ علامت موجود ہے یہ علامت سباڈلا۔ نکس موسکاٹا اور ہیلی بورس میں بھی موجود ہے ہیلی بورس لائیکوپوڈیم سے تھوڑی مماثلت رکھتی ہے نہ صرف اس کی علامات شام چار بجے سے آٹھ بجے تک بڑھتی ہیں بلکہ ایسے اثرات ابھارتی ہے کہ کام کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

لائیکوپوڈیم خون میں زیادہ تبدیلیاں نہیں لاتی۔ بخار میں ہم دیکھتے ہیں کہ لرزہ تین یا چار بجے بعد دوپہر روزانہ ہوتا ہے یا ایک دن چھوڑ کر ہوتا ہے لرزہ کے بعد پسینہ آتا ہے مگر پسینہ بخار کی راہ میں حائل نہیں ہوتا یا یہ بھی ممکن ہے کہ اسی وقت لرزہ بھی ہو اور کھٹی قے بھی ہو خواہ بخار ہو یا نہ ہو۔ لائیکوپوڈیم کی نبض مخصوص نہیں ہے آزمائش کے دوران نبض میں

بہت کم تبدیلی ہوئی ماسوائے اس کے کہ شام کے وقت نبض کی رفتار معمولی سی بڑھ گئی۔ بازو سن اور بھاری محسوس ہوتے ہیں کمزور محسوس ہوتے ہیں لیکن جب بازوؤں سے کام لیا جائے تو افاقہ ہوتا ہے۔

اب میں آپ کی توجہ وریدوں کے پھول جانے (VARICOSEVEINS) کی جانب کراتا ہوں۔ لائیکوپوڈیم جگر پر اپنے عمل کی وجہ سے وریدوں میں سوجن یا پھیلاؤ پیدا کرتی ہے خاص طور پر ان وریدوں کو جن میں خون پہنچنے کا عمل ناقص ہو پس وریدوں کی پھلاوٹ لائیکوپوڈیم کی خاصیت ہے ٹانگوں کی وریدوں کی پھلاوٹ خاص طور پر دائیں ٹانگ کی وریدوں کا پھول جانا اعضائے تناسل کی وریدوں کا پھول جانا شرم گاہ کے لبوں کی وریدوں کی پھلاوٹ یہ علامت حمل کے دوران نظر آتی ہے اور لائیکوپوڈیم طلب کرتی ہے۔ (کاربو ویج)۔

ہم دیکھتے ہیں کہ لائیکوپوڈیم مسے بھی درست کرتی ہے مگر اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ لائیکوپوڈیم تمام اقسام کے مسوں کو شفایاب کردے گی کیونکہ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے تاہم آپ کا فرض ہے کہ دوا سے مسے دور کر سکیں تو کریں اس مقصد کے لئے لائیکوپوڈیم ادویات میں سے ایک دوا ہے سب ادویات سے بہتر فلورک ایسڈ ہے کیونکہ یہ مسے پیدا کرتی ہے انہی خطوط پر سوچتے ہوئے آپ دیکھیں گے کہ لائیکوپوڈیم خونی بواسیر میں بھی مظہر ہے ان وریدوں میں گنجائش سے زیادہ خون ہوتا ہے اور وہ مسے جو پختہ نہیں ہوتے لیکن جزوی جاذب ہونے کی وجہ سے سخت اور نیلے رنگ کی گٹھلی کا روپ دھار لیتے ہیں ایسے گومڑ جو تنے ہوئے ہوں ان میں خون کا اجتماع ہو اور بعد میں ان سے خون نکل جائے ان کے لئے بھی لائیکوپوڈیم فائدہ مند دوا ہے۔

لائیکوپوڈیم خون اور اعصابی نظام پر کچھ اثر رکھتی ہے کیونکہ لائیکوپوڈیم کو ٹائی فائڈ بخار میں استعمال کیا جاتا ہے اگرچہ لائیکوپوڈیم ٹائی فائڈ بخار کی ابتداء میں استعمال نہیں کی جاتی۔ لیکن جب علاج کے باوجود بخار لمبا ہو گیا ہو خطرے کی علامت بن جائے مریض کا جبڑا گر جائے مریض بے ہوش ہو آنکھیں آدھی کھلی ہوں آنکھوں میں چمک دار سی گوند بھری ہو اور آنکھیں

سیدھی خلا میں دیکھ رہی ہوں، پیشاب بلاارادہ نکل رہا ہو، بخار کا چودھواں دن ہو، بخار مکمل ترقی یافتہ ہو اور متعلقہ حمرہ باہر نہ آرہا ہو اور مریض بے خبری میں ڈوبتا جارہا ہو، مریض بڑبڑاتا ہو ہذیان ہو، بستر کی چادر چنتا ہو یا ہوا میں کچھ پکڑنے کی کوشش کرتا ہو۔

شکم ہوا سے پھولا ہوا ہو، شکم میں ہوا گڑگڑاتی ہو، اعضا میں ادھر ادھر جھٹکے آتے ہوں، سانس میں خراٹے اور خرخراہٹ ہو، نبض تیز ہو، رک رک کر آتی ہو، پیشاب بلاارادہ خارج ہو جاتا ہو یا پیشاب آنا رک گیا ہو، اگر پیشاب بستر پر خارج ہو تو بستر کی چادر پر سرخ رنگ کی ریگ نظر آتی ہو۔ یہ ردعمل کی کمی ہے جس کا نتیجہ موت ہو سکتی ہے تاآنکہ تیزی سے اس کا تدارک نہ کرلیا جائے اور لائیکوپوڈیم تدارک کرتی ہے۔

یہ مظاہر کلکیریا کارب سے مماثلت رکھتے ہیں جب کہ ٹائی فائڈ بخار کا حمرہ باہر نہ آرہا ہو مگر کلکیریا کارب میں یا تو قبض ہوتا ہے یا اسہال آرہے ہوتے ہیں (لائیکوپوڈیم میں ہمیشہ قبض ہوتا ہے) کلکیریا میں وہم زیادہ ہوتا ہے مریض آنکھیں بند کرتا ہے تو اس کو شکلیں نظر آتی ہیں مریض سو نہیں سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ مریض مکمل طور پر باخبر ہو مگر خیالی اشیاء سے خوف زدہ ہوتا ہے ایسے حالات میں کلکیریا کارب حمرہ باہر لا کر مریض کو مشکوک حالات سے باہر لے آتی ہے۔

بائیوسائمس میں مریض کا پیشاب بستر کی چادر پر سرخ ریگ کی دھاریاں ڈال دیتا ہے بائیوسائمس اور لائیکوپوڈیم میں فرق دماغ کے فالج کا ہے لائیکوپوڈیم گہرائی میں عمل کرنے والی دوا ہے لائیکوپوڈیم میں اعصابی اکساہٹ کم اور مرض بعد دوپہر بڑھتا ہے۔

ٹائی فائڈ بخار کی حالت میں لائیکوپوڈیم زبان سے بھی پہچانی جاتی ہے زبان سوجی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور مریض زبان باہر نکالنے سے قاصر ہوتا ہے لیکن اگر مریض زبان باہر نکال بھی لے تو زبان شاقول کی مانند دائیں بائیں جاتی ہے زبان ہمیشہ خشک اور ہر وقت آبلے موجود ہوتے ہیں یہ علامات لائیکوپوڈیم کے انتخاب کا جواز بنتی ہیں۔

سرخ بخار میں لائیکوپوڈیم اس لئے مظہر نہیں ہوتی کہ اس میں سرخ بخار جیسا بخار

پیدا کرنے کی طاقت ہے بلکہ لائیکو پوڈیم ان مریضوں کی دوا ہے جن کا حمرہ باہر نہ آرہا ہو اور ان کے جسموں کے لئے خطرہ بنتا جارہا ہو یہاں پر وہ علامات آپ کی راہنمائی کریں گی جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ایک اور علامات جو ان علامات سے بھی قبل ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی لائیکو پوڈیم کی جانب راہنمائی کرتی ہے درج بالا علامت سے بہت پہلے یہ علامت پیش قدمی کرتی ہے میں آپ کی توجہ بچے کے سونے کی بعد کی حالت کی جانب کراتا ہوں جب بچہ نیند سے جاگتا ہے تو تنک مزاج اور غصے میں ہوتا ہے اور جو بھی اس کے سامنے آئے اس کو مارنے کی کوشش کرتا ہے یا خوف زدہ ہو کر جاگتا ہے اور اپنی ماں سے چمٹ جاتا ہے جیسے اسے کسی کی حفاظت درکار ہو۔

اگرچہ یہ علامت ہو سکتا ہے کہ لغو نظر آتی ہو مگر ایسا ہے نہیں یہ علامت فساد کی ابتدا ہے اگر مرض یہاں نہ روکا جائے تو ممکن ہے کہ دماغ کا فالج ہو جائے اس علامت پر لائیکو پوڈیم، کیوپرم، بیلاڈونا، سٹرامونیم، اور زنکم سے مماثلت رکھتی ہے ان تمام ادویات میں بچہ جب نیند سے جاگتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے تنک مزاجی کی موجودگی اور دوسری ادویات کی نمایاں علامات کی غیر موجودگی آپ کی راہنمائی لائیکو پوڈیم کی جانب کرے گی۔

جن ادویات میں تنک مزاجی کا عنصر زیادہ ہے وہ ادویات کیمو ملا۔ کالی کارب اور آرسنک ہیں۔

لائیکو پوڈیم اس وقت بھی فائدہ مند ہوتی ہے جب بچہ اچانک سرکش ہو جائے نیند کے دوران سانس کی آمدورفت تیز ہو بچہ نیند میں روئے پٹھے ڈھیلے ہو جائیں اور بچہ کے لئے چلنا دشوار ہو جائے۔

ہم لائیکو پوڈیم کو بچوں کے گردوں کی پتھری میں بھی استعمال کر سکتے ہیں بچے کے پیشاب میں لیتھک ایسڈ کا زیادہ اخراج ہوتا ہے اور بچہ پیشاب کرتے وقت روتا ہے چلاتا ہے یہ بچے نیند سے روتے ہوئے جاگتے ہیں اور ہر جانب لاتیں مارتے ہیں یہاں اندرونی اور بیرونی دونوں علامات لائیکو پوڈیم طلب کرتی ہیں۔ لائیکو پوڈیم، سارسپریلا، زنجی بر، پلساٹیلا، آرنیکا،

پرونس سپائی نوساوغیرہ سے نسبت رکھتی ہے پیشاب دب جانے میں ان ادویات سے موازنہ کریں۔

اکثر اوقات جب سرخ بخار میں لائیکوپوڈیم مظہر دوا ہوتی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ تھوک پیدا کرنے والے ایک یا دوسرے غدود میں سوزش موجود ہوتی ہے اور اس میں سے پیپ خارج ہو رہی ہوتی ہے اگر سرخ بخار کے ہمراہ کنپیڑے ہوں تو مسرپا میڈیکا کی سب سے بہتر دوا رہسٹاکس ہے اس کے بعد کلکیریا کارب کا نمبر آتا ہے اور اس کے بعد تیسرا نمبر لائیکوپوڈیم کا ہے۔

لیکیسس تب مظہر دوا ہوتی ہے جب سوجن کا رنگ ارغوانی ہو اور پیپ پتلے زرد آب کی مانند ہو اور خراش پیدا کرے۔ آنکھوں کے امراض میں لائیکوپوڈیم سے اکثر تغافل برتا جاتا ہے تاہم آنکھوں کے امراض میں لائیکوپوڈیم فائدہ مند دوا ہے اگرچہ اصولی طور پر آنکھوں کے مزمن امراض میں فائدہ مند ہے آپ لائیکوپوڈیم کو ککروں میں استعمال کر سکتے ہیں جب آنکھیں خشک ہوں شدید چبھن ہو لائیکوپوڈیم کو آپ موتیابند (Cataract) اور پردہ بصارت کی سوزش(Retenitis Pigmentosa)میں بھی استعمال کر سکتے ہیں لائیکوپوڈیم گوہانجنی کو بھی شفایاب کر دیتی ہے خاص طور پر ایسی گوہانجنی جو آنکھ کے اندرونی کونے کے نزدیک ہو۔

خناق میں لائیکوپوڈیم اس وقت کام آتی ہے جب دایاں گلسوا متاثر ہو اور مرض بائیں جانب بڑھنے کا میلان رکھتا ہو مسلسل نگلنے کی خواہش ہو اینٹھن ہو اور شدید ڈنگ دار درد ہوں مائع اشیا نگلتے وقت بہت تکلیف ہو خاص طور پر سرد سیال اشیاء بہت تکلیف دیتی ہوں اکثر آپ دیکھیں گے کہ علامات میں شام چار بجے سے آٹھ بجے تک اضافہ ہوتا ہوگا۔ گردن کے غدود سوجے ہوئے ہوتے ہیں عام طور پر جب سرخ بخار میں لائیکوپوڈیم مظہر دوا ہو تو ناک بھی مرض کا شکار ہوتا ہے مریض ناک سے سانس نہیں لے سکتا گلسوئے سوجے ہوئے ہوتے ہیں زبان بھی سوجی ہوئی ہوتی ہے اس لئے مریض منہ کھول کر زبان باہر نکال کر سانس

لیتا ہے۔ کبھی کبھار جب آپ لیکسیس دیتے ہیں تو جھلی دائیں جانب بڑھتی ہے یہاں لائیکو پوڈیم لیکسیس کی قائم مقام ہے بدل ہے۔

آرم ٹری فائلم اور نائٹرک ایسڈناک کے خناق میں بہت مماثلت رکھتی ہیں۔

فائی ٹولیکا میں حلق گہرا سرخ دائیں جانب اضافہ اور گرم مائعات پینا بہت دشوار ہوتا ہے۔

اب لائیکو پوڈیم کے جگر پر عمل کا مطالعہ کرتے ہیں لائیکو پوڈیم جگر پر بہت اثر انداز ہوتی ہے اور بہت ساری علامات پیدا کرتی ہے سب سے پہلے منہ کی علامات سے ابتدا کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ زبان پر پشم موجود ہوتی ہے صبح جاگنے پر منہ کا ذائقہ کھٹا یا بہ استسناء پیپ دار ہوتا ہے شدید بھوک لگتی ہے قریب قریب کتے جیسی بھوک تاہم چند لقمے کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ مریض نے حلق تک غذا بھر لی ہے بعد میں فوراً دوبارہ بھوک لگ جاتی ہے غذا کھانے کے فوراً بعد معدہ میں تشویش شروع ہو جاتی ہے (نکس وامیکا) غذا کھانے کے تھوڑی ہی دیر بعد کمر کے گرد کپڑوں کا دباؤ برداشت نہیں ہوتا (لیکسیس) لیکن لائیکو پوڈیم لیکسیس سے مختلف ہے لیکسیس میں ہر وقت پر حسی ہوتی ہے جب کہ لائیکو پوڈیم میں صرف غذا کھانے کے بعد پر حسی ہوتی ہے منطقہ جگر چھونے سے بہت پر حس ہوتا ہے بسا اوقات جگر میں تناؤ کا احساس ہوتا ہے اور یہ بیرونی احساس ہے یہی علامت لائیکو پوڈیم کی جانب راہنمائی کرتی ہے۔

جگر کی مزمن سوزش(CHRONIC HEPATITIS) میں جب پھوڑا پیدا ہو گیا ہو اس حالت میں پردہ شکم بھی متاثر ہوتا ہے ایسا احساس ہوتا ہے کہ کمر کے گرد رسی بندھی ہوئی ہے شکم میں ہوا بہت جمع ہو جاتی ہے ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ دو لقمے کھانے سے پیٹ بھر جاتا ہو۔ ہوا کا میلان بہ نسبت نچلی جانب کے اوپری جانب ہوتا ہے نچلی آنتوں میں ہوا گڑگڑاتی ہے بڑی آنت ہوا سے پھیل جاتی ہے آنتوں میں خمیر اٹھتا ہے اور ہوا خارج ہوتی ہے حتیٰ کہ اسہال کے ہمراہ ہوا خارج ہوتی ہے عموماً قبض موجود ہوتا ہے تاہم بار بار پاخانہ

کرنے کی خواہش ہوتی ہے پاخانہ کرنے کے بعد ایسا احساس ہوتا ہے کہ پاخانہ کی بڑی مقدار ابھی باقی ہے اب اگر ان علامات کے ہمراہ شکم کے خلا میں پانی بھر گیا ہو (استسقاء شکم) تو آپ جگر کی سختی(Cirrhosis) میں لائیکو پوڈیم استعمال کر سکتے ہیں۔

شکم اور جگر کی ان علامات میں لائیکو پوڈیم کی مماثل ادویہ بہت سی ہیں ان میں سے ایک دوا نکس وامیکا ہے۔ نکس درج ذیل علامات کی وجہ سے لائیکو پوڈیم سے الگ ہو جاتی ہے اگرچہ نکس وامیکا میں منہ کا ذائقہ کھٹا ہوتا ہے صبح کے وقت مرض میں اضافہ اور غذا کھانے کے بعد شکم کا لبالب بھر جانا موجود ہے تاہم غذا کے بعد شکم میں فوری بھراؤ کا احساس لائیکو پوڈیم میں زیادہ ہے۔ نکس میں شکمی ہوا کا دباؤ نچلی جانب اور بار بار پاخانہ کی خواہش اور مثانہ پر دباؤ ہوتا ہے دونوں ادویہ میں نمایاں قبض موجود ہے اس کے ہمراہ پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش موجود ہوتی ہے دونوں ادویات کا فرق درج ذیل ہے۔

نکس میں پاخانہ کرنے کی بے سود خواہش اس کے متلون عمل کی وجہ سے ہے جب کہ لائیکو پوڈیم میں یہ خواہش عضلہ مقعد کے انقباض سے پیدا ہوتی ہے۔

سلفر میں بھی شکم میں ہوا کا اجتماع ہوتا ہے منہ کا ذائقہ کھٹا یا کڑوا ہوتا ہے لیکن شکم میں ہوا کے اجتماع کی جگہ بڑی آنت کا خمیدہ حصہ ہے جو انگریزی کے حرف ایس کی طرح ہوتا ہے اور مریض بائیں جنگاسہ کی جگہ بتاتا ہے۔ موموڈریکا بالسامینا ایک اور دوا ہے جس میں تلی کی خمیدگی میں ہوا محبوس ہو جاتی ہے۔ سیپیا میں بھی اسی جگہ درد ہوتا ہے جس کی وجہ یقیناً یہی ہے۔

جب شکم میں ہوا محبوس ہو گئی ہو تو ریفے نس کا خیال بھی آنا چاہیے ڈاکٹر جیمز بی ہیل جو ہمارے بہت ہی مشہور سرجن تھے انہوں نے ایک مریض کا اپریشن کیا تھا مریض کا شکم ہوا سے پھولا ہوا تھا مگر وہ ہوا خارج نہ کر سکتا تھا اگرچہ پاخانہ درست تھا یہ ریفے نس کی علامت ہے ڈاکٹر مذکور نے مریض کو ریفے نس دی جس سے مریض شفایاب ہو گیا۔

اب ہم ایسی استسقائی حالتوں کی جانب توجہ دیتے ہیں جو لائیکو پوڈیم سے شفایاب

ہو جاتی ہیں ہم جانتے ہیں کہ لائیکوپوڈیم استسقاء کی دوا ہے خاص طور پر جسم کے نچلے حصے کا استسقاء مریض کا اوپر والا جسم لاغر ہوتا ہے سینہ اور بازوں کے پٹھے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں شکم ہوا سے پھولا ہوا ہوتا ہے اور ٹا سوجی ہوئی ہوتی ہیں اور ٹانگوں پر زخم ہوتے ہیں جن میں سے ماء الدم نکلتا رہتا ہے تین ادویات ایسی ہیں جن میں استسقاء کے ہمراہ ٹانگوں پر زخم ہوتے ہیں وہ ادویات رہس ٹاکس۔ لائیکوپوڈیم اور آرسنک ہیں۔

لائیکوپوڈیم کے استسقاء کی وجہ جگر کے امراض ہوتے ہیں لائیکوپوڈیم کو دل کے امراض میں دل کے غلاف کے استسقاء میں بہت کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے جبکہ آرسنک ناکام ہو چکی تھی۔

اب ہم لائیکوپوڈیم کے نزلہ کی جانب آتے ہیں ناک کی لعاب دار جھلیوں کی سوزش میں لائیکوپوڈیم کا خیال آنا چاہیے خاص طور پر جب ناک بند ہو اور بچہ سانس نہ لے سکے بچہ ناک ملتے ہوئے نیند سے جاگ جاتا ہے۔

سانس کی نالیوں کی سوزش میں بھی آپ لائیکوپوڈیم کی بابت سوچ سکتے ہیں خواہ بڑی نالیاں یا عروق متاثر ہوں اور ان میں بلغم کا اجتماع ہو سانس کی آمدورفت کے ہمراہ بلغم کی خرخراہٹ ہو کھانسی ہو سانس کی تنگی ہو اور ناک کے نتھنے پنکھے کی مانند حرکت کرتے ہوں۔

لائیکوپوڈیم دق کے بخار میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب پھیپھڑوں میں سے پیپ آرہی ہو اور خاص طور بائیں پھیپھڑے کی نسبت دایاں پھیپھڑا متاثر ہو۔ لائیکوپوڈیم نمونیہ میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جب مریض کو سانس لینا دشوار ہو اور ناک کے نتھنے پنکھے کی مانند حرکت کرتے ہوں۔ اگر علامات متفق ہوں تو لائیکوپوڈیم ٹائی فائڈ نمونیہ میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور ایسے نمونیہ میں بھی استعمال کی جاسکتی ہے جس کا علاج غلط کیا گیا ہو خاص طور پر جب پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جانے کا خطرہ منڈلا رہا ہو۔

اب ہم لائیکوپوڈیم کے پٹھوں اور ریشہ دار نسوں پر عمل کی جانب توجہ دیتے ہیں۔ یہ پٹھوں کی کمزوری پیدا کرتی ہے اس لئے اس کو ان مریضوں میں استعمال کیا جاتا ہے جن کے

پٹھے درست ترقی نہ کرپائے ہوں بازو کمزور اور بوجھل محسوس ہوتے ہیں لیکن یہ کمزوری عملی ہوتی ہے حقیقت میں جب مریض بازوؤں کو استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو محسوس کرتا ہے کہ وہ ان کام نہیں لے سکتا اعضاء آسانی سے سو جاتے ہیں سن ہو جاتے ہیں لاغر ہو جاتے ہیں یہ احساس جوڑوں کے درد اور اعصابی دردوں کے ہمراہ ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم جوڑوں کے مزمن دردوں اور گنٹھیا میں فائدہ مند دوا ہے جب درد مرطوب موسم میں بڑھ جاتے ہیں اور آہستہ حرکت کرنے اور گرمی سے افاقہ ہوتا ہے لائیکوپوڈیم کی شکمی اور پیشاب کی علامات ہمراہ ہوتی ہیں مرض کا مرکز عموماً جسم کا دایاں حصہ ہوتا ہے گردوں کے امراض میں بھی لائیکوپوڈیم مظہر دوا ہوتی ہے اس کا ذکر میں پہلے بھی کر چکا ہوں جب پیشاب میں لیتھک ایسڈ کی زیادہ مقدار خارج ہو رہی ہو۔ دائیں گردے میں درد ہو۔ میں لائیکوپوڈیم کی علامات میں ایک اور علامت کا اضافہ کرنا چاہوں گا یہ علامت ٹائی فائڈ بخار، سرخ بخار اور نمونیہ میں موجود ہوتی ہے ایک پاؤں سرد اور دوسرا پاؤں گرم ہوتا ہے بلکہ بہت گرم ہوتا ہے ممکن ہے کتابوں میں یہ علامت غیر اہم محسوس ہو مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عملی طور پر یہ علامت بہت اہمیت رکھتی ہے سلفر میں بھی ایک پاؤں سرد ہوتا ہے اور عموماً بایاں پاؤں متاثر ہوتا ہے۔

لائیکوپوڈیم لیکسیس کے بقایا کام کی تکمیل کرتی ہے۔

کونیم میکولیٹم (قونیوں)

کونیم دماغی نخاعی نظام کو بے حس کرتی ہے فالجی کیفیت پیدا کرتی ہے یہ کیفیت پاؤں سے شروع ہو کر اُوپر کی جانب بڑھتی ہے جسم نچلا حصہ اُوپر والے حصے سے پہلے بے کار ہو جاتا ہے آزمائش کے دوران جب دوا کی زہریلی مقدار استعمال کی گئی تو سب سے پہلے چال میں رکاوٹ پیدا ہوئی ایسا احساس ہوتا ہے کہ ٹانگیں حرکت ہی نہیں کر سکتیں جیسے جیسے زہر کا عمل بڑھتا ہے اور زیادہ اہم اعضاء ملوث ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑوں پر حملہ ہو جاتا ہے سانس میں تنگی شروع ہو جاتی ہے نبض بے ترتیب ہو جاتی ہے دل تھم تھم کے حرکت کرتا ہے اس وقت تک دماغ شفاف رہتا ہے آخر کار بے ہوشی آلیتی ہے اور مریض آلات تنفس کو فالج ہو جانے کی وجہ سے مر جاتا ہے۔

کونیم کو ہم مریض کی ان کمزور حالتوں میں استعمال کر سکتے ہیں جو کہ بڑھاپے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کونیم شدید امراض جیسا کہ ٹائی فائیڈ خناق وغیرہ کی کمزوری دور کرنے کے لئے بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

کونیم مشت زنی کے بد اثرات دور کرتی ہے۔

کونیم کے فالج میں احساسات کم الجھتے ہیں کونیم کی مماثل ادویات جلسی میم اور کوکولس ہیں یہ دونوں ادویات عملی حرکتی فالج پیدا کرتی ہیں اور خناق کے بعد ہونے والے فالج کی نمایاں ادویات ہیں۔ مشت زنی کے بعد پیدا ہونے والی دماغی حالت کے لئے کونیم زبردست نفع بخش دوا ہے مریض مالیخولیا کا شکار ہو جاتا ہے مجلس سے پرہیز کرتا ہے اکیلا رہنے سے بھی مریض کو خوف آتا ہے کونیم اس وقت بھی استعمال کی جا سکتی ہے جب یہ دماغی علامات مجرد رہنے سے پیدا ہوئی ہوں۔ اس علامت پر زنکم آکسائڈ کونیم سے مماثل ہے کونیم بے حس کرنے والی دوا ہے جب کہ زنکم آکسائڈ کمزوری اور خراش پیدا کرتی ہے۔

کونیم کو آپ چکروں میں بھی استعمال کر سکتے ہیں جب ان کی وجہ دماغ میں خون کی کمی ہو اور بستر پر کروٹ بدلنے سے چکروں میں اضافہ ہو جاتا ہو بسا اوقات چکروں کے ہمراہ

دماغ میں سن پن کا احساس ہوتا ہے جیسے کہ دماغ مدہوش ہے۔ کونیم کے غدودوں پر عمل کی
وجہ سے احساس ہوتا ہے کہ کونیم خنازیر کی دوا بھی ہے کونیم آنکھوں کی خنازیری سوزش
(SCROFULOUS OPTHALMIA) میں مظہر دوا ہوتی ہے مخصوص علامات جو کونیم کی
طلب گار ہوتی ہیں درج ذیل ہیں۔ آنکھوں کی اس سوزش میں روشنی سے بہت خوف آتا ہے
حالانکہ سوزش اتنی زیادہ نہیں ہوتی مگر خوف زیادہ ہوتا ہے اس کے ہمراہ بھنوؤں میں اعصابی
درد ہوتا ہے اور چہرے کا اعصابی درد بھی ہوتا ہے یہ اعصابی درد یک جانبی ہوتا ہے دردوں کی
وجہ سے رخسار گہرے سرخ رنگ کا ہو جاتا ہے اور سوج جاتا ہے۔ سردی سے اضافہ ہوتا ہے۔

کونیم کانوں کے میل پر بھی اثر رکھتی ہے اور اس کی مقدار بڑھا دیتی ہے میل کا رنگ
گہرا ہو جاتا ہے جیسے کہ چبایا ہوا کاغذ ہو ایسے حالات میں کانوں سے میل نکال دینا چاہیے اور بعد
میں کونیم دی جانی چاہیے تاکہ دوبارہ کانوں میں میل نہ بننے پائے۔

کونیم سینے پر کوئی نمایاں اثر نہیں رکھتی تاہم ٹی بی میں فائدہ مند دوا ہے جب
مریض بلغم نہ نکال سکتا ہو اور بلغم دوبارہ نگل جاتا ہو کونیم خاص طور پر رات کے وقت دکھ
دینے والی کھانسی میں استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کہ حنجرہ میں کوئی خشک دھبہ ہے جہاں
گدگدی ہوتی ہے جونہی مریض بستر سے اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے کھانسی میں افاقہ ہو جاتا ہے دن
میں کھانسی بالکل نہیں ہوتی۔ کونیم دل کو کمزور کرتی ہے نبض ایک لمحے بھر پور دوسرے
لمحے نرم کمزور اور بے ترتیب۔ یہ علامت بوڑھوں میں عام ہوتی ہے جو کہ کونیم کو طلب کرتی
ہے۔

غدودوں کے امراض اور مہلک گومڑ پیدا کرنا کونیم کا خاصہ ہے جو غدود متاثر ہوتے
ہیں ان میں پتھریلی سختی آجاتی ہے یہ سختی عورتوں کے پستانوں مردوں کے خصیوں اور غدہ
قدامیہ میں اور عورتوں کے رحم کے اندر عام ہوتی ہیں عموماً ان جگہوں پر درد بہت کم ہوتا
ہے یا درد بالکل ہی محسوس نہیں ہوتا تاہم بسا اوقات ان جگہوں پر تیر مارنے کے سے درد
ہوتے ہیں۔

اور وہ جگہ سخت ہو جائے تب بھی کو نیم استعمال کی جا سکتی ہے۔

کو نیم کی ایک ایسی سوزش بھی ہے جو مہلک امراض سے مماثل ہے۔ منہ میں گینگرین کی مانند چھالے پیدا ہو جاتے ہیں (Gangrenus Stomatitis) (Noma) زبان اور لعاب دار جھلیوں کے استر سوج جاتے ہیں متاثرہ حصص کا رنگ خاکی یا بھورا ہو تا ہے اور ان میں سے بدبو دار مواد خارج ہو تا ہے نگلنے میں بہت دقت پیش آتی ہے حلق میں اینٹھن ہوتی ہے اگر معدہ کا کینسر ہو تو خون اور بھورے مواد کی قے ہوتی ہے یہ بھورا مواد دراصل سڑا ہوا خون اور سڑی ہوئی نسیں ہوتی ہیں۔ قبض میں نکس وامیکا کا بقایا کام کو نیم مکمل کرتی ہے خاص طور پر جب پاخانے کے بعد غش آجائے۔

امونی ایکم گمی

امونی ایکم گمی خطہ عرب کے ایک درخت کا گوند ہے امونی ایکم گمی آنکھوں کے امراض کی قیمتی دوا ہے میں نے اس دوا کو نظر کی کمزوری (Asthenopia) میں بڑی کامیابی سے استعمال کیا ہے جبکہ آنکھوں میں دکھن اور جلن ہوتی ہو خاص طور پر رات کو مصنوعی روشنی میں آنکھیں استعمال کی جائیں تو آنکھوں میں خون بھر جاتا ہو بسا اوقات آنکھوں میں دھڑکن ہوتی ہے خاص طور پر آنکھ کے اندرونی کونے میں دھڑکن ہوتی ہے امونی ایکم بیلاڈونا اور روٹا کی درمیانی دوا ہے بیلاڈونا بھی آنکھوں کے امراض میں استعمال کی جاتی ہے جب آنکھوں سے زیادہ کام لیا جائے اور ان میں اجتماع خون ہو جائے لیکن روٹا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب باریک کڑھائی کا کام کیا گیا ہو۔

ایسافوٹیڈا

ایسافوٹیڈا (ہینگ) بھی گوند ہے اس کی بو لہسن جیسی ہوتی ہے ایسافوٹیڈا خاص طور پر دو اقسام کے امراض میں مفید ہے پہلے اعصابی امراض جو ہسٹیریا تک ترقی کر جاتے ہیں ایسافوٹیڈا پٹھوں کے ریشوں پر عمل کرتی ہے۔ غذا کی نالی اور آنتوں میں معکوس حرکات پیدا کرتی

ہے پس ایسا احساس پیدا کرتی ہے جیسے کہ کوئی گولا معدہ سے اٹھ کر حلق میں آگیا ہے یہ حالت زیادہ غذا کھانے سے حرکت سے یا کسی بھی ایسی شے سے پیدا ہو جاتی ہے جو اعصاب میں اکساہٹ پیدا کرے۔ ایسافوٹیڈا اوپر کی جانب پھٹ جانے کا احساس پیدا کرتی ہے جیسے کہ شکم سے ہر شے منہ کے راستے باہر آرہی ہو یہ علامت ہسٹیریا کا عام قولنجی درد ہے ڈکار آنے کے بعد منہ کا ذائقہ بدبودار ہو جاتا ہے اور اس کے ہمراہ معدہ میں ۱۱ بجے دن خالی پن کا احساس ہوتا ہے (سلفر)۔

ایسافوٹیڈا کا دوسرا عمل ہڈیوں پر ہے یہ ہڈیوں کی جھلی میں سوزش پیدا کرتی ہے جس سے زخم بن جاتے ہیں خاص طور پر پنڈلی کی ہڈی پر ان زخموں کی نمایاں علامت یہ ہے کہ ان پر کپڑا لگنا برداشت نہیں ہوتا زخم کے اردگرد کے حصے زبردست پرحس ہوتے ہیں حتیٰ کہ زخم پر پھایا لگانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسافوٹیڈا اچانک اخراجات دب جانے سے پیدا ہونے والے اعصابی تناؤ (ہسٹیریا) کو شفایاب کرتی ہے۔

ایسافوٹیڈا آنکھوں کی سوزش پیدا کرتی ہے پس ممکن ہے کہ پتلی کی سوزش (Ittis) میں مظہر ہو جب مرکری کا بہت زیادہ استعمال کیا گیا ہو اور خاص طور پر جب یہ سوزش سفلس کی سمیت سے پیدا ہوئی ہو آنکھوں میں جلن دھڑکن دار درد اور آنکھوں کے گرد ہڈیوں میں دکھن دار درد ہوتے ہوں آنکھ کے ڈیلے پر دباؤ دینے سے افاقہ ہوتا ہو۔ ایسافوٹیڈا کی قریب ترین دوا یہاں اورم ہے مگر اورم میں گرم ٹکور سے افاقہ ہوتا ہے۔

فیلنڈری ام ایکواٹیکم ایسے سر درد میں مظہر دوا ہوتی ہے جو آنکھوں کو جانے والے اعصاب کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں سر کی چوٹی کچلی جانے کا احساس ہوتا ہے آنکھوں میں جلن ہوتی ہے اور آنسو بہتے ہیں۔

جب بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہو تو فیلنڈری ام دودھ کی نالیوں میں تیز چبھن دار درد پیدا کرتی ہے۔ پیٹروسلینیم آلات بول کے امراض میں کام آتی ہے خاص طور پر جبکہ سوزاک

کی جب کہ سوزش پچھلی جانب بڑھ رہی ہو اور مریض آلہ تناسل کی جڑ میں درد کی شکایت کرتا ہو اچانک پیشاب کرنے کی ناقابل برداشت خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور سیون کی گہرائی میں کھجلی ہوتی ہے۔

کونیم مثانہ کی مزمن سوزش پیدا کرتی ہے (Chronic Cystitis) پیشاب رک رک کر آتا ہے دھار آتی ہے رک جاتی ہے اس علامت پر میں نے کونیم سے بوڑھوں کا علاج کیا جن کا غدہ مذی (Prostate) بڑھ گیا تھا۔

ایتھوزا سائناپیم

ایتھوزا سائناپیم ایک ہولناک زہر ہے نشہ آور خصوصیات کے علاوہ فالجی اثرات بھی رکھتی ہے اس کو معدہ کے امراض میں استعمال کیا جاتا ہے یہ موت کی سی متلی اور قے پیدا کرتی ہے اگر مریض بچہ ہو تو دودھ کی دھی بنا کر قے کر دیتا ہے جس کا رنگ بسا اوقات سبز ہوتا ہے قے کرنے کے بعد بچے کی ہمت جواب دے جاتی ہے اور بچہ گر کر سو جاتا ہے بھوک لگنے پر جاگتا ہے غذا کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے چہرہ زرد ہوتا ہے آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوتے ہیں ایتھوزا کی مماثل دوا انٹی مونیم کروڈم ہے جو کہ زبان کی سفیدی کی وجہ سے ایتھوزا سے مختلف ہو جاتی ہے کلکیریا کارب یا کلکیریا ایسی ٹیکا میں بھی جمے ہوئے دودھ کی قے آتی ہے اور بچے کو کھٹی بو والے دست آتے ہیں۔

اس گروہ کی رکن ایک اور دوا سائی کیوٹا وروسا ہے جو کسی بھی مقدار میں استعمال کی جائے راس النخاع (MEDULA OBLONGATA) میں بھراؤ پیدا کرتی ہے سب سے پہلے مریض کا جسم سخت ہو جاتا ہے آنکھیں ٹکٹکی باندھ لیتی ہیں چہرہ نیلا ہو جاتا ہے منہ سے جھاگ نکلتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اس کے بعد سر سے لے کر پاؤں تک جسم کو جھٹکا لگتا ہے یا بار بار جھٹکے لگتے ہیں جبڑے اکڑ جاتے ہیں اور مریض زبان کاٹ لیتا ہے ان تشنجی علامات کے بعد شدید نقاہت ہو جاتی ہے اور یہ علامات سائی کیوٹا وروسا کو مرگی میں مظہر بناتی ہیں۔ کیڑوں سے تشنج اور زچہ کی اینٹھنوں کی چند اقسام بھی سائی کیوٹا شفایاب کر دیتی

ہے۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ سائی کیوٹاوروسا ان علامات کے علاوہ ایک اور مظاہرہ بھی کرتی ہے جو دماغ کی گہری سوزش کی مانند ہوتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں سر درد ہوتا ہے اور چکر آتے ہیں اور بسا اوقات مرگی کی اینٹھنیں ہوتی ہیں سائی کیوٹا جلد پر بھی اثرانداز ہوتی ہے اور آبلے پیدا کرتی ہے ان پر شہد کے رنگ کے کھرنڈ آتے ہیں خاص طور پر منہ سے گرد اور مونچھوں کے نیچے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں اور مونچھوں کی چٹائی بنا دیتے ہیں۔

سائی کیوٹاوروسا نے کینسر (EPITHELIOMA) کے دو مریض بھی شفایاب کیئے ہیں جبکہ کینسر کے ابھاروں پر شہد کے رنگ کے کھرنڈ تھے۔

ہم بربری ڈیسیا گروہ کی صرف دو ادویہ کا مطالعہ کریں گے پہلی دوا بربرس ولگیرس ہے اور دوسری دوا پوڈوفائلم پیلٹیٹم ہے۔

بربرس ولگیرس

بربرس کالوفائلم اور پوڈوفائلم اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں بربرس میں ایک کھار بربرینا پایا جاتا ہے یہ کھار (نمک) ہائیڈراسٹس کینا ڈینسس۔ زینتھوریزا۔ مینی سپرمم کیناڈینسس اور کیپٹس کی جڑ میں بھی پایا جاتا ہے چند کیمیا دانوں نے تحقیق کی ہے کہ جو شے میوریٹس آف ہائیڈراسٹس کے نام سے فروخت کی جارہی ہے وہ ہائیڈراسٹس ہرگز نہیں ہے بلکہ میوریٹس آف بربرس ہے۔ یہ بربرین اگر بڑی مقدار میں جانوروں کو کھلادی جائے تو بے آرامی، تشنجی لرزہ، پیاس، اسہال اور سرین کا فالج پیدا کر دیتی ہے لیکن انسان میں اس کی کم مقدار سے ہی زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایلوپیتھک طریقہ کار بربرین کو دافع نوبت اور ٹانک کے طور پر استعمال کر رہا ہے بربرس ولگیرلس بہ نسبت دوسرے جسمانی اعضاء کے گردوں اور مثانہ پر زیادہ اثر رکھتی ہے اس کے بعد جگر اور آخر میں لعاب دار جھلیوں کی باری آتی ہے بربرس ممد حیات قوتوں پر

بھی اثر رکھتی ہے اور غذائیت کو تباہ کردیتی ہے کیونکہ مریض کا ڈوبا ہوا چہرہ اور شدید کمزوری اس کی گواہی دیتی ہے۔

سب سے پہلے ہم گردے کی علامات پر توجہ دیں گے کیونکہ یہ بہت اہم علامات ہیں جیسے کہ میں مشورہ دیتا رہا ہوں کہ دل کے کئی امراض میں ڈجی ٹیلس دی جائے جب علامات مشورہ دیں پس اسی طرح میں بربرس ولگیرس کا بھی مخصوص امراض میں مشورہ دوں گا جیسا کہ شکم کی جھلی کی سوزش (PERITONITIS) رحم کی سوزش (METRITIS) وغیرہ جب گردے کی علامات بربرس کا مشورہ دیں گی تب بربرس۔

ہم جانتے ہیں کہ گردہ میں پھاڑنے والے کھودنے والے درد چبھن دار درد ہوتے ہیں زور سے دبانے سے اضافہ ہوتا ہے کیونکہ درد ذاتی طور پر گردے کے اندر ہوتا ہے یہ درد گردوں سے شروع ہو کر کمر سے ہوتا ہوا پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ پیڑو تک جاتا ہے چھوٹی کمر کے آرپار دباؤ دار تناؤ دار درد ہوتے ہیں کمر سخت اور سن محسوس ہوتی ہے گردوں سے پھاڑنے والے درد نچلی کمر میں جاتے ہیں بربرس کی ایک اور علامت جلد میں بلبلے اٹھنے کا احساس ہے کہ جیسے جلد سے پانی نکل آئے گا یہ علامت بہت ہی مخصوص ہے اور یہ ایسی مدلل گواہی ہے کہ بربرس ہی دوا ہے آیئے اب مثانہ کی جانب چلتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ پیشاب کی نالیوں مین کاٹنے والے درد ہوتے ہیں حتیٰ کہ پیشاب کر چکنے کے بعد جلن دار درد ہوتا ہے پیشاب کی نمایاں علامات میں ہم دیکھتے ہیں کہ پیشاب کا رنگ زرد گدلا اور پیشاب گچھے دار ہوتا ہے کبھی کبھار پیشاب میں سفید تہہ نشین نظر آتے ہیں بعد میں سرخ اور آٹے کی مانند ہوجاتے ہیں ان علامات کے علاوہ پھاڑنے والے دردوں کا ذکر میں کر چکا ہوں جب بھی گردوں میں یہ علامات پیدا ہوں تو آپ کا دھیان بربرس کی جانب جانا چاہیے۔ خواہ رحم کی سوزش ہو۔ آنتوں کی سوزش ہو۔ پیڑو کی جھلی کی سوزش ہو یا جسم کے کسی بھی حصے کی سوزش ہو عموماً مریض کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرض گہرائی میں موجود ہے مریض کا چہرا ڈوبا ہوا اور کمزور ہوتا ہے۔

بسااوقات یہ حالت جگر کے امراض میں پیدا ہو جاتی ہے آپ کو دائیں جانب نچلی پانچ پسلیوں کے کناروں کے ساتھ ساتھ چبھن دار درد ملیں گے یہ درد جگر سے شروع ہو کر شکم تک جاتے ہیں یہ درد گولی کی مانند تیز ہوتے ہیں یہ علامت بہت ہی اچھے طریقے سے اظہار کر رہی ہے کہ پتے میں پتھری کی وجہ سے درد ہے۔

بربرس کے پاخانوں کے ہمراہ سوراخ مقعد میں شدید جلن ہوتی ہے اور ارد گرد کے حصص میں دُکھن کا احساس ہوتا ہے پاخانہ کی مسلسل خواہش بنی رہتی ہے یہ علامات بربرس کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ بربرس بھگندر کی دوا ہے (Fistula) بھگندر (ناسور مقعد) میں موازنہ کریں سلیشیا۔ سلفر۔ اگنیشیا اور کلکیریا فاس۔ کلکیریا فاس کی ضرورت تب پڑے گی جب بھگندر کے آپریشن کے بعد پھیپھڑوں میں علامات پیدا ہو گئی ہوں۔

مستورات کی شکایات میں آپ بربرس استعمال کر سکتے ہیں جب لیکوریا یا ماہواری کی تکلیف کے ہمراہ بربرس کی پیشاب کی علامات بھی موجود ہوں۔

بربرس اور پریرا بریوا کا الف سے لے کر ی تک مطالعہ کیا جانا چاہیے دونوں ادویہ میں صرف یہ اختلاف ہے کہ پریرا بریوا کے پھاڑنے والے درد رانوں میں جاتے ہیں جبکہ بربرس کے درد کولہے سے آگے کبھی بھی نہیں جاتے۔ مریض اس وقت پیشاب نہیں کر سکتا جب تک کہ ہاتھوں اور پاؤں کے بل کھڑا نہ ہو پیشاب کی بو امونیا جیسی ہوتی ہے۔

بربرس کو ہم جوڑوں کے درد میں استعمال کر سکتے ہیں جب درد پھاڑنے والے اور جلن دار ہوں اور جلد میں سے بلبلے اٹھنے کا احساس جس کا میں ذکر کر چکا ہوں ہمراہ ہو۔ بربرس جوڑوں کے درد یا گنٹھیا میں بہت کار آمد دوا ہے جب بربرس کی پیشاب کی مخصوص علامات موجود ہوں بربرس لیتھم کارب۔ بینزوئک ایسڈ۔ کلکیریا کارب اور لائیکوپوڈیم کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہوتی ہے۔

بینزوئک ایسڈ جوڑوں کے درد اور گنٹھیا میں اس وقت فائدہ مند ہے جب پیشاب کی بو گھوڑے کے پیشاب کی مانند ہو۔

کلکیریا کارب کا پیشاب زبر دست بو دار ہو تا ہے اور پیشاب میں سفید تہ نشین ہوتے ہیں۔

لائیکوپوڈیم بھی جوڑوں کے درد یا گنٹھیا میں فائدہ مند ہے جب پیشاب میں لیتھک ایسڈ تہ نشین ہوں۔

پوڈوفائلم پیلٹیٹم

پوڈوفائلم خواب آور اور قے آور زہریلا پودا ہے اس کو مے ایپل بھی کہا جاتا ہے اس پودے کا قد دو یا تین فٹ ہوتا ہے اور پتے کھلے ہاتھ کی مانند ہوتے ہیں یہ پودا عموماً جنگل کے کناروں پر پیدا ہوتا ہے پودے کا پھل اور جڑ دوا بنانے کے کام آتے ہیں اگر پوڈوفائلم کو بیرونی جلد پر لگا دیا جائے تو کھردرا پن پیدا کرتی ہے اور رگڑ لگنے (FRICTION ERYTHEMA) جیسی سرخی پیدا ہو جاتی ہے اگر پودے کا پوڈر آنکھوں میں پڑ جائے تو آنکھوں میں شدید سوزش پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پتلی میں زخم پیدا کر کے سوراخ بنا دیتی ہے۔

تاہم دوا کے عمل کا مرکز شکم ہے دوا کھانے کے کچھ دیر بعد ہی اسہال شروع ہو جاتے ہیں قولنجی درد ہوتا ہے اور جانے پہچانے صبح کے پانی جیسے دست جیسے کہ کوئی نل کھل گیا ہو اس سے پہلے ڈکار آتے ہیں اور قے آتی ہے معدہ میں مروڑ پڑتے ہیں جو بچے کو رونے پر مجبور کر دیتے ہیں ایسے دست ہمیں سلفر۔ ڈائی سکوریا۔ برائی اونیا۔ نیٹرم سلف اور دوسری ادویہ کی بات سوچنے پر اکساتے ہیں غذا کھانے کے فوراً بعد دوبارہ دست شروع ہو جاتے ہیں بالکل کروٹن ٹگ کی مانند۔

آنتوں پر اثر کے علاوہ پوڈوفائلم جگر پر اثرانداز ہوتی ہے اور یہی پوڈوفائلم کا سب سے بڑا استعمال ہے پوڈوفائلم جگر کی سستی میں مظہر ہوتی ہے یا جب جگر میں اجتماع خون مزمن ہو گیا ہو تو بھی مظہر دوا ہوتی ہے جگر سوجا ہوا اور پرحس ہوتا ہے جگر کو باہر سے ملنے سے افاقہ ہوتا ہے مریض کا چہرہ اور آنکھوں کا سفید پردہ ہلکا زردی مائل ہوتا ہے منہ کا ذائقہ خراب ہوتا

ہے جس کی وجہ آنتوں میں غذا کا ابتر ہونا ہے زبان پر سفید یا زرد پشم ہوتی ہے زبان پر دانتوں کے نشانات ہوتے ہیں پتے میں صفرا گاڑھا ہو جاتا ہے اور پتے میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ہم جانتے ہیں کہ پوڈوفائلم ان دکھ دینے والے صفراوی قولنجی دردوں میں مظہر دوا ہوتی ہے۔پاخانوں کی فطرت میں پہلے بیان کر چکا ہوں پاخانوں کا رنگ مٹی جیسا ہوتا ہے قبض ہوتا ہے ان میں صفرا بالکل شامل نہیں ہوتا پوڈوفائلم کی یہ علامات مرکیورس کی علامات سے بہت مماثلت رکھتی ہیں اس لئے پوڈوفائلم کو نباتاتی پارہ کا نام دیا گیا ہے تاہم پوڈوفائلم مرکیورس سے کم ضرررساں دوا ہے۔

بوتل کا دودھ پینے والے بچوں کے قبض میں بسا اوقات پوڈوفائلم فائدہ مند ہوتی ہے پاخانہ خشک اور بھر بھرا ہوتا ہے۔

دوسری ادویہ جن میں زبان پر دانتوں کے نشانات بن جاتے ہیں ان میں مرکیورس کا نمبر پہلا ہے اس کے بعد پوڈوفائلم کا نمبر آتا ہے پھر یکہ فلی منیٹو سا۔رہس ٹاکس۔سٹرامونیم اور آرسنک میٹ آتی ہیں۔

(چیلیڈونیم میں بھی زبان پر دانتوں کے نشانات پڑ جاتے ہیں مترجم) پوڈوفائلم مقعد کا ٹل جانا بھی پیدا کرتی ہے اس کے ہمراہ اسہال آتے ہیں خاص طور پر صبح کے وقت پاخانہ سے پہلے مقعد باہر نکل آتا ہے (پاخانہ کے بعد مقعد کا باہر نکل آنا نکس وامیکا)۔

پوڈوفائلم رحم کا گر جانا پیدا بھی کرتی ہے اور رحم کا گر جانا درست بھی کرتی ہے رحم ٹل جانے کے ساتھ رحم کا بوجھ نچلی جانب ہوتا ہے دائیں بیضہ دانی میں اعصابی درد ہوتا ہے جو بڑھ کر ٹانگ میں جاتا ہے کمر میں درد ہوتا ہے ماہواری کم ہو جاتی ہے گاڑھا شفاف لیکوریا خارج ہوتا ہے ان علامات کے ہمراہ مقعد کا ٹل جانا بھی موجود ہوتا ہے۔

مقعد ٹل جانے میں پوڈوفائلم کی مماثل ادویہ نکس وامیکا اور سیپیا ہیں ان کی نمایاں علامات میں پہلے لیکچروں میں بیان کر چکا ہوں۔

بہت کم معالج جانتے ہیں کہ پوڈوفائلم حلق کی سوزش کی دوا بھی ہے تاہم اس کی

کچھ علامات اس مرض میں ظاہر ہوتی ہیں مرض دائیں گلسوئے سے ابتدا کرتا ہے اور بائیں گلسوئے کی جانب بڑھتا ہے (لائیکو پوڈیم) حلق میں زبردست خشکی ہوتی ہے صبح کے وقت سیال اشیاء نگلنے سے تکلیف ہوتی ہے اور درد کان میں جاتا ہے۔

جب بچے دانت نکال رہے ہوں تو پوڈوفائلم بہت فائدہ مند دوا ہے پوڈوفائلم دماغ پر اثرانداز نہیں ہوتی تاہم معکوس دماغی سوزش پیدا کرتی ہے خواہ دانت اس کی وجہ ہوں یا اکیلی شکمی علامات اس کی وجہ ہوں جن علامات کا میں ذکر کر چکا ہوں ان کے علاوہ ایک اور علامت نیند کے دوران رونا اور آہیں بھرنا ہے یہ رونا چلانا یا اچانک شور مچانا نہیں ہے جو کہ بیلاڈونا کی علامت ہے بلکہ یہ بیمار رونا ہے بچہ نیند میں دانت پیستا ہے سر کو تکیہ پر پھینک دیتا ہے اور سر کو اِدھر اُدھر گھماتا ہے۔

پوڈوفائلم عموماً باری کے بخاروں میں مظہر دوا ہوتی ہے خاص طور پر صفراوی باری کے بخار۔ پوڈوفائلم لرزہ کے دوران اتنی زیادہ علامات پیدا نہیں کرتی لیکن بخار کے دوران مریض خواب آلودہ اور کبھی کبھار حواس باختہ ہوتا ہے۔